توضيح المجيد

تفسير

هذا

هو الجلد الأول من التفسير الحسيني [illegible]

[illegible]

[illegible]

هذا

حصة الأولى من التفسير الحسيني

[illegible]

ههه

هذا التفسير [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْمَرْبُوْبِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ عَلَى الْعَالَمِيْنَ

جمیع شکر ثابت ہی واسطی خدا کی کہ مربی ہی مخلوقات کا رحمت کنندہ ہی اوپر عالمین کے

اَلرَّحِيْمِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

احسان کنندہ ہی اوپر مومنین کی بزرگ ہی خدا کہ بہتر خالقوں کا ہے

اَلْوَاحِدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ و

ایک ہی تنہا ہی سردار ہی ایسا کہ نہیں ہی واسطی اوسکی مانند کوئی چیز اور

اَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي

پناہ مانگتا ہون میں ساتھ اوسکی بدی حسد کنندہ کی جبکہ حسد کری اور بدی زنان جادو کنندہ کی بیچ

الْعُقَدِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ عَلٰى

گرہ ہای رسیونکی اور رحمت نازل کری خدا اوپر بہتر خلقت اپنی کی وہ محمد ہین کہ مرسل ہین اوپر

كَافَّةِ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ الْمُؤَيَّدِ مِنْ مُعْجِزَةِ الْقُرْاٰنِ الَّذِيْ هُوَ كَلَامُ

جمیع جن اور بشر کی ایسی کہ مدد کئی گئی ہین معجزہ قرآن سے وہ قرآن وہی کلام

خَالِقِ الْاَعَزِّ الْاَكْبَرِ وَاٰلِهِ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ

پیدا کنندہ کا ہی کہ عزیز ہی بزرگ ہی اور اوپر آل اونکی کی ایسی کہ دور کیا ہی خدا نے اونسی

الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا لَا سِيَّمَا عَلَى ابْنِ عَمِّهٖ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى

اعمال بد کو اور پاک کیا ہی اونکو جو حق تہارت کا ہے خصوصا اوپر بیٹی عم اونکی کی کہ وہ علی مرتضی ہی

الَّذِيْ حُبُّهٗ جُنَّةٌ مِّنْ نَّارِ اللَّظٰى وَبُغْضُهٗ بَاعِثٌ لِّلضَّلَالَةِ وَالْهَوٰى

ایسی کہ محبت اونکی سپر ہی آتش دوزخ سی اور عداوت اونکی موجب ہے واسطی گمراہی اور ہلاکت کی

حل لغات

اَلْحَمْدُ وہی ثنا کرنی ساتھ نیکی کی بنابر قصد تعظیم کی اَلرَّبُّ لغت مین اوسکی کئی معنی ہین ایک سید ہی کہ مالک کو کہتی ہین ایک مدبر کنندہ کو اور بعضی سید اور مربی اور تمام کنندہ اور نعمت دہندہ اور صاحب کی ہین اور معنی اَلرَّحْمٰنِ کی یہہ ہین کہ حق تعالی مہربان ہی خلق پر ساتھ روزی دینی کی اور احسان کرنی کی اور نیکی کی اور معنی اَلرَّحِيْمِ کی یہہ ہین کہ خدا مومنون پر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تَبَارَكَ کی برکت کی ہین اور منفعت کی اور عظمت کی اور وسعت نعمت کی اور کثرت نعمت کی ہین اور معنی اَلْوَاحِدِ کی یکتا اور تنہا کی ہین کہ نہ فرزند رکھتا ہی نہ زوجہ اور نہ

الحمد لله رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب المربوبین الرحمن علی العالمین

جمیع شکر ثابت ہی اوسی خدا کی کہ مربی ہی مخلوقات کا رحمت کنندہ ہی اوپر عالمین کے

الرحیم علی المؤمنین تبارک الله احسن الخالقین

احسان کنندہ ہی اوپر مومنین کی بزرگ ہی خدا کہ بہتر خالقون کا ہے

الواحد الفرد الصمد الذی لم یکن له کفوا احد و

ایک ہی تنہا ہی سردار ہی ایسا کہ نہین ہی اوسکی مانند کوئی چیز اور

اعوذ به من شر حاسد اذا حسد ومن شر النفاثات فی

پناہ مانگتا ہون ساتھ اوسکی بدی حسد کنندہ کی جبکہ حسد کری اور بدی زنان جادو کنندہ کی بیچ

العقد وصلی الله علی خیر خلقه محمد المبعوث علی

گرہ ہای رسیون کی اور درود نازل کری اللہ اوپر بہتر خلق اپنی کی وہ محمد ہین کہ مرسل ہین اوپر

کافة الجن والبشر المؤید من معجزة القرآن الذی هو کلام

تمام جن اور بشر کی ایسی کہ مدد کئی گئی ہین معجزہ قرآن سے وہ قرآن وہی کلام

خالق الاعز الاکبر واله الذین اذهب الله عنهم

پیدا کنندہ کا ہی کہ عزیز ہی بزرگ ہی اور اوپر آل اونکی کی ایسی کہ دور کیا ہی اللہ نی اونسی

الرجس وطهرهم تطهیرا لاسیما علی ابن عمه علی المرتضی

نجاست بدکو اور پاک کیا ہی اونکو خوب پاک کرنا خصوصا اوپر بیٹے چچا اونکی کی کہ وہ علی مرتضی

الذی حبه جنة من نار اللظی وبغضه باعث للضلالة والهوی

ایسی کہ محبت اونکی سپر ہی آتش دوزخ سی اور عداوت اونکی موجب ہی واسطی گمراہی اور ہوا کی

حل لغات

الحمد وہی ثنا کرنی ہی ساتھ نیکی کی بنا بر قصد تعظیم کی الرب لغت مین اوسکی کئی

معنی ہین ایک بندہ کی مالک کو کہتی ہین ایک تدبیر کنندہ کو اور معنی سید اور مربی

اور تمام کنندہ اور نعمت بخشندہ اور صاحب کی ہین اور معنی الرحمن کی یہ ہین کہ

حق تعالی مہربان ہی خلق پر ساتھ روزی دینی کی اور احسان کرنی کی اور نیکی کی اور

معنی الرحیم کی یہ ہین کہ خدا مومنون پر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تبارک کی

برکت کی ہین اور منفعت کی اور عظمت کی اور وسعت نعمت کی اور کثرت نعمت

کی ہین اور معنی الواحد کی یکتا اور تنہا کی ہین کہ نہ فرزند رکھتا ہی نہ زوجہ اور معنی

الصمد کی یہ معنی ہین کہ تفوق سب سرداروں پر رکہتا ہو اور ایسا ہو کہ لوگ بیچ حاجات
اپنی کی اسکی طرف احتیاج رکہتی ہوں اور بعضی قصد آیا ہی اور بعضی مکان بلند آیا ہی اور معنی
کفو کی نظیر اور مساوی کی ہین اور بعضی غنا ہی ہی اور نافع اور حمزہ اور خلف نی
فا اور ہمزہ پڑہا ہی اور حفص نے بضم فا اور فتحہ واو پڑہا ہی اور باقیون نی ساتہ ہمزہ
اور ضمہ فا کی پڑہا ہی اور معنی حسد کی آرزوی زوال نعمت ہی اور معنی نفاثات
کی زنان ساحرہ ہین کہ رشتی مین گرہ باندہ کر اوسپر جادو کرتی ہین اور معنی خناس
کی اعمال قبیحہ ہین اور بعضی گناہ کی اور وسوسہ شیطانکی آئی ہین اور لفظی نام ہی نہایت
جہنم سی اور معنی ہوی کی ہلاکت کی ہین اور خواہش نفسانی اور سوا اسکی اور بہی ہین وہ بسبب
طول کی مذکور نہوی اما بعد از جملہ برکات عہد و اوان سلطنت و ایام
سرور خواقین جہان ملاذ قیاصرہ زمان ملجای اکاسرہ دوران دارا دربان جمشید دریوزہ خوان
خاقان بخت بند رحشمت فریدون شوکت سلیمان قدر قدرت فریدون عظمت باسط بساط الامن
و الامان مرکز آسمان وقار عدالت آعلحضرت خورشید رتبت اعنی السلطان الاعظم و الخاقان

بتوفیق معظم الہی سلطان عادل نوشیروان ما محمد علی شاہ بادشاہ دوران

خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ ایک یہہ ہی کہ برگزیدہ بمصداق
الولد سر لابیہ شاہزادہ آفاق گیر و ولیعہد عدیم النظیر نیر تابان فلک سلطنت و اقبال
قمر درخشان فضل و کمال در صدف عظمت و کامگاری لعل درخشان بخت و نامداری
نونہال بوستان دودمان سرو حدیقہ عالی خاندانی ثمرہ شجرہ عظمت و سلطنت انجم

لوای قریش دولت مہ شمس اساس کیش ملت حامی دین خاتم الرسالت سلطان حسیم
سپاہ و خاقان گیتی پناہ مروج مذہب ائمہ طاہرین حامی دین ائمہ معصومین مرکز محیط کرم گستری
قطب فلک تمکین پرورش سکگشائی گرہ ہای کار بستگان دستگیر دستہای برکار
تیغ آبدار اونکی باعث ہی خرمن حیات معاندین کی بسبب خول دار البوار ہی اور آبدار
حسام جانستان اونکی باعث جہت سرہای مخالفین ایک سیل بجانب مسکن بئس القرار ہی
وہ شجاعت نژاد کہ اگر کوئی تیغ خلاف میان سی کہینچی شل ہیدہ بر خود لرزنی لگی اور جو
شخص کہ چہار آینہ عداوت در برکری صورت موت اپنی اوسمین جلوہ گر پاوی ہیبت سے اوسکی
شیر زد گیران مثل مم و زنگ ہی اور فطانت اوسکی سی انگشت حیرت در دہان دانشوران ہی

ولله در من قاله

وہ یکتا ہی ہر رنگ و فن علم میں	تو ہی شجاعت میں اور حلم میں	عدالت سے اوسکی ہی امن و امان
کی خوب نام نوشیروان	عصافیر کی خوف و دہشت کہان	لگاتا نہین باز ہی آشیان
بہادر کہ جسکی ہیبت سے شیر نر	فلادہ بگردن ہین جسکی شیر نر	زبر دست غالب نہین زیر زیر
کہ دریا ہی موجی نہ زیر و زبر	نہین ہی کوئی ظلم آموختہ	کہ شاہین کی ہی چشم تک دوختہ
تجلی جہان صفحہ روزگار	ممالک ستان سرور نامدار	کہ جو کہی گردن کشی خیال
تو اقبال اوسکی بہ پیچا بہ پامال	رخ اوسکی ہی نور سعادت عیان	جبین سی ہے نور شجاعت عیان

کہی عجب صولت سی جسکی عدا | قوی پشت دین رسول خدا

ولله در من قاله

زبا جاہ ہی عالی ہمم ہے سکندر پاسبان اوسکا حشم ہے فلک مثال اوسکا آستان ہے

کہ اوس پر ملایک پاسبان ہے شجاع و شیر افگن عدل گستر شہ ضرغام صولت خلق پرور

حسام اوسکی جو ہے سید امن عالم ہو چمک سی سر عطارد کا قلم ہو عجب کیا شیر ہو گر مور کا دمساز

مکان کنجشک کا ہو پنجہ باز تعجب کچھ نہیں اسکا یہ صنعو بناوی باز کی گہر آشیانہ

ہے اسکا شہرہ چار سو عدل و کرم کا ہی آوازہ ہر ایک جانب حشم کا نہیں مظلوم کو ظالم سی ڈر ہے

وہ منصف ہے کہ عالم پر نظر ہی فصاحت ختم ہی عالی ہمم پر بلاغت ختم ہی بحر کرم پر

ہی اوسکا خوشہ چین سحبان وائل کہ ہی خود ناطقہ نکتہ اوسکا قائل یہی دین ہی کا پاسبان ہے

محب آل احمد بی گمان ہے یہی ہی مالک تشریف یہی ہی در و شرع و حظ تعریف

اسی سی جلوہ گر دین مبین ہے مشید اسکی بس شرع متین ہے بدل ہی ہی دوستدار آل عبا کا

محب ہی یہہ شہید کربلا کا نہیں تعریف کے طاقت بیان کو نہیں توصیف کی وسعت بیان کو

ہی ہر دم دعا ہی ہو بس یہی ہے یہہ مصروف خاطر باکدین ہے محب شہید کربلا ہو

بعاون مصطفی اور مرتضی ہو

محیی مراسم الشریعۃ الغرا منشید قوانین ملت بیضا السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان

ابو المظفر سپہر شکوہ ثریا جاہ صاحب عالم امجد علیخان بہادر دام اقبالہ

لا زال رایات دولتہ مرتفعۃ و رؤس اعدائہ منکوسۃ ہموارہ بہمت الاہمت اونکی مصروف

رواج دین ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے لہذا اس ایام خجستہ انجام مین کہ سن

ہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ہجری ہے اس خاکسار کو کہ از ابن ارعلی سید علی بن فخ المجتہد

وقدوۃ المتکلمین سید دلدار علی بن سید محمد معین النقوی اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہما

ارشاد ہوا کہ قبل ازین تفسیر کلام اللہ کہ زبان اردو مین نہ تالیف ہوی اور سپردہ جز

مرتب ہو کر بسبب بعضے موانع کی اتمام کو نہ پہنچی اس ہنگام مین اتمام کو پہنچا بارے اس

تفسیر کو بنام نامی طراز مین مزین کرکی مشغول اتمام ہوا اور اس تفسیر کا **توضیح مجید فی تنقیح**

کلام اللہ الحمید نام رکھا پوشیدہ نہ ہی کہ قبل از شروع مقصود ایک مقدمہ معرض

بیان مین آتا ہے کہ مشتمل ہی اوپر بیان اون احادیث کی کہ جن سی ترغیب تلاوت قرآن اور حاملان

معنی فرقان کا معلوم ہوتا ہی چنانچہ طریقہ مخالف اور موالف سی مروی ہی کہ حضرت رسالت

نے فرمایا ہی **اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَہْلَ بَیْتِیْ**

اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ

یعنی بہ تحقیق کہ مین درمیان تمہاری چھوڑتا ہون دو چیز بزرگ کو ایک کتاب خدا ہی اور دوسری

اہلبیت میری ہر گاہ کہ تمسک کرو گی تم ساتہہ اون کی ہرگز گمراہ نہ ہو گی بعد میری اور وہ

دونو ایک دوسری سی جدا نہ ہونگی جب تک وارد ہون اوپر میری نزدیک حوض کوثر کی

اور بوجہ مقدم کرنی اس حدیث کی احادیث دیگر سی یہہ ہی کہ درصورت تاخر جانی یہہ ہام

مخالفین بہی ہر گاہ کہ اون احادیث دیگر سی فضیلت قرآن ثابت ہوی بس کہنا اوس شقی

حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ سی امامیہ منکر ہوتی ہین اور صورت تقدم میں یہ ام

ہوتا ہی بلکہ کفر خلیفہ ثانی اثبات کو پہنچتا ہی تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ حسبنا سی انکار

احدہما عن الآخر لازم آتا ہی اور حدیث ثقلین سی کہ متفق علیہ فریقین ہے تعذر افتراق

اون دونو کا اور یہہ مستلزم تکذیب جناب ہی ہی اور تکذیب بھی تکذیب **اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ**

یو نہی ہی اور تکذیب وحی تکذیب خدا ہی اور تکذیب خدا کفر ہی اور حدیث قدسی مین ہے
جو کوئی کہ مشغول بتلاوت قرآن ہو اور عرض حاجت اپنی سی غفلت کری بہترین مزد سائرین
اوسکو عطا کرتا ہون اور زمرہ صابرین اور حامدین مین نام اوسکا ثبت کرتا ہون اور حاجت
روا کرتا ہون اور عبد اللہ بن مسعود نی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ قرآن خوان احسان
خدا ہی کہ طرف اوسکی جمیع بندگان کی دعوت کی ہی پس سزاوار ہی کہ خوان نعمت اوسکی
بہرہ مند ہو اور حتی الامکان فوائد اوسکی سی فائدہ مند ہو اسواسطی کہ وہ ریسمان محکم ہی جو شخص
کہ تمسک اوس سی کری ہرگز رحمت اللہ سے محروم نہین ہوتا ہی اور ایک نور ہی روشن کہ
گمراہونکو منزل مقصود پہنچاتا ہی پس تلاوت اوسکی کرو تا اینکہ حق تعالی بعوض ہر حرف کے
دس حسنی تمہاری واسطی لکہی اور نہین کہتا ہون مین کہ الم کی واسطی دس حسنی ہین بلکہ الف
کی واسطی دس حسنی اور لام کی واسطی دس حسنی اور میم کی واسطی دس حسنی ہین اور محمد بن یعقوب
کلینی نی رسول خدا سی روایت کی ہی کہ جس شخص کو حق تعالی علم قرآن عطا کری اور وہ تصور
کری کہ کسی اور کو زیادہ اس سی عطا کیا ہی پس اوسنی تحقیر امر عظیم کی کے اور فرمایا ہی
کہ ہرگاہ کارہای بہت مشکل ہون اور طریق معاش اور معاد تمہی پوشیدہ ہو تو متوسل بقرآن
ہو تا حاجت دنیا اور آخرت روا ہو اور لیث بن سلیم نی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
سی نقل کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ بتلاوت قرآن خانہ ہای اپنی کو روشن کرو اور
ہرگز تلاوت تاریک نکرو جیسطرحسی کہ روش یہود اور نصاری کی ہی کہ نماز اپنی خانہ مین
ادا کرتی ہین اور ساکن اپنی کو معطل رکہتی ہین اور جو شخص کہ گہر مین کثرت سی تلاوت
قرآن کری خیر اور برکت اوس گہر مین زیادہ ہوتی ہے اسواسطی کہ قرآن برخوردار کرتا ہے

اہل آسمان کو روشن کرتی ہین جسطرحسی کہ ستارگان آسمان اہل زمین کو روشنی دیتی ہین
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ ہرگاہ کوئی مسلمان مسکن
اپنی مین تلاوت قرآن کرتا ہی فرشتگان آسمان اوسکو بیکدیگر دکہلاتی ہین جسطرحسی کہ اہل
دنیا ستارہ درخشندہ کو بایکدیگر دکہلاتی ہین اور فرمایا ہی کہ مین تعجب کرتا ہون اس مومن سی کہ
گہر مین قرآن ہو اور خدا تعالی شیاطین کو اوسسی دور کری اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ
بندہ مومن مرتا انیکہ قرآن کو سیکہی یا سیکہتی ہین اوسکی مرجائی اور حسن دیلمی نی کتاب
اپنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی نقل کیا ہی کہ تلاوت قرآن افضل ہی ذکر سی اور ذکر
افضل ہی صدقہ سی اور صدقہ افضل روزہ سی اور روزہ سپر ہی آتش دوزخ سی اور جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ خوانندہ قرآن بہر حرف کہ نماز مین پڑہتا ہی اگر ایستادہ
ہی تو سو نیکیان لکہی جاتی ہین اور اگر بیٹہا ہوا ہی تو پچاس نیکیان اور اگر غیر نماز مین با طہارت ہے
پچیس نیکیان اور بی طہارت دس اور جناب امام حسین علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص
کہ شب کو ختم قرآن کری تا وقت صبح ملائک اوسپر درود بہیجتی ہین اور اوسکی واسطی استغفار کرتی ہین اور
اگر دن کو ختم قرآن کری ملائکہ کہ نگہبان اوسکی ہین تا شام اوسکی واسطی طلب آمرزش کرتی
ہین اور دعا اوسکی مستجاب ہی اور ثواب ختم قرآن بہتر ہی اوس چیز سی کہ درمیان آسمان
و زمین کی ہی اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص ایک حرف کتاب خدا سے
سنی واسطی اوسکی ایک حسنہ لکہتی ہین اور ایک بدی اوسکی محو کرتی ہین اور ایک درجہ بلند کیا
جاتا ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص قرآن پڑہی یا درمیان
دونو پہلو اوسکی نبوت کی تحقیق بجالایا ہے اور مرتبہ پیغمبر کو پہنچا ہی مگر یہ کہ وحی نازل

ہیں ہوی اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہی کہ والدین قاری کی روز قیامت
میں تاج سر پر رکہینگی کہ نور اوسکا دس ہزار برس کے راہ تک پہنچیگا اور دو حلی پہناوینگی
کہ قیمت اوسکی بیان میں نہیں آسکتی اسواسطی کہ اونتار اوسکا مقابل دس ہزار دینار کی ہی اور
بادشاہی خلد کی نامہ میں لکہہ کر دست راست قاری میں دینگی اور اوس سی کہینگے
کہ قرآن پڑہتا ہوا اوپر چلاجا کہ منزل تیری نزدیک خدا کی ہوگی جسوقت کہ تو ختم کریگا اور
ہرگاہ والدین اوسکی حلی اور تاج اپنی دیکہینگے عرض کرینگی کہ بارخدایا یہہ شرف اور
بزرگواری کس سبب سی ہمکو عطا کی کہ کردار ہماری مقتضی اس ہی کی نتہی کرام الکاتبین جواب
میں کہینگے کہ یہہ ثواب اوس خیر کا ہی کہ فرزند اپنی کو تعلیم قرآن کیا تہا علقمہ بن قیس
نی روایت کی ہی کہ میں باواز خوش قرآن کو پڑہتا تہا عبد اللہ مسعود نی مجہی طلب کیا
اور کہا کہ باواز ملیح قرآن کی تلاوت کر چند آیہ پڑہیں سنی کہا اوسنی کہ اور پڑہ کہ سنی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سی سنتا ہی کہ آواز نیکو آرایش قرآن ہی اور سنت ہی قاری قرآن کو
اندر وی مصحف پڑہی اگرچہ حافظ ہوتا اوسکو ثواب قرائت اور ثواب نظر کرنیکا حاصل ہو
چنانچہ اسحق بن عمار نی روایت کی ہی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سی پوچہا میں نی یا بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ میں حافظ قرآن ہوں تلاوت اوسکی از روی قرآن کروں یا از ظہر قلب فرمایا از روی
مصحف کی نہیں سنا تونی کہ قرآن میں نظر کرنا عبادت ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ تین چیزیں شکایت خدای عز وجل سی کرینگی ایک مسجد کہ خراب ہوگئی ہو
اور اہل اوسکی اوسمیں نماز نکرتی ہوں دوسری عالم کہ درمیان جہلا ہو اور
اطاعت اوسکی نکریں تیسری مصحف کہ گہر میں کہا ہوا اور گرد اوسپر بیٹہہ گئی ہو اور

کوئی

کوئی اوسکی تلاوت نکرتا ہو اور سزاوار ہی کہ قاری ہر اوقات تلاوت قرآن کرتی رہے
بسبب فراموشی قرآن روز قیامت حسرت اوسی حاصل نہو یعقوب احمری نی روایت کیا ہی کہ ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی سنا میں نی فرمایا ہرگاہ کوئی شخص کسی سورت کو فراموش کری فردای قیامت وہ سورہ خوب
ترین صورت اپنی تن دکہلائیگی اور کہیگی وہ صورت کہ سلام الہی تجہپر ہو اور وہ شخص اوسی
کہیگا کہ تو کون ہی کہ ساتہہ اس صورت زیبا اور زینت دلربا کی آراستہ ہی وہ صورت
کہیگی کہ میں وہ سورت ہوں کہ دنیا میں تلاوت کرتا تہا تو اور بعد اسکی فراموش کیا تونی اگر تو
نکرتا تو یہہ درجہ عالی تمام تر دیری ہوتا اوسوقت وہ شخص تاسف کریگا اور اوسوقت
وہ تاسف فائدہ نکریگا اور شک نہیں کہ مقصود قرائت قرآن سی یاد کرنا معانی قرآن کا
ہی پیوستہ با وامر و نواہی اوسکی پر عمل کری ابن عباس سی منقول ہی جو شخص کہ قرآن پڑہے
اور معانی اوسکی نجانی بمنزلہ اوس شخص کی ہی نجانی کہ کیا کہتا ہی اور ہرگاہ کہ بمقتضای
قول حق تعالے وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
مفہوم قرآن سی یہہ ہی کہ قاری جسوقت قدم حرم حریم قرآن میں رکہی ابتدا باستعاذہ کری
لہذا قبل از شروع تفسیر سورہ فاتحہ اول معانی استعاذہ میں ایما اور اشارہ ہوتا ہی
اعوذ باللہ یعنی طلب پناہ کرتا ہوں میں ساتہہ معبود یکتا اور خداوند بی ہمتا کی من
الشیطان الرجیم شر وسوسہ دیو سرکش سی یا دور رحمت الہی سی اور ایسا وہ دیو
سرکش کہ نکالا گیا جنت سی ساتہہ تبر لعنت کی یا نکالا گیا طبقات آسمان سی اور معلوم کیا
جاہی کہ استعاذہ سبب رستگاری دنیا اور آخرت ہی اور اسی جگہہ سی ہی کہ جمیع انبیا وسیلہ
استعاذہ مقام قرب الہی کو پہنچی ہیں اور جمیع کفار [illegible] ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام

نی جسوقت کہا رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ حق تعالی نی
اوسکی جواب مین فرمایا یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ بمقتضای
اس فرمان کی خلعت سلامتی اور برکت کا پہنایا اور ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ نے
جسوقت نمرود نی اونکو آتش مین ڈالا تہا کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ خَلَقَنِیْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ مِنْ شَرِّ
مَا عَصَاهُ حق تعالی نی اوسوقت مین آتش کو حکم کیا کہ یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا
عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ اور بمقتضای قول اپنی اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ابراہیم کو خلیل
اپنا کیا اور ہرگاہ کہ یوسف صدیق نی حق تعالی سی مناجات کی کہ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ
حق تعالی نی اونکو مکر و بات زنان سی بچایا اور کہا بسطر حسی کہ حق تعالی آپ فرماتا ہی كَذٰلِكَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اور موسی علیہ السلام نی حق تعالی سی مناجات کی
کہ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ حق تعالی نی اونکی حق مین فرمایا وَكَلَّمَ
اللّٰهُ مُوْسٰی تَكْلِيْمًا اور جسوقت کہ مادر مریم نی کہا اِنِّیْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ حق تعالی نی مریم کو مادر اکبر پیغمبران کیا اور حق مریم مین
فرمایا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ اور مریم نی بہی جسوقت کہا اِنِّیْٓ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا حق تعالی نی عیسی علیہ السلام کو اونکی بطن
سی پیدا کیا اور بحیثیت نفخ بہت کی روح اللہ کو حکم کیا کہ وقت تولد مین کہہ تو اِنِّیْ عَبْدُ
اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اور جسوقت مین جناب خاتم الانبیا صلی
اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ يَّحْضُرُوْنِ حق تعالی نے اونکو مقام قرب پہنچایا اور اونکی حق مین فرما

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی اور پیشوای جمیع مخلوقات کیا
اور اونکی حق مین فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ اور بمقتضای وَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رحمة للعالمین کردانا اور بمقتضای عَسٰٓی اَنْ
يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا منصب شفاعت نامزد اونکی کیا اور بسبب ہمین
استعاذہ ذریت طاہرہ اونکی کو ائمہ معصومین سی کردانا اور اونکی حق فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا پس
بندۂ مومن کو بہی سزاوار ہی کہ ہمیشہ استعاذہ کری تا بمقام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ کی پہنچ کر مقرب درگاہ الٰہی ہو معقل بن یسار سی مروی ہی کہ حضرت رسول
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ نی فرمایا جو شخص کہ وقت صبح تین بار کہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ اور تین آیہ آخر سورہ حشر سی ساتہہ اسکی ضم کری حق تعالی ستر ہزار ملائک
اوسکی واسطی معین کرتا ہی کہ تا شب اوسپر درود بہیجین اور اگر اوس روز مر جاتی شہید
مرتا ہی اور اگر وقت شام اسی طریق سی پڑہی صبح تک یہی ثواب اوسکی واسطی ہی
اور ابن عباس سی مروی ہی کہ حقتعالی نی اول رسول اپنی کو باستعاذہ امر کیا اور بعد اوسکی
فرمایا کہ افتتاح کلام بہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کر پس یہ اشارہ طرف اسبابکی
ہی کہ ابتدای کتاب مین بلکہ جمیع افعال مین بندہ کا افتتاح بسم اللہ کو ہی چنانچہ خبر
مشہور مین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی وارد ہوا ہی کہ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ
يُبْدَاْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ یعنی جو امر کہ اہتمام اوسکا ہووی اور اوس امر مین ابتدا
بسم اللہ نکیا جاتی پس وہ نا تمام رہتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول

ہی کہ ترک نکر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اگرچہ بعد اوسکی شعر ہوا اور حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ ہر گاہ بندہ اول کار مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی
خداوند عالمیان فرماتا ہی کہ بندہ میری نی ساتھہ نام میری کی ابتدا کی لازم ہی مجھکو پر تمام
کرونین کار ہای اوسکی کو اور مبارک کرونین جمیع احوال اوسکی کو اور جناب حضرت
امام ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
باسم اعظم الٰہی نزدیک تر ہی اتصال سیاہی چشم کی ساتھہ سفیدی آنکہہ کی اور حکمت تصریح
نکرنی اس امر مین کہ بسم اللہ اسم اعظم ہی یا نہین یہہ ہی کہ سوای مقربان الٰہی کی ہر کس وناکس
دریافت نکری کہ مبادا ایک جماعت اندک آرزو کی کہ کسی شخص سے بہم پہنچاوین سبب
اسم اعظم کی اوس شخص کو ہلاک کرین اور یہہ بہی محتمل ہے کہ بسبب عدم علم اسم اعظم کی جمیع اسمای
الٰہی سی منتفع ہوں اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ ہر گاہ معلم
کودک کو بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیم کرتا ہی خداوند عالمیان بیزاری آتش جہنم
سی واسطی کودک اور والدین اور معلم اوسکی کی لکہتا ہی اور احادیث صحیحہ مین حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی وارد ہوا ہی کہ با بسم اللہ سے
بہا او حسن ذات الٰہی مراد ہی اور سین سی سنا اور رفعت اور میم سی ملک اور بادشاہی سے
اور اللہ نام خداوند اور آفریدگار ہر چیز کا ہی اور رحمن سے مراد بخشش والا جمیع خلایق کا ہے
اور رحیم سی بخشایندہ مومنین تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ رحمن ہے اوپر عالم
کی بسبب دادگری بارزی روزی [illegible] کی اور رحیم ہی اوپر مومنین کی آخرت مین بسبب
مغفرت اور دخول جنت کے لکرتہ سی روایت ہی کہ رحمن ایک جز رحمت کا ہی اور رحیم [illegible]

جز رحمت کی باقی [illegible] کی ہمیشہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ خدا کی سو جز رحمت کی ہین ایک جزء
رحمت کا دنیا مین بہیجا ہی اور ننانوی جز خزانہ احسان مین رکہی ہوئی روز قیامت مدد [illegible]
[illegible] انعام کریگا اور ایک حدیث مین ہی کہ مانند صحیح بے حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ اون حضرت نی تفسیر بسم اللہ الرحمن
الرحیم مین فرمایا ہی کہ مراد با سی بہا اور خوبہای الٰہی ہی اور سین سی سنا اور بلندی
اور میم سی ملک اور سلطنت الٰہی اور بعضی روایت مین ہی کہ میم سی مجد اور عظمت الٰہی ہے
اور الف اللہ سی مراد آلاء ونعمای الٰہی ہی اور لام سی لزوم اور وجوب محبت ائمہ معصومین
علیہم السلام ہی اور ہا سی ہوان اور خواری مخالفین محمد اور ال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور
رحمن سے بخشندہ جمیع خلایق ہی اور رحیم سی بخشندہ مومنین ہی اور ایک حدیث مین کہ باسناد
صحیح سے وارد ہی کہ ایک شخص مجلس امیر المومنین علیہ السلام مین کہڑا ہوا اور
عرض کی کہ یا امیر المومنین علیہ السلام معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی
مجھی آگاہ کیجی حضرت نی فرمایا کہ اللہ بزرگ ترین اسمای الٰہی سی ہی اور یہہ ایسا اسم ہے
کہ سوای حق تعالی اور کسیکو نہین کہہ سکتی اور کسی نی بہی اپنی تئین ساتھہ اس نام کی
مسمی نہین کیا ہی اوس شخص نی عرض کی کہ اللہ کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ
اسکی یہہ معنی ہین کہ جمیع حوائج اور شدائد مین ہر مخلوق پناہ طرف اسکی لاتا ہی جس وقت
امید اوسکی جمیع خلایق سی منقطع ہوتی ہی بعد اسکی اونحضرت نی فرمایا کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جس شخص کو کوئی مہم پیش آوی اور ... اخلاص
[illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑہی حق سبحانہ وتعالی حاجت اوسکی دنیا مین برلاتا ہی یا ذخیرہ کرتا ہی مطلوب اسکی کو
تا روز قیامت مین اوسکو عطا کرے اور وہ ذخیرہ نزدیک حق سبحانہ وتعالی کی خیر
ہوتی ہی بہتر ہی اوس چیز سے کہ دنیا مین اونکو ملی اور بعضی کتب [illegible] مین بطاحہ حضرت
کہ واسطی دفع شدائد اور طلب حاجت کی بسم اللہ اسطرحسی پڑہی کہ موضع خلوت مین
بیٹہی اور کسی سی بات نکرے اور اول و آخر صلوات پڑہی اور ہزار مرتبہ کہی یا مغیث
اَغِثْنِی بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا صَاحِبَ الْمَرْاٰی وَالْمَسْمَعِ اَغِثْنِی
بِحَقِّ اٰلِ طٰهٰ وَیٰسٓ اور بعد اسکی سو مرتبہ کہی اِدْفَعِ الْعَظِیْمَ وَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ
عَظِیْمٍ پس و محنت ساتہہ راحت کی مبدل ہو اور جواہر القرآن مین واسطی دفع وسوسہ اور
محفوظ رہنی تمام بلاؤن سے اور کشادگی کاروبکی بسم اللہ کو ساتہہ طریق مربع کی شرف آفتاب مین
درج کرے اسطرحسی کہ اوسکو معطر رکہی اور ہمیشہ باطہارت رہی اور

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ
اللّٰهِ	بِسْمِ	الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ

مجرب جضیر مین یہی ایا ہی اور علمانی ب بسم اللہ مین دو احتمال لکہی
ہین ایک یہہ ہی کہ با معنی ملابست اور مقارنت ہو اس صورت
مین معنی اسکی یہہ ہوسی کہ ارزوی یمنت اور تبرک کی ابتدا ساتہہ نام الہی کی کرتا ہون سواسطی
کہ جو کام مقرون بنام الہی نہو وہ مبارک نہین ہوتا اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ بمعنی استعانت
کی ہو تا بندہ معلوم کرے کہ کوئی عمل اعمال خیر سی بالمطلق اعمال سی بی مدد اور استعانت اسم
الہی بندہ سی صادر نہین ہوتا ہی اور احادیث بہی اسی مضمون مین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے
اس مضمون دار [illegible] اور درمیان ان دو احتمال کی مسئلہ خلق اعمال سے یہ تفصیل اس اجمال
کی یہہ ہی کہ ہرگاہ معتزلہ قائل اسکی ہوئی ہین کہ بندہ اعمال اپنی مین مستقل ہی اور طاقت

کو دخل نہین ہی بنا بر اسکی احتمال اول کو انہون نی اختیار کیا ہی اور اشاعرہ نی ہرگاہ کہ
افعال کا مخلوق حق تعالی جانا ہی احتمال ثانی کو اختیار کیا ہی اور ہرگاہ کہ اعتقاد تیسرے یہہ
کو ہی وہ او نوعیت مطلق ہین بلکہ افعال بندہ سی صادر ہوتی ہین اور بی توفیقات الہی صدور اونکا
بندہ سی ممکن نہین ہی لہذا احتمال ثانی ساتہہ مذہب انکی انسب ہی اور یہی علمانی اختلاف
کیا ہی کہ مراد اسم اللہ سی لفظ اللہ کی ہی یا مطلق اسمار الہی سے یا بی معنی کہ ذات الہی مراد
ہوا اور اکثر اخبار اسپر دلالت رکہتی ہین کہ بندہ بسم اللہ سی استعانت بذات الہی چاہتا ہی
اور بعضی روایات سی معلوم ہوتا کہ الفاظ اسمار الہی بہی تاثیر رکہتی ہین بلکہ حروف اسما
بہی خالی از تاثیرات نہین ہین چنانچہ سابق مذکور ہوا کہ با سی مراد بہا اور حسن الہی ہی اور
سین سی سنا اور رفعت ہی اور چند اخبار وارد ہوئی ہین کہ ہر ایک حروف تہجی سے
بہی ایک معنی رکہتی ہین چنانچہ تفسیر الف لام میم مین ذکر ہو گا

سُوْرَةُ فَاتِحَةِ الْکِتٰبِ مَکِّیَّةٌ

اور بعضی کہتی ہین مدنیہ اور بعضی کہتی ہین کہ مکی اور مدنی ہی اور باتفاق آیات اسکی سات ہین
ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر چیز کی ایک اصل ہی چنانچہ اصل دنیا مکہ ہی کہ وہان سے پہیلی ہی اور
آسمان ہفتم ہی اور اصل زمین زمین ہفتم ہی اور اصل جنات بہشت عدن ہی اور اصل
دوزخ درکہ ہفتم ہی اور اصل مخلوقات آدم ہین اور اصل پیغمبران نوح ہین اور اصل
بنی اسرائیل یعقوب ہین اور اصل کتب قرآن ہی اور اصل سورہ فاتحہ الکتاب ہی اور
اصل فاتحہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی جمیع علما [illegible] اور اکثر فقہا و عامہ متفق ہین اس

امر پر کہ بسم اللہ جز سورہ فاتحہ ہی اور اخبار اس باب مین دونو فریقونین وارد ہوئی
ہین اور جملہ اونہین اخبار مین سی ایک یہہ ہی کہ روایت کی معاویہ بن عمار نی ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی جسوقت کہ کہڑا ہوئین طرف نماز کی پس پڑہوئین بسم اللہ الرحمن الرحیم
کو بیچ سورہ فاتحہ کی فرمایا حضرت نی کہ آری کہا مینی پس جسوقت کہ پڑہوئین فاتحہ الکتاب
کو تو پڑہوئین بسم اللہ کو ساتہہ سورہ کی فرمایا کہ نعم اور دوسرا یہہ ہی کہ روایت کی ہی
اوسکو محمد ابن مسلم نی کہ سوال کیا مینی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی کہ سبع مثانی اور قرآن
عظیم یہی فاتحہ ہی فرمایا کہ ہان عرض کیے مینی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من جملہ سبع المثانی
ہی فرمایا کہ آری اور یہہ افضل اونکی ہی اور یہہ دونو حدیثین صحیح ہین اور بنا بر طول کی
اور اخبار اور احادیث اس باب مین کو ذکر نہوئین

حل اللغات

اسم مشتق ہوسی ہی سمو سی کہ وہی اسم رفعت اور شعار معنی کا ہی اور نزدیک کوفیین کی
وسم سی مشتق ہی اور اصل اوسی اسم کی وسم ہی واوکو محذوف کیا اور ہمزہ وصل اوسکی عوض
ہی وجہ ... کہ بجای باللہ کی بجای بسم اللہ کی یہہ ہی کہ برکت اور استعانت ساتہہ ذکر
کرنی اسم اوسکی کی ہی واسطی فرق کی درمیان قسم کی کہ باللہ اطلاق کرتی ہین اور وجہ عدم
کتابت الف کی بسم اللہ مین یہہ ہی کہ کثرت استعمال مین سہولت منظور ہوئی ہی اور
عوض اوسکی با کو وصل کر دیا اور اصل اسکی الہ تہی پس حذف کیا گیا ہمزہ اور عوض
اوسکی الف لام زیادہ کیا اللہ مخصوص ہی ذات حق کو کہتی ہین اور الہ اصل لغت مین کل معبود

کہتی ہین بعد اسکی اطلاق اسکا معبود بحق ہی پر غالب کیا اور یہہ مشتق الہ سی ہی بمعنی معبود
کی اور الرحمن الرحیم یہہ دونو اسم ہین کہ وضع کی گئی ہین واسطی مبالغی کی اور مشتق رحم سی
ہین مثل غضبان کی غضب سی اور علیم کی علم سی اور معنی رحمت کی لغت مین رقت قلب
کی ہین اور عطوفت کی اسطرحسی کہ تفضل اور احسان کو مقتضی ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ سورہ فاتحہ شفا ہی جمیع دردونکی اور ابو سلیمان نی روایت
کی ہی کہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی کسی جنگ کو گئی تہی ہم کہ ناگاہ ہم مین سی
ایک شخصکو صرع عارض ہوئی ایک صحابی نی سورہ فاتحہ اوسکی کوش مین پڑہا وہ شخص
اوٹہہ کہڑا ہوا اور صرع اوسکی زائل ہوئی اس قصی کو عرض حضرت سی کیا فرمایا کہ یہہ سورہ
اصل قرآن سے اور شفا جمیع امراض اور دردہا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی کہ رحمن ہی رحیم ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۞ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

تمام حمد ثابت ہی واسطی خدا کی کہ پالنی والا عالمونکا ہی رحمن ہی رحیم ہی مالک روز قیامت کا ہی

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۞ اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

تیری ہی عبادت کرتی ہین ہم اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ہم ہدایت کر ہمکو راہ سیدہی کی

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ

راہ اون لوگونکی ہی کہ انعام کیا ہی تونی اوپر اونکی نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب کیا ہی تونی اوپر اونکی

وَلَا الضَّالِّیْنَ ۞

اور نہ راہ گمراہون کی

مسلم بن حجاج نی صحیح اپنی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی ہی فرمایا کہ حقتعالی نی فرمایا
ہی کہ مینی سورہ فاتحہ کی قسمت کی ہی درمیان اپنی اور بندونکی نصف اپنی واسطی اور نصف
بندونکی واسطی ہر گاہ بندہ کہتا ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حقتعالی فرماتا ہی کہ بندی
میری نی ابتدا کی ساتھہ نام میری کی مجکو واجب ہے کہ تمام کارہای دنیا اور آخرت کو سرانجام
کرون اونکی اور اوسکی حال مین برکت دون اور جسوقت کہ کہتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی کہ بندی میری نی ثنا و ستایش میری کی اور ہر گاہ
کہ بندہ کہتا ہی الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جانب خدا سی خطاب آتا ہی کہ بندہ میرا ثنا و ستایش میری
کہتا ہی اور مدح میری ہر دو زبان کرتا ہی اور ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہی مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ
حق تعالی فرماتا ہی کہ بندہ میرا بزرگواری میری یاد کرتا ہی اور ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہے
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ حقتعالی فرماتا ہی یہہ ہی درمیان میری اور بندے
میری کی اور یہہ وہ عہد ہی کہ روز الست مین اوسی لیا تہا یعنی اور یہہ صفات کہ مذکور ہوئی مخصوص
میری ہین اور ہر گاہ بندہ کہتا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سی تا آخر سورہ حق سبحانہ تعالی
فرماتا ہی کہ یہہ صفات بندی میری کی ہین اب ہی مجکو کہ مین اوسکو راہ راست بتاؤن اور جمیع
حاجات اوسکی روا کرون **توضیح** معلوم کر تو کہ ہر گاہ بسم اللہ الرحمن الرحیم افتتاح
اسم جمیع حقیقی تہی اور اعتراف ساتہہ الوہیت اوسکی کی اور یہہ باعث ہی مشغول ہونی بندی
ساتہہ حمد اور شکر اوسکی کی لیے ابتدا حق سبحانہ و تعالی نی بعد از بسم اللہ کی طریقہ کیفیت
تعلیم بندگان کیا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی ماہیت و حقیقت ثنا و ستایش جمیل
اور وصف جلیل کہ ازل سے ابد تک تہی اور ہی اور ہوگی مخصوص ہی ساتہہ ذات خدا کی ہی کہ

موصوف ہی بجمیع اسماء حسنی اور صفات کمال ہی سعد بن [illegible] روایت کی ہی کہ مینی ابی
عبد اللہ علیہ السلام سی عرض کی کہ درود ہای کہ مشتمل ہی جمیع ثنا حمد و ادرین تعلیم فرمائی پس تعلیم
کیا کہ حقتعالی کی بلفظ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ستایش کر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہے
جو امر کہ اول اوسکا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہو ابتر اور ضایع ہوتا ہی اور تمام کو نہین پہنچتا ہی اور
پہر اون حضرت سی منقول ہی کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ نصف میزان ہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تمام میزان
ہی یعنی ثواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دو برابر ثواب سُبْحَانَ اللّٰہِ ہے اور حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہر گاہ بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ ملائک لکہتی ثواب اوسکی سی عاجز ہوتی ہین جانب الہی
خطاب آتا ہی کہ وہ بندہ لکہی ثواب اسکی سی کیا ہی ملائک عرض کرتی ہین کہ کیا جانتی ہین ہم
ثواب اس کلمی کا کیا ہے حقتعالی امر فرماتا ہی کہ تم اس کلمی کو لکہہ لو مجہپر لازم ہی کہ ثواب
اوس حمد کا کہ سزاوار میری ہی اوسکو عطا کرون اور یہی اون حضرت سی منقول ہی کہ ہر نعمت
کہ حق سبحانہ و تعالی کوئی نعمت بندی کو عطا کری اور مقابل اوسکی مین بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے
حقتعالی فرشتونسی خطاب کرتا ہی دیکہو کہ مینی اوسکو ایک چیز حقیر عطا کی ہی اور اوسنی
اوسکی مقابل مین ایسا کلمہ زبان پر لایا کہ شامل جمیع حمد ہی لازم ہی کہ مین اوسکو نعمت عظیم
عطا کرون آخر ابو سعید نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت کی کہ جو شخص وقت صبح چار
بار کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ گویا شکر نعمت اوس روز کا ادا کیا [illegible]
شب کو کہی شکر نعمت اوس شب کا ادا کیا [illegible] نوح علیہ السلام ہر گاہ
کہ تناول طعام سی فارغ ہوتی تہی کہتی تہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اسی طرح جو چیز بعد پانی پیتی کی

اور بعد جامہ پہننی کی اور بعد سوار ہونی کی الحمد للہ حق سبحانہ و تعالی نے انکی حق مین فرمایا
انہ کان عبدا شکورا اور معنی حمد کی ثنا کرنا ہی اوپر جمیل اختیاری کی جہت سی ہویا
نعمت سی اور مدح ثنا کرنا ہی اوپر جمیل کے خواہ اختیاری ہو خواہ غیر اختیاری اور الف
لام اسمین جنس کا ہی اور بعض نی کہا ہی کہ استغراق کا ہی اور ہر کا حمد بنا بر اوصاف
جمیلہ اور صفات کمالیہ کی ہی لہذا حق سبحانہ و تعالے بعد حمد کی بیان صفات کمال اپنی ذکر کرتا
ہی رب العالمین یعنی حقیقت حمد کی مخصوص اوس خدا کی ہی کہ پروردگار تمام
عالم کا ہی ملائک اور پری جان اور انسان اور سائر حیوانات سی وہب ابن منبہ سی مروی ہی کہ حقتعالے
اٹھارہ ہزار عالم پیدا کی ہین کہ یہ دنیا ایک اونمین سی ہی اور وہ سترہ ہزار مسکن روحانیات انکی عدد
انکی سوای حقتعالی کی کوئی نہین جانتا ہی ابن کعب سی مروی ہی کہ اٹھارہ ہزار عالم ہی اٹھارہ ہزار ایک
مین چار ہزار پانسی طرف مشرق اور چار ہزار پانسی طرف مغرب اور چار ہزار پانسی طرف جنوب اور چار ہزار پانسی طرف
شمال اور ہمراہ انکی اور ملائک ہین کہ عدد اونکی سوای خدا کی کوئی نہین جانتا اور حدیث
مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی سات بار کہی یا رب اور ایک روایت مین ہی پانچ بار جو دعا
کہ بعد اوسکی کری مستجاب ہوتی ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ بندہ مومن
کہتا ہی یا رب حقتعالے فرماتا ہی کہ لبیک اور جس وقت کہ بار دوم یا سوم کہتا ہی [illegible]
جانب سے [illegible] آتی ہی جو چیز کہ چاہتا ہی تو مجھسی طلب کر تا تجھی عطا کرون مین اور معنی
کی لغت مین [illegible] کی ہین اور تربیت پہنچانا ایک شی کا ہی طرف کمال اوسکی کی تدریج
اور وصف کرنا حقتعالی کا ساتھ رب کی مبالغہ [illegible] اور عالم [illegible] مراد ہر چیز کا ہی
کہ معلوم کی جاتی ہی [illegible] اور مراد عالم سی کل موجودات ہی کہ سوای حقتعالی ہی

جو اوپر اوس اعراض سی ہے اور بعد اسکی بیان صفات ذکر کا فرماتا ہی الرحمن الرحیم
اور وجہ تکرار ان دونو اسم کی واسطی مبالغہ کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ذکر کرنا ان دونو
اسم کا بسم اللہ مین بنظر اسکی ہی کہ بنی مادہ اور مدت ممکنات کو اوس نے پیدا کیا اور رحمت اسکی
سزاوار پرستش کا ہوا اور وجہ ذکر اونکی اس مقام مین اس جہت سی ہی کہ بجاتی رکھنا ممکنات
کا اجل مسمی تک اور اعادہ کرنا انکا آخرت مین واسطی جزا اور سزا دینی کی منوط بہ ید قدرت
اوسکی ہی اور مؤید اس احتمال کا یہ ہی کہ بعد ان دو وصف کی فرماتا ہی کہ مالک یوم الدین
یعنی حقتعالی بادشاہ روز قیامت ہی کہ جمیع بندگان کو جزا دیگا اسطرح سی کہ متقیون کو ثواب
دیگا اور عاصیون کو عقاب اور بادشاہی اوسکی اگرچہ شامل دنیا اور آخرت ہی لیکن تخصیص
آخرت سی بجہت تعظیم اوس روز کی ہی یا اس جہت سی کہ اوس روز کوئی دعوی بادشاہی نکریگا
اور یہ آیت دلیل تام ہی واسطی اثبات روز معاد کی اور امیدوار کرنا بندونکا ساتھہ ثواب
کی اور ڈرانا انکی کی ساتھہ عقاب کی اور مالک کی معنی لغت مین یہ ہین کہ تصرف کرنی
والا ہو اشیای مملوکہ مین جسطرح سی کہ چاہی اور یوم الدین سی روز جزا مراد ہی جسطرحسی کہ
عرب مین مثل ہی کما تدین تدان اور معنی اسکی یہ ہین جسطرحسی جزا دیگا تو جزا پاویگا
تو اور بعضون نے کہا ہی کہ دین سی مراد شریعت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ معنی طاعت ہی ساتھ اون دلیل
کی وہ دو [illegible] یوم الشریعت اور یوم الطاعت ہی کا ہی کہ بندی اس آیت مین تامل کرین [illegible]
اور دل [illegible] جانب حقتعالی متوجہ کرین اور رغبت ساتھہ عبادات [illegible] کی ہو [illegible]
اسکی [illegible] تعلیم پرستش کی فرماتا ہی ایاک نعبد و ایاک نستعین تیری ہی عبادت
کرتی ہین ہم اور کسی تیری کو پرستش مین شریک نہین کرتی ہین سوا اسطی کہ غیر تیرا سزاوار

بندگی کی ہین ہی اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ہم جمیع حوائج اور مقاصد مین ابو طلحہ نی سے روایت ہے کے
ہمکہ ہین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بعضی حروب مین تہا کہ کار حرب سخت اور کارزار
گرم ہوا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی سر مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور فرمایا کہ
یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین دیکھتا تہا مین کہ مردون
کفار بسر گرمی پڑتی تہے اور قطع کنندہ معلوم نہوتا تہا اور کفار منہزم ہوئی اور ہرگاہ
حرب سی فراغت حاصل ہوئی اس حال کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار کیا
فرمایا کہ ملائکہ اونکو قتل کرتی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ مومن کو
کسی امر مین دشواری حاصل ہو ان کلمات شریفہ کی مداومت کری سہولت اور آسانی
اوسکی واسطی مہیا ہو اور ہرگاہ کہ تخصیص عبادت کی اور استعانت کی حقتعالی سے
باعث قبول حاجات ہی لہذا بعد اسکی حقتعالی نی فرمایا ہی اهدنا الصراط المستقیم
حنبلی محدث نی ابو بریدہ سلمی سی کہ اصحاب جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی ہی نقل کی ہی
کہ صراط مستقیم طریقہ محمد اور آل محمد ہی اور حدیث امثل اهل بیتی کمثل
سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها غرق وهو شاہد اسی
مطلب ہی کہ کتب فریقین مین مرقوم ہی اور مسلمات سی ہی اور معنی اس حدیث کی یہ ہین
کہ مثل اہلبیت میری کی مانند کشتی نوح ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی اور جسنی کہ تخلف کیا
ہلاک ہوا اور مراد اہلبیت سی جناب امیر اور فاطمہ اور حسنین ہین چنانچہ صاحب مشکوٰت
اور جامع الاصول نی مسلم سی روایت کی ہی اور راوی سعد ابی وقاص ہی ہرگاہ کہ آیت
مباہلہ نازل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی علی اور فاطمہ اور حسنین کو طلب کیا

اور کہا اللهم هؤلاء اهل بیتی بار الہ یہہ ہین اہل بیت میری صراط الذین
انعمت علیهم راہ اون لوگون کے کہ انعام کیا ہی تو نی اوپر اون کی نعمت ہدایت کو
اور طریق طاعت اپنی کو اور مراد اس سی انبیا اور صدیقان اور شہدا اور صلحا ہین فخر الدین رازی
نی تفسیر کبیر مین لکہا ہی کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی امامت ابو بکر کو اس دلیل سی کہ ہم نی ذکر کیا
کہ تقدیر آیت کی اهدنا الصراط الذین انعمت علیهم ہی اور خدا نی الذین انعمت
علیهم کو بیان کیا آیت دیگر مین کہ وہ آیت یہہ ہی اولئک الذین انعم الله علیهم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین یعنی وہ لوگ کہ جن پر انعام
کیا ہی خدا نی اونہی سی جو نبی اور صدیق ہوئی اور شہدا ہی اور صالحون ہین اور شک نہین ہے
کہ سردار صدیقون کی ابو بکر ہین پس معنی آیت کی یہہ ہوئی کہ اللہ نی ہمکو حکم کیا ہی طلب کرنی ہدایت
ابو بکر کو اور راہ سایر صدیقون کی اور اگر ابو بکر ظالم ہوتی اقتدا کرنا اونسی درست
نہوتا پس ثابت ہوا اوس کر جسکی کہ دلالت آیت کی بامامت ابی بکر ہی انتہی جناب ملا
ماجد علیین مکان نی درر و کلام اوسکی کتاب عماد الاسلام مین فرمایا ہی یہہ استدلال
ایسا ہی کہ عورت غم فرزند مین خس دی اس واسطی کہ تتواتر فریقین سی ثابت ہوا ہی کہ علی بن
ابیطالب علیہ السلام صدیق اس امت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی قول رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کا تحقیق کہ صدیق اکبر ایمان لائی قبل ایمان ابی بکر کی اور اسلام لائی قبل اسلام
اور مثل قول جناب امیر علیہ السلام کی حق عثمانیکہ تہر مین تحبسی اور راویون مونسی عباد
کی ہینی قبل او ... اور بعد اونکی اور قول اونکی صریح کا ہی کہ مین اول ایمان لانی والا
اور جاہد ... اور مثل اسکی اقوال بہت ہین تحقیق کہ گذرا ماتن مین عدم صحت

ایمان ابی بکر کا بالکلیہ جو جاتی ایک صدیق ہو وہی مؤلف کہتا ہی ہر کار کردہ امور
کہ دلالت بر عدم ایمان ابی بکر کہتی ہین اور وہ الدماجد لی ذکر اونکا کیا ہی اس موضع
مین کور کرنا اونکا باعث طول ہوتا ہی لہذا کلیۃً چند کہ خاطر مین تہی بنا بر عدم ایمان
ابی بکر بیان کی جاتی ہین کہ حقتعالی قرآن مین فرماتا ہی وَیَقُولُونَ آمَنَّا بِاللّٰهِ
وَبِالرَّسُولِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَمَا اُولٰئِکَ
بِالْمُؤْمِنِینَ یعنی کہتی ہین کہ ایمان لائی ہم ساتہہ خدا کی اور رسول کی اور اطاعت
اونکی کرتی ہین ہم بعد اسکی تولی اور اعراض کرتی ہین ایک گروہ اونمین سی بعد کہنی اس
قول کی اور نہین ہین یہ لوگ مومن پس بنا بر اس آیت کی جو شخص کہ تولی اور اعراض قبول
امر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کری یقینا کافر ہی اور تولی اور اعراض خلفای ثلثہ
کا تخلف جیش اسامہ سی فریقین مین ثابت ہی اور بسیط حسبی قول خلیفہ ثانی سی کہ وہ حسبنا
کتاب اللہ ہی چنانچہ سابق حدیث ثقلین مین مذکور ہوا اور حقتعالی فرماتا ہے
وَالَّذِینَ یُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَ
اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِینًا اس آیت سی ثابت ہوتا ہی کہ ایذای رسول کفر ہی اور ایذای
جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا بنا بر حدیث متفق علیہ فریقین فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی
مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِی وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللّٰهَ وَمَنْ آذَی اللّٰهَ فَقَدْ کَفَرَ
ایذای جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور ایذای جناب فاطمہ کا [illegible] کہ در باب
غصب فدک وارد کَالشَّمْسِ فِی رَابِعَةِ النَّهَارِ جلی اور روشن ہی اور یہ ایذای جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کا کفر ہونا ثابت ہوتی ہی اور بمقتضای قول حقتعالی وَمَنْ یُشَاقِقِ

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیدُ الْعِقَابِ اور بہ نظر قول حقتعالی وَمَنْ یُشَاقِقِ
الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیلِ الْمُؤْمِنِینَ
نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیرًا جو شخص کہ منافقہ اور معاشرہ
کری جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کافر ہی اور ثبوت منافقہ حدیث دوات و قرطاس
سی ظاہر ہوتا ہی اور بمقتضای اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوحٰی کی کلمہ یہجر در حقیقت نسبت
ہزیان بجناب باری ہی اور بمقتضای قول حقتعالی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ
فَآتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ فَرِیضَةً حلیت متعہ ثابت ہوتی ہی پس فرمانا خلیفہ ثانی کا
مُتْعَتَانِ کَانَتَا مُحَلَّلَتَیْنِ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ وَاَنَا اُحَرِّمُهُمَا مُتْعَةُ
النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ یعنی دو متعہ تہی حلال اسکی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
مین اور مین حرام کرتا ہون ان دونوکو ایک متعہ نسا ہی اور ایک متعہ حج ہی یہہ خلاف
حکم خدا ہی اور بمقتضای مَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْکَافِرُونَ
خلاف کرنا حکم خدا سی کفر ہی اور یہہ خلاف اَطِیعُوا اللّٰهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ
نافرمانی خدا اور رسول عمل مین لائی اور نافرمانی خدا اور رسول کی کفر ہی اور علاوہ اسکی [illegible]
معلوم ہوتا کہ محرم جناب خلیفہ ثانی ہین اور یہہ حقیقت مقتضی اشتراک خلیفہ ثانی ہی کارخانہ الٰہی
اسواسطی کہ بنا بر اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کی سوای خدا کوئی حاکم حلال و حرام نہین ہو سکتا او
محرم اور محلل ہونا یہہ مخصوص ذات کبریائی ہی پس در حقیقت خلیفہ ثانی [illegible]
[illegible] کفر ہی تو سوم یہ ہو کہ بعضی ان [illegible] ثابت ہوتا اور یہہ خلاف
اوس خبر کی ہی کہ اول مین مذکور ہوا اسواسطی کہ کوئی [illegible] ہوا ہی کہ خلیفہ ثانی

یہ کفر ہون اور خلیفہ اول نہون پس درحقیقت اثبات کفر خلیفہ ثانی اثبات کفر خلیفہ اول ہے
طبری اور بلاذری نے روایت کی ہے کہ ابوبکر بعد از بیعت لینے کے منبر پر گیا اور کہا کہ
اَقِیلُونِی اَقِیلُونِی فَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَعَلِیٌّ فِیکُمْ یعنی چہوڑو خلافت میری سے
دست بردار ہو مین بہتر تم سے نہین ہون حال آنکہ علی درمیان تمہارے ہے اور حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے اکثر خطبون مین فرمایا ہے کہ نہایت امر عجیبہ سے ہے کہ ابوبکر حالت حیات مین
طلب اقالہ بیعت سے کرتا تہا اور اظہار غلاظت و پشیمانی پس اسسے معلوم ہوتا ہے کہ بزور
اور بہ غلبہ اون نے خلافت کو لیا تہا پس یہہ درحقیقت بنابر آیت مباہلہ کے کہ علی علیہ السلام
کو حقتعالی نے بہ نفس پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ تعبیر کیا ہے غصب ریاست نبوی صلی اللہ علیہ
و آلہ ہے اور یہہ کفر ہے اور بعد کلام سابق کے جناب عمدۃ الدلیلین مکان نے فرمایا ہے کہ اگر سطر کا
صحیح ہووے استدلال پس سزاوار ہے کہ قول حقتعالی صراط الذین انعمت علیہم دلیل ہووے اوپر
صحت امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام کے کہ امامت ابی بکر کی اسواسطے کہ بنابر قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ کے کہ علی بن ابیطالب علیہ السلام صدیق اکبر ہین اور تائید کرتا ہے اسکو قول خدا کا الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنی آج کے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارے کو اور
تمام کیا مینے اوپر تمہارے نعمت اپنی کو روایت کی ہے جمہور سنیون نے ابوسعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے غدیر خم
مین طلب کیا لوگون کو واسطے بیعت علی علیہ السلام کے اور حکم کیا کہ نیچے درختون کے جاروب کرو
خار وخاشاک سے پس جاروب کیا لوگون نے اور بلایا علی علیہ السلام کو پس لیا ہاتہہ حضرت
امیر علیہ السلام کا اور بلند کیا یہانتک کہ دیکہا لوگون نے سفیدی لباس زیر بغل رسول صلی
اللہ علیہ و آلہ اور علی علیہ السلام کو بعد اسکے ابہی لوگ متفرق نہوے تہے کہ یہہ آیت نازل ہوئی

موقوف کردن ارادہ

الیوم

الیوم اکملت لکم دینکم پس جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل
کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے رب کے ساتہہ رسالت میری اور ولایت
علی بن ابیطالب علیہ السلام کے بعد میرے پہر بعد اسکے حضرت نے فرمایا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی جس جس شخص کا مین مولا ہون پس علی اوسکے مولا ہین
خداوندا دوستی کر اوس شخص سے کہ جو دوستی کرے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور
دشمنی کر اوس شخص سے کہ دشمنی کرے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور نصرت کر
اوسکی اور ذلیل کر اوس شخص کو کہ جو ذلیل کرے اوسکو بنابر اسکے مراد ساتہہ صراط
الذین انعمت علیہم کی صراط شیعہ امامیہ ہے کہ انعام کیا ہے اوپر اونکی امامت
علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اولاد طاہرین علیہم السلام کی غیر المغضوب
علیہم یعنی طریق اون لوگون کا کہ غضب واقع ہوا ہے اوپر اونکے اور یہہ جماعت یہود
ہے کہ بسبب عناد اور طغیان اور قتل انبیا اور تحریف توریت حقتعالی نے ان پر غضب کیا
اور انکے حق مین فرمایا و غضب اللہ علیہم و لعنہم ولا الضالین اور
راہ اوس جماعت کی کہ گمراہ ہوے ہین طریق حق سے مراد ان سے ترسایان ہین کہ عیسی کو
خدا کہتے تہے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا اعتقاد نہ لائے ایک روایت مین وارد ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے وادی القری مین یہودان و ترسایان سے محاربہ کیا ایک صحابی نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے استفسار کیا کہ یہ کون ہین کہ تمہارے ساتہہ محاربہ
کرتے ہین فرمایا کہ یہہ مغضوب علیہم ہین بعد اوسکے حق ترسایان پوچہا کہ یہہ کون ہین فرمایا

لديه والضالون من اعلم ايدك الله تعالى انه قد ورد عن طريق العامة
والخاصة الخبر المأثور عن عبد الله بن العباس رضي الله عنه قال
قال لي امير المؤمنين صلوات الله عليه نزل القرآن ارباعا ربع فينا
وربع في عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحكام ولنا كرائم
القرآن وكرائم القرآن محاسنه واحسنه لقوله تعالى الذين يستمعون القول
فيتبعون احسنه والقول هو القرآن وتأويله هذا ما رواه الشيخ
ابو جعفر الطوسي باسناده الى الفضل بن شاذان عن داود بن
كثير قال قلت لابي عبد الله عليه السلام انتم الصلوة في كتاب
الله عز وجل وانتم الزكوة وانتم الحج فقال يا داود نحن الصلوة في
كتاب الله عز وجل ونحن الزكوة ونحن الصيام ونحن الحج ونحن الشهر
الحرام ونحن البلد الحرام ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله ونحن وجه
الله قال الله تعالى فاينما تولوا فثم وجه الله ونحن الآيات ونحن البينات
وعدونا في كتاب الله عز وجل الفحشاء والمنكر والبغي والخمر والميسر
والانصاب والازلام والاصنام والاوثان والجبت والطاغوت
والميتة والدم ولحم الخنزير يا داود ان الله خلقنا فاكرم
خلقنا وفضلنا وجعلنا امناءه وحفظته وخزانه على ما في السموات و
ما في الارض وجعل لنا اضدادا واعداء فسمانا في كتابه وكنى
عن اسمائنا باحسن الاسماء واحبها اليه تكنية عن العدو وسمى

اضدادنا

اضدادنا واعداءنا في كتابه وكنى عن اسمائهم وضرب لهم الامثال
في كتابه في ابغض الاسماء اليه والى عباده المتقين وتؤيده ايضا
ما رواه ايضا عن الفضل بن شاذان باسناده عن ابي عبد الله عليه
السلام انه قال نحن اصل كل خير ومن فروعنا كل بر ومن البر
التوحيد والصلوة والصيام وكظم الغيظ والعفو عن المسيء ورحمة
الفقير وتعاهد الجار والاقرار بالفضل لاهله وعدونا اصل كل شر
ومن فروعهم كل قبيح وفاحشة فمنهم الكذب والنميمة والبخل و
القطيعة واكل الربوا واكل مال اليتيم بغير حقه وتعدي الحدود التي
امر الله عز وجل وركوب الفواحش ما ظهر منها وما بطن من الزنا
والسرقة وكل ما وافق ذلك من القبيح وكذب من قال انه معنا وهو
متعلق بفرع غيرنا ومن ذلك ما ذكره الشيخ ابو جعفر محمد بن بابويه رحمة
الله عليه في كتاب الاعتقاد وذكر شيئا من تأويل القرآن فقال وقال
الصادق عليه السلام وما من آية في القرآن اولها يا ايها الذين
آمنوا الا وعلي بن ابي طالب اميرها وقائدها وشريفها واولها وما
من آية تسوق الى الجنة الا في النبي والائمة عليهم السلام واشياعهم
واتباعهم وما من آية تسوق الى النار الا وهي في اعدائهم والمخالفين
لهم وان كانت الآيات في ذكر الاولين فما كان منها من خير
فهو جار في اهل الخير وما كان منها من شر فهو جار في اهل الشر

وَلَيْسَ فِي الْأَخْبَارِ خَبَرٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا فِي الْأَوْلَادِ كَمِثْلِهِ
أَفْضَلُ مِنْ أَوْصِيَائِهِ وَلَا فِي الْأُمَمِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ شِيعَةُ
أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي الْحَقِيقَةِ دُونَ غَيْرِهِمْ وَلَا فِي الْأَشْرَارِ شَرٌّ
مِنْ أَعْدَائِهِمْ وَالْمُخَالِفِينَ لَهُمْ یہ حدیث کتاب دلیل ایات الطاہرہ میں مذکور ہی مَنْ
شَاءَ فَلْيَرْجِعْ إِلَيْهِ اور ترجمہ اسکا یہہ ہی مذکور ہی اعبد بدرستیکہ طریق سنی و شیعی سی
وارد ہی کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نی جناب امیر المومنین سی روایت کی ہی کہ قران نازل
ہوا ہی چار حصے پر چوتہائی حصہ ہماری حق میں اور چوتہائی حصہ ہماری دشمنوں کی مذمت میں اور
چوتہائی حصہ مستحبات و امثال میں ہی اور چوتہائی فرائض اور احکام میں اور واسطی ہماری
کرائم قران ہی اور کرائم قران محاسن اسکا اور احسن اسکا ہی اور اسی واسطی حقتعالی نی کہا ہے
الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ یعنی وہ لوگ کہ سنتی ہیں قول کو پس
پیروی کرتی ہیں احسن قول کی اور مراد قول سی قران ہی اور تائید میں اسکی وہ خبر ہی کہ شیخ
ابو جعفر طوسی باسناد خود فضل بن شاذان سی اور اوسنی داود بن کثیر سی روایت کی ہی
کہا میں نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ تم صلوۃ ہو جس مضمع قران میں کہ وارد ہوا ہی اور
تم ذکوۃ ہو اور تم حج ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای داود کتاب خدا میں ہمکو صلوۃ کہا ہے
اور اسی طرح سی زکوۃ اور صیام ہی اور ہمکو حج شمار کیا ہی اور ہمکو شہر حرام اور بلد الحرام
اور کعبۃ اللہ اور قبلۃ اللہ اور وجہ اللہ شمار کیا ہی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا
فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ یعنی جہان کہیں کہ منہہ پہیرو تم پس وہان وجہ اللہ ہی اور ہم آیات اور
بینات ہیں اور دشمن ہمارا کتاب خدا میں فحشا اور منکر اور بغی اور خمر اور میسر اور انصاب

اور ازلام ہیں اور اصنام اور اوثان اور جبت اور طاغوت اور میتہ اور دم اور لحم خنزیر
ہی اسی واسطی تحقیق خدا نی خلق کیا ہمکو پس بزرگ کیا خلقت ہماری کو اور فضیلت دی ہمکو اور
گردانا ہمکو امین اپنا اور [illegible] اپنا اور خزینہ دار اپنا اور حجت اپنی ہر کہ جو بیچ آسمانوں کی ہی اور جو کچھ بیچ زمین کی
ہی اور گردانا ہی واسطی ہمارے ضد اور دشمنوں کو پس نام رکہا ہی ہمارا کتاب اپنی میں اور کنایہ
احسن نامونکی اور دوستترین اسماکی کیا ہی بوجہ کنایہ عدد کی اور ہماری دشمنوں کا نام رکہا
ہی کتاب اپنی میں اور کنایہ اونکی اسما سی مبغوض ترین اسما کیا ہی اور مولف کہتا ہی معنی
فحشا کی گناہ اور بدی کی ہیں اور معنی منکر کی حرام اور قبیح کی ہیں اور معنی بغی کی فساد کی ہیں
اور معنی خمر کی شراب کی ہیں اور معنی میسر کی قمار کی ہیں اور معنی انصاب کی وہ حیوانات
ہیں کہ جو ذبح کئی ہوں واسطی اصنام وغیرہ کی اور معنی ازلام کی تیرونکی ہیں اور تفصیل اسکی
آیندہ مذکور ہوگی اور معنی اصنام کی اور اوثان کی واحد ہیں اور معنی جبت اور طاغوت
کی وہ معبود ہیں کہ جو سوای خدا کی ہیں اور تائید کرتی ہی وہ روایت کہ روایت کیا ہی اوسنے
فضل بن شاذان سی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا کہ ہم اصل ہیں ہر خیر کی اور ہر بر
اور نیکی ہی ہماری فروع سی ہی ازانجملہ توحید ہی اور صلوۃ ہی اور صیام ہی اور فرو بردن
غضب ہی اور عفو کرنا گنہگار سی ہی اور رحمت کرنا فقیر پر ہی اور مدارات ہمسایہ ہی اور
اقرار فضیلت فضلا ہی اور دشمن ہمارا اصل ہر شر ہی اور فروع اوسکی سی کل برائیان
ہیں ازانجملہ کذب ہی اور بدگوئی اور بخل اور قطع رحم اور کہانا سود کا اور کہانا مال
یتیم کا بغیر حق کے اور تجاوز کرنا حدود اموره خدا سی اور مرتکب ہونا فواحش ظاہرہ
اور باطنہ کا ازانجملہ سرقہ ہی اور زنا ہی اور جو چیز کہ ازین قبیل ہو اور جہوٹا ہی وہ شخص

اگر بہی بدرستیکہ وہ ہماری ساتھ ہی برحالیکہ متعلق ہووی ساتھ فرع غیر ہمارہی کی اور
اسی موبذات سی مجموعہ چیزین کہ ذکر کیا ہی اوسکو شیخ ابو جعفر محمد بن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے
بیچ کتاب اعتقادات کی اور ذکر کیا ہی بعضی تاویلات قرآنی پس کہا ہی کہ جناب
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین ہے کوئی آیت قرآن مین کہ اول اوسکا یا ایہا
الذین آمنوا ہو مگر یہہ کہ علی بن ابیطالب امیر اوسکی ہین اور قائد اوسکی ہین اور شریف
اوسکی ہین اور اول اوسکی ہین اور نہین ہے کوئی آیت کہ لیجاتی ہی طرف جنت کی مگر
یہہ کہ حق نبی اور ائمہ علیہم السلام اور پیروان اونکی مین وارد ہی اور نہین ہے کوئی آیت
کہ لیجاتی ہی طرف نار کی مگر یہہ کہ وہ حق اعدا اور مخالفین اونکی مین وارد ہی اور اگر ہین وہ
آیات بیچ ذکر اولین کے پس وہ آیت کہ بیچ خیر کی وارد ہی پس وہ جاری ہی اہل خیر مین
اور جو آیت کہ شر سی ہی پس وہ جاری ہی اہل شر مین ہی اور نہین ہے اخبار مین کوئی
بہتر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور نہین ہی کوئی اوصیا مین افضل اوصیای نبی سی اور نہین
ہی افضل ہی اس امت سی اور وہ درحقیقت شیعہ اہل بیت علیہم السلام ہین اور نہین بیچ اشرار کے
کوئی اشر ہی اعدا و مخالفین اہلبیت سی انتہی ترجمہا اور ظاہر کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے
کہ کلام الٰہی مین جو اسماء کہ احسن ہین اور حسب تر ہین طرف خدا انہی عدد اور حساب کتاب
اشمار یہاں وہ معصوم سی ہی اور جو اسماء کہ بد ہین اور بغض ترین اسماء ہین طرف خدا پس وہ کنایہ
اسمای مخالفین اور اعدا ہماری سی ہے چنانچہ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی مثلا
زبر لفظ الزکوۃ سی اسم محمد و وصیہ علی الہادی واولادہما ہویدا ہوتا
ہی اور زبر اوس حرف کو کہتی ہین کہ اول حرف ہو حروف تہجی سی خواہ وہ حرف دو حرفی

ہوجاوے خواہ سہ حرفی ہو مثل ثا کی اور الف کی بنا بر اسکی ہر حرف الزکوۃ کو حروف اول سی
حساب [illegible] ری اور اعداد اوسکی جمع کری پس وہ اعداد اور اعداد محمد و وصیہ علی الہادی
برابر ہوجاتی ہین اور زبر الشہر الحرام سی المصطفی الزکی والائمۃ مطابق ہوتی
ہین اور اسیطرح زبر [illegible] اللہ سی محمد وعلی وابناؤہما الہادون بالحق
مطابق ہوتی ہین اور زبر الآیات سی النبی وعلی واولادہما الاوصیا
اول صورت یہہ تہی اور صورت دوم یہہ ہی کہ بینات لفظ البینات سی محمد وعلی
وابناؤہما ہویدا ہوتا ہی اور سوم مجموع زبر اور بینات لفظ الصیام سی محمد
الزکی وناعیہ علی الہادی واولادہما اور مجموع زبر و بینات وجہ اللہ سی
احمد وعلی وابناؤہما الہدی چہارم زبر الصلوۃ سی محمد النبی و وصیہ
علی الہادی واولادہما اور بینات الصلوۃ سی محمد وآلہ الازکیاء
ہویدا ہوتا ہی اور پنجم زبر قبلۃ اللہ سی المصطفی نبی اللہ وعلی واولادہما
اور مجموع زبر اور بینات قبلۃ اللہ سی محمد حبیب اللہ والائمۃ الاطہار
اور ششم بینات الحج سی محمد الزکی وآلہ اور مجموع بینات اور زبر الحج
سی محمد وہو النبی وآلہ اور ہفتم زبر البلد الحرام سی محمد وعلی
وحبیبہ وابناؤہما اور بینات البلد الحرام سی محمد نبی اللہ وعلی
بن ابیطالب واولادہما اور مجموع بینات اور زبر البلد الحرام
احمد ہو وآلہ خلیفۃ اللہ اور زبر اصل کل خیر سی النبی
المصطفی والائمۃ الاوصیاء ہویدا ہوتا ہی اور بینات اصل کل خیر

سی احمد و علی و ابناؤهما اور مجموع زبر اور بینات اوسکی سی احمدٌ و علیٌ
افضل الاوصیاء واله هویدا هوتا هی سات صورتین جو اس مقام مین ذکر هوتی
شان ائمه دین مین تهین اور سات صورتین شان مخالفین کی یه هین اول یه هی که زبر
الفحشاء سی اعداء ال احمد المصطفی ظاهر هوتا هے اور زبر ایک المنکر
والمیسر کے عدو ال محمد الامی کلها منکشف هوتا هے اور اسی طرح سے
عبارت دیگر بهی زبر المنکر والمیسر کے هویدا هوتی هی اور وه یه هی عدو احمد
وعلی وولدهما اور زبر الطاغوت سی غاصب حق ال الاحمد
وعدوهما اور دوم یه هی که بینات لفظ الجمر والجبت سی عدو ال
محمد اور بینات الازلام سی عدو ال محمد المصطفی اور بینات المیتة
سی عدو ال النبی اور سوم یه هی که مجموع زبر اور بینات البغی سی ظالم احمد
وعلی وابنائهما اور مجموع زبر اور بینات الدم سی عدو ال محمد هو
النبی اور چهارم یه هی که زبر الانصاب سی عدو احمد واله اور بینات
الانصاب سی منکر ال محمد اور پنجم صورت یه هی که زبر الاوثان
سی منکر ولاء ال نبی الله الامی اور مجموع زبر و بینات الاوثان سی منکر و
ولایة ال محمد واعادیهم هویدا هوتا هی اور یه کلام بهی اوسی زبر اور بینات
سی ظاهر هوتا هی من خالف النبی وال النبی اور ششم یه هی که بینات الاصنام
سی منکر ال احمد حبیب الله ظاهر هوتا هی اور اسی طرح سے مجموع زبر و بینات
اوسکی سی منکر ولی حبیب الله حقوقهم اور هفتم یه هی که زبر الخنزیر سے اعداء ال احمد و منکر

ولایتهم

ولایتهم اور بینات اوسکی سے عدو احمد نبی الله واله اور مجموع زبر و بینات
سے اعداء ال محمد الهادی و ظالموهم اور زبر اصل کافر
سی اعادی النبی المصطفی وعلی وابنائهما حاصل هوتا هی اسی طرح احمد
والائمة الهدی کے اور اعداء المصطفی وعلی حبیبه واعداء بنیهما و ابنا
منکر والنبی وعلی الهادی واولادهما هویدا هوتا هے اور بینات اصل کل سه
سی اعداء احمد وعلی الهادی واله اور مجموع زبر اور بینات اوسکی سی منکر وا
ولایة ال النبی و الاعداء جداً واضح هوتا هی اور حق تعالی فرماتا هی الصراط
المستقیم حروف اسکی چوده هین اور عدد اسکی بحساب زبر ایک هزار باره هین
بار اسکی مودة النبی وحب اهل بیته اور بینات اوسکی سی که چهیاسی
هوتی هین ولایة ال العباء والاولاد اور مجموع زبر و بینات الصراط المستقیم
سی که ایک هزار چهیاسی هوتی هین یه عبارت پیدا هوتی هی حب محمد وعلی و حسنیهما
وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی
اور مؤید یه هی اس مضمون کے دو روایت که اهل سنت نی روایت کی هی یعنی سدی نی
که اهل سنت وجماعت سی هے روایت کی هی اسباط سی اور اوسنی روایت کی هی مجاهد
اور اوسنی ابن عباس سی کها که معنی اهدنا الصراط المستقیم کی یه هین که کهو تم
ای گروه مردمان اهدنا الصراط المستقیم ای محمد و اهل بیته
اور اهل بیت اوسکی کی صلوات الله علیهم اور بحساب زبر اس آیت کی شیعة الائمة
المعصومین هو ابن ابی طالب اور بینات اسکی سے علی هو ابو الائمة

المهدی پیدا ہوتا ہی اور تائید اسکی کرتی ہی وہ خبر کہ ذکر کیا ہی اسکو علی بن ابراہیم نی
اپنی بیچ کہ ابی عبد الله علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ الصراط المستقیم امیر المومنین علیہ السلام
ہین یہی کلام علیہ السلام اور قول حق تعالی صراط الذین انعمت علیہم نوزدہ
حروف ہین اور حساب سے برابر ایک ہزار اٹہہ سی سات عدد کہ کی ہوتی ہین اور مطابق اس
عدد کی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی النبی وولی الله والحسن والحسین وعلی
ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی اور
بحساب عبارت بینات سات سی چہپانی عدد اسکی ہوتی ہین مطابق اسکی یہہ کلمات
پیدا ہوتی ہین احمد النبی والائمة علی وآله اور یہہ بہی کلمات حاصل ہوتی ہین
الائمة هی احمد وعلی وآله الائمة اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ ذکر کیا
ہی بسند ابو بن طبرسی نی تفسیر اپنی مین کہ مراد الذین انعمت علیہم سی نبی اور ائمہ
صلوات الله علیہم ہین دلیل قول حق تعالی کا فاولئک مع الذین انعم الله علیہم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
یعنی یہہ مردمان ہمراہ اون شخصون کی ہین کہ انعام کیا ہی الله نی اوپر اونکی کہ وہ انبیا ہین اور
صدیقین ہین اور شہدا اور صالحین ہین اور یہہ اشخاص بہتر ہین از روی رفاقت کی مولف
کتاب کہتا ہی کہ وجہ تائید کی یہہ ہی کہ سبق مین مذکور ہوا کہ سردار صدیقین علی بن ابیطالب ہین
پس مراد اس آیت سی علی بن ابی طالب اور اولاد اونکی کہ جو معصوم ہین خطا اور لغزش سی ہین
ہی اور قول حق تعالی کا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس المغضوب
علیہم دوازدہ حرف ہین بحساب زبر عدد اسکی دو ہزار جو تیس ہین خارج ہوتی ہے

سی غضب الله علی الیهود اور الضالین سات حرف ہین عدد زبر اسکی نوسی پچاس ہوتی
ہین خارج ہوتی ہی اس سی النصاری هم الاشقیاء کلا اور یہی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی هم النصاری هؤلاء الاشقیاء جدا اور یہی بر الضالین کی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی الشکاک وهو لا یعرفون الامام جدا بالحق اور تائید اسکی کرتی ہی وہ روایت
کہ ذکر کیا ہی اوسکو علی بن ابراہیم نی کہ مراد مغضوب علیہم سی یہود اور نصاری ہی اور ضالون
اور شکاک ہین ایسی وہ کہ نہین پہچانتی ہین امام کو تمام ہوا کلام اول اور وہ آیتین کہ سورہ فاتحہ کی
نہین اور وہ عبارتین کہ بحساب زبر اور بینات پیدا ہوتی تہین بخوبی اوسکو ناظر مطلع ہوا

الحال ذکر آیات سورہ بقر ہوتا ہی

ابی کعب نی حضرت رسالت صلی الله علیہ وآلہ سی نقل کیے ہی کہ جو شخص سورہ بقر کی تلاوت کرے
جناب باری رحمت اپنی مین اسکو مستغرق کرتا ہی اور ثواب مثل اوس شخص کے
عطا کرتا ہی کہ ایک سال راہ خدا مین حفظ حدود دیار اسلام کیا ہو کفار سی اور بعد اسکی فرمایا
کہ ای اہل اسلام کو امر کرساتھ تعلم اس سورہ کی کہ جانتا اسکا برکت ہی اور ترک اسکا
حسرت وندامت روز قیامت ہین اور اہل سحر و بطلان طاقت پڑہنی اور سننی اسکی کی
نہین رکہتی ہین اور وہب منبہ نی روایت کی ہی کہ جو کوئی سورہ بقر اور آل عمران کو پڑہی
نور اوسکا غربیا سی کہینچا تک جاتا ہی غربیا عرش ہی اور زمین ہفتم ہی اور پیغمبر خدا صلی الله
علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو تلاوت کری پہر اوسکا خیرات سی خالی
نہین ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوحضرت نی ایک لشکر کسی جنگ کی واسطی
بہیجا اور منظور ہوا کہ ایک کو اونمین سی امیر کرین ایک کو نزدیک اپنی بلایا

تھی وہ فرماتی تھے کہ تو کوئی سورہ قرآن کا جانتا ہی وہ کہتا فلان فلان سورہ ایک
جوان آگی آیا کہ سن میں سب سی خوردتر تھا استفسار کیا اوسی کہ تو قرآن سی کونسی سورت
جانتا ہی عرض کے اوسنی کہ سورہ بقر کو جانتا ہون فرمایا کہ تجھی امیر لشکر کا کیا نبی لوگون
نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوس شخص کو کہ سن میں سب سی خوردتر ہی ہم لوگون
پر امیر کرتی ہو فرمایا کہ وہ شخص سورہ بقرہ کو جانتا ہی اور تم نہین جانتے ہو اس حدیث شریف
سی معلوم ہوتا ہی کہ منصب امارت اور حکومت بعلم و فضل ہی نہ بسال و کبرسن حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو کوئی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کے
تلاوت کری روز قیامت مین یہہ دو سورے اوسکی سر پر چہتر ہونگی تا سوزش آفتاب سے
بی محفوظ رہی اور اون حضرت سی مروی ہی کہ جو شخص خواہان ارجمندی ہو دنیا اور
عقبی مین اور مرتبہ رفیع چاہی تلاوت ان دونو سورتکی کری بسم اللہ
الرحمن الرحیم الم نزدیک اکثر مفسرونکی الف اشارہ ہی الله سی اور لام اشارہ
لطیف سی اور میم عالم سی یا انا اللہ اعلم یعنی دانا تر ہون سب سی اور بعضی الف
اشارہ ہی ساتھہ اللہ کی اور لام ساتھہ جبرئیل کے اور میم ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کی یعنی حق تعالی نی قرآن کو بواسطہ جبرئیل طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بہیجا ہی اور ائمہ صلوات
اللہ علیہم سے مروی ہے کہ حروف مقطعہ اسرار قرآن سی ہین اور کوئی شخص اوس سر
مطلع نہین ہی مگر وہ گروہ کہ موید من عند اللہ ہو مثل جناب نبوی اور ائمہ معصومین علیہم السلام
کی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ہر کتاب خدا کا ایک خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن حروف مقطعہ ہین اور بعضی تفاسیر مین مرقوم ہی کہ سبب افتتاح سورتکا بحروف

مقطعہ

مقطعات یہی کہ ہر گاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تلاوت قرآن کرتی تہی مشرکین جمع
ہوتی تہی اور مشغول شعر خوانی اور صفیر اور تال بجانی مین ہوتی تہی کہ تا استماع کلام حق
لوک باز رہین اور دین اسلام کی رغبت نکرین لہذا حق تعالی نے ان حروف عجیبہ کو
نازل کیا تا یہہ کفار سنتی اوسکی سی سکوت اختیار کرین اور استماع قرآن مین مشغول
ہون اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی مروی ہے کہ ایک شخص نی حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی سوال کیا تفسیر ابجد سی اون حضرت نی فرمایا کہ یاد کرو
تفسیر ابجد کو کہ اسمین معنے عجیبہ ہین وای اوس عالم پر کہ تفسیر اوسکی نجانتا ہو پس اوس
شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ معنی ابجد کی آپ ارشاد کرین پس حضرت
نی فرمایا کہ الف سی مراد آلا اور نعمای الہی ہی اور الحروف اسماء الہی سی اور با سی مراد
بہجت اور کمالات الہی اور جیم سی جنت اور جمال اور جلال الہی اور جمال سی صفات ثبوتیہ
اور جلال سی صفات سلبیہ ہی اور دال سی دین الہی اور ہا سی ہاویہ جہنم کہ درک
اسفل ہی جانتا نصیب ہے پس وای اوس شخص پر کہ جو ہاویہ مین گری اور واو سی ویل
اہل جہنم ہی اور زا سی مراد زاویہ جہنم ہی اور حا سی حطوط اور گناہ ہونکا ہی استغفار
کرنی والونسی تب دور ہین اور طا سی مراد طوبی ہی کہ وہ نام ایک درخت کا ہی بہشت میں
کہ مانند آفتاب کی خانہای کل شیعون مین شاخین اوسکی سایہ کی ہین اور ہر شاخ مین کئی
ثمرات اور نعمات ہین کہ نہ کسی آنکھہ نی دیکھا ہوا اور نہ کسی کان نی سنا ہوا اور نہ خاطر
مین کسی کے خطور کیا ہو اور اوس درخت کو حق سبحانہ تعالی نے بید قدرت اپنی پیدا
کیا ہی اور اوسکو ذیجیات کیا ہی کہ شیعیان اور مراتب اونکی کو پہنچاتا ہی اور اہل بہشت

کہ خلوت خانہ ابی مین پشتی ہوگی دیکہین کہ شاخین اوسکی آویختہ ہین اور [illegible]
زینت وغیرہ سی اوسمین موجود ہی اور یہہ درخت ثمرہ شجرہ محبت اہل بیت ہی پس [illegible]
وصل اوسکی اہلبیت سی ہی اور حسن مآب کہ مرجع نیک ہی مخصوص شیعیان ہی اور ید سے
مراد یہ قدرت اور تسلط آلہی ہے اور حضرت نی فرمایا ہی مثلا کہ حق سبحانہ وتعالی د
رکہتا ہو جسطرحسی کہ بعضی کفار جسمیت خدا کی قائل ہوی ہین بلکہ ہاتہہ اوسکا کنایہ قدرت
سی یا نعمت سی ہے کہ سب خلق پر فائض ہے اور کاف کلمن سے کلام آلہی مراد
ہی جو کلمہ کہ فرمایا ہی تبدیل نہین کرسکتی اوسکو اور لام سی لقای اہل بہشت ہی بلکہ
واسطی زیارت اور سلام اور تحیت کی اور لوم کرنا اہل جہنم کا ہی ایک دوسرکو آپسمین اور
میم سی ملک اور پادشاہی خدا مراد ہی کہ اوسکو زوال اور فنا نہین ہی اور نون سے
نون والقلم وما یسطرون ہے اور مراد قلم سی قلم نور ہی اور نون سی دوات نور ہی [illegible]
اوسکی نور سی ہی کہ لوح محفوظ مین اوس سی مرقوم ہوتا ہی اور ملائکہ مقربان گواہ اوسپر ہوتی ہین
ہرچند کہ شہادت آلہی کافی ہی لیکن بواسطہ اتمام حجت کی اور معاندین کی گواہ [illegible]
اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک یہودی نزدیک حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام حاضر تہی یہودی نی عرض کی کہ
کیا فائدہ ہی حروف ہجا مین جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سی فرمایا کہ ای علی جواب اسکا دی اور اونحضرت نی دعا کی کہ خداوندا علی کو توفیق
عطا کر کہ جواب اسکا بخوبی دی پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ ہر حرف
حروف ہجا سی اشارہ ہی طرف ایک اسم کی اسماء آلہی سے پس الف سی مراد

اللہ [illegible] الا ہو الحی القیوم ہی اور با سی با مراد ہی اور تا سی مراد تواب ہی
یعنی [illegible] والا توبہ کا اور قبول کرنی والا توبہ کا ہی اور ثا سی مراد ثابت ہی
قایم بذات خود ہی اور [illegible] جل ثناؤہ اور حا سی حقیقت اور ثبات اور دوام آلہی سے
اور اشارہ طرف حی لایموت حلیم کی ہی اور خا سی خبیر اور عالم مراد ہی اور دال سی دیان
دین ہی یعنی دین حق کو اوسنی قرار دیا ہی اور ذال سی ذو الجلال والاکرام
مراد ہی اور را سی رؤف اور مہربان ہی اور زا سی مراد زینت معبودین ہے یعنی کوئی معبود
برابری اوسکی نہین کرسکتا ہی اور سین سی مراد سمیع اور بصیر ہی اور شین سی
شاکر ہی بندگان مومن اپنی کا اور صاد سی صادق الوعد مراد ہی اور ضاد سی ضار
مراد ہی اور طا سی طاہر اور مطہر مراد ہی اور ظا سی ظاہر اور مظہر مراد ہی اور عین سی عالم
مراد ہی اور غین سی غیاث اور فریادرس مراد ہی اور فا سی فالق مراد ہی اور قاف
سی قادر مراد ہی اور کاف سی کافی مراد ہی اور لام سی لطیف مراد ہی اور میم سی
ملک مراد ہی اور نون سے نور مراد ہی اور واو سی واحد مراد ہی اور ہا سی [illegible]
کنندہ خلق اور لام الف سی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مراد ہی اور یا سی [illegible]

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ

یہہ کتاب ہی کہ نہین شک ہی بیچ اسکی درحالیکہ ہدایت کرنی والی ہی [illegible]

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

کہ ایمان لاتی ہین ساتہہ قیامت کی اور برپا رکہتی ہین نماز کو اور اوس چیز سی کہ روزی دی ہی ہمنی اونکو

يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ

خرچ کرتے ہیں اور ایسے وہ پرہیزگار کہ ایمان لاتے ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی طرف تیری اور اوس چیز کی کہ نازل کی

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

اور ساتھ آخرت کی وہ یقین کرنے والے ہیں یہ لوگ کہ وصف کئے گئے اوپر ہدایت ہیں طرف سے پروردگار

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ

اور یہ گروہ رستگار ہیں بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کیا یکسان ہے

عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ

اوپر اونکی ڈراوے تو انکو یا نہ ڈراوے تو اونکو نہ ایمان لاوینگے گویا کہ مہر کی

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

خدا نے اوپر دلوں اونکی کی اور اوپر کانوں اونکی کی اور اوپر آنکھوں اونکی کی پردہ ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

اور واسطے اونکی عذاب ہے بڑا

ذلک مشار الیہ اسکا وہ کتاب ہے کہ قبل اسکی حق تعالی نے وعدہ کیا تھا نازل کرنے کی فرمایا تھا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا اور مثل اسکی بیچ کتب متقدم کی وعدہ فرمایا تھا مثل توریت انجیل کے الکتاب لاریب فیہ معنی اسکی یہ ہیں وہ کتاب کہ خدا نے وعدہ نازل کرنے اوسکا کیا تھا یہ کتاب ہے اور کتاب مصدر ہے اور مراد اسی مفعول ہے بنا بر مبالغہ کی جیسے ذلک المکتوب مثل لباس یعنی ملبوس ہے یہہ مکتوب ہے نہیں شک ہے بیچ اسکی اور وجہ شک نہ ہونیکی یہ ہے ہر گاہ کہ حجیت

اسکی نہایت ظاہر ہے بعد نظر صحیح کے عاقل کو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام خدا ہی اور حد اعجاز کو پہنچا ہے کہ کوئی اسکی معارضے پر لا نہیں سکتا اور معجزہ ہونا اسکا کئی وجہ سی ہے اول یہہ ہے کہ کمال فصاحت اور بلاغت میں ہے کہ باوجود طلب معارضہ کی ہر چند بلیغ ہوئی کوئی نہ لا سکا بجملہ قول حق تعالی ہی وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی اگر ہو تم بیچ شک کی اوس چیز سی کہ نازل کی ہمنے اوپر بندے اپنی محمد کی پس لاؤ تم ایک سورہ مانند اوسکی اور بلاؤ تم اعوان اپنی کو ورا خدا سے اگر ہو تم صادق اور یہہ قول حق تعالی ہے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی آیا کہتے ہیں وہ کہ پیغمبر خدا نے قرآن کو وضع کیا ہی پس کہہ تو اے محمد پس لاؤ تم برابر دس سورے کے مثل اسکی ہو موضوعات اپنی سی اور طلب کرو تم اوس شخص کو کہ مطیع تمہارا ہو ورا خدا سی اگر ہو تم راست گو اور یہہ قول حق تعالی ہے قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہہ تو اے محمد ہر چند جمع ہو وے جن و انس اوپر اس بات کی کہ لاویں مثل اس قرآن کی نہ لا سکیں گے ہر چند بعضے بعضے کی مددگار ہوں اور اسطرح کی اقوال بہت ہیں بخوف طول ذکر نکیا پس ملاحظہ کیا چاہئے کہ باوجود ان آیات کی اہل اوس زمانے کی کہ نہایت فصاحت پر حریص تھے باوجود حمیت جاہلیت کی اور کمال سعی اطفائے نور نبوت اون حضرت کی معارضہ کلام اللہ سے عاجز ہوئے تا جدیکہ

سیف کشی اور قتل ہونا اختیار کیا اور موید اسکی وہ خبر ہی کہ اعلام الوری مین مرقوم
ہی کہ جناب سید المرسلین اکثر اوقات اصنام قریش کی مذمت فرماتی تہی اور حضور [illegible]
مین قرآن پڑہتی تہی پس بعضی اونمین سی کہتی تہی کہ محمد جو پڑہتی ہین شعر ہی اور بعضی
کہتی تہی کہانت ہی اور بعضی کہتی تہی خطبہ ہی اور ولید بن مغیرہ کہ اوس زمان مین بزرگ
اور شیخ عرب تہا اور نزدیک اوسکی اشعار پڑہتی تہی اور ہر شخص کی شعر کو ترجیح دیتا
تہا اور سبکی نزدیک مقبول القول تہا اور نہایت فن فصاحت اور بلاغت مین مہارت ر
رکہتا تہا اور اولاد بہت سی رکہتا تہا کہ کبہی ہی کبہی بتقریب تجارت وغیرہ باہر نہین گیا تہا
اور اوس غلام رکہتا تہا کہ ہر غلام کو ہزار دینار سرخ دیکر تجارت کو بہیجا تہا اور اوسوقت
مالک قنطار تہا یعنی اسقدر طلا کی عمر رکہتا تہا کہ ایک جلد گاو زر کی بہر جاتی اور اکثر
پیغمبر خدا کی استہزا کرتا تہا اور عم ابو جہل تہا ایک روز ابو جہل نزدیک اوسکی آیا کہ
ای ابا عبد الشمس یہہ کہ محمد پڑہتا ہی سحر ہی یا کہانت ہی یا خطبہ ہی پس ولید نی کہا توقف کر تا
مین سنکر جواب دون کا بعد اسکی نزدیک رسول خدا کی آیا اور کہا کہ ای محمد اشعار اپنی سنا تو
حضرت نی فرمایا کہ شعر نہین ہین بلکہ کلام خدا ہی کہ بواسطہ انبیا و رسل حق تعالی بطرف
خلق بہیجا ہی ولید نی کہا کہ پڑہ پس حضرت سورہ سجدہ پڑہنی لگی ہر گاہ کہ جناب نبوت نی
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا ولید نی ہنسکر کہا کہ یہہ رحمن نام ایک شخص کا ہی کہ
یمامہ مین ہی تمکو طرف اوسکی دعوت کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ اس طرحسی نہین ہی بلکہ
تمکو دعوت کرتا ہون طرف ایسی خدا کی کہ رحمن ہی اور رحیم ہی پس ہر گاہ کہ حضرت پہنچے
ساتہ اس قول حق تعالی کی فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل

مثل صاعقۃ عاد و ثمود بمجرد سننی اس قول کی ولید کی بدن پر لرزہ طاری ہوا
اور مضطرب ہوکر اپنی گہر کو گیا اور بطرف قریش کی نہ گیا قریش [illegible]
[illegible] نی دین محمد کو اختیار کیا اس جہتسی ہمارے پاس نہ آیا پس ابو جہل روز دیگر نزدیک
اوسکی گیا اور کہا [illegible] کیا تو نی اور سرنگون کیا اور بطرف دین محمد کی رغبت کی
تو نی کہا اوسنی کہ اسطرحسی نہین ہی لیکن ہر گاہ کہ کلام صعب سنا ہیبتی ہوا مجہ پر [illegible]
ہو گئی بعد اوسکی ابو جہل نی کہا کہ آیا یہہ شعر ہی کہا اوسنی کہ نہین پہر کہا اوسنی کہ خطبہ
ہی کہا اوسنی کہ نہین ہر ستیکہ خطبہ کلام متصل ہوتا ہی اور یہہ کلام متفرق ہی کہ اسکی [illegible]
فصاحت [illegible] ابو جہل نی کہا پس کہانت ہی پہر اوسنی کہا کہ نہین بعد اسکی ولید نی کہا کہ
مین اس باب مین فکر کرتا ہون روز دیگر کہ اوسی پوچہا کہا کہ کہو تم کہ یہہ سحر ہی کہ دلربائی مین
بہت ہی اور روایت منقول ہی کہ ایکروز ولید بن مغیرہ نزدیک رسول خدا کی آیا اور کہا کہ [illegible]
قرآن سی پڑہو تو پس جناب سید المرسلین نی پڑہا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم
تذکرون پس ولید نی کہا کہ پہر اعادہ کیجیی حضرت نی پہر پڑہا بعد اسکی ولید نی کہا
واللہ ان لہ الحلاوۃ وان لہ الطلاوۃ ان اعلاہ لمثمر وان اسفلہ
لمغدق وما یقول ہذا بشر اور سید مرتضی رہ نی کہا ہی کہ معجزہ ہونا قرآن کا
صرف کی ہی یعنی حق تعالی نی قدرت معارضہ کی کفار سی سلب کی بعد اسکی کہ اونکو
قدرت معارضہ کی تہی اور استدلال اسطرحسی کیا ہی کہ ہر گاہ کہ وہ شخص مین تفاوت
بہت سا ہو ہر ایک عجیب سلیقہ اپنی کی ممیز او دونون ہوتا اور اضطراب رجوع

کی طرف ماہر زبانی کی اس باب میں تفسیر کہنا مسلم مستمر ہوا اگر ماس اور سمشم میں نزاع کہ
کو حاصل ہے اور احتیاج رجوع کی اس امر میں طرف شزار کی نہیں ہی اور ہم باوجود
علم و فصاحت کی فرق کرتی ہیں ہم درمیان فصاحت شعر امرء القیس کے اور غیر اوسکی کے
باوجود اس بات کی کہ تفاوت درمیان ان دونوں کی اس مرتبہ پر نہیں ہے کہ شعر امرء القیس حد
اعجاز کو پہنچا ہو پس اگر تفاوت درمیان کلام مجید کی اور افصح قصاید عرب کے بہت بڑا ہوتا
تا حدیکہ فصاحت کلام مجید بحد اعجاز کو پہنچی واو نہیں ظاہر پس معلوم ہوا کہ حق تعالی نے
وقت مطلب معارضہ کی طاقت اونکی سلب کی اور یہہ سلب قدرت جملہ معجزہ سے ہی اس
واسطی کہ معجزہ اوسی کہتی ہیں کہ جو خارق عادت ہو انتہی کلامہ بعد اسکی جناب والد علیین مکان
نی اسطرح سے لکہا ہی نہیں پوشیدہ ہی وہ چیز کہ جو رجوع اس کلام کی ہی لیکن اولا پس اس
جہت سی کہ حکایت ولید بن مغیرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ نہایت مرتبہ فصاحت الہی کی قائل تہے
کہ لانی مثل اوسکی سے عاجز ہوئی پس اگر مجرد سلب قوت کی ہوتا اسطرح کا اقرار ان
سی متصور نہوتا اور لیکن ثانیا پس اس جہت سی کہ عادت مقتضی اس امر کی ہی کہ جو بقصد سلب
قوت اظہار اسی شئے کا وہ کرتی کہ جسی قبل اسکی مثل اس کلام کی انشا کیا ہی الحال تو ...
سحر کیا ہی اور لیکن ثالثا پس اس جہت سی کہ معارضہ منحصر اسمیں تہا کہ کلام سہر تو تصنیف
کری بلکہ کافی تہا کہ کلام سابق کو معارضہ میں نقل کرتی انتہی کلامہ اعلی اللہ فی فرادیس
الجنان مقامہ اور بعضی علما نی کہا ہی کہ وجہ اعجاز قرآن مشتمل ہونا اوسکا ہی اکثر اسی چیزوں پر
کہ عقل سلیم اور ذہن مستقیم ساتہہ اوسکی حاکم ہی اس واسطی کہ جو کچہ حکمائی ہزاروں برس
معارف الہی میں فکر کی اور ہر سورہ اور ہر آیت میں ہزاروں برس تا جستجو و فکر کی تہی بیان

ہوا

ہوا ہی او جو امر کہ مخالف عقول سلیمہ اور افہام مستقیمہ ہی بیچ کلام الہی کی نہیں ہے
اور بعضوں نے کہا ہی کہ معجزہ اس حیثیت سی ہی کہ فصاحت اور عدم فصاحت کلام الہی میں
تفنن ہی اور بعض ... نی کہا ہی کہ واسطی مشتمل ہونی اخبار غیب کی معجزہ ہے
هُدًى لِلْمُتَّقِينَ یعنی دلالت کرنی والی ہی اور راہ راست کہلانی والی ہی واسطے
پرہیزگاروں کی اور ہدی بر وزن فعل مصدر ہی مثل بکا کی اور وہی ہدی دلالت ہی کہ پہنچا
دینی والی ہی مطلوب کو اور اس موضع میں متقی ذمی کی ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام سے
مروی ہی کہ متقی وہ ہی کہ اگر جمیع اعمال اوسکی ایک طبق پر رکہیں اور اوسکو تمام جہان پر عرض
کریں کوئی چیز اوسمیں ایسی نہو کہ جسکی دیکہنے سے شرم آوی تنبیہ اصل متقین موتقیین
بروزن مفتعلین تہی مشتق وقایہ سی بعد اسکی واو کو تا سی بدل کیا اور تا کو تا میں ادغام کیا او
... یا کو بنا بر ثقیل ہونیکی دور کیا بعد اسکی بجہت التقای ساکنین ایک یا کو حذف کیا متقین ہوا
اور اصل تقوی وقوی تہے واو کو یا سی بدل کیا مثل تراث کہ اصل اوسکی وراث تہی اور
اصلاح جسمی اتقا کی مانع ہونا درمیان دو چیزوں کی ہی عرب میں کہا جاتا ہی اتقاہ بالترس یعنی کردانا
سپر کو مانع درمیان اپنی اور دشمن کے کذا فی مجمع البیان اور کہا ہی شیخ ابو علی نے کہ معنی
تقوی کے تین وجہ سی ہیں ایک یہہ ہی کہ ایک شخص مطیع ہو اور عاصی نہو اور شاکر ہو کافر
نہو اور ذاکر ہو اور ناسی نہو اور یہی معنی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی دوسری
یہہ ہی کہ پرہیز کرنا جمیع معاصی سی اور یہہ قول ابو علی جبائی کا ہی اور تیسری یہہ ہی کہ مجاہدہ کرنا
راہ خدا میں ہی اور عدم خوف ملامت ملامت کنندہ سی یہہ قول مجاہد کا ہی اور وجہ اول احسن
وجوہ ہی کذا فی مجمع البحرین اور الحق اس مقام میں کلام جناب والد ماجد علیین مکان کا ...

مواعظ حسنیه مین مرقوم هی اتماماً للمرام و توضیحاً للمقام بیان کیا جاتا هی وه یهه هی که اصل معنی
تقوی حفظ اور نگهداری هی کها جاتا هی اِتَّقَيْتُ اللهَ اِتِّقَاءً یعنی محافظت کی مینی نفس اپنی
کی عذاب اوسکی سی اور تقوی اسم هی ایسی محافظت کا اور گویا عرف فقها مین محافظت
اور نگاه رکهنا عذاب اور مخالفت الهی سی هی اور قریب اسکی معنی ورع کی هین سوا اسکی
که ورع معنی کف نفس هے عذاب الهی سی اور معنی عفت مین مولانا صالح نی لکها هی که
عفت حالت نفسانی هی که بسبب اوسکی انسان باز رهتا هی غلبه شهوات باطله سی پس اگر ترک
واجبات غلبه شهوت مین داخل هے پس درمیان تقوی اور ورع اور عفت کی نسبت
مساوات کی هی مگر الا جو شخص که متقی هو متورع هوگا عفیف بهی هوگا اور عکس اسکا بهی هے
لیکن عدالت پس ہرگاه که بنا بر مشهور هیئت راسخه نفس الامری هی که جسکی سبب سے انسان اجتناب
کرتا هی ارتکاب کبائر سی اور پرهیز کرتا هی اصرار صغائر سی اور خلاف مروت سی پس اس وقت
مین ظاهر یهه هی که عدالت نفس الامری مساوی معنی تقوی وغیره هو مؤید اسکی وه معنی هین
که حضرت نبوی صلی الله علیه وآله سی منقول هی جماع التقوی فی قوله تعالی اِنَّ اللهَ
يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ الخ یعنی مجموع تقوی بیچ قول حق تعالی کی هی بیچ اسکی که خدا امر کرتا هی ساتهه
عدل کی اور احسان کی اور دینی ذوی القربی کی اور منع کرتا تها اور منکر سی انتهی ترجمه مگر اینکه کها جاوے
که اتقاء وغیره مین شرط هی که صغیره کا بهی بدون اصرار کی بهی صادر نهو لیکن یهه نهایت بعید هی سوا اسکی
که تقوی اور ورع اور عفت باین معنی از جمله خواص معصوم هوگا فتامل یعنی پس تامل کر اس مقام
مین آوی درمیان عدالت ظاهری اور تقوی نفس الامری کی فرق یهه هی پس ممکن هی که
کوی شخص محکوم بعدالت هو اور بحسب نفس الامر کی نهو عادل اور متقی نهو مولانا صالح نی

شرح کلینی مین بیان کیا هی که ارباب قلوب فی ورع کو پانچ قسم کیا هی اول ورع عادلان
هی اور وه عبارت عدم فسق سی هی اور قسم دوم ورع صالحین هے وه عبارت ترک
محتمل التحریم سی هی یعنی ایسی چیزین که احتمال حرمت هو اوسکو ترک کرے هر چند که شرع مین
جواز اوسکا [illegible] هوتا هو مثل عطایای مال جوره کی اور قسم سیوم ورع متقین اور وه
عبارت هی ترک کرنا اوس چیز کی که حلت اوسکی مین شبهه نهو اور ترک اوسکا اس جهت سے
هو که انجام کار اوسکا بطرف ارتکاب حرام هو اور قسم چوتهی ورع صدیقین هی اور وه
ترک کرنا امور مباح کا هی بسبب ایک امر کی که اتصال اوس امر کا ناخوش هو جیسا که
منقول هی که ذو النون مصری درحالیکه زندان مین تها ایک روز گرسنه هو گئی ایک زن
صالحه نی واسطی اسکی بدست زندانبان طعام بهیجا پس ذو النون فی تناول طعام سی انکار
کیا اور کها ہرگاه که بدست ظالم بهیجا تو نی نهین تناول کرتا مین اور قسم پانچوین سی منقول هی
بعضی عارفین سی که پانی ایک نهر کا که اوسکو بعضی ظالمون نی درست کی تهی نهین پیا هر چند که وه
آب فی نفسه مباح تها قسم پنجم ورع مقربین هی وه ترک صرف قلب هی ماسوی سی اور
بعد اسکی مولانا صالح نی لکها هی درمیان ورع اور وسواس شیطانی کی اشتباه واقع هوتا مثلا
ایک شخص هو که وه پارچه لباس رکهتا هو اور ایک زمین سی نجس هوا اور اوسکو پاک کیا
گیا هو معهذا پارچه دیگر مین نماز بجا لاوی باین توهم که اوس پارچه مین نجاست هو نجس تهی
بخلاف پارچه دوم کی که کبهی اوس مین نجاست نهین داخل هوتی هی پس یهه منع اجتناب بسبب وسواس
شیطانی هی هر چند که محتسب اسکا چیز کو ورع اور تقوی سی سمجهتا هی اور بعضی وه شخص دست
اپنی کو بسبب مصافحه غیر کی دهو ڈالی بخیال اینکه شاید که دست مصافحه کننده مین نجاست هو

اور جس کہ موسوسہ ہو کو غرض ہو خصوصا وسوسہای عوام کی کہ جنکو معرفت احکام طہارت
اور نجاسات کی نہو پس ظاہر یہہ ہی کہ مثال ایکی وسواس شیطانی ہین [illegible]
کلام مولانا صالح کا بعد ہی کی جناب والد [illegible] ہین تحقیق تریکا تقسیم ورع مرہج مذکور
ورای طور عقل ہی اور یہہ طریق صاحبان کشف و شہود کا ہی لیکن وہ بحکم عقل
سلیم اوسکی حاکم ہی پس یہہ ہی کہ حال مکلف منحصر احکام خمسہ مشہورہ مین ہین وہ واجب
وحرام و مستحب و مکروہ و مباح ہی اور ما سبق سی معلوم ہوا کہ تقوی اور ورع اور عفت
منافات رکہتی ہین ارتکاب حرام سی بلکہ ترک واجبات سی بہی منافات ہی لیکن تقوی
مین داخل کرنا فعل جمیع مستحبات اور ترک جمیع مکروہات کا پس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ
معنی شرط عصمت ہی ہین چہ جای اینکہ تقوی مین معتبر ہو اسواسطی کہ ترک اولی تو
انبیا سی اتفاق ہی چنانچہ کہا [illegible] کہ حضرت آدم سی باوجود قول حق تعالی ولا تقربا هذه
الشجرة فتكونا من الظالمين [illegible] مین آیا غایت الامر اینکہ ہمارے علما کہ یہہ نہی تنزیہی ہی
اور یہہ معنی بعض معنی کراہت ہماری نزدیک ممکن ہی کہنا اس کا کہ فعل مستحب ہو اور ترک مکروہ
نہ بوجہ استحباب اور کراہت اونکی نزدیک شارع کی بلکہ ظن وجوب اور حرمت [illegible]
بجہت تحفظ الامر کی جاہی متقی اور متورع ہو کہ اوس سی اجتناب لازم جانی مثلا سور [illegible]
حائض کا اجتناب نجاست نکرتی ہو نزدیک شارع کی مکروہ ہی سور اوسکا اور معلوم
ہی کہ وجہ کراہت کی یہہ ہی کہ شارع نی مظنون کیا ہی کہ مبادا اجتناب [illegible]
[illegible] پس تقوی اور ورع مقتضی ہے اجتناب کی سور حائض کی سی اجتناب [illegible] لیکن ہرگاہ
کہ استحباب و کراہت حکم شرعی ہی بدون دلیل شرعی حکم استحباب و کراہت کسی چیز کا ممکن نہین

ہی بنا بر اسکی اگر کوئی شخص حکم کری کہ اجتناب میت مختص الحرمت اور محتمل النجاست کی کیا
جاوی مثلا بازار مسلمین سی گوشت کا مول لیا [illegible] اجتناب کرنا
مستحب ہی [illegible] شارع سی حکم با اجتناب [illegible]
[illegible] کہ جو گوشت [illegible] شرع ذبح کیا ہو اور [illegible] بدون تحقیق کی
گوشت کو صاف کیا ہو یا اصل [illegible] دست کفار سی ہو اور اہل اسلام او سوقت
[illegible] نکرتی ہون اور ہم مقتضای قولہ تعالی ومن لم يحكم بما
انزل الله فاولئك هم الفاسقون حکم کرنا خلاف ما انزل اللہ
سی حرام ہی اور معنی اس آیت کی یہہ ہین جو شخص کہ حکم خلاف ما انزل اللہ کری پس وہ
فاسقون مین سے ہے [illegible] اور متوہم ہو کہ یہہ استحباب اجتناب کی ان اشیاء مظنون
النجاست سی وہ استحباب ہی کہ جس سی اجتناب سور حائض متہمہ ثابت ہوتا [illegible]
اجتناب سور حائضہ کو [illegible] قول معصوم سی ثابت اور وہ قول یہہ ہی اذا كانت
الحائض مامونة فلا بأس بالوضوء بسورها یعنی جب کہ حائض [illegible]
نجاست [illegible] سور سی وضو [illegible]
[illegible] حائض [illegible] مواضع مین قیاس باطل ہی [illegible]
استحباب جمیع مظنون النجاسات [illegible] اگر کوئی [illegible]
اس قول معصوم سی [illegible] الحلال بين والحرام بين وشبهات بين ذلك
فمن ترك الشبهات نجى من المحرمات ومن اخذ بالشبهات ارتكب
المحرمات من حيث لا يعلم یعنی حلال [illegible] ظاہر ہی اور شبہات

ہیں درمیان اوسکی پس جس شخص نی ترک کیا شبہات کو نجات پائی محرمات سی اور جس نے
کہ لیا شبہات کو مرتکب محرمات ہوا اس حیثیت سی کہ نہیں جانتا وہ انتہی ترجمہ جو بات کہ
یہہ ہی کہ مراد شبہات سی وہ شبہات ہیں کہ دلیل شرعی سی مشتبہہ ہونا اوسکا ثابت
ہوا وسوقت میں اجتناب اوس سے مستحب ہے لیکن وہ شبہہ کہ فقط بسبب احتمال عقلی ہو
شمول اس حدیث کا اوس شبہہ کو معلوم نہیں ہوتا ہی خصوصا نظر بحدیث صحیح کہ معویہ بن
عمار نی نقل کی ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہی کہ سوال کیا جناب صادق علیہ السلام سی
کہ ایک قسم لباس ہی کہ اوسکو سابری کہتی ہیں اور اوسکو مجوسی بناتی ہیں اور وہ
شراب خواری کرتی ہیں اور نجس بہی رہتی ہیں آیا جائز ہی کہ اوسکو خرید کرون میں اور
بدون دہونی کی اوسکو پہنون میں اور اوسمیں نماز ادا کرون حضرت نی فرمایا ہاں
جائز ہی راوی کہتا ہی کہ پارچہ سی ایک قمیص و ڈیک رداء بنوایا اون حضرت کی واسطے جمعہ
کی جس وقت آفتاب بلند ہوا تہا میں اور اون حضرت نی منظور رکہا ... سی وہ
بعینہ اون حضرت نی پہنا اور وسطی نماز جمعہ کی تشریف لیگئی اور نماز جمعہ ادا کی اور مثل اس
اسکی احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں یہہ محل گنجایش نہیں رکہتا بالجملہ استحباب ...
محتمل التحریم ... خالی از اشکال نہیں ہی بلکہ ... جس جگہ کہ نص اور تصریح استحباب ...
ثابت ہو مثل ... وغیرہ کی حکم باستحباب اوسکی کیا چاہیے الا بمقتضای قول معصوم
كُلُّ شَيْءٍ مُطْلَقٌ حَتّٰى يَرِدَ فِيْهِ نَهْيٌ یعنی ہر چیز مطلق ہی تا وقتیکہ نہی اوسکی وارد ہوا اور ...
اصل اباحت حکم سابقہ مباح ہونی اوسکی بجز کیا گیا ہوا ور ہر گاہ کہ حال استحباب اجتناب
محتمل التحریم اور نجاست کا بخوبی مذکور ہوا پس بدون ورود تصریح کی مادہ مخصوص میں

... مواضع میں بعید ہی اور کسی اصلی اسکا کوئی علمای متقدمین سی قائل نہیں ہوا اور اسطرح
کی بہت امر اس قسم سی ہو وانا لازم آتا ہی کہ وہ جماعت سابقین کی کہ اجتناب ... سی
... کرتی تہی حکم بنجاست اوس کی کیا جاتی مثل ابن بابویہ اور حسن بن ولید کہ اونہوں نی
تجویز وضوء بگلاب ... کی ہی اور دلیل اونکی یہی ہی کہ كُلُّ شَيْءٍ مُطْلَقٌ حَتّٰى يَرِدَ فِيْهِ
نَهْيٌ اور اسیطرح سے تجویز کیا ہی ابن بابویہ نی بہی وضو کرنا گلاب سی اور ماہ رمضان
کا تیس دن کا ہونا علی الدوام باوجود اس امر کی کہ احتمال خلاف کا بہی ہی اور بعد اسکی
جناب الدنی تحریر کیا ہی کہ استحباب اس عمل کا کہ وہ الشون عمل میں لاتا تہا بعضی عارفین
اوسکو عمل میں لائی نہی اور مانند اسکی خالی از تکلف نہیں انتہی ترجمہ کلام ...
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ مراد غیب سی اشیای غائبہ ہیں مثل وجود حق تعالے
اور ملائکہ اور جمیع پیغمبر اور امام اور احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ وغیرہ
کے اور ایمان عبارت ہی اعتقاد اصول خمسہ سی کہ توحید اور عدل اور نبوت اور امامت
اور معاد ہی اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں ہی کہ مراد غیب سے حضرت صاحب الزمان
علیہ السلام ہیں اور ہر گاہ کہ نماز افضل عبادات حق ہے اور زکوۃ افضل اعمال
سی ہی اس جہت سی حق سبحانہ و تعالی نی سایر اعمال سے مخصوص ذکر فرمایا اور
متقین کو بایں دو صفت ستایش کی چنانچہ فرماتا ہی کہ پرہیزگار وہ لوک ہیں کہ
اعتقاد لائی ہیں بجمیع ما جاء به النبی وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ اور جناب الد ماجد نی کتاب ... الاسلام میں تحقیق رزق میں اسطرح کی
لکہا ہی کہ بعض ... نزدیک ... یہہ ہی کہ رزق ... مرزوق کی تصنیف نہیں ہوتا ہے

بحل وحرمت اسواسطی کہ مرزوق خلق بندونکا نہیں ہے تا انکہ متصف ہوی حل وحرمت سے
بلکہ مرزوق مخلوق اللہ تعالی ہی کہ عین خلق اور ایجاد میں متصف ہو کا قبح اور حسن سی کہ
کہ یہہ ثابت ہوا پس متصف ہوتا رزق کا حلال اور حرام سی بہ تشبیل سابط اور مجازی بعض
حق یہہ ہی کہ حق تعالی نے خلق کیا رزق کو اور معین کئے ہیں سبیل تحصیل کی پس ہوے
خدا رازق ہی یعنی خالق رزق ہی اور معین کرنی والا سبیل تحصیل کا ہی پس جو شخص کہ تصرف
کری رزق میں غیر سبیل سی پس وہ مرزوق ہی اس معنوں سی کہ رزق اوسکا حق تعالی نے
پہنچایا طرف اوسکی اور وہ منتفع ہوا اوس سے اگرچہ وہ گنہگار ہوا بسبب تصرف کرنی
ملک خدا میں بدون اذن اوسکی کی اور جو شخص کہ تصرف کری رزق میں موافق شرع کے
پس وہ مرزوق ہی کہ روزی دی اوسکو خدا نی اور اجازت منتفع ہونیکی دی اور راضی
ہی اوسی اور یہی معنی قول حقتعالی کی ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ انتہی کلامہ
اور رزق لغت میں حظ کو کہتی ہیں اور عرف میں وہ چیز ہی کہ جس سی نفع پاوی حیوان
اور بظاہر معنی انفاق کے اس مقام میں صرف مال ہی سبیل خیر میں واجب ومسنون
سی اور محمد بن مسلم نی امام جعفر صادق سی روایت کی ہی کہ مراد اسی انفاق علم سی
یعنی اوس چیز سی کہ تعلیم کرتی ہیں ہم انکو خلق کو تا مین قوله وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مراد اسی مومنین اہل کتاب ہیں مثل عبد اللہ بن سلام وغیرہ کی اور
یہہ معطوف ہی اوپر اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کی اور یہہ داخل ہیں بیچ جملہ متقین کے
بقریب داخل ہونی خاص کے عام میں برعکس اس صورت میں یہہ دو آیتیں تفضیل متقین میں
نازل ہوی ہیں اور یہہ قول ابن عباس کا ہی اور یا عطف متقین پر ہی پس بنا بر اسکی معنی

لحسنات کی یہہ ہیں کہ یہہ کلام الہی ہادی و واسطہ متقین کے اون لوگوں کی کہ ایمان لائی ہیں اہل قبل سے
اور اشتمال اس امر کا بھی رکھتا ہی کہ مراد اسی متقین ہوں اور یہہ دونو صفت واقع ہوئے
ہوں یعنی قوله تعالى وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ معنی انزل کی یہہ ہیں کہ
نقل کئے جاوی ایک شی اعلی سی طرف اسفل کی پس مراد مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
سی کتب پیغمبران سابقہ ہیں اور مراد آخرت سی قیامت ہی کہ واقع ہونی اوسکی میں مطلقا
اور اصلا شک اونکو نہ ہو وصفی کہ یہاں صفت آراستہ ہیں اور است پر جس جانب وارد کار
انہی سی یاں معنی کہ توفیقات ایمان جانب سی ہی یہاں معنی کہ حق تعالی نی ایمان
اونمیں خلق کیا ہی چنانچہ مذہب اہل سنت کا ہی اور بطلان اس معنی کا صاحبان عقل پر
پوشیدہ نہیں ہی اسواسطی کہ کافروں میں ایمان کا خلق نکرنا اور عذاب کرنا
اس صورت میں کفار پر ظلم صریح ہی معاذ اللہ من ذلک اور مراد مُفْلِحُوْنَ سی متقین
ہیں یعنی رستگاری مخصوص متقین سے ہے امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی ہی کہ اِنَّ
عَلِيًّا وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ مرستگی علی علیہ السلام اور شیعہ اونکی رستگار
ہیں اور مجاہد سی مروی ہی کہ چار آیتیں اول سورہ بقرہ سی مدح مومنین میں نازل ہوئی ہیں
بعد اوسکی دو آیت مذمت کافروں میں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى قوله وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ معنی کفر کی لغت میں پوشیدہ کرنی نعمت کی ہیں اور شرع میں تکذیب
اور انکار اوس چیز کا کہ یقینا معلوم ہو پیغمبر [illegible] اوسکو لائی ہیں اور وجہ کفر نبی آخر
یہہ ہی اس واسطی کہ یہہ دلیل تکذیب جناب [illegible] کی ہی اس جہت سی کہ شعار منکرین سے

که وه منکر نبوت تهی اور تهوا اثر خبران کی بی معنی استوا کی اور معنی انذار کی تخویف کی هین
اور وجه ذکر تخویف سی یهه هی که تخویف کی تاثیر قلب مین زیاده هوتی هی بخلاف جلب
نفع کی که ترک نفع ممکن هی اور حاصل ان آیات کا یهه هی بدرستیکه وه لوک که از روی
عناد انکار کیا ما جا بانبی کا اور اصلا التفات نکیا طرف دلائل روشن کی بعضی حقیقی
ایمان معلوم هوتی نهی برابر هی اوپر اونکی خوف دلاوی تو اونکو یا نه خوف دلاوی تو اونکو
ایمان نه لاوینکے پس بسبب نظر نه کرنی اونهین کفار کی معجزات ظاهره جناب نبوی
مین بمقدار کفر راسخ هوا تها که گویا مهر کی تهی خدا نی اوپر قلوب اور اوپر کانون اونکی کی
اور بنا یی پر اونکی پردی هین بعضی مفسرین نی لکها هی که مراد ختم هی بیچ کفر کی نفی حق تعالی
آخرت مین کور اور کر او [illegible] بی عقل حشر کریگا اور یا مراد ختم سی ایک علامت هی که
حق تعالی ان تین عضو کافرون پر رکهی که تا ملائکه اونکو بین علامت پهچانین اور لعنت
کرین پس حاصل اس آیت کا یهه هی هر گاه که کفار از روی عناد اور انکار کی اصلا التفات
طرف اسلام کی نکرینگے پس گویا اس مرتبه کو پهنچی هین که امید ایمان کی انسی باقی
نهین [illegible] شود دریافت کرنی حق مین بسبب [illegible] اوس نخص کے هین که مهر ان تین اعضا
پر اونکی هوا اور اگر اس آیت کو محمول بمعانی ظاهره کرین ظلم صریح حق تعالی پر لازم آتا
هی حالانکه حق سبحانه تعالی فرماتا هی که لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ اور یهی حق تعالی فرماتا
هی لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ اور اسکی قبل اور آیات بهت سی هین بنا بر طول کی
ذکر نکیا لفظ غشاوه مین جو تین اعراب آتی هین اور ضمه نکا بنا بر ابتدا هی گویا که عبارت
اسی هی غِشَاوَةٌ عَلٰی اَبْصَارِهِمْ وَعَذَابٌ لَهُمْ یعنی پردی اوپر انکهون

اونکی

اونکی کی اور عذاب عظیم هی و هی اونکی منقول هی که عبدالله بن سلول اور منتسبین [illegible]
تابعین اونکی آپس مین قرار دیا تبربان اظهار اسلام کیا چاهتی اور دل مین بهی عداوت پر
چاهتی تا دست مسلمانون سی رهائی پاوین اور ساته تقرب مسلمانون کی شرف هون حقیقت
[illegible] مین و سر از مسلمانون سی مطلع هوکر کفار کو اوس سی آگاه کرین پس باتفاق گروه
حضرت رسالت کی آئی اور اظهار اسلام کیا لهذا حق تعالی نی اوسی آگاه کرتی جناب نبوی
صلی الله علیه و آله و سلم کی فرمایا تکمیل دوم در بیان آیات رکوع اول سوره بقره
هی اور جزو اول مین شانزده رکوع هین بنا بر اسکی پس وه عبارتین که قول حق تعالی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ
لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ سی پیدا هوتی هین مذکور هوتی هین تفصیل اسکی
یهه هی که الم ذلک الکتاب چند حرف هین عدد اسکی بحساب زبر جاری جو ان مین مطابق اسکی
یهه عبارت پیدا هوتی هی عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ هُوَ اِمَامُ الْحَقِّ اور عدد اسکی بحساب
بینات [illegible] جو پس هوتی هین خارج هوتی هی مطابق اس عدد کی یهه عبارت
عَلِیٌّ هُوَ اِمَامٌ بِالْحَقِّ و المقبر سات حرف هین اور عدد اسکی بحساب بینه
[illegible] هین مطابق اسکی یهه عبارت پیدا هوتی هی لِمَوَالِی الْاَئِمَّةِ وَمُحِبِّهِمْ
وَلِمَوَالِی اٰلِ النَّبِیِّ وَالْاَتْبَاعِ حاصل اسکا یهه هوا هی که یهه کتاب [illegible]
اسکی هدایت هی واسطی موالیان ائمه کی اور [illegible] بعضی ائمه کی اور هدایت هی واسطی
موالیان آل نبی کی اور شیعیان اونکی کی پس عبارت عربی اس [illegible]

شامل ہوگی هُدًی لِّلْمُتَّقِینَ ای هُدًی لِمُوَالِی الْاَئِمَّةِ وَخَیْرِهِمْ وَهُدًی
لِمُوَالِی آلِ النَّبِیِّ وَالْاَشْیَاعِ اور عدد متقین کے بحساب بینات دو سو اکتر
ہوتی ہیں مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہی هٰؤُلَاءِ مُحِبُّوا عَلِیٍّ وَاَوْلَادِهٖ
حقًّا اور وَهُمْ مُحِبُّوا عَلِیٍّ وَاَوْلَادِهٖ اور عدد الْغَیْبِ کی کہ پانچ حرف ہیں بحساب
زبر ایک ہزار تینتالیس ہیں مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہی اَحْیَاءُ النَّاسِ
وَانْبِسَاطُهُمْ وَقِیَامُ الْمَهْدِیِّ الْهَادِی وَاَحِبَّاءُ مُوَالِیهِ فَبِکُلِّ یَوْمٍ
اَحْبَابُکَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُونَ ستره حرف ہیں عدد اسکی بحساب زبر [illegible]
[illegible] عبارت پیدا ہوتی ہی وَمِمَّا عَلَّمْنَا کَلَامَنَا یَقْرَءُونَ
اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ ذکر کیا اوسکو علی بن ابراہیم نے [illegible]
اور اوسنے محمد بن ابی عمیر سے اور اوسنے جمیل بن صالح سے اور اوسنے مفضل سے اور اوسنے
جابر سے اور اوسنے ابی جعفر علیہ السلام سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ الم اور جو حرف
کہ قرآن میں ہیں قطع کیے گئے ہیں اسم اعظم اللہ سے اور ترکیب دی ہی اوسکی رسول نے
یا امام علیہ السلام نے پس اگر کوئی دعا کرے اوس حرف سے طلب کرے البتہ مقرون
اجابت ہوتی ہی بعد اسکے جابر نے کہا کہ معنی کلام [illegible] حق تعالی کی ذٰلِکَ الْکِتَابُ
لَا رَیْبَ فِیهِ کیا معنی ہیں فرمایا الْکِتَابُ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ لَا شَکَّ فِیهِ اَنَّهٗ اِمَامُ هُدًی
لِلْمُتَّقِینَ یعنی کتاب امیر المؤمنین ہیں شک درباب اوسکے نہیں اور تحقیق کہ وہ امام ہادی
ہیں واسطی متقین کی پس یہ دونو بیان ہمارے کی ہیں کہ هُمُ الْمُتَّقُونَ میں جن
وہ پرہیزگار ہی والوں میں اور الَّذِینَ یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ میں یعنی شیعیان

ہمارے ایمان لاوے ہیں سب ساتھ غیب کی وہ غیب یہ ہیں کہ عقیدہ و برگزیدہ هُوَ النَّبِیُّ کا [illegible]
ہیں اور ایمان لاتے ہیں ساتھ حشر اور رجعت کی اور قائم ہونے قائم آل محمد کی اور [illegible]
[illegible] وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُونَ قَالَ مِمَّا عَلَّمْنَاهُمُ الْقُرْآنَ یَتْلُونَ یعنی حضرت نے
فرمایا کہ مراد وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُونَ سے یہ کہ اوس چیز کی کہ ہمنے اونکو تعلیم کیا
قرآن سے تلاوت کرتے ہیں اور زبر لِلْمُتَّقِینَ سے لِمُوَالِی عَلِیٍّ وَصِیِّ الرَّسُولِ اور بینات
هُمْ مُوَالِی عَلِیٍّ وَاَحِبَّاؤُهٗ اور زبر الْغَیْبِ سے الْخَلَفُ الصَّالِحُ هُوَ
الْمَهْدِیُّ الْهَادِی اور بینات سے کہ دو سو تیس ہوتی ہیں یہ عبارت پیدا ہوتی
هُوَ ابْنُ الْحَسَنِ اور مجموع زبر اور بینات الْغَیْبِ سے کہ ایک ہزار دو [illegible]
[illegible] ہوتی ہیں یہ عبارت پیدا ہوتی ہی حُجَّةُ اللّٰهِ صَاحِبُ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ هُوَ
الْمَهْدِیُّ الْهَادِی اور قول حق تعالی کا اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُونَ کہ بعد آیات سابقہ مذکور ہی پس توضیح اسکی یہ ہے
اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا بارہ حرف ہیں بحساب زبر ایک ہزار ایک سو اونچاس عدد
ہوتی ہیں مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہی مَنْ جَحَدُوا بِاللّٰهِ وَبِمَا اٰمَنَ بِهٖ
هٰؤُلَاءِ الْمُؤْمِنُونَ بِاَنَّ اللّٰهَ اَحَدٌ وَبِاَحْمَدَ حَبِیبِهٖ وَعَلِیٍّ وَکِیلِ نَبِیِّهٖ وَآلِهٖ
پس حاصل اس کلام کا یہ ہی بدرستیکہ وہ مردمان کہ کافر اور منکر ہوئے ہیں ساتھ
اوس چیز کی کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اوسکے مومنین بتحقیق کہ خدا واحد ہی اور احمد حبیب اوسکا
اور علی وکیل نبی اللہ [illegible] اور عقیدہ آل اوسکی کا رکھتے ہیں برابر ہیں واسطی اون منکروں
[illegible] ڈراوے تو اونکو یا نہ ڈراوے تو وہ ایمان نہ لاوینگے اور ہرگز راہ پر نہ آوینگے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ
اور بعضے لوگوں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور ساتھ دن پچھلے کے اور نہیں ہیں وہ
بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ
ایمان لانے والے فریب دیتے ہیں خدا کو اور لوگوں کو کہ ایمان لائے اور نہیں فریب دیتے مگر
إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ
نفسوں اپنے کو اور نہیں جانتے ہیں بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے نفاق کی پس زیادہ کیا
اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ
خدا نے بیماری اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک بسبب جھوٹ بولنے کے اور جس وقت کہا جاتا ہے
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا
واسطے انکے کہ فساد نہ کرو بیچ زمین کے کہتے ہیں سوا اس کے نہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں آگاہ ہو
إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا
تحقیق وہ ہی فساد کرنے والے ہیں لیکن نہیں جانتے ہیں اور جب کہا جاتا ہے انکو ایمان لاؤ جیسے کہ
كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ
ایمان لائے ہیں لوگ کہتے ہیں کیا ایمان لاویں ہم جیسے ایمان لائے بیوقوف آگاہ ہو تحقیق وہ
هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا
احمق ہیں اور لیکن وہ نہیں جانتے ہیں اور ہر گاہ کہ وہ ملاقات کرتے ہیں ان لوگوں سے کہ ایمان لائے
قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جس وقت خلوت میں جاتے ہیں طرف شیطانوں اپنے کے کہتے ہیں ہم ساتھ تمہارے ہیں سوا اس کے نہیں کہ ہم

مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ
ہنسی کرتے ہیں خدا ہنسی کرتا ہے ساتھ انکے اور ڈھیل دیتا ہے انکو بیچ سرکشی کے در حالیکہ
يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ
بہکتے پھرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا انہوں نے گمراہی کو عوض ہدایت کے
فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ مَثَلُهُمْ
پس نہ نفع کیا تجارت انکی نے اور نہیں ہیں وہ ہدایت پانے والے مثل انکی
كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ
مانند مثل اس شخص کی ہے کہ روشن کرے آگ پس جب روشن کر دیا اس چیز کو کہ گرد اسکے ہے لے گیا
اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ۝ صُمٌّ
خدا نور انکا اور چھوڑ دیا انکو بیچ تاریکی کے در حالیکہ نہیں دیکھتے ہیں بہرے ہیں
بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ
گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں پھرتے ہیں یا مثل مینہ کی ہے آسمان سے بیچ اسکے
ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ
تاریکی ہے اور گرج اور چمک کرتے ہیں انگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے
مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝
واسطے خوف آواز بجلی کے واسطے خوف مرگ کے اور علم خدا کا احاطہ کرنے والا ہے کافروں کو
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا
قریب ہے بجلی کہ اچک لے آنکھیں انکی ہر گاہ روشنی دیتی ہے واسطے انکے چلتے ہیں

فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ
چلی اوسکی اور ہر گاہ کہ تاریکی ہوتی اونکی لاحق ہوتی ہی کہڑی ہو رہتی ہین اور اگر چاہتا خدا لیجاتا
بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
شنوائی اونکی کو اور بینائی اونکی کو تحقیق کہ خدا اوپر سب چیز کے قادر ہی
معنی خدعہ کی لغت مین یہہ ہین کہ تو ہم مین ڈالنا غیر کو خلاف اوس چیز کی کہ پوشیدہ رکہا
اوسکو اور مخادعت دو شخصون مین ہوتی ہی بطرح سی کہ خاصہ مفاعلت کا ہی اور مخادعت
کرنا اونکا ساتہہ خدا کی بظاہر ممکن نہین ہی یعنی مکر کرنا ساتہہ خدا کی محال ہی اسواسطی کہ
نہین ہی پوشیدہ اوپر اوسکی کوئی امور مخفیہ سی اور اسواسطی کہ کفار اونکا ہی قصد کہ
ساتہہ خدا کی نہ تہا بلکہ مراد مخادعت رسول مقدس تہا اسلئی کہ معاملہ رسول معاملہ خدا ہی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ اور حق تعالی فرماتا ہے
إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ اور یا یہہ کہ صورت معاملہ کفار کے
ساتہہ خدا کی اسطرح سی کہ ظاہر مین اقرار ایمان کرتی ہین اور باطن مین کفر رکہتی ہین اور
صورت معاملہ خدا کی ساتہہ کفار کی اسطرح سی کہ اجرای احکام مسلمین اونپر کیا حالانکہ
نزدیک حق تعالی بدتر از کفار ہین پس یہہ دونو صورت معاملہ مخادعین ہی مرض
حقیقت وہ چیز ہی کہ جو عارض ہوئی انسان کو اور خارج کر دے اعتدال خاص سی اور موجب
خلل افعال ہو اور مجازا امراض نفسانیہ کو بہی کہتی ہین کہ جنسی خلل کمال نفس مین
ہو مثل جہل اور بدعقیدہ ہونا اور حسد اور عداوت اور حب معاصی کے
اسواسطی کہ یہہ چیزین مانع ہین بہیجنی فضائل سی اور پہنچا دینی والی ہین

یہہ چیزین طرف زوال حیات حقیقی ابدی کی اور حاصل معنی اس آیت کی یہہ ہین پس گویا
کہ زیادہ کیا خدا نی مرض اونکی کو بسبب ترک کرنی اوس الطاف اور توفیقات کی
کہ مومن کو عطا کرتا ہی کہ بسبب اوسکی ایمان لاتا ہی اور بڑہتا و زیادتی کی طرف لیجا
اسواسطی ہی کہ حق تعالی اون امور کو بجا لاتا ہی کہ اونکی سبب سی حسد اونکا زیادہ
ہوتا ہی پس در حقیقت یہہ نسبت طرف خدا کی مجاز ہی عاصم اور حمزہ اور کسائی نے
یکذبون کو ... پڑہا ہی اور باقی قرّاء نے بتشدید پڑہا ہی اور وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
معطوف ہی اوپر یکذبون کی یا معطوف ہی اوپر یقول کی اور معنی فساد کی
یہہ ہین کہ ایک شی کا خارج ہونا اعتدال سی ہی اور صلاح ضد اوسکی ہی اور مراد فساد
بیچ زمین کی یہہ ہی کہ برانگیختہ کرنا حرب کا بسبب مکر کرنی کی ساتہہ مسلمانونکی اور
ازین قبیل اور فتنون سی پس در حقیقت فساد بیچ مَا فِي الْأَرْضِ کی ہی لوگون
اور دواب اور کہیتیون سی ہی اور کسائی اور ہشام نے قُيلَ باشمام ضمہ اول
پڑہا ہی اور قیل سے جو فاعل سمجہا جاتا ہی وہ حق تعالی ہی یا رسول یا بعض
مومنین ہین قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ جواب ہی إِذَا کا کہ واسطی دفع توہم
کہا او مومنون نی کہ نہین ہین ہم مگر اصلاح کرنی والے اور بیضاوی فی ذیل تفسیر آیت
إِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا الخ مین لکہا ہی کہ کمال ایمان مجموع دو امر سی حاصل ہوتا ہے
ایک اعراض کرنا اوس چیز سی کہ سزاوار نہو کرنا اوسکا چنانچہ مقصود لَا تُفْسِدُوا کا
اور اعتقاد کرنا نیکی کا چنانچہ مقصود آمِنُوا کا ہی تنبیہ اہتمام سی معلوم
ہوتا ہی کہ بترتیب مقدم ہی تولی پر اور حق تعالی کلمہ حق کو زبان اوس خبیث پر جاری کیا

انتہی اور مراد ناس سی وہ لوگ ہین کہ جو کامل انسانیت مین ہوون کہ مقتضای عقل کا عمل ہو
ہوون اس صورت مین الف لام جنس کا مراد ہی اور یا مراد الف لام سی عہد ہی کہ اشارہ طرف
جناب نبوی صلعم کی ہی کہ وہ شخص کہ جو ساتہہ اونکی ایمان لایا ہی کہا اونہون نی کہ ایمان
لاوین ہم جیسا کہ ایمان لائی ہین حمقا اور ہمزہ دیتی ہین واسطی انکار کی ہی اور مراد سفہا سی
او قلت عقل اور بد رائی کی ہی اور حلم مقابل انکی ہی منقول ہے کہ عبد اللہ ابی
اور اتباعان اونکی ایک روز ساتہہ جناب امیر المومنین علیہ السلام اور ایک جماعت
مسلمین سے ملاقات کی ہر ایک نی از روی خوشامد کی مدح و ستایش اونکی کی اون حضرت نی
فرمایا کہ ای عبد اللہ خدا سی خوف کر اور نفاق کو ترک کر اور ہمیشہ خالص ایمان لا کہا
اوسنی کہ ای ابو الحسن ہمکو نفاق نسبت نکر سو اسطی کہ ہم مانند تمہاری ایمان لائی ہین اور
ساتہہ رسول کی اعتقاد رکہتی ہین حق تعالی نی بجہت تکذیب اون منافقین کی اور تصدیق
جناب امیر المومنین کی نازل کیا وَاِذا لَقُوا الَّذِینَ آمَنُوا معنی لقا کی مصادفہ کی ہین کہا
جاتا ہی لَقِیتُہٗ وَلاقَیتُہٗ اِذا صادَفتُہٗ یعنی یہان عرب مین کہتی ہین کہ
ملاقات کی مینی اوس سی وقتیکہ ہم صدف ہوا اوسی اور معنی خلو کی منفرد ہونیکی ہین اور مراد
شیاطین سی وہ لوگ ہین کہ جو مماثل شیطان ہین تمرد مین اور سیبویہ نی نون شیطان مین دو
قول کہی ہین ایک یہہ کہ نون اصلی ہی بنابر اشتقاق کی شطن سی اور معنی شطن کی بعید
ہونیکی ہین شیطان دور ہوا صلاح سی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ نون زائد ہی
بنابر اشتقاق اسکی شاط سی اور معنی شاط کی باطل ہونیکی ہین اور مراد مَعَکُم سی مع مومنین
دین ہی ساتہہ تمہاری ہین ہم بیچ دین کی اور اعتقاد کی اور معنی استہزا کی سخریہ

کی ہین اور استخفاف کی اور معنی استہزای خدا کی ساتہہ اون لوگوں کی یہہ ہین کہ جزا استہزا کی
اونکو دیگا اور عرب مین محاورہ ہی کہ جزا ای گناہ کو گناہ بے مثل اوسکی جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت ہی کہ قیامت کی دن منافق بسبب نور
مومنونکی پل صراط سی گذر جاوینگے جب دروازہ بہشت پر پہنچینگے اور
بہشتکو زینت اور بار آستکی تمام دیکہینگی چاہینگی کہ پاؤن اوٹہا کر دروازہ
بہشت مین رکہین آتش دوزخ اونہین کہینچ لیجاویگی عوض کرین کی ناچار
ہر گاہ لائق دوزخ تہی کسواسطی ہمکو منع کیا کہ ساتہہ مومنونکی متوجہ بہشت ہوی اور
بہشتکو اس زینت سی دیکہا خطاب الہی پہنچیگا کہ یہہ جزا اوس ہنسی کی ہی کہ
دنیا مین ساتہہ مومنونکی ہنستی تہی اور معنی یَمُدُّهُم کی زیادہ کرنی اور
فرصت دینیکی ہین اور یہہ مشتق ہی قول عرب سی کہ مد الجیش اور یہہ اہل عرب
او سوقت بولتی ہین کہ جسوقت کہ لشکر کو زیادہ کرین تفسیر بیضاوی مین بنا بر مسلک
معتزلہ کی اصطلاح سی لکہا ہی ہر گاہ کہ مانع ہوا اللہ اونہین منافقین سی الطاف کرم
و توفیقات اپنی کا کہ مومن کو عطا کرتا ہی اور مخذول کیا اونکو بسبب کفر اور اصرار
کرنی کی اور مسدود کیا واسطی اونکی راہ ہائی توفیق کو پس بسبب حلکی زیادہ
ہوئی تاریکی قلب کی پس زیادہ ہوتی اونہون نی طغیانی مین بنابر اسکی
اسناد طغیان طرف حق تعالی کے مثل اسناد فعل طرف مسبب کی یعنی
ہر گاہ کہ حق تعالی مسبب ترک الطاف کا ہو کہ وہ سبب ہوای زیادتی ظلمت
قلوب منافقین کا البتہ نسبت اس زیادتی ظلمت کی طرف حق تعالی کے

اور جس سے اوفعل بطرف مسبب الاسباب ہی اونہی محض پوشیدہ نہ ہی کہ
ذکر کرنا قول معتزلہ اس مقام میں حیثیت کو رہی شہری بطرف بطلان اور تضعیف
قول معتزلہ کی اور ہر گاہ کہ مسلک معتزلہ اس باب میں موافق مسلک امامیہ بناء عربا ہی
ہی لہذا اعنان قلم بطرف رضاو یکی معطوف کی جاتی ہی بنا بر علیہ مرقوم ہوتا ہی کہ
اگر متعذر ہونا ظواہر کلام الٰہی کا بنا بر کسی مسلک کی لازم آتا ہو اور یہہ دلیل بطلان
مسلک کی ہو پس چاہیے کہ کوئی مسلک مقرون بصواب نہو اسواسطی کہ کوئی مسلک
ایسا نہوگا کہ ظاہر بعضی آیات کا مخالف اوس مذہب کی نہو پس جسطرح سے کہ ظاہر بعض
آیت کا مخالف مسلک معتزلہ ہی اسیطرح سے ظواہر آیات دیگر کا مخالف مسلک اشاعرہ
ہی کہ خالق خیر و شر حق تعالی کو جانتے ہیں اسواسطے کہ اکثر آیات کلام ربانی ایسی ہیں
کہ جنمیں حق تعالی کو خالق افعال بندگان جانتی ہیں اسواسطی کہ اکثر آیات کلام ربانی
ایسی ہیں کہ جنمیں حق تعالی کو خالق افعال بندگان نہیں جانتی ہیں اسواسطی کہ اکثر
آیات کلام ربانی ایسی ہیں کہ جنمیں نسبت افعال کی طرف بندوں کی معلوم ہوتی ہی
مثل اسکی کہ قبل ان آیت کی نسبت استہزا کی بطرف منافقین کی ہے چنانچہ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ سے معلوم ہوتا ہی اور اسیطرح سے
وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ سے اور اسیطرح أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ
سے اور اسیطرح وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ اور اسیطرح وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ
سے اور اسیطرح آیات کثیرہ ہیں کہ تتبع اور متفحص کلام الٰہی پر پوشیدہ
نہیں ہیں اور یہہ کمال بیحیائی ہے کہ انسان اپنی عیوب خانگی پر نظر نہ

نظر کری اور عیوب دیگران کا متفحص ہو اور اگر کوئی کہی کہ یہہ اعتراض بنا بر جمیع مسالک
کی لازم آتا ہی پس لازم ہی کہ جواب اسکا جانب امامیہ سی بھی غایت الامر جو کچھ
پس وہی جواب بنا بر مسلک اشاعرہ کی بھی ہوگا جواب [illegible] کہ اولاً
جواب از جانب امامیہ مرقوم ہوتا ہی اور ثانیاً عدم اجرای ان جواب کا
بنا بر مسلک اشاعرہ کی پس معلوم کیا چاہیے کہ قاعدہ کلیہ تاویل آیات و اخبار
میں یہہ ہی کہ جو امر بادلہ قطعیہ عقلیہ اثبات پہنچی پس وہ آیت کہ مخالف اوس
امر کے ہو تاویل کیجاتی پس اس بات میں اوس اعتقاد و [illegible] آیات
اور جسکا اعتقاد کا بادلہ عقلیہ قاطعہ ثابت ہو آیات مخالفہ اوس مذہب کو
تاویل کیا چاہیے چنانچہ عقیدہ امامیہ درباب افعال عباد یہہ ہی کہ افعال
بندگان باختیار اور قدرت اونکی صادر ہوتی ہیں اور دلیل اونکی
اس عقیدہ پر یہہ ہے درصورتیکہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہو ظلم
صریح حقتعالے پر لازم آتا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی مثلاً اگر کوئی
شخص غلام اپنی کو بازہ کر فرش نفیس اپنی پر ڈالدی اور اوسکو حالت
رہنی دی بجاریکہ وہ بول اور براز کردی اور بعد اسکی اوسپر زد و کوب
کری اس صورت میں یقین کلی ہی کہ عقلا اوس آقا کو منسوب بظلم کرینگے
اور حق سبحانہ وتعالی کلام مجید میں فرماتا ہے لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِلْعَبِيدِ اور اس سی کیا ظلم زیادہ ہوگا کہ خود حق تعالی فعال محرمہ
کو دست عباد سی صادر کری اور بعد اسکی صدور اوس فعل پر معذب [illegible]

اور ہر گاہ کہ یہہ موقوف اوپر بیان حسن و قبح عقلی کی ہی لہذا امامیہ کو قباحت ظلم
بادلہ عقلی اور نقلی بوجہ احسن مبرہن ہوئی اور اس صورت مین ادلہ قاطعہ مقصود امامیہ
ثابت ہوا بنابر اسکی جس آیت سی ظلم حق تعالی ثابت ہوتا ہو تاویل کی جاتی
ہی بخلاف اشاعرہ کی ہر گاہ کہ وہ عقل سے دست بردار ہوئی ہین لہذا
اون آیات کو کہ جنسی خلق افعال بندگان اوپر حق تعالی کی ثابت ہوتا ہی ظاہر پر
محمول کرتی ہین حال انکہ قباحت اسکی کالشمس فی رابعة النهار
روشن اور منجلی ہی لیکن چونکہ اشاعرہ اہل سنت تغافل شیرت
دین و دانستہ اس امر حق سی چشم پوشی کرتی ہین اور علاوہ اس سے
عجب تر یہہ ہے کہ ہر گاہ افعال مترلہ ہی مخلوق الہی بنابر مسلک اشاعرہ کے
ہین پس طعن و تشنیع کمال بیہودہ بے الحال ادلہ حسن و قبح عقلی بیان
ہوتی ہین اول احتجاج امامیہ یہہ ہی کہ اگر جمیع افعال مساوی ہون اور حملہ ترجیح ان
ایک کا دوسری پر ہو پس منع کرنا بعضی سی اور امر کرنا بعض پر ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح باطل ہے دوم یہہ ہی کہ اگر حسن و قبح
منحصر بشرع ہو تو چاہئی کہ منکرین شرع قائل اسکے نہوین چنانچہ براہمہ
کہ سب منکر جمیع ادیان اور شرایع ہین لیکن قائل حسن و قبح عقلی کی
ہین اور دلیل اسکی بداہت عقلی کو کہتی ہین سوم یہہ ہی کہ اگر حسن و قبح منحصر
بشرع ہو تو چاہئی کہ حق تعالی سے امر کفر اور تکذیب انبیا اور تعظیم اصنام
اور مداومت زنا اور چوری پر اور منع عبادات سی نیک ہوا سواسطی کہ

ان امور مین بنابر اس تقدیر کی درحقیقت کوئی قباحت نہین ہی پس وہی کرم
کیا حق تعالی نے ساتھہ ان امور کی نیک ہوتی چہارم یہہ ہی کہ حق تعالی
فرماتا ہی وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا
وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ
عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اس آیت سی معلوم ہوتا کہ قبح
فحشا کا امر ہونے پر اور قول حق تعالی إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
اور بہی ثابت ہوتا ہی کہ عدل اور احسان اور فحشا اور منکر امر و نہی سی
مقدم تہی اور مثل اسکی آیات کثیرہ ہین کہ جنسی معلوم ہوتا ہی کہ افعال اوپر ایسی
وہی موصوف بحسن و قبح تہی پنجم یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابی بصیر نے
ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ اون حضرت نی فرمایا جس شخص نی گمان کیا
اس امر کا کیا کہ خدا امر بفحشا کرتا ہی پس تحقیق کہ اوس نی تکذیب کی خدا
اور جس شخص نی زعم کیا کہ خیر و شر اوسی کیطرف سی ہے پس تحقیق کہ
تکذیب کی اوسنی خدا کی اور یہی روایت کی ہی حفص نی اون حضرت سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جس شخص نی کہ زعم کیا کہ حق تعالی
امر بدی سی کرتا ہی پس تحقیق کہ اوسنی تکذیب کی خدا کی اور اسیطرح سی بہت سی
احادیث ہین کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہوتا ہی اور ہر گاہ کہ ان ادلہ عقلی
اور نقلی سی ثابت ہوا کہ افعال بندگان کی مخلوق تعالی انس و جان بلا واسطہ

نہین ہی پس جو بات کہ خلاف اسکی ہوتا وہ مل پذیری پس اس صورت مین وہ
تفسیر کہ جانب معتزلہ سی مصنف بیضاوی نی ذکر کیا ہی کمال مستحسن ہی اور بجائے
الحال ادلہ [illegible] بیان ہوتی ہین اول دلیل یہہ ہی کہ افعال بندگان اضطراری
ہین پس اس صورت مین حسن و قبیح موصوف نہوینگی لیکن دلیل دوسری
دعوی کی یہہ ہی پس اجماع اور بداہت عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ افعال اضطراری
موصوف بحسن و قبیح نہین ہوتی اور لیکن دلیل دعوی اول کی پس یہہ ہی
کہ بندہ ترک فعل [illegible] قادر ہی یا نہین درصورت ثانی مین اضطرار ثابت ہو
اور درصورت اول احتیاج طرف مرجح کی ہی یا نہین درصورت ثانی ترجیح بلا
مرجح لازم آتی ہی اور وہ باطل ہی اور لزوم انسداد باب اثبات صانع
ہوتا ہی اور درصورت اول مرجح سی فعل لازم ہی پس اضطرار لازم ہوگا اور
یا لازم نہوگا تو پس اولا صدور اوسکا ممکن نہو تو پھر بعد اسکی احتیاج مرجح
کی ہوگی اور اسیطرح سی تسلسل لازم آویگا یا دور اور جواب اسکا نقضا یہہ ہی
کہ اسی دلیل سی اضطرار افعال واجب تعالی بھی ثابت ہوتا ہے پس جو جواب
اسکا اشاعرہ دینگی وہی جواب ہمارا بھی ہی اور ازین قبیل اور دو دلیلین
مخالفین کی ذیل تفسیر آیہ **وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ** مین
مذکور ہوئین ہین اس مقام مین مذکور نہوئین اور طغیان ساتھہ ضمہ اور
کسرہ کے مثل **لُقْيَان** اور **لِقْيَان** کی تجاوز کرنا حد سی ہی بیچ
عصیان اور کفر کے اور اصل اسکی **تَجَاوُزُ الشَّيْءِ عَنْ مَكَانِهِ** ہی

اور معنی فی البصیرۃ کی تجارت بیچ ایک امر کی اور معنی تجارت کی طلب ربح بیچ
[illegible] اسی اور ربح زیادتی اوپر اصل مال کی ہی اور تفسیر **وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ**
کی یہہ ہی کہ نہین ہین وہ کہ ہدایت پانی والی ہون واسطی
کہ مقصود ہی تجارت سی سلامتی راس المال کی ہی ساتہہ زیادتی
حال اسکہ انہون نی تحقیق کہ ضائع کیا دونو مطلوب کو واسطی کہ راس
مال اونکا فطرت سلیمہ ہی اور عقل صرف ہی پس [illegible] اعتقادات کہ ضرور
ہوئی باطل ہوئی استعداد اونکی اور مختل ہوئی عقل اونکی اور نہ باقی
واسطی اونکی راس مال کہ جسکی سبب سی متوسل ہون طرف یافتنی حق کے
اور پہنچنے کمال کے پس باقی رہی وہ خائب اور خاسر
فائدہ سی اور اصل مال سی اور ہرگاہ کہ حق سبحانہ تعالی نی حقیقت حال
بیان کی بعد اسکی واسطی زیادتی توضیح کی بضرب المثل مذکور اونکا
کرتا ہی **مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي** الخ اور معنی مثل کے
بیچ اصل کے نظیر کی ہین عرب مین بولتی ہین **مِثْلٌ وَمَثَلٌ وَمَثِيلٌ** ہا شبہ
شِبْهٌ اور **شَبَهٌ** اور **شَبِيهٌ** جیسی نقل کی گئی لفظ مثل کی واسطی
قول کے کہ جسمین تشبیہ لائی گئی ہو اور خالی غرابت سی نہو اور بعد اسکی لفظ
مثل کی مستعار ہوئی ہی واسطی ہر حال کی یا قصہ کی یا صفت کی کہ جسکی شان
غرابت ہو مثل قول حق تعالی کی **مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ** کے
مثل قول حق تعالی کے **وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى** اور حاصل معنی آیت کا

یہہ ہی کہ حال عجیبہ اونکا مانند حال اوس شخص کی ہی کہ جو جلاوے آگ کو او
الَّذِي بمعنی الَّذِينَ کی ہے اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ الذین جمع نہیں ہے
بلکہ نہایہ ہوا ہین واسطی زیادتی معنی کی ہی اور اسیواسطی الذین پیا آیا ہو
بنابر لغت فصیح کی لیے لغت فصیح کہ جسپر قرآن نازل ہوا ہی اور ہرگاہ
کہ جمع ہونا اسکا ثابت ہنوا پس واحد اور جمع دونین برابر ہی اور معنی استیقاد کے
طلب وقود کی ہین اور وہی روشن ہونا نار کا اور بلند ہونا شعلی کا اور
تفصیل اس مثل کی یہہ ہی یعنی جسطرح سی کہ چند اشخاص واسطی دیکھنی راہ کے
اور خوف کم کرنی راہ کی شب تاریک مین آتش روشن کرین اور ہرگاہ
کہ وہ آتش اطراف کو روشن کری اور حق سبحانہ تعالی اوس روشنی کو
بجہا دی اور وہ بسبب تاریکی کی بیابان مین حیران اور سرگردان
ہین اسیطرحسی حال منافقونکا ہی کہ شب تیرہ ضلالت مین بسبب اظہار
کلمہ اسلام کی خوف شمشیر مسلمانونسی امین ہوتی ہین اور ساتھہ مسلمین کے
مختلط رہتی ہین اور نفس اور مال اپنی سی بی خوف رہتی ہین حق تعالی
وقت مرگ کی نور ظاہری اونکا کہ وہ اقرار ایمان ہی ساتھہ زبان کی تاریک
کرتا ہی بسبب کفر باطنی اونکی کی اور وہ روشنی ایمان کی تاریکی عقوبت سے
بدل ہوتی ہی اور تاریکی عذاب مین رہتی ہین اور اصلا راہ باہر آنی کی اوس سے
نہین دیکھتی ہین ہرگاہ وہ جماعت کہ حال اونکا ایسا ہی کہ حق تعالی نی اونکے
حق مین فرمایا ہی صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ الخ پس توضیح اسکی یہہ ہے

رعد وبرق اوس فرشتہ کی ہی کہ ابر کو اطراف عالم مین لیجاتا ہی اور جناب امیر
المومنین علیہ السلام سی مروی ہی کہ برق روشنی ایک تازیانہ آتشین کی ہی کہ
فرشتی ابر کو مارتی ہین اور بروایت دیگر ایک تازیانہ ہی نور سی کہ فرشتی اوس سے
طرف ابر کو مار کر لیجاتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ رعد صدائی برہم خوردن پارچہ
ابر ہی اور برق وہ آتش ہی کہ بسبب اوس برہم خوردن پارہائی ابر کی نکلتی
ہی ما حصل اسکا یہہ ہی کہ منافقین کی مثال یا اون لوگون سی ہی کہ گرفتار باران
ہوی ہون اور ہر مرتبہ رعد و برق اوسمین ظاہر ہوتی ہو وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ حق تعالی نی تشبیہ دی ہے
باران کو کہ آسمان سی نازل ہوتا ہی ساتھہ قرآن کی اور ظلمات و رعد
و برق کو تشبیہ دی ہی اون آیات قرآن سی کہ جنسی خوف عذاب معلوم ہوتا
اور روشنی اور صاعقہ کو مشابہت دی ہی ساتھہ اون آیات کی کہ جنسی
خوف آخرت معلوم ہوتا ہی اور ابن مسعود سی منقول ہے کہ دو منافق پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی فراری ہوی اور مدینہ سی باہر گئی اثنای راہ مین باران
شدید با رعد و برق لاحق ہوا جسوقت کہ بجلی چمکتی چند قدم راہ چلتی تھی اور
وقت تاریکی توقف کرتی تھی اور ہرگاہ کہ آواز رعد پیدا ہوتی تھی انگشت اپنی
کان مین رکھتی تھی کہ مبادا اوسکی سی ہلاک نہون اور ہرگاہ کہ بیتاب ہوتی
تھی کہتی تھی کاش زودتر صبح ہوتی کہ نزدیک پیغمبر خدا کے حاضر ہوتی
اطاعت اوسکی کرتے ہرگاہ کہ صبح ہوئی نزدیک پیغمبر خدا کی آئی اور ایمان لا

اور برای نام مومن ہوئی لہذا حق تعالی نی منافقان مدینہ کو بحال ان و
تشبیہ دی اور نشر یا اکہ مثل انکی مثل اون لوگونکی ہے کہ بحبت برسش و
گرتی تہی تا صاعقہ اونکو ہلاک کری علی کل شیء قدیر منقول ہی
کہ ہرگاہ منافقین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آتی انگشت گوش مین
رکہتی تہی اسواسطی کہ مبادا احکم خدا در باب قتل منافقین نازل ہو پس حق تعالی
نی اونکو تشبیہ دی ساتہہ اوس جماعت کی کہ انگشت پیچ کان اپنی کی
سن لی صدائی صاعقہ سی کہتی اور ہرگاہ دین بصیرت و دلیل روشن قرانی
سنتی تہی قریب ہوتا تہا کہ قلوب انکی بحبت اوس دلیل کی نورانی ہون
لہذا حق تعالی نی تشبیہ دی اونکو ساتہہ برق کی کہ بسبب درخشندگی کی
قریب تہا کہ دیدہ ہائی سحاب باران کو روشنی پہونچی اور جیز کی اختیار
کرین اور ہرگاہ کہ علامت ظفر و فتح مسلمین دیکہتی تہی دین اسلام میل کرتی تہی
کہ مجالس مومنین مین آتی تہی متحیر ہوتی تہی لہذا حق تعالی نی سحابات کو تشبیہ دی
ہی اہل باران سے **تکملہ سوم** در بیان آیات رکوع دوم ہی ومن
الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین
سینتالیس حرف مین عدد اوسکی بحساب برابر ہزار آٹھہ سی اکاون
مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **اولاء بایعوا علی بن ابی طالب یوم**
الغدیر وجاحدوہ من بعدہ یعنی یہہ مردمان کہ بیعت کی اونہون نے
علی بن ابی طالب کی روز غدیر مین اور انکار کیا اونہون نی بعد بیعت کے

نہیں ایمان لائین کی اور یہہ بہی عبارت پیدا ہوتی ہی ومن الناس من
یقول آمنا باللہ ما امرک یا حبیب اللہ بنصب علی الہادی اماماً
وسائسا وما ہم بمؤمنین قولہ **یخادعون اللہ**
گیارہ حرف مین عدد اوسکی بحساب زبر آٹھہ سی سات مین اور مطابق اسکی یہہ
عبارت پیدا ہوتی ہی **ابوبکر وعمر وبن عفان** اور عدد اوسکی
بحساب بینات کی چار سو باون ہے مطابق اسکی یہہ عبارت ظاہر ہوتی
ابوبکر والعدوی جدا والاموی ہے اور یہی یہہ عبارت نکلتی
ابو حفص جداً والاموی بعدہ واولئک ن **والذین آمنوا**
گیارہ حرف مین اور عدد اوسکی بحساب زبر آٹھہ سی مین موافق
یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **وامیر المؤمنین سید المعصومین** اور
بحساب بینات اوسکی پانچ سی اٹہاسی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت ظاہر
ہوتی ہی عبارت **علی ہو وصی محمد المصطفی** قولہ **واذا قیل لہم** حرف
ہین اور عدد اوسکی بحساب زبر نو سی چھیس ہوتی ہین اور اوس سی یہہ عبارت
پیدا ہوتی ہی **ای لنا کثی عہد علی ولی اللہ** اور بینات چار سی
تہتر ہوتی ہین اور مجموع اوسکا ہزار مین سی چہیانوی ہوتی ہین مطابق
اسکی یہہ عبارت ہوتی ہی **ای ہولاء ناکثی بیعۃ وصیک ہو ولی اللہ**
قولہ آمنو پانچ حرف مین اور بینات اوسکا تین سی تین مین ہوتی ہین مطابق
اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **محمد واحبو الامام تائبہ**

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

اے گروہ مردمان عبادت کرو پروردگار اپنے کی ایسا وہ خدا ہے کہ پیدا کیا تم کو

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الَّذِي

اور ان لوگوں کو کہ آگے تم سے تھے شاید کہ تم پرہیز کرو ایسا خدا ہے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً

کہ کردیا واسطے تمہارے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

اور نازل کیا آسمان سے پانی کو پس نکالا سبب اوسکے انواع میووں سے

رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ

واسطے روزی کے واسطے تمہارے پس نہ قرار دو تم واسطے خدا کے شریک کو اور حالانکہ

تَعْلَمُونَ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ

جانتے ہو تم اور اگر ہو تم بیچ شک کے اوس چیز سے کہ نازل کی ہے ہم نے اوپر

عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ

بندہ اپنے محمد کے پس لاؤ تم ایک سورت مثل اوس سورت کی اور بلاؤ تم حاضرین ہی کو

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا

سوائے خدا کے اگر ہو تم راست گو لوگوں سے پس اگر نہ بجا لاتے تم

وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ

اور ہرگز نہ بجا لاؤ گے تم پس ڈرو تم آتش دوزخ سے کہ ہیزم وہاں کی انسان ہیں

سورۃ البقرۃ

وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کی اور بشارت دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

اور کام اونہوں نے نیک کئے ہیں تحقیق واسطے اونکے بہشت ہیں کہ جاری ہیں نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا

درختوں انکے نہریں ہر گاہ کہ روزی دی گئی اونہیں اس بہشت کی میووں سے بطور روزی کا

قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ

کہا انہوں نے کہ یہ وہ چیز ہے کہ روزی دی گئی تھی ہم آگے سے اور دی گئی وہ میوہ

مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا

مشابہ میوہ دنیا کی اور واسطے اونکے بیچ اوس جنت کی عورتیں پاکیزہ اور وہ بیچ اوس

خَالِدُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ

ہمیشہ رہیں تحقیق کہ خدا نہیں شرم کرتا ہے کہ بیان کرے

مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

وقف لازم

مثل مچھر وہ مثل کہ پشہ کی ہو یا برتر اوسکی سو پس وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں

فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا

پس یقین کرتے ہیں وہ تحقیق وہ مثل حق ہی جانب پروردگار اپنے سے اور وہ لوگ کہ کافر ہیں

فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ

پس کہتے ہیں کہ کیا مراد لی ہے خدا نے ساتھ اوسکے اور اس مثل لانے کی گویا کہ گمراہ کیا ہے

كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا
اکثرون کو اور ہدایت کی لیسبب اوسکی بہتوں کو اور نہین گمراہ ہوتی ساتھہ اسکی مگر
الْفَاسِقِينَ ۝ الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن
مردمان فاسق سے وہ لوگ فاسق کہ عہد شکنی کرتی ہین عہد خدا سے
بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ
پس از عہد کرنی کے اور قطع کرتی ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا خدای تعالی نی ساتھہ اوسکی یہہ کہ وصل کیا
وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝
اور فساد کرتی ہین بیچ زمین کی یہہ وہ لوگ ہین کہ زیانکار ہوتے زمین
كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ
کسطرحسی انکار کرتی ہین ساتھہ خدا کی اور حالانکہ تھی تم مردگان سی پس بخش دیا تمکو
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝
بعد اسکی موت دیگی تمکو بعد اسکی پہر زندہ کریگا بعد اسکی طرف اوسکی رجوع کیے جاؤگی تم
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
وہ ایسا خدا ہی کہ پیدا کیا واسطی تمہاری اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہی سب
ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
بعد اسکی قصد کیا طرف خلق کرنی آسمانکی پس درست کیا سات آسمانون کو
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝
اور وہ ساتھہ سب چیز کی داناہے

قولہ لعلکم تتقون یعنی شاید کہ تم پرہیز کرو عذاب سی [illegible] یا و خلوص
عبادت کی اور پرستش پروردگار اپنی کی رہائی آتش دوزخ سی پاؤ بعضی علماء
تفسیر سی منقول ہی کہ کلمہ لعل اور عسی واسطی وجوب ولزوم کی ہی اسواسطی مراد
یہ لائق نہین ہی کہ انکو طمع مین ڈالی اور اس سی محروم کر ڈالی یعنی خدای
سبحانہ پر واجب ولازم ہی کہ پرستندگان اپنی کو رہائی عذاب سی دی قولہ
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً [illegible] ہرگاہ کہ حق تعالی نی چاہا کہ آسمان
زمین کو پیدا کری پہلی ایک جوہر سبز کو پیدا کیا ہوا زمین آسمان اور ہفت زمین
کی بعد اسکی نظر ہیبت اوسمین نظر کی وہ جوہر آب لرزان ہوا اور وہ کف اور بخار
کو موج اوسکی سی پیدا ہوا تہا سات طبق زمین کی اور سات آسمانکی پیدا کی اور
منقول ہے کہ گنتی کی ہر طبقہ زمین اور آسمانکی ایقدر پانصد سالہ راہ ہی اور بعد از
خلق کرنی آسمان اور زمین کی حاملان عرش کو پیدا کیا اور طبقات کو اوسکی
دوش پر رکہا پس ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اسکو حکم کیا کہ ہاتہوں کو پہیلا
مشرق سی مغرب تک اور زمین کو اوٹہا اور واسطی قدم رکہنی اوس فرشتہ کے
ایک گاؤ پیدا کی کہ اوسکی چالیس ہزار شاخین اور چالیس ہزار دست و پا مین
بموجب حکم فرشتہ نی کوہان گاؤ پر قدم رکہا اور شاخین اوس گاؤ کی طرف
زمین سی گذر کر نیچی عرش کے برآمد ہوئین اور منہ اوس گاؤ کا دریا مین ہی ہر روز
ایک مرتبہ دم کہینچتی ہے اسی باعث زیادتی اور کمی دریا مین پیدا ہوتی ہی
اور واسطی قرار گاؤ کی ایک پتہر پیدا کیا برابر سات آسمان اور سات زمین کے

ہے اسکی مچھلی پیدا کی اوس مچھلی کو نیچے پتہر کی قرار دیا اور مچھلی کو پانی پر اور پانی کو
ہوا پر اور ہوا کو ساتہہ قدرت کاملہ اپنی کی قائم رکہا بعد اسکی زمین مانند کشتی کے
پانی مین حرکت کرتی تہی پہاڑونکو پیدا کیا اور انکو میخ زمین مقرر کیا واسطی ٹھہرانے
زمین کی قولہٖ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً یعنی بہیجا آسمان سے
اوس پانی کو کہ مبارک ہے اور کثیر النفع ہی مراد اس سی آب باران ہی اور
نزدیک بعضی کی مراد اسسے ابر ہی کہ آب دریا کو لیکر متوجہ ہوا کا ہوتا ہی اور
باران برساتا ہی قولہٖ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی حالانکہ تم جانتی ہو جسکو وہ
عبادت کرتی ہو قادر نہین ہین کہ کسی چیز کو پیدا کرین اور نعمتونکو نہین عطا
کرین پس کسطرح سزاوار پرستش ہون اور ہرگاہ جانا تمنی کہ وہ شریک کہ تمکو سزاوار
نہین ہین پس ظاہر ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی یکتا ہی اور کوئی چیز اوسکی سزاوار
پرستش نہین ہین قولہٖ وَالْحِجَارَۃُ مراد حجارہ سی پتہر گوگرد ہی کہ حرارت اوسکی
سخت ہی اور بدبو اوسکی موذی ہی اور قول صحیح یہہ ہی کہ مراد حجارہ سی وہ
پتہر ہی کہ بت بناکر کفار عبادت کرتی ہین حدیث مین وارد ہی کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ آگ دنیا ایک حصہ ہی ہفتاد حصہ آتش دوزخ
اور پہر اون حضرت سی منقول ہی کہ آتش دوزخ کو ہفتاد مرتبہ دہو کر دنیا
مین بہیجا اور اون حضرت نی اثنای خطبہ مین فرمایا کہ اگر اس مسجد مین لاکہ
آدمی ہون اور درمیان اونکی ایک اہل دوزخ سی دم لیوی گرمی دم اوسکی
سی سبکی سب ہلاک ہووین قولہٖ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ خبر مین وارد ہی کہ واو

گریہ بہت کرتی تہی لوگونی کہا کہ اے داؤد گریہ کم کرو اور بقدر خطا اپنی غش پر رو
ترک ہو گیا اونہون نی کہا اے یاران ترک کرو مجہی تاکہ گریہ کرون مین قبل اسکی کہ گریہ منقطع
ہو اور قبل اسکی کہ استخوان دوزخ مین سوختہ ہون منصور عمار کہتا ہی کہ ایک سال مین
گیا مین اور کوفی مین فروکش ہوا ایک شب کوچہ ہای کوفہ سی گذرا مین ایک
آواز سنی مین نی کہ کوئی کہتا ہی خداوندا قسم عزت وجلال تیری کی گناہ کیا مینی
اور مخالفت تیری مراد نہ تہی اور عذاب تیری سی جاہل نہ تہا مین لیکن خطا گناہ
ہوا اور ساتہہ فروگذاشت تیری کی مغرور ہوا مین خداوندا ابہی عذاب تیری سی
کون نجات دیگا اور اگر دست برار ریسمان رحمت تیری سی علحدہ ہو سکی ساتہہ دست
کرون مین منصور کہتا ہی کہ مین نی واسطی امتحان کی دہلیان اپنا کان در مین رکہا
اور اس آیت کی تلاوت کی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا
وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ مجرد سننی اس آیت کی نعرہ مارا اور ایک ساعت مضطرب
ہوا بعد اسکی ساکت ہوا مین اوس مکان کو نشان دیکر ہوا پار دوز دیگر آیا ایک جنازہ
کو دیکہا کہ در سرا پر رکہا ہوا ہی ایک پیرزن اوس سرای سی آئی ہی اور روتی ہی کہا
مین نی کہ اے پیرزن یہہ مرد کون ہی کہ یک مرگ کی اجابت لبیک کی ہی کہا اوسنی کہ
جوان خدا ترس فرزندان رسول خدا سی ہی دیر در مناجات مین تہا کہ ایک
مرد کا گذر ہوا اور ایک آیہ قرآن سی تلاوت کی مجرد سننی کی مضطرب ہو کر
گرا اور بجوار رحمت ایزدی پیوستہ ہوا مین نی اوسوقت کہا کہ اولیا
اسیطرح ہیکی صدق مین اور جاننا چاہیی کہ خازن و ارسال پیمبر کا ذرانا کافرونکا

اور عاصیوں کو ہی عذاب آخرت سی تا کفر او رعصیان سی باز رہین اور بشارت دیتا
مومنوں کو اور متقیوں کو ہی ساتھہ ثواب ابدی کی تا ایمان اور طاعت مین ثابت قدم رہین
اسی لئی حق سبحانہ وتعالی نی وعدہ ثواب کو متقارن بوعید کیا اور فرمایا
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہرگاہ بدلیل روشن حجت کو کافرون پر لازم کی تونی اور
اونکو خوف دلایا تو نی پس رغبت دلا انکو اور خوشخبری دی اونکو چنانچہ
اشارہ طرف اسکی ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا الخ قولہ الْأَنْهَارُ مراد اس سی
نہرین پانی کی اور شیر کی اور شراب اور عسل مصفا کی ہین مسروق سی منقول ہی
کہ نہرین بہشت کی ظاہر زمین پر روان ہین اور کندہ نہین ہین اور بقدرت خدا
اور شیر اور خمر وعسل پہلو سی یکدیگر جاری ہین اور باہم یکدیگر آمیختہ نہین ہین منقول ہی
کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کہ اس مضمونکو بیان فرماتی تہی اور ایک ملحد بہی
سی حاضر تہا اوسکی عقل اس مطلب کو قبول نہین کرتی ہی کہ چارون نہرین پہلو
یکدیگر سی متصل ہون اور فرق کنندہ درمیان اونکی نہوا اور باوجود اسکی
حاصل نہوا آنحضرت نی فرمایا کہ ای سفیہ نہین دیکہتا تو کہ جل شانہ نی ایک پوست
تخم مرغ مین دو چیزین جمع کی ہین کہ رنگ اور ذائقہ مین مختلف ہین اور ہلاما
یکدیگر مخلوط نہین ہوتی ہین ہرگاہ اوس شخص نی اس کلام حکمت نظام کو امام علیہ
السلام سی سنا ملزم اور قائل ہوا انس سی روایت ہی کہ نہرین بہشت کی
روی زمین پر جاری ہین ایکجانب کو مروارید ہی اور جانب دیگر یاقوت اور
مشک ہی مجاہد نی روایت کی ہی کہ زمین بہشت نقرہ سی ہی اور خاک اوسکی

مشک سی اور اصل درختان مروارید سفید سی ہی اور زبرجد اور یاقوت سی ہی
اور اہل بہشت اگر کہڑی رہین تا ہنہا اونکی ثمرات کو پہنچتی ہین اور اگر نشستہ یا خفتہ ہین
شاخ درخت متصل ہوتی ہی تا میوہ کو لین اور غرفہ ہای بہشت سی نظارہ درختونکا
اور آبہای روان کا کرتی ہین اور میوہ ہای پاکیزہ بہشت سی تناول کرتی ہین
قولہ مِنْ قَبْلُ یعنی اس قسم کی ثمرات قبل اسکی دنیا مین ہمین صورت دیکہی تہی
لیکن لذت اور ذائقہ اونکا مرتب زیادہ ہی اور حکمت اسمین یہہ ہی کہ طبیعت
اہل بہشت کی اول مرتبہ مین خواہش طرف اوسکی کریگی اور برغبت تمام اوسکو
لین گی پس اگر مشابہت میوہ دنیا سی میوہ بہشت کو نہوتی رغبت اوسکی طرف
نہوتی اور بعضی مفسرون نی لکہا ہی کہ مراد مِنْ قَبْلُ سی یہہ ہی کہ ہرگاہ مرتبہ دیگر
اہل بہشت ثمرات کو دیکہین گی کہ یہہ ثمر ذائقہ اور رنگ اور بو ہی خوشی مین
مثل اوس ثمر کی کہ قبل اسکی اسی بہشت مین دیکہا تہا ہمی چنانچہ حسن سی مروی ہی
کہ ایکطرف طعام کو نزدیک ایک اہل بہشت کی حاضر کرین گی اور وہ شخص اوسکو تناول
کریگا بعد اسکی ایکطرف دیگر مثل اوسکی لاوینگی کہی گا وہ شخص کہ یہہ وہ چیز ہی کہ
روزی دیگئی تہی قبل اسکی اوسوقت وہ فرشتہ کہ طعام کو حاضر کیا تہی کہی گا
کہ کہاو اسکو کہ رنگ مثل سابق کی ہی اور ذائقہ اسکا مختلف ہی یا یہہ مراد ہی
کہ ہرگاہ بندہ مومن بہشت مین میوہ تناول کریگا فی الحال حق تعالی مثل اسکی بجای
اوس میوہ کی قائم مقام کریگا اوسوقت مومن کہیگا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا
مِنْ قَبْلُ مسروق سی روایت ہی کہ درختان بہشت مانند خوشہ خرما کی

ثمرات اوکی بایکدیگر پیچیدہ مین ہر گاہ کہ ایک میوہ اوس سی لین گی حق سبحانہ وتعالے
مثل اوسکی مرتب دیگر اوسی جگہہ ایک میوہ اور پیدا کریگا اسواسطی واسطی تاکید اس
کلام کی تکرار فرمایا ہی وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنی دیا جاینگا مومنونکو
میوہ ہائی بہشت سی کہ مشابہ ہوگا رنگ اون ثمرات سی کہ قبل اسکی ان مومنونکو
دیا تہا لیکن ذائقہ مین تفاوت ہے اور منقول ہے کہ شراب میوہ ہائی دنیا کا
سب میوہ بہشت مین ہوگا اور نزدیک بعضی مفسرین کی یہہ معنی ہین کہ سب نعمتہای
بہشت لطافت اور خوبی مین مانند یکدیگر ہونگی مثلاً طعام مطابق لیاقت مسکن اور
مسکن مانند لیاقت فرش اور اقسام طعام موافق نوع دیگر اور باقی اسی پر
قیاس کر چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہشت مین چند طائر ہین کہ ایک
کی واسطی ستر ہزار پر ہین ہر گاہ کہ خوان کو آگی بہشت مومن کی رکہتی ہین وہ پرندہ
آتا ہی اور پرونکو تکان دیتا ہی ہر پر اوسکی سی طعام باہر آتا ہی کہ برف سی
سفید زیادہ ہی اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر زیادہ ہی اور سب طعام
اور لذت اور بوئی خوش مشابہ یکدیگر ہوتی ہی اور غرفہائی عالیہ مین تکیہ زدہ
فارغ البال ان اقسام میوہ ہا مین مشغول ہین اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ یعنی واسطی
ان کی زنان ہی حور ولنی اور پاکیزہ عیب ہائی دنیا سی مثل بول اور غایط اور منی اور
حیض کی اور استحاضہ اور نفاس کی اور کسافات دیگر سی سعید بن عامر
مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر کوئی زن زنان بہشت سی اگر جہانکے
دنیا کی طرف دیکہی تمام روی زمین بوئی مشک سی پر ہو اور آفتاب ماہ سی و

نازل ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ اگر حور العین آب دہن ہفت دریا ئی شور مین ڈالی مثل شہد کی شیرین
ہو جاوی اور خبر مین وارد ہی کہ اگر بندہ مومن عجوزہ رکہتا ہو کہ بانواع عیوب
مبتلا ہوا اور نہایت بد ہیئت حقتعالی بہشت مین جمیع عیوب سی پاکیزہ کرتا ہی اور
جو جمال اور حسن کہ حور العین کو ہوا وسی پیر زن کو عطا فرماتا ہی اور یہہ بات
ثابت ہوا ہی کہ مباشرت اور مجامعت بہشت مین ہوگی چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہی
کہ حق تعالی ہر بندہ مومن کو قوت سو مرد کی عطا کریگا خواہ قوت اکل خواہ قوت مباشرت
زنان ہو قولہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖ الخ ابن عباس اور ابن مسعود سی روایت ہی
ہر گاہ کہ حق تعالی نی منافقونکو ساتہہ دو چیز کی تشبیہ دی یک ساتہہ روشن کرنی
آتش کی اور دوسری ساتہہ آب باران کی جیسا کہ گذرا منافقون نی بایکدیگر کہا کہ
ذات حق تعالی کی بزرگ ہی اس طرح کی مثل دینی سی لہذا اونکی حق مین فرماتا ہی اِنَّ
اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖ الخ قولہ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً بعضون نی لکہا ہی کہ ما زائدہ
اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ حق تعالی نہین شرم کرتا ہی مثل دینی پشہ سی اور بعضون
نی کہا ہی کہ ما نکرہ موصوفہ ہی پس تقدیر اوسکی یہہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖ
اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا شَیْئًا مِّنَ الْاَشْیَاءِ اور بَعُوْضَةً بدل اشیا سی ہے
قولہ وَمَا یُضِلُّ بِهٖ الخ بعضی کہتی ہین کہ حق تعالی گمراہ کرتا ہی حال آنکہ یہہ معنی
درست ہوتی نہین کیونکہ واسطی حضرت شیطان کی حق مین فرمایا وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ
جِبِلًّا کَثِیْرًا یعنی تحقیق کہ گمراہ کیا ابلیس نی تم سی خلق کثیر کو اور معالم مین مادہ

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ یعنی تحقیق کہ گمراہ کیا فرعون نی قوم اپنی کو اور مقام
دیگر مین فرماتا ہی وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ یعنی گمراہ کیا سامری نی
اور مراد اوس سی یہہ ہی کہ اہل کفر بسبب فرط عناد اور انکار کی تفکر نہین کرتی
ہین ان مثلون مین تا حکمت اور مصلحت اونکی آگاہ ہو کر عارف ساتھ حقیقت دین
اسلام کی ہوین اور مراد گمراہ کرنی سی تخلیہ ہی یعنی حق تعالی کفار کو حال کفر پر
ترک کرتا ہی اور توفیق اونکو بیچ اسلام نہین دیتا اسواسطی کہ از اول امر کفار معجزہ
ظاہرہ مین التفات نہین کرتی ہین اور کفر و انکار مین نہایت قدم راسخ رکھتی ہین
حاصل اسکا یہہ ہی کہ گویا حق تعالی نی بسبب ذکر اس مثل کی گمراہ کیا جماعت اکثر کو
قوله وَيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا الخ یعنی ہدایت کرتا ہی حق تعالی
بجہت تفکر کی اس مثل مین بہت سی مومنونکو اور توضیح اسکی بترتیب ما سبق
قوله وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ الخ یعنی قطع کرتی
ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا اللہ نی ساتھ وصل کرنی کی اور مراد اس سی کل وہ
اشیا ہی کہ حق تعالی ساتھ قطع اونکی کی راضی نہین ہی مثل تفرقہ درمیان پیغمبران
اور کتب انکی کی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ بعضی کتب سماوی کا قائل ہونا اور بعضی کا
نہونا چنانچہ یہود اور نصاری توریت اور انجیل کا اقرار رکھتی ہین اور قرآن کا
انکار نا دوستان رسالت مآب سی دشمنی کرینا اور دشمنان انکی سی دوستی
کرین یا قطع رحم کرین یا غیر اسکی قوله اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ الخ
سعد بن وقاص سی روایت ہی کہ مراد انسی فاسقین اور خوارج ہین کہ پہلے

ایمان

ایمان لائی اور بعد اسکی عہد شکنی کی اور وہ فضائل اور وہ کمالات کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ نی حق شاہ ولایت یعنی علی بن ابی طالب مین فرمائی شنیدہ
معلوم کیا اور اون سی مقام کارزار مین آئی قوله فَاَحْيَاكُمْ الخ انکا
ہو کہ زندہ ہو گا میت کا قبر مین واسطی سوال و جواب منکر و نکیر کی باتفاق کتب
فریقین مین ثابت ہوا ہی حدیث مین ہی کہ میت آواز نعلین لوگونکی کہ سر قبر پر
پہرتی ہین سنتا ہی اور بصحت پہونچا ہی کہ ہر گاہ کہ فاطمہ بنت اسد کی وفات
جناب رسول خدا آپ بنفس نفیس مشغول تجہیز و تکفین ہوتی اور ردائی مبارک
اپنی مین اونکو کفن کیا اور قبل اسکی کہ قبر مین رکہین آپ اونکی قبر مین لیٹتی اور
بعد اسکی باہر تشریف لائی اور ان کو دفن کیا اور بانند کہ زمان سر قبر بیٹھی اور
کان دہر کر سنتی تہی اور بعد اسکی فرمایا اِبْنُكِ اِبْنُكِ یعنی بیٹا تیرا
بیٹا تیرا ہر گاہ رسول خدا وہان سی مراجعت فرمائی اصحابان نی عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کسی کی ساتھ بقدر ترحم اور مہربانی نہین کی جو
انپر حضرت نی فرمایا کہ حق تربیت مادرانہ میری اوپر نہایت ہی اور یہہ کلمہ
کہنا یہہ اس قدر اِبْنُكِ اِبْنُكِ لَا بُنْكِ اس جہت سی تہا کہ ہر گاہ کہ نکیرین آئی اور
اونہون نی سوال کیا کہ خدا تیرا کون ہی جواب مین کہا کہ رب میرا اللہ ہی بعد اسکی
سوال کیا کہ پیغمبر تیرا کون ہی جواب مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہی بعد اسکی
سوال کیا کہ امام تیرا کون ہی جواب مین اونکی چپ ہو رہین اوسوقت مینی
تلقین کیا کہ بیٹا تیرا امام علی ہی بعد اسکی منکر و نکیر نی وہان سی مراجعت کی اور

ہی واسطی سنت ہی تلقین مین تین مرتبہ کہنا علی امامی کا اور یہہ بات پہنچی ہی کہ
بندہ کو قبر مین رکہتی ہین او سدم حق تعالی روح کو بدن مین اوسکی داخل کرتا ہی
اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہی اور حواس اوسکی درست ہوتی ہین اور پوچہتی ہین
اسکی خدا اور رسول وائمہ ہدی سی سوال کرتی ہین اگر وہ عہدہ جواب وسوال سی
باہر آتا ہی کہتی ہین کہ سو رہ مثل خواب عروس کی او سدم ایک دریچہ اور
اوسکی اوپر قبر پر مارتا ہی اور قبر اوسکی فراخ ہوتی ہی اور ایک در بہشت کا اوسپر کہول
دیتا ہی کہ وہ سیر کرتا ہی اور اگر جواب ہی سی عاجز ہوا گرز آتشی اوسپر مارتی ہین
قبر اوسکی از آتش ہوتی ہی اور ایک در دوزخ کا اوس مین کہول دیتی ہین
اوسی مین سی سانپ اور بچہو جہنم کی داخل ہوتی ہین اسی واسطی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی
اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيرَانِ
یعنی قبر روضہ ہی روضہ ہای بہشت سی یا غار ہی غار ہای جہنم سی اور جناب
صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ شیعیان ہمارے نہین مین جو منکر تین
چیز کا ہو ایک معراج اور دوسری سوال قبر اور تیسری شفاعت ہماری کی
اور منقول بعضی علمائی امامیہ کا بنابر اکثر احادیث کی یہہ ہی کہ سوال قبر سبکو نہین
ہوتا ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر محض کی اور مومنان دیگر سی تغافل
کرتی ہین مثل مستضعفین کی اور اطفال کی اور مجنون کی کہ تغافل انسی کرتی ہین قولہ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ الخ تحقیق اسکی یہہ ہی یا در اصل واسطی ندائی
بعید کی ہی اور اَیُّ واسطی وصل کی ہی درمیان اوس چیز کی معرف بہ الف و

ولام ہو یعنی جس اسم پر کہ الف ولام لاحق ہوا اور اوسکو یا ارادہ ندا کرنا مقصود ہو
لازم ہی کہ درمیان اوسکی اَیُّ کو داخل کرین بدلیل اسکی کہ یا کو وصل کرنا اس
صورت مین اجتماع دو حرف تعریف کا ایک محل مین لازم آتا ہی اور یہہ متعذر ہی
بنابر اسکی اَیُّ اسم مبہم یعنی غیر معین ہی کہ اجناس کثیرہ پر واقع ہوتا اور اسی واسطی
ضرور ہی کہ بعد اَیُّ کی اسم جنس کا مذکور ہو اور وہ اسم جنس صفت اوسکا ہی
تا اجناس کثیرہ سی وہ جنس ممتاز ہوا اور اَیُّ منادی ہی کہ بعد یائی ندا کی واقع
اور مفرد ہی اور معرفہ ہی اور مبنی بضمہ ہی اور لفظ ہا واسطی تنبیہ کی ہی اور لفظ
ناس کو بضمہ پڑہا چاہئی اسواسطی کہ وہ صفت اَیُّ کی واقع ہی پس حق اعراب
کہ موصوف کو ہو وہی اعراب صفت کو بہی ہوتی ہی یعنی جو اعراب کہ اَیُّ کی ہی وہی
اعراب ناس کی ہی اور معنی خلق کی بجا لانا کام کا تقدیر و تخمین ہی یعنی پیدا کیا ہی
افلاک کو ایسی تقدیر و انداز سی کہ حکمت مقتضی اوس انداز کی تہی اور خلق معنی طبع
کا بہی مستعمل ہوتا ہی اسواسطی خلقت طبیعت کو کہتی ہین اور خلاق معنی نصیب وافر کی ہی
تکملہ چہارم درمیان آیات رکوع سوم کی عَلٰی عَبْدِنَا آٹہہ حرف مین اور
مثبات اوسکی تین سو ساٹہہ ہوتی مین اور عدد مثبات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی
اَیْ فِی ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَی الْهَادِ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا
گیارہ حرف مین اور مثبات اسکی سات سو چودہ ہوتی مین اور عدد
مثبات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی اَیْ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَاُمُّ اَبِیْهَا
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ جَدًّا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي

اور جبکہ کہا پروردگار تیرے نے واسطی فرشتوں کی مقرر پیدا کرنی والا ہوں بیچ

الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا

زمین کے ایک خلیفہ کہا فرشتوں نے کیا پیدا کرتا ہے تو بیچ زمین کے اوس کو کہ فساد کرے گا بیچ اوس کے

وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

اور خون ریزی کریگا حال آنکہ ہم تسبیح کرتے ہیں ساتھ تعریف تیری کے اور پاکیزگی یاد کرتے ہیں تجھکو

قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

کہا تحقیق کہ میں جانتا ہوں جو چیز کہ تم نہیں جانتے ہو اور تعلیم کیا آدم کو اسامی مخلوقات

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ

سب کے سب پھر دکھلایا مخلوقات کو اوپر فرشتوں کی پس کہا اللہ نے آگاہ کرو مجھکو

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

ساتھ اسامی انہیں اشیا کی اگر ہو تم راست گو یعنی سچے کہا فرشتوں نے کہ تسبیح کرتے ہیں تجھکو

لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

نہیں دانش ہی واسطی ہمارے مگر جس چیز کی کہ تعلیم کیا ہے تو نے ہمکو تحقیق کہ تو دانا ہی حکمت کنندہ ہی

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

کہا اللہ نے اے آدم آگاہ کر اونکو ساتھ اسامی ان اشیا کی پس وقت خبر دی آدم نے فرشتوں کو ساتھ نام مخلوق کے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہا خدا نے کہ آیا نہیں کہا تھا میں واسطی تمہاری تحقیق کہ میں تو جانتا ہوں اشیائی پوشیدہ افلاک کا اور زمین کا

وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا

اور دانا تر ہوں اوس چیز کا کہ ظاہر کرتے ہو تم اور اوس چیز کو کہ ہو تم کہ مخفی کرتے ہو تم اور جس گاہ کہا ہمنے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

واسطی فرشتوں کی کہ سجدہ کرو تم واسطی آدم کی پس سجدہ کیا ملائکوں نے مگر عزازیل نے

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا

انکار کیا اور تکبر اور غرور کیا اور ہوا وہ کافروں سے اور کہا ہمنے

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

اے آدم بود و باش کرو تم اور زوجہ تمہاری بیچ فردوس میں اور کھاؤ تم دونو

مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

بہشت سے بفراغت جس جگہ سے کہ چاہو تم تو اکہ اوسکی اور نہ نزدیک ہونا تم دونو اوس درخت گندم کے

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ

کہ پس ہوگی تم دونو ظالموں سے پس لغزش میں لایا اون دونو کو شیطان

عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا

اوس درخت سے پس نکالا اون دونو کو اوس جگہ سے کہ تھی وہی دونو بیچ اوسکی اور کہا ہمنے آدم سی کہ نیچے جاؤ تم

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

کہ بعضی تمہاری واسطی بعضو کی دشمن ہیں اور واسطی تمہاری بیچ زمین کے قرار ہی

وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

اور فائدہ مندی ہی تا ایک مدت پس دریافت کیا آدم نے پروردگار اپنی سی کلمات بزرگ کو

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا

پس قبول کیا توبہ خدا نے اوپر آدم کے تحقیق کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے کہا ہمنی

مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

کہ جاؤ تم بہشت سے سب پس جو آوے تمہاری جانب ہماری ہدایت پس جو شخص کہ پیروی کریگا ہدایت ہماری کی

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

پس نہیں خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگے اور وہ لوگ کہ انکار کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع

اور تکذیب کی ساتھ آیات ہماری کی وہ گروہ ملازمان دوزخ ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے

قولہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ الی قولہ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جس وقت کہ کہا رب تیری نی بدرستیکہ اس آفرینش آدم مین حکم اور مصالح ہین کہ تم نہین جانتے ہو از آن جملہ ایک یہہ ہی کہ اظہار تکبر وغرور اور نافرمانی ابلیس کے ہی کہ خاطر مین تہی اور از انجملہ خلق انبیا اور ائمہ کے اور اولاد صلبی وغیرہ سی ہے لہذا ملائکہ نی درخواست کی کہ خلیفہ زمین ہم جنس ہمارے ہو اور کہا ملائکہ نی حالانکہ ہم تسبیح اور اطاعت تیری کرتی ہین اور نافرمانی تیری نہین کرتی ہین اور وہ خلیفہ کہ غیر ہمارا ہو کافرمان بردار تیرا نہوگا اوسوقت حق تعالے نے جواب مین کہا اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پس ملائکہ سمجھی ہم غلطی پر ہین اور سوال اپنی سی نادم ہوئی اور پناہ بعزت آلہی لائی اور مشغول استغفار ہوی

ہر گاہ کہ آدم نی کتم عدم سی صحرای وجود مین قدم رکہا اور بہشت سی زمین پر آئی خطاب پہونچا کہ ای آدم زمین مین ایک خانہ بنا تا عاصی اور گنہکار اولاد تیری سی طرف اوسکی پناہ لاوین اور بصیقل استغفار زنگ عصیان کو دور کرین جسطرحسی کہ فرشتگان مقرب پناہ بعرش آلہی لائی اور استغفار مین مشغول ہوی اور ہر گاہ آدم نی اوس گہر کو بنا کیا مردمان عاصی سر و پا برہنہ ژولیدہ مو غبار آلودہ متوجہ طرف اوسکی ہوی اور مشغول تضرع وزاری ہوی اور بسبب اس عمل کی مغفرت اونکو حاصل ہوی حق تعالی نی فرشتونسی خطاب کیا کہ از جملہ اون حکم اور مصالحو نکی ایک یہہ بہی ہی کہ سبب اسکی معاصی اونکی دور ہوتی ہین اور تم ان مصالح کو نہ جانتی تہی القصہ حق سبحانہ وتعالی بعد فرمانی اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کی قدری خاک اجزای مختلفہ زمین سے لی اور اوسکو پانی سی مخلوط کیا اسطرحسی کہ فرشتہ ابر کو حکم کیا تا چالیس روز بار چہار کو مقابل اوسکی رکہی اور چالیس روز اوس پر پانی برساوی اور بہیج وجہ سایہ ابر اوسی دور رہوا تا اینکہ تخمیر اور چسپان ہوئی باین حد کہ قابلیت بنانی صورت کی بہم پہونچی بعد اسکی بصورت انسان مصور کیا اور روح کو اوسمین داخل کیا اور وجہ نام رکہنی آدم کی بآدم یہہ ہی کہ آدم گندم گون کو کہتی ہین لہذا بآدم مسمی کیا اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی آگاہ کرو تم مجہی نام ہای ان اشیا کو اگر ہو تم صادقونسی یعنی اگر تم اس

امر مین صادق ہو کہ خلیفہ ہم جس ہمارا بہتر ہو خلیفہ بنی آدم سے جس چاہیے انکو
کہ آگاہ کرو تم مجہی نامہای ان اشیا سے الا خلیفہ بنی آدم سے استفسار انکا
کرو تا فضیلت خلیفہ بنی آدم خلیفہ ملائکہ سے ثابت ہو اخبار مین وارد ہے کہ
ہر گاہ حق تعالی نے ارادہ کیا کہ فضیلت آدم فرشتگان پر ظاہر ہو حکم کیا کہ
ایک منبر آسمان ہفتم پر رکہو اور بالا اوسکی کرسی نور رکہی اور فرشتونکو
حاضر کیا اور آدم نے بامر الہی بالای منبر قدم رکہا اور نام ہر دون اشیا
کے ملائکہ سے اوٹہائے کہ جس وقت کہ ملائکہ نے دعوا اپنی عجز کا اور عدم علم کا کیا کہ
لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا الخ قولہ تَکْتُمُوْنَ ہر گاہ کہ فرشتونکو
حضرت آدم نے اسما اور تمام چیزونسے آگاہ کیا ملائکہ نے اپنی عاجزیکا اور فضیلت
آدم کا اقرار کیا اوسدم حق تعالی نے بجہت اعزاز اور اکرام حضرت آدم
کی حکم کیا کہ نامبر حضرت آدم کو اوٹہا کر ساتون آسمانین پر آیا عرصہ سو برس
تک عجائب آسمانکو دیکہتے تہے بعد اسکی ایک اسپ مشک سے خلق کیا
اور ڈونپر موتی اور مرجان سے اوسکو عطا کئی اور حضرت آدم کو حکم کیا کہ اسپر سوار
ہوکر بیکبودہ آسمانونکو سیر کرتی تہی اور حضرت آدم تمام فرشتونکو سلام کرتی
تہی اس کیفیت سے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
جوابمین اونکی فرشتے کہتے تہے وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ ای خلیفہ اللہ کی اکثر و حق تعالی نے ازروی تعظیم خطاب کیا
ای آدم سلام اور تحیت ہماری تجپر ہو اور فرزندان صالح پر تیری ہو تا بروز

قیامت قولہ وَاِذْ قُلْنَا الخ پوشیدہ نرہی اگر کوئی کہی کہ بنابر اسکی چاہیے
ابلیس باوجود محسوب ہونی اوسکی کی فرشتونسے کافر ہوا حال آنکہ مذہب امامیہ
مین ملائکہ کو معصوم جانتے ہین جواب اس اعتراض مین کافی ہی وہ حدیث کہ ایک
شخص نے عرض کے حضرت امام حسن عسکری سے کہ بنابر فرمانی آپکی کہ ملائکہ
معصوم ہین پس چاہیی ابلیس فرشتونسے نہو حضرت نے فرمایا بلی وہ فرشتونسے
نہین ہے بلکہ قوم جن سے ہے آیا نہین سنا تونے قول حق تعالی کا وَاِذْ
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ وَ
کَانَ مِنَ الْجِنِّ اور موضع دیگر مین فرماتا ہی وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰہُ مِنْ
قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ یعنی جن کو پیدا کیا ہمنی آتش تیز سے اور باقرار ابلیس کہ
کہا تہا اوسنے خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ یعنی مین بہتر ہون
آدم سے کہ پیدا کیا تونی مجکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے اور قول حق تعالی
کا ہے وَکَانَ مِنَ الْجِنِّ اور یہ منع کرنا حضرت آدم کا کہانی گندم سے واسطے
حرام ہونی کی نہین ہے بلکہ واسطے کراہت کی نہی اور اگر کوئی کہے کہ خطا حضرت
آدم اور ابلیس دونونسے ہوئی حضرت آدم کی خطا معاف ہوئی اور ابلیس کے
معاف نہوئی تا اینکہ بحد کفر ہونچا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابلیس نے نافرمانی حق
تعالی کی کی اور انکار کیا چنانچہ دلیل تام ہی قول حق تعالی کا اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ
الخ اور آدم نے توبہ کی فَتَابَ عَلَیْہِ پس قبول توبکی اونسی دریہ اینی
ثابت ہوا کہ حضرت آدم جہت مسدود ہونی سے ملائکہ افضل تہی اور جناب

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ افضل حضرت آدم اور انبیاء دیگر سی ہین اور
جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کہ جنکو حق تعالی نے نفس پیغمبر یاد کیا
ہی آیہ مباہلہ مین اور ایضاً جناب رسول خدا نی فرمایا ہی یا علی انت منی
وانا منک یعنی ای علی تو مجھسی ہے اور مین تجھسی ہون سزاوار ہے
کہ جو فضیلت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہو وہی فضیلت واسطی جناب امیر
علیہ السلام کے ہو بنابر اسکی علی علیہ السلام افضل ملائکہ اور انبیا اور حضرت آدم
سی ہوئے ایضاً استکبر وکان من الکافرین یعنی تکبر اور گردن کشی کی
اور دراصل کافرونسی تہا یعنی علم الہی مین تہا کہ ابلیس منافقون اور کافرونسے
تہا اسواسطی کہ روبروی ملائکہ اظہار اطاعت اور انقیاد کا کرتا تہا اور باطن
مین کفر اور انکار کو پوشیدہ کرتا تہا ہر گاہ حق تعالی نے اوسکو مامور بسجدہ
آدم کیا غش اور عیب اوسکا محک امتحان سی ظاہر ہوا پیغمبر خدا سی مروی ہے
کہ جو شخص سورہائی سجدہ کو پڑہی اور سجدہ کری ابلیس اوسی سے بہاگتا ہی اور آغاز
گریہ کرتا ہی اور کہتا ہی وائے اوپر میری کہ فرزند آدم نی سورہ عزیمہ تلاوت کی
اور سجدہ کیا اور بسبب اسکی مستحق بہشت ہوا اور ابلیس نی ترک سجدہ کیا اور
مستحق دوزخ ہوا اور روایت دیگر مین آیا ہی کہ ہر گاہ نوح علیہ السلام کشتی مین
سوار ہوی ابلیس آیا اور دنبالہ کشتی پر بیٹہا حضرت نوح نی کہا ای ابلیس از جہت
تکبر [illegible] ہوا تو اور لوگونکو ہلاک کیا اوسوقت ابلیس نی کہا کہ اب کیا تدبیر
ہی کہا نوح نی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر قبر آدم کو سجدہ کری تو بس توبہ قبول ہے

جواب دیا کہ ہر گاہ مینی زندگی آدم مین سجدہ نکیا اب مردہ ہونی پر کیونکر کرون
القصہ ہر گاہ ابلیس سجدہ آدم سی باز رہا حق تعالی نے اوسپر لعنت کی اور صف
فرشتگان سی دور کیا اور سب ملائکہ نی بہی لعنت کی اوسوقت آدم کو حق تعالی نے
حکم کیا کہ بہشت مین داخل ہو چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی قول حقتعالی کا وقلنا
یا آدم اسکن الخ اور معنی سجود کی لغت مین خضوع اور تذلل کے ہین اور
شرع مین ایک عمل مخصوص ہے نماز مین شل رکوع وقنوت وغیرہ کی بایں کیفیت کہ
پیشانی کو زمین پر رکہی جسطرحسی کہ کتب فقہیہ مین مذکور ہوا ہی اور اختلاف واقع ہوا ہی سجود
ملائکہ مین واسطی آدم کی ائمہ علیہم السلام سی اسطرحسی وارد ہوا ہی کہ سجدہ آدم واسطی تعظیم
حضرت آدم کی تہا یعنی منظور یہہ تہا کہ عظمت شان آدم سب ملائکہ پر ظاہر ہو اور بعضی
سجدہ کرنا درحقیقت واسطی خدا کی تہا ہر چند کہ بظاہر طرف آدم کی ہی چنانچہ سجدہ
طرف بیت اللہ کی اسی کیفیت سی ہی ابن ابی الحدید نی اعتراض اسپر کیا ہی کہ
بنابر اسکی لازم آتا ہی کہ حضرت یوسف افضل ہون یعقوب سی از جہت سجدہ کرنی یعقوب
کی یوسف کو جواب اسکا یہہ ہی کہ سجدہ بدون فضیلت مسجود لہ کی متصور نہین ہوتا
پس اگر یہ قطعی ثابت ہو کہ سجدہ یعقوب واسطی یوسف کی اسی حیثیت سی تہا
البتہ فضیلت یوسف کی یعقوب سی ثابت ہوتی ہی جس طرح سے کہ جناب سید المرسلین
افضل ہین جمیع انبیا سی ازانجملہ حضرت ابراہیم واسمعیل اور آدم اور اجداد
آنحضرت کی ہین پس بنابر اسکی افضل ہونا یوسف کا یعقوب سی کچہہ قباحت
نہین رکہتا والا جواب اس اعتراض مین کہا جائیگا کہ اس موضع مخصوص

تعظیمی واقع نہین ہوا بخلاف سجدہ ملائکہ واسطی آدم کی یقینا واسطی تعظیم کی تہا اور
موید اسکی وہ روایت کہ عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضا علیہ السلام سی
منقول ہی بواسطہ آبای کرام کی علی ابن ابیطالب سی اور انہون نی جناب
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی فرمایا کہ حق تعالی نی کسی خلق کو افضل اور
گرامی تر مجہسی نہین پیدا کیا عرض کیا علی ابن ابیطالب نی کہ یا رسول اللہ پس
جبرئیل سی بہی افضل ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای علی اللہ تعالی نی فضیلت دی
انبیاء مرسلین کو ملائکہ مقربین پر اور فضیلت دی ہمکو انبیاء مرسلین سی اور بعد
میری فضیلت تجہی ہی ای علی اور وہ ائمہ کہ بعد میری ہونگی اور بدرستیکہ
ملائکہ خادم ہماری اور دوستان ہمارے ہین ای علی وہ ملائکہ کہ حامل عرش الہی ہین اور
گرد عرش ہین تسبیح اور استغفار کرتی ہین واسطی اشخاص کی کہ تصدیق ہماری ولایت
کا کرتی ہین ای علی اگر نہوتی ہم ہرگز حق تعالی پیدا نکرتا آدم وحوا و بہشت ودوزخ
وآسمان وزمین کو پس کس وجہ سی ہم افضل ملائکہ سی نہوی باوجودیکہ سبقت
کی تہی ہمنی ملائکہ سی معرفت پروردگار مین اور تسبیح وتقدیس وتہلیل مین اسواسطی کہ اول
حق تعالی نی ارواح ہماری کو پیدا کیا تہا پس حق تعالی نی اوس روح کو گویا
کیا تہا بتوحید وتمجید اپنی کے بعد اسکی ملائکہ کو پیدا کیا پس ہرگاہ کہ اونہونی نور
ہماری کو دیکہا بزرگ معلوم کیا شان ہماری کو پس اسوقت بسم اللہ کہا ہمنی
تا ملائکہ جانین کہ ہم مخلوق خدا ہین اور حق تعالی پاک ومنزہ ہی صفات ہماری
سی پس اوسوقت ملائکہ بسبب تسبیح ہماری کی تسبیح کہنی لگی اور حق تعالی کو منزہ

جانا صفات ہماری سی پس ہرگاہ بزرگی عزت ہماری کی ملائکہ نی دیکہی اوسوقت مین
لا الہ الا اللہ کہا تا ملائکہ الوہیت ہماری کی انکار کرین اور عبودیت ہماری کا اقرار پس
ہرگاہ جلالت مکان ہمارے کو مشاہدہ کیا اللہ اکبر کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ خدا اسی سی
چیز بزرگتر نہین ہی پس ہرگاہ ملائکہ نی عزت وقوت ہماری مشاہدہ کی اوسوقت
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ جو قوت ہی جانب خدا کی ہی پس بعد
اسکی ملائکہ نی دیکہا اون نعمتونکو کہ حق تعالی نی ہمین عطا کی تہین اور وجوب
اطاعت کو اوسوقت الحمد للہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ عوض نعمت حمد الہی بجالانا ہی
پس ملائکہ نی ہمسی حمد الہی کو سیکہا پس بسبب ہماری توحید حق تعالی و تسبیح
وتہلیل وتمجید وتحمید کو دریافت کیا اور بعد اسکی حق تعالی نی حضرت آدم کو
پیدا کیا اور ہمکو امانت صلب اوسکی مین کہا اور ملائکہ کو ازجہت تعظیم ہماری کی
بسجود آدم حکم کیا اور سجدہ ملائکہ واسطی حق تعالی کی ازجہت عبودیت اسکی تہی
اور واسطی آدم کی ازجہت عظمت ہماری کی تہا پس کسطرح افضل ملائکہ سی نہوین ہم
بدرستیکہ ہرگاہ مجہی آسمان پر لیگی حضرت جبرئیل نی اذان واقامت دو دو مرتبہ
کہی بعد اسکی کہا کہ ای محمد آگی کہڑی ہو مینی کہا کہ ای جبرئیل آیا آگی تیری استادہ
ہوون مین جبرئیل نی کہا آری حق تعالی نی فضیلت دی ہی انبیا کو سب ملائکہ
پر علی الخصوص تمہین بعد اسکی آگی کہڑا ہوا مین اور ہمراہ ملائکہ کی نماز بجالایا مین
اور یہہ اظہار ازجہت فخر نہین ہی بلکہ اظہار حقیقت حال ہی بعد اسکی ہرگاہ نزدیک
پردہای نور کی پہونچا جبرئیل نی کہا ای محمد تشریف لیجا اور مین ہمراہ نہین جا

اوسوقت مین پیغمبر نے فرمایا کہ ای جبریل اسوقت مین مجھی تنہا کر جبریل نی عرض کی
کہ ای محمد انتہای درجہ میری کی یہہ ہی اگر اس جگہہ سی تجاوز کرون مین حق تعالی
پرونکو میری جلا دیگا پس میری تئین طرف بالا پردہای نور کی لیگئی تا اینکہ ہوگیا
مین ساتھہ اس موضع کی کہ حق تعالی کو منظور تھا بعد اسکی ندا آئی کہ ای محمد اوسوقت
عرض کی کہ خدمت مین تیری حاضر ہون اور تو سب سی برتر ہی بعد ندا آئی ای
محمد اَنْتَ عَبْدِی وَاَنَا رَبُّکَ فَاِیَّایَ فَاعْبُدْ یعنی ای محمد تو بندہ میرا ہی
اور مین پروردگار تیرا ہون پس مخصوص میری ہی بندہ گی کر بدرستیکہ تو ادا
کریگا رسالت میریکو اور تو رسول اور حجت میری جانب سی خلق پر ہی بہشت
کو واسطی تابعین تیری کے پیدا کیا ہی اور جہنم کو واسطی مخالفین تیری کی اور واسطے
اوصیا تیری کی کرامت عطا کی مینی اور واسطی شیعیان کی ثواب کو
پس کہا مینی کہ ای پروردگار کون ہین اوصیا میری پس آواز آئی کہ ساقہای
عرش پر اسامی اون اوصیا کی دیکھہ لی دیکھا مینی بطرف ساق عرش بارہ نور کو ہر
نور مین بسطر سبز ایک اسم اوصیای سی مرقوم تھا کہ اول اونکی علی ابن ابیطالب علیہ
السلام اور آخر اونکا مہدی امت ہی پس پیغمبر نی عرض کی کہ ای پروردگار یہی
ہین اوصیا میری پس آواز آئی کہ ای محمد یہہ ہین اولیا ہماری اور برگزیدہ ہمارے
و حجت ہماری اوپر خلق بعد تیری اور اوصیا تیرے اور خلفا تیری ہین اور بہترین
خلق ہین بعد از تیری قسم بعزت و جلال خود کہ ہر آئینہ بسبب اونکی دین کو ظاہر کرین
ی ہم اور زمین پاک کرینگی دشمنونسی بسبب اجرائکی کی اور مالک کرینگے تمام

مشرق اور مغرب کا اور مسخر کرین یاجوج کو اور مرتبہ اونکا بلند کرینگی از جہت
اسباب ظاہری کی اور لشکر خاص اپنے سی یاری کرین گی اونکی تا دعوت
ایمان ظاہر بظاہر دین ہمارے کو آشکارا کرین اور جمع کرین مخلوقات کو ساتھہ کلمہ توحید
کی بعد اسکی سلطنت اونکی ہمیشہ رہی گی اور سلطنت زمین کو دست بدست محبان
ہی کو پہیرین گی انتہی بعد اسکی والد ماجد علیین مآب نی مواعظ حسنیہ مین اسطرحسی
لکہا ہی کہ اس حدیث سی جسطرح کہ فضیلت جناب سید المرسلین بلکہ سائر انبیا کی
ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اسطرحسی فضیلت ائمہ معصومین ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اور
بہی موید اسکی وہ حدیث ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جمع
ہوی فرزند آدم ایک گہر مین بعد اسکی نزاع واقع ہوی بعضون نی کہا کہ بہترین
خلق ملائکہ مقربین ہین اور بعضون نے کہا کہ بہترین خلق خدا حاملان عرش الہی ہین
فی الحال ہبت اللہ پسر آدم داخل ہوی بعضون نے کہا کہ آئی وہ شخص کہ حل اس مشکل کا کرینگی
ہر گاہ ہبت اللہ نی سلام علیک کہی استفسار کیا کہ کس سخن مین مشغول تہی جواب مین اونہون
نی کہا کہ افضلیت خلق خدا کا تذکرہ تہا کہ کونسا انمین افضل ہی ہبت اللہ نی کہا کہ
تم صبر کرو تا اینکہ مین تحقیق کر کی تمہاری پاس آؤن بعد اسکی نزدیک پدر آدم آ
کی آئی اور اس حالکو عرض کیا آدم نی کہا کہ ای فرزند مین نزدیک خدا کی کہڑا تہا
دیکہا مینی کہ روی عرش پر ایک سطر مرقوم بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و
آل محمد خیر من برا اللہ یعنی محمد و آل محمد بہترین خلق خدا ہین خلق ا
سی اور ازین قبیل احادیث دیگر ہین کہ فضیلت چہار دہ معصوم کی سائر

مخلوقات پر رکہتی ہے بنا بر طول مذکور نہوا قوله فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا
كَانَا فِيهِ پس نکالا اون دونو کو بہشت سی شیطان نی پوشیدہ نرہی کہ
اخراج آدم و حوا از بہشت بر سبیل عقوبت نتہا بلکہ واسطی حکمت و مصلحت
کی تہا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ حکمت حق تعالی مقتضی تہی کہ بہشت
سی دار تکلیف کہ دار دنیا ہی نقل کرین اور مشقت امتحان اوٹہا کر مستحق
زیادتی مرتبہ کی ہون جس طرحسی کہ کاہی غنی کو مصلحت فقیر کرتا ہی اور صحیح کو بیمار
اور نکالنا خلعہای بہشت کا از روی تفضل تہا نہ از روی استحقاق اور یہی
جاننا چاہیی کہ باہر لانا آدم کا بہشت سی ضرور تہا اگرچہ درخت گندم نہ کہاتی
اسواسطی کہ واسطی تمام حجت اہل زمین کے مخلوق ہوئی تہی چنانچہ قول حق تعالی
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً دلیل اس مضمون پر ہی لیکن خروج
بہشت سی اگر بدون کہانی گندم کی ہوتا آسان تر ہوتا اور ہرگاہ کہ بعد کہانی گندم
کی واقع ہوا نہایت شاق ہوا چنانچہ مرقوم ہی کہ ہرگاہ آدم و حوا نی گندم تناول
کیا لشکر بلا متوجہ ہوا فی الحال تاج شرف سر اونکی سی دور ہوا اور خلعہای بہشت
بدن سی اونکے گر پڑی اور غلمان اور حورین کہ ملازمت اونکی مین تہین فراری ہوئین
اور خجالت برہنگی سی پس درخت بہشت پنہان ہوئی آخر الامر برگ انجیر سی ڈہکی
پونچنی کے بعد اسکی حکم ہوا کہ باہر جاؤ آدم علیہ السلام نی دست حوا کا لیا کہ
بہشت سی باہر آوین اوسوقت کلمہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اونکی زبان پر
جاری ہوا جبرئیل نی کہا کہ ای آدم کلمہ بزرگ کہا تمنی پس توقف کرو کہ شاید

حق تعالی بہ برکت اس اسم خطا تمہاری در گذری خطاب آیا کہ ای جبرئیل ترک کر
کہ بسبب باہر جانی آدم کی فردای قیامت مین ہزارون ہزار گنہگار اونکی ہمراہ
اپنی بہشت مین لیجاوین تا وسعت رحمت میری آشکارا ہو قوله تعالی وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ ابن عباس سے مروی ہی ہرگاہ کہ آدم بہشت مین داخل ہوئی بجہت تنہائی
کی وحشت عارض ہوی حق تعالی نی خواب کو اوپر غالب کیا اور بعد اسکی ایک
استخوان پہلوی چپ اونکی سی جدا کیا اور حوا کو اوس سے پیدا کیا ساتہہ صورت
حسین کے اور حلہای بہشت پہنائی اور بانواع زینت آراستہ کیا ہرگاہ آدم نے
حسن و جمال اونکا دیکہہ کر انس اور محبت تمام پیدا کی اور نزدیک بعضون کے
ہی کہ حوا کو بقیہ گل آدم سی پیدا کیا اور یہہ قول صحیح تر ہی قوله تعالی مِنَ
الظَّالِمِيْنَ الخ اور ہرگاہ ثابت ہوا کہ انبیا اول عمر سی تا آخر عمر معصوم ہوتی
ہین پس یہہ منع کرنا از روی کراہت کی ہی منع تحریمی نہین ہے منقول ہی اخبار
عیون الرضا سی ہرگاہ کہ حق تعالی نی حضرت آدم اور حوا کو سریر کرامت پر بٹہایا
اور تاج عزت سر پر رکہا اور جامۂ بزرگواری پہنایا اور غلمان واسطی خدمت اونکی
کی مقرر ہوی اور حورین باہی ملازمت مین مقرر ہوئین ابلیس علیہ اللعنہ نی حسد کیا کر
اندیشہ کیا کہ کسی پیچ سے آدم کو اس منصب عالی سی معزول کیا چاہی اور ہرگاہ کہ
حق تعالی نے آدم کو درخت گندم سی منع کیا تہا ابلیس نے فرصت دیکہہ کر
وہی جانب مین گیا اور اس سی درخواست کی کہ مجہی نزدیک آدم کی بہشت مین
طاؤس پہونچا اوسنی بہشت مین پہونچایا اور راز آدم اور حوا آیا اور

اونکی حال پر رویا اور آدم اور حوانی اوسکو یہ پہنچانا اوسنی کہا کہ تو کسو اسطی
یہان رو تا ہی کہا اوسنی کہ واسطی ہوت تم لوگونکی اور زائل ہونی اس نعمت
عظیم کی سنی کہا آدم اور حوانی کہ علاج اسکا کیا ہی کہا اوسنی کہ کہانا درخت
گندم کا ہی یہ باعث ہمیشگی اور جاویدانی تمہاری کا ہی اور بجانب درخت
گندم اشارہ کیا آدم اور حوانی کہا کہ ہمکو حق تعالی نے کہانی اسکی سی منع کیا
ہی ہم کسطرحسی کہاوین کہا اوسنی کہ یہہ وہ درخت نہین ہے کہ جس سی تمکو منع
کیا ہی اور قسم خدا کی دی کہ مین اس امر مین خیرخواہ تمہارا ہون اور مین مخض واسطی خیرخواہی
کی عرض کرتا ہون ہر گاہ کہ آدم اور حوا علیہما السلام گمان رکہتی تھی کہ کوئی قسم
جہوٹی بنام ایزد پاک کہاتا ہو نہار اسکی فریب اوسکی مین آئی اور کہانی
درخت گندم مین مشغول ہوئے وکان ذلك من آدم قبل النبوة
ولم یکن ذلك كبيراً يستحق بذنبه دخول النار
وانما كان من الصغائر الموهوبة التي تجوز على الانبياء
قبل نزول الوحي عليهم فلما اجتباه الله تعالى وجعله
نبيا كان معصوما لا يذنب صغيرة ولا كبيرة قال
الله عز وجل وعصى آدم ربه فغوى ثم اجتباه ربه فتاب
عليه وهدى وقال الله عز وجل ان الله اصطفى آدم
ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين انتهى
موضع الحاجة اور کہانا گندم کا آدم سی قبل نبوت کی تہا اور نہ تہا یہہ گناہ

کبیرہ کہ بسبب اسکی مستحق دخول نار ہوتی اور تہا یہہ صغائر سی ایسی صغائر کہ قبل نزول
وحی انبیا سی جائز ہی ارتکاب اوسکا پس ہر گاہ کہ خدا نی برگزیدہ کیا اونکو اور گردانا
اونکو نبی ہوئے اوسوقت مین معصوم کہ نہ صغیرہ اور کبیرہ کی مرتکب ہوتی ہی کہا
اللہ تعالی نے عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ
عَلَيْهِ وَهَدَىٰ یعنی نافرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس گمراہ ہوئی بعد
اسکی برگزیدہ اونکو کیا رب اونکی نی پس قبول توبہ کی اونسی اور ہدایت پائی اور حق تعالی
نی فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ الخ یعنی حق تعالی نی برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح
اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب عالم پر انتہی ترجمتہا روى علي بن جهم قال حضرت
مجلس المأمون وعنده الرضا عليه السلام فقال له المأمون يا ابن
رسول الله أليس من قولك ان الانبياء معصومون قال بلى قال فما معنى
قول الله عز وجل وعصى آدم ربه فغوى فقال عليه السلام ان الله تبارك
وتعالى قال لآدم اسكن انت وزوجك الجنة فكلا منها رغدا حيث شئتما
ولا تقربا هذه الشجرة اي الحنطة فتكونا من الظالمين ولم يقل لهما لا تأكلا
من هذه الشجرة ولا مما كان في جنسها فلم يقربا تلك الشجرة وانما اكلا
من غيرها لما ان وسوس الشيطان لهما وقال ما نهاكما ربكما عن هذه
الشجرة وانما نهاكما ان تقرباها ولم ينهكما عن الاكل منها الا ان تكونا ملكين
او تكونا من الخالدين وقاسمهما اني لكما لمن الناصحين ولم يكن آدم
وحوا شاهدا قبل ذلك من يحلف بالله كاذبا فدلاهما بغرور

منہا ثقة بمینہ علی ابن جہم سی مروی ہی کہ حاضر تہا مین مجلس مامون رشید مین درحالیکہ جناب
امام رضا علیہ السلام اوس مجلس مین تہی پس کہا مامون رشید نی یا ابن رسول اللہ آیا نہین ہی
قول تمہارا یہ کہ بدرستیکہ انبیا معصوم ہین حضرت نی فرمایا آری کہا مامون نی پس کیا
معنی ہین قول حق تعالی کی وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی یعنی گناہ کیا آدم نی رب
اپنی کا پس گمراہ ہوی بعد اسکی اونحضرت نی فرمایا بتحقیق اللہ تبارک وتعالی فرمایا ہی
واسطی آدم کی اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ یعنی رہو تم اور زوجہ تمہاری جنت مین
پس کہاؤ تم بیچ جنت کی از روی فراغت جس جگہہ سی کہ چاہو تم اور نہ قریب ہو تم اس درخت
گندم سی پس ہو تم ظلم کنندگان سی اور نہین فرمایا او نہین دونکو لا تاکلا من ہذہ
الشجرۃ ولا تما کان من خلیہما یعنی کہا تم اس درخت کی ورنہ وس درخت کی کہ ہو اس جنس سی پس نہین
قریب ہوی آدم اور حوا اوس درخت سی اور نہین کہایا تہا اون دونونی مگر غیر اوس درخت سی جبکہ
سی فتنہ وسوسہ لایا تہا شیطان نی اون دونونکو اور کہا شیطان نی نہین منع کیا تمکو رب تمہاری نی اس
درخت سی اور نہین منع کیا تمکو قریب ہونی اس درخت سی اور نہین منع کیا تہا تمکو کہانی او
درخت سی مگر اسلئی کہ ہو تم فرشتہ یا ہو تم ہمیشہ رہنی والون مین سی قسم دی اون دونکو
بدرستیکہ مین اسطی تمہاری ہر آینہ نصیحت کنندگان سی ہون اور نہ تہی آدم اور حوا
مشاہدہ کرنی والی قبل اسکی اوس شخص کو کہ قسم اللہ کی از روی کذب کی کہاوی پس
اون دونونکو شیطان نی فریب دیا پس کہایا دونون نی گندم کو از جہت اعتماد
قسم اوسکی کی قولہ الی حین ہر گاہ کہ آدم وحوا کو حکم ہوا کہ جدائی اختیار کرو پس آدم
کوہ سرندیب پر گری اور حوا کنارہ دریای سندہ پر گری کہ اوس موضع کو جدہ کہتی ہین

اور دو سو برس تک پہاڑ سراندیب پر روتی رہی جس گاہ کہ دوم خطا اپنی کو یاد کرتی
تہی بیہوش ہو جاتی تہی اس مدت مین اسقدر روی کہ رخسار مبارک مین نالی پیدا ہوی ایک
شب آدم علیہ السلام بستر بیہوشی پر بہ شدت بیہوش ہوی تہی کہ جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئی اور سر آدم کا اپنی زانو پر رکہا اوسدم آدم نی خواب مین دیکہا کہ حوا ایک
کنارہ دریا کی بیٹہی ہوی رہین ہین اور کہتین ہین ای مونس ہمدم کسطرح سی ہوا آیا کہ جہی
ہو یا رہنہ ہوا آیا بیداری مین ہو یا خواب مین جو آدم نی چاہا کہ جواب دیں ناگاہ
ہوش مین آکر بیدار ہو گئی اور پہر اس بیتابی اور درد سی روئی کہ جبرئیل بہی رونی لگی
اور دعا کی کہ الہی ان دونونکو ملا اور رحم فرما خطاب آیا کہ آدم کو بشارت دی کہ
نزدیک ہی کہ شب فراق آخر ہوا اور ماہ مراد مشرق امید سی طلوع کری اون اسماکو
زبان پر لا کر یاد کیا تہا تو نی ای آدم مگر بہول گیا تو اور اکثر کتب معتبرہ مین مذکور ہی
ہر گاہ کہ حق تعالی نی آدم کو بعد خلق کرنی کی آسمان پر لی گیا ساق عرش پر چند اسم دیکہی
نور سی مشابہ صورت اپنی کی اور نام ہر یک کا بالای نام اونکی کی لکہا تہا آدم نی
عرض کی کہ خداوندا مثل میری مشابہ صورت کی کوئی خلق پیدا کی ہی فرمایا کہ نہین
پہر عرض کی کہ یہہ کون ہین فرمایا کہ یہہ فرزندان تیری سی ہین اگر غرض میری خلق
کرنا انکا نہوتا تو تجکو ہرگز پیدا نہ کرتا اور نہ پیدا کرتا زمین اور آسمان کو ای آدم
ان نامونکو یاد کر کہ وقت درماندگی تیری یہہ فریاد رس ہوجہین کے چنانچہ اسطرف
اشارہ ہی قول حقتعالی کا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ
یعنی نام ہای آل عبا کو کہ یاد کیا تہا جب وقت قبول توبہ کا ہونی [illegible] جبرئیل نی کہا کہ

آدم مگر وہ نام کہ ساق عرش پر دیکھی تھی لکھی ہوئی فراموش کی تھی جبکہ یہہ بات آدم
نی سنی او سدم ہاتھہ اوٹھایا اور عرض کیا یا قاضی الحاجات بحق محمد مصطفی و
بحق علی مرتضی و بحق فاطمہ زہرا و بحق حسن مجتبی و بحق حسین شہید کربلا صلوات اللہ
علیہم کی توبہ میری قبول فرما پس قبول ہوئی توبہ کی تکملہ پنجم در بیان آیات رکوع چہارم
ہی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سترہ حرف ہین اور عدد اوسکی بحساب زبر
دو ہزار و تین سو ہین اور بینات اوسکی چھیسی ہزار الیس ہین مجموع اونسکی تین ہزار تیس ہوتی
ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلتی ہی هِيَ شَجَرَةُ عِلْمِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا زَكِيًّا اٰمَنَ بِنَا اَوْ لَدُ
مِنْهَا اَلْهِمَ الْعُلُوْمَ كُلَّهَا مِنْ دُوْنِ تَعَلُّمِ كَلِمَاتٍ پانچ حرف ہین عدد اوسکی
بحساب برجارسی اکانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی مُحَمَّدٌ
وَعَلِيٌّ هُوَ وَاُمُّ اَبِيْهَا وَالْحَسَنَانِ اور بینات اوسکی دو سی تراسی ہوتی ہین مطابق اوسکی
یہہ عبارت نکلتی ہی اُولَاءِ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا
يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْ
ای اولاد اسرائیل یاد کرو تم نعمت میری کو ایسی نعمت کہ انعام کی تہی مینی اوپر تمہاری اور وفا کرو تم ساتھہ عہد میری کی
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
تا وفا کروں میں ساتھہ عہد تمہاری کی اور مجہی سی تم ڈرو اور ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کی کہ نازل کیا مینی تصدیق کرنیوالا
لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا
واسطی اوس چیز کی ساتھہ تمہاری ہی توریت سی اور نہو تم اول منکر قرآن ہی اور نہ مول لو بعوض آیتون ہماری کی قیمت تہوڑی کو
وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ
اور مجہی سی ڈرو تم اور نہ ملاؤ تم صحیح کو ساتھہ باطل کی اور نہ چھپاؤ تم حق کو

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ
حالانکہ تم جانتی ہو اور برپا رکہو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو اور رکوع کرو تم ساتھہ
الرَّاكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ
رکوع کرنیوالون کی آیا حکم کرتی ہو تم لوگون کو ساتھہ نیکی کی اور بہلاتی ہو نفسون اپنی کو اور حالانکہ تم
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
تلاوت کرتی ہو کتاب توریت کو آیا پس نہین سمجہتی ہو اور مدد چاہو تم ساتھہ صبر کے
وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اور نماز کی اور بدرستیکہ وہ نماز ہر آئینہ بزرگ ہی مگر اوپر ڈرنی والوں کی انسی جو ڈرنیوالی کہ یقین جانتی ہین
ع۵ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝
تحقیق کہ وہ ملاقات کرنیکی رب اپنی سی اور بدرستیکہ وہ طرف اوسکی رجوع کرنی والی ہین فوائد
نِعْمَتِيَ الَّتِيْ یعنی وہ نعمت صحت بدن ہی اور بسیاری مال و فرزندان اور امنیت
اور جمعیت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد نعمت سی یہہ ہی کہ خدا نی آبا و اجداد
اونکی کو فرعونسی اور غرق ہونی سی نجات دی تہی اور عبادت گوسالہ سی بعد
قبول توبہ کی اور یا مراد نعمت سی حصول زمانہ خاتم انبیا کا ہی یعنی تم شکر جمیع نعمتون
کا کرو اور ساتہہ نعمت پیدا ہونی حضرت محمد اور اہلبیت علیہ السلام کی عَهْدِیْ
یعنی وہ عہد و پیمان کہ حق آخر الزمان مین لیا ہی بیچ کتاب توریت کی حاصل کلام
یہہ ہی کہ وفا کرو ساتہہ ایمان لانیکی اور وحدانیت ہماری کی اور تصدیق کرو ساتہہ
محمد و آل اوسکی کے بِعَهْدِكُمْ تا وفا کروں مین ساتہہ عہد تمہاری کی کہ نیکی
کرو تا ثواب عطا کروں مین قَلِيْلًا مراد علمای یہود دین مثل کعب بن اشرف

وغیرہ کی ہدایا اور تحفہ بہیجو سی لیتی تھے اور آیات توریت تبدیل کرتی تھی اور صفت پیغمبر
کی تغیر کرتی تھی مع الراکعین تخصیص رکوع بذکر اسو اسطی ہی کہ نماز یہود مین
رکوع نہین ہے لہذا برسبیل توبیخ اور سرزنش کے فرمایا ہی اور یہان سی تاکید نماز
جماعت کی نکلتی ہے چنانچہ درمیان مفسرین مشہور ہی کہ مراد اس سے نماز جماعت ہے
جر کا ہکہ اوامر قرآن واسطی وجوب کی ہوتی ہین اور اکثر احادیث بھی وجوب نماز
جماعت پر دلالت رکھتی ہین لہذا جناب مولانا محمد باقر علیہ الرحمہ نی حکم بلا غدغہ
وجوب نماز جماعت کیا ہی ہرچند کہ علمای سابق قائل اسکی نہین ہوے ذکرای ملت شیخ شہید
مین مرقوم ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و الہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص چہل
صباح نماز جماعت بجالای باین ترکیب کہ اول تکبیر احرام شریک ہو حق تعالے
اوسکو آتش جہنم سی نجات دیتا ہی اور نفاق سی بری کرتا ہی اور حضرت امام رضا
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فضیلت نماز جماعت نماز تنہا سے یہہ ہی کہ بعوض
ہر رکعت ہزار رکعت مرقوم ہوتی ہی اور جناب سید المرسلین سے مروی ہی کہ
ہرگاہ بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حقتعالی کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی رد کری
اور خصال ابن بابویہ مین جناب سید المرسلین سے منقول ہی کہ صفوف جماعت
فرشتگان ہی بالای آسمان اور ایک رکعت جماعت کی برابر ہی ثواب چوبیس رکعت
پسی رکعت کہ ہر رکعت اوسکی دوستر نزدیک حق تعالی از عبادت چہل سالکی ہے
اور مولانا مجلسی نی بحار الانوار مین تنبیہ الخاطر سی نقل کی ہی کہ جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ والہ نی فرمایا ہی کہ جسوقت بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی

کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی رد کری اور کتاب تقلیہ مین اونحضرت سی منقول ہی کہ نماز
بجماعت ادا کیا جاسی ہرچند کہ بقدر سر آہن باہمین نیزہ میسر ہو اور ایضا
اونحضرت سی منقول ہی کہ جو شخص نماز جماعت کو حاضر نہو گواہی اوسکی عدالت کے
نہ اور ایضا اونحضرت نی فرمایا ہی کہ نماز پشت سر عالم برابر ہی ہزار رکعت
سی اور پشت سر قریش برابر ہی نماز اور پشت سر آزاد برابر ہی پچاس نماز کی
اور پشت سر غلام برابر ہی پچیس نماز سی اور شہید ثانی نی شرح ارشاد مین بعضے
کتب معتبرہ سی نقل کیا ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہے
کہ ایک روز حضرت جبرئیل ہمراہ ہفتاد ہزار ملک نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ آئی اور کہا یا رسول اللہ حق تعالی نے تمکو سلام کہا ہی اور دو تحفہ
ہدیہ کی واسطی تمہارے بہیجی ہین ایک نماز وتر ہی کہ تین رکعت ہین بعد نافلہ شب کے
اور نماز یومیہ بجماعت ہی پیغمبر نی استفسار کیا کہ ای جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی
جبرئیل نی عرض کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہر گاہ امت تیری سی دو شخص نماز جماعت
ادا کرتی ہین بعوض ہر رکعت کی ثواب ایکسو پچاس نماز کا ہی اور اگر تین شخص
ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چھسو نماز کا ہی اور اگر چار شخص ہون بعوض ہر رکعت
کی ثواب ایکہزار دوسو نماز کا ہی اور اگر پانچ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب
دو ہزار چارسو نماز کا ہی اور اگر چھہ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چار ہزار
سات سے نماز کا ہی اور اگر سات شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب [illegible] ہزار چھہ سی
نماز کا ہی اور اگر آٹھ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب [illegible] ہزار اور دو سے

نماز کا ہی اور اگر نو شخص ہون بعوض ہر رکعت کی اٹھتیس ہزار چار سی نماز کا ثواب ہی اور اگر
دس شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب ستر ہزار نماز کا ہی اور جس وقت کہ دس شخص سی
زیادہ ہون پس اگر دریاہای زمین و آسمان سیاہی ہون اور درختان جہان قلم ہون اور تمام جن
وانس نویسندہ ہون تو ثواب ایک رکعت کا نہیں کتابت کر سکتی ہی رسول خدا اگر مومن ایک تکبیر
ہمراہ امام پاوی بہتر ہی ساٹ ہزار حج و عمرہ سی اور ایک حج بہتر ہی دنیا اور ما فیہا سی بقدر ہفتاد ہزار مرتبہ
کی اور اگر ایک رکعت ہمراہ امام کی پاوی بہتر ہی لاکہ اشرفی سی کہ راہ خدا مین تصدق کری اور اگر ایک سجدہ ہمراہ امام
پاوی بہتر ہی آزاد کرنی سو غلام سی افلا تعقلون لکھا ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا
کہ شب معراج مین ایک جماعت کو دیکھا مین کہ لب انکی مقراض سی کاٹی جاتی تھی جبرئیل سی پوچھا مین کہ یہ کون
لوگ ہین کہا کہ واعظ ہین کہ یہ لوگونکو حکم نیکی کرتی تھی اور آپ عمل مین نلاتی تھی بالصبر مراد صبر
سی کرنا ہی شقت اور طاعت پر اور بعضون نی لکھا ہی کہ مراد صبر سی روزہ ہی صبر کرنا ہوتا ہی پس
یعنی مدد چاہو صبر و صلوٰۃ سی مقاصد دنیا اور آخرت کی بسبب روزہ رکہنی اور نماز کی تکملہ ششم دربیان
آیات کہ درج نجم ہی فامنوا یہہ حرف ہین بینات اوسکی تین ہی تحقیق ہین پس نکلا اوسی ایہا
الیھود یا من جاھدوا ال العباء بما انزلت آٹھ حرف ہین زبر اوسکی پانچ سی اکتیس اور بینات
اوسکی تین ہی تیرا اور مجموعہ اوسکا نوسی ایک ہی نکالا اوسی علی احمد المصطفیٰ بانہ نبی محمد
وعلی بن ابیطالب امام واولادہ الحق چار حرف ہین اور زبر اوسکی انہتر
ہین اور بینات اوسکی دوسی تین مجموع اوسکا نین سی بہتر ہوتا ہی یہہ عبارت اوسی پیدا ہوتی
ہی حب احمد انہ نبی وحبنبہ علی ولی الراکعین آٹھ حرف ہین زبر اوسکے
تین سے بیاسی ہین اور یہہ عبارت اوسی نکلتی ہی النبی وعلی ھو نائبہ واولادھما

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم
ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت میری کو وہ کہ عطا کی تھی اوپر تمہارے
وانی فضلتکم علی العالمین ۝ واتقوا یوما لا تجزی
اور تحقیق کہ مین فضیلت دی تمکو اوپر تمام عالم کی اور ڈرو تم اوس روز سی کہ نہین کام آویگا
نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا شفاعۃ ولا یؤخذ
کوئی نفس نفس کی کسی چیز کو اور نہ قبول کی جائیگی اوس نفس سی کوئی شفاعت اور نہیں لیا جاویگا
منھا عدل ولا ھم ینصرون ۝ واذ نجینٰکم
اوسی نفس سی فدیہ و اسطی رہائی عذاب اور نہ وہ یاری کی جاوینگی اور یاد کرو جبکہ نجات دی ہمنی تمکو
من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب
آل فرعون سی کہ ستم پہنچاتی ہین تمکو خراب عذاب
یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم وفی
ذبح کرتی تھی فرزند تمہارے کو اور زندہ رکہتی تھی دختروں تمہاری کو اور بیچ
ذلکم بلاء من ربکم عظیم ۝ واذ فرقنا بکم
اس بات کی آزمایش تہی جانب پروردگار تمہارے سی بزرگ اور یاد کرو جبکہ جدا کیا ہمنی واسطی تمہارے
البحر فانجینٰکم واغرقنا ال فرعون وانتم تنظرون ۝
دریا کو پس نجات دی ہمنی تمکو اور غرق کیا ہمنی آل فرعون کو اور حالانکہ تم دیکھتی تھے
واذ وٰعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ ثم اتخذتم العجل
اور جبکہ وعدہ کیا ہمنی موسیٰ کو چالیس شبون کا بعد اوسکے بنالیا تمنی گوسالہ کو

من بعده وانتم ظالمون ۝ ثم عفونا عنكم من بعد ذلك

واسطے عبادت کی بعد جانے موسیٰ کے اور تم ظالم تھے پھر درگذر کی ہم نے تم سے بعد عبادت گوسالہ کے

لعلكم تشكرون ۝ واذ آتينا موسى الكتاب

شاید کہ شکر کرو تم — اور یاد کرو جبکہ دی ہم نے موسیٰ کو توریت

والفرقان لعلكم تهتدون ۝ واذ قال موسى

اور فرقان فرق کنندہ حق و باطل کا شاید تم ہدایت پاؤ — اور جبکہ کہا موسیٰ نے

لقومه يا قوم انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل

واسطے قوم اپنی کے کہ اے قوم میری بدرستیکہ تم نے ظلم کیا نفسوں اپنی پر بسبب پکڑنے تمہارے کے گوسالہ کو معبود

فتوبوا الى بارئكم فاقتلوا انفسكم ذلكم خير لكم

پس رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کی پس قتل کرو نفسوں اپنی کو یہ قتل ہونا تمہارا بہتر ہے واسطے تمہارے

عند بارئكم فتاب عليكم انه هو التواب الرحيم ۝

نزدیک آفریدگار تمہارے کے پس رجوع کی اللہ نے اوپر تمہارے مغفرت سے بدرستیکہ وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان

واذ قلتم يا موسى لن نؤمن لك حتى نرى الله جهرة

اور جبکہ کہا تم نے اے موسیٰ ہرگز نہیں ایمان لاویں گے واسطے تیرے جب تک نہ دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر میں

فاخذتكم الصاعقة وانتم تنظرون ۝ ثم بعثناكم

پس لیا تم کو — اور تم دیکھتے تھے — پھر زندہ کیا تم کو

من بعد موتكم لعلكم تشكرون ۝ وظللنا

شاید کہ تم شکر کرو — اور سایہ کیا ہم نے

عليكم الغمام وانزلنا عليكم المن والسلوى كلوا من

اوپر تمہارے ابر کو اور نازل کیا ہم نے اوپر تمہارے ترنجبین اور سمانی کو کہا کھاؤ تم

طيبات ما رزقناكم وما ظلمونا ولكن كانوا

پاکیزہ چیزوں سے جو روزی دی ہم نے تم کو — اور نہیں ظلم کیا انہوں نے ہم پر ولیکن تھے

انفسهم يظلمون ۝ واذ قلنا ادخلوا هذه القرية

نفسوں اپنی پر ظلم کرنے والے — اور جبکہ کہا ہم نے کہ داخل ہو تم بیت المقدس میں

فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب

پس کھاؤ تم اوس سے جس جگہ کہ چاہو بفراغت — اور داخل ہو تم دروازہ بیت المقدس میں

سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم وسنزيد

درحالیکہ تم سجدہ کرنے والے ہو اور کہو تم لفظ حطہ کو تا بخشیں ہم واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور زیادہ کریں گے ہم

المحسنين ۝ فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي

نیکوکاروں کو — پس بدل ڈالا انہوں نے جنہوں نے ظلم کیا تھا بات کو سوائے اوس چیز کی کہ

قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا رجزا من السماء

کہا گیا تھا واسطے انکے پس نازل کیا ہم نے اوپر اون لوگوں کے کہ ظلم کیا تھا انہوں نے عذاب کو آسمان سے

ع بما كانوا يفسقون ۝

بسبب اوس چیز کی کہ تھے نافرمانی کرتے

قوله على العالمين بسبب علم اور ایمان اور عمل صالح کے فضیلت دی بعضوں کو
پیغمبر اور بادشاہ نازل کیا اور اولاد اونکی نے تتابع آباواجداد کی نیکی

اور ساتھ کفر اور معصیت کی مشغول ہی قولہ آل فرعون آل اصل آل کے
اہل ہی اس جہت سے کہ تصغیر اوسکی اہیل آتی ہی بعد اوسکے ہا کو الف سے بدل کیا
اور استعمال اسکا مخصوص واسطے صاحبان عظمت کی ہی مانند سلاطین وغیرہ کی اور باعث
سی [illegible] اجاتا ہی آل اہل حجام قولہ نساء کم اور سبب قتل کرنی فرزندونکا
یہہ تہا کہ فرعون نے خواب میں دیکھا تہا کہ ایک آتش جانب بیت المقدس سے شعلہ ور
ہی اور تمام خانہای مصر کو جلا دیا اور خانہای بنی اسرائیل کو ضرر نہ پہنچایا فرعون
اس خواب کو دیکھ کر ہراسان ہوا اور کاہنون کو بلا کر اس خواب کو بیان کیا
کاہنون نے جواب میں کہا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک طفل پیدا ہوگا کہ ہلاکت
تیری اوسکی ہاتھ سی ہوگی فرعون نے قابلہ عورتونکو زنان حاملہ پر معین کیا جو طفل
پیدا ہو قتل کرو منقول ہی کہ فرعون عمران کو گہر نہ جانی دیتا تہا بجہت اس کے کہ مبادا
اہلیہ اپنی سے خلوت کریں اور کوئی طفل پیدا ہو ایک شب فرعون اپنے مکان میں سوتا تہا
اور عمران بہی نزدیک اوسکی سوتی تہی ہرگاہ کہ عمران خواب سے بیدار ہوئی دیکہا کہ اہلیہ
اونکی حاضر ہیں دیکہکر متعجب ہوا اور کہا کہ تم کسطرح یہان آئیں باوجودیکہ سب دروازے
بند ہیں اور نگہبان دروازون پر بیٹہے ہیں المہ فی اونکی جواب میں کہا خود متعجب ہون
کہ یہان کیونکر آئی عمران نی جانا کہ بحکم خدا یہہ امر ہی بعد اسکی بالین فرعون سے
خلوت کی اور اوسی ساعت حاملہ ہوئیں اور جو فرشتہ کہ اونکو لایا تہا پہر اونکو گہر
لیگیا اور حق تعالی نے حمل اونکی کو نظر عمار ونسی پوشیدہ رکہا تا اینکہ موسی پیدا
ہوئی اور لوگ واسطی [illegible] کے آئی مادر موسی نی خوف سی موسی کو تنور میں پوشیدہ کیا

تو اہر اونکی کہ خالہ موسی تہیں بی خبر جاکر خانہ تنور میں آگ رکہی ہو واسطی روٹی پکانے
کی وہ شعلہ بلند ہوا اور لوگ اوسدم واسطے تجسس کے پہونچی اور خوب تجسس کیا کچہہ
اثر طفل کا نہ پایا بعد اسکی سر تنور پر گئی آتش عظیم دیکہہ کر فرعون سی عرض کے
کہ بچہ کوئی نہیں غلط خبر دی فرعون کو اوسدم اطمینان ہوا اور خوش ہوا [illegible]
موسی سر تنور پر گئیں شعلہ کو دیکہہ کر مضطرب ہوئیں اور رونی لگیں اور [illegible]
گئیں دیکہا کہ موسی آگ سی بازی کر رہی ہیں خوشحال ہوئیں اور کہا کہ [illegible]
سی ہی اور موسی کو لیکر پوشیدگی میں پرورش کیا اور یہہ قصہ آئندہ مذکور ہوگا
قولہ التواب الرحیم منقول ہی ہرگاہ کہ بنی اسرائیل نی بعد مقتول [illegible]
کی وحدانیت حق کا اقرار کیا حق تعالی نے موسی کو خطاب کیا کہ بار دیگر ساتھ
جماعت بنی اسرائیل سے کہ ہماری مناجات کو آور عذر پرستش گوسالہ کی کر
اور شرف سماع کلام ہماری سی مشرف ہو موسی ستر شخص [illegible] بنی اسرائیل سے
انتخاب کرکی ہمراہ اپنی کوہ طور پر لے گئی جبکہ ارادہ مناجات کا کیا [illegible]
موسی اور اون ستر آدمی کی واقع ہوا خدا نی موسی سی تکلم ساتھہ [illegible] اونکی
اور مواعظ اور نصائح کی کیا اور وہ سب لوگ سنتی تہی بعد اوسکی حق تعالی نی
خطاب اونسی کیا کہ میں وحدہ لا شریک ہون سوا میری کوئی خدا نہیں [illegible]
اور میں خدا وند زمین و آسمان ہون اور تمکو زمین مصر [illegible] پیدا کیا ہی [illegible]
کرو اور عبادت غیر کی ترک کرو اوسدم حضرت موسی کہا [illegible] نی کہ ہم ایک آواز
سنتی ہیں نہیں جانتی کہ یہہ آواز خدا کی ہی یا شیاطین کی [illegible] کہ ہم خدا کو بالمواجہہ

نہ دیکھین گی یا ورنہ کرین گی اوس دم ایک آگ آسمان سی نازل ہوا اور سبکو جلا دیا
اور موسی ایک شبانہ روز بیہوش رہی جبکہ ہوش مین آئی اور اسحال کو ملاحظہ
کیا روئی اور عرض کی خدا سی کہ مین جاکر بنی اسرائیل سی کیا کہونگا جبکہ وہ لوگ
مجھسی پوچھینگے کیا جواب دونگا حق تعالی نی پھر اونکو زندہ کیا قولہ تعالی
والسلوی کلوا الخ مرکا کہ موسی نی بنی اسرائیل سی کہا کہ بیت المقدس
مین جاؤ اور جابرین اور گردن کشونکو قتل کرو اور جنگ کرو اون لوگون نے
نافرمانی کی اور جنگ سی باز رہی حق تعالی اون پر غضبناک ہوا اور مدت چہل سال
تک وس بیابان مین اونکو سرگردان کیا کہ مسافت اوسکی پانچ فرسخ تک تھی اور
اس مدت مین گرمی بیابان اور تابش آفتاب سی ایذا پاتی تھی اور جگہ جگہ سی
کوچ کرتی شبکو پھر اوسی موضع مین اپنی تئین دیکھتی مرکا کہ سوزش آفتاب سی بیتاب ہوئی
بتضرع وزاری موسی سی عرض کی کہ تو درگاہ الہی مین عرض کر کہ حق تعالی
ہمکو سایہ عطا کری پس موسی نی دعا کی حق تعالی نی ایک سفید ابر بھیجا اور سرد
سی ہوای سرد آتی تھی مرگاہ کہ سایہ اوسکی سی راحت پائی کہا کہ ای موسی ہم نی آفتاب
سی مخلصی پائی لیکن طعام نہین ہی کہ ہم اپنی گرسنگی دفع کرین حقتعالی نی حکم
کیا کہ بجای باران ترنجبین مانند برف کی طلوع صبح سی تا طلوع آفتاب و ہر پرستی اور
ہوای جنوب کی ہوا کہ پرندہ آسمانی بریان کرکی اونکو روزی اور بعضی تفسیر مین یون
آیا ہی کہ وہ پرندہ جہان پر بیٹھی رہتی تھی اور بصدای خوش آواز کرتی تھی ناگاہ
ایک ہوا چلتی جو کہ بریان ہوکر گرتی تھی استخوان اونکی باقی نہ رہتی تھی اور بعضی

کہتی ہین کہ گمانی شیر ہی قولہ حطۃ کلمہ استغفار ہی یعنی کہو تم بخش دے ہمکو
اور ہماری گناہونسی درگذری قیل المصحوا یعنی کہا گیا واسطی اونکی کہو تم لفظ حطۃ کو
اونہون نی اوسکی عوض مین احنطۃ کو اور حنطہ گندم کو کہتی ہین قولہ رجزا من السماء
اور بعضی طاعون ہی روایات مین آیا ہی کہ ایک ساعت مین بیس ہزار [illegible]
مین ہی کہ ستر ہزار کبر آتش سی مرگئی اور فرزند اونکی باقی رہی تکملہ [illegible]
رکوع ششم الباب پانچ حرف ہین بینات اوسکی دو ہی ترشہ ہوتی ہین [illegible]
عبارت نکلی ہی الحمد و علی التائب الباب ظلمہ [illegible]
اوسکی ایک ہزار [illegible] اوسکی چار سی اڑتالیس ہین [illegible]
اوسکی دو ہزار دو سی سولہ ہین مطابق اوسکی یہ عبارت ظاہر ہوتی ہی الذین

ظلموا آل محمد الا رکیاء الماذین ختم

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

اور جبکہ درخواست کی پانی کی موسی نی واسطی قوم اپنی کی پس کہا ہمنی کہ مار ساتھ عصا اپنی کے

الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ

پتھر کو پس نکل گئی اوس سی بارہ چشمی بعد دوازدہ قوم بنی اسرائیل کے تحقیق جان لیا ہر

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

آدمیونسی موضع پینی اپنی کو کہاؤ تم اور پیو تم رزق خدا سے

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ

اور نہ تجاوز کرو بیچ زمین کے درحالیکہ فساد کرنی والی ہو اور جسوقت کہا تمنے

يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

اے موسیٰ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے اوپر کھانے ایک کی پس طلب کر واسطے ہمارے

رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا

پروردگار اپنے سے کہ موجود کرے واسطے ہمارے اوس چیز سے کہ جو اگاتی ہے زمین ترکاری سے

وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ

اور ککڑی سے اور لہسن سے اور مسور سے اور پیاز سے کہا حق تعالیٰ نے

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ

کیا بدل کرتے ہو تم اوس چیز کو کہ وہ ذلیل ہے بعوض اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَضُرِبَتْ

جاؤ شہر مصر کو یا اور شہر کو پس ہر آئینہ واسطے تمہارے وہ چیز ہے کہ سوال کیا تم نے اور لازم کی گئی

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

اوپر انکی خواری جزیہ کی اور درویشی کے اور سزاوار ہوئے ساتھ غضب کی خدا کے

اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

یہ لزوم ذلت سبب سے ہے اس کی ہر آئینہ وہ تھے کہ انکار کرتے تھے ساتھ آیات خدا کے اور

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

قتل کرتے تھے پیغمبروں کو بدون حق کے یہ لزوم ذلت سبب ...

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ع

اور تھے حد سے گذرنے تھے

قولہ بعصاک الحجر اور وہ پتھر مربع تھا بقدر سر آدمی کی کہ حق تعالیٰ نے
بہشت سے واسطے موسیٰ کے بھیجا تھا کوہ طور سے پایا تھا اور بعضے کہتے ہیں
بہشت سے لائی تھی اور میراث شعیب سے آیا تھا اور شعیب نے اوسکو
موسیٰ کو دیا تھا اور تفسیر المسیح علیہ السلام میں مذکور ہے کہ موسیٰ نے
پانی کی اور ہاتھ واسطے دعا کی اوٹھایا اور عرض کی الٰہی بحق محمد المصطفیٰ
وعلی سید الاوصیاء وبحق سید الاولیاء حسن المجتبیٰ وبحق الحسین افضل الشہداء
وبحق عترتہم وخلفائہم سادات الازکیاء ان تسقینا تو آپ عطا فرما اور حق تعالیٰ
نے فرمایا اے موسیٰ عصا کو پتھر پر مار قولہ مشربہم روایت ہے کہ بارہ چشمے
آب شیریں سے رواں ہوئے اور ہر گاہ کہ سب سیراب ہوے تو دیگر مرتبہ عصا کو پتھر پر مارا
کہ وہ چشمے بند ہو گئے اور ہر روز چھ لاکھ آدمیوں کو سیراب کرتے تھے قولہ
وباؤ عرب میں بولتے ہیں کہ باء فلان بفلان ہر گاہ کہ سزاوار ہووے کہ ایک
قتل کیا جاوے بعوض دوسرے کی بنا بر ساوی ہونے دونوں کی قولہ یعتدون
بیچ حدیث کی وارد ہے کہ اکثر صبح کی وقت ستر پیغمبروں کو قتل کیا ہے اور
دوسرے نماز کی وقت ایسا افلاس اوپر واقع ہوا کہ ساگ بیچنے لگے اور روایت
کی ہے کہ یہود بعد موسیٰ علیہ السلام کی پانسو برس اختلاف کرتے رہے اور فرقے ایک
طریق اختیار کیا اور بعد عیسیٰ علیہ السلام کی تین سو برس ... اختلاف کی

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ

ہر آئینہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور وہ لوگ یہود ہوئے ہیں اور نصاریٰ ہوئے ہیں اور وہ ... میں اکافر ہی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
جو شخص کہ ایمان لایا انہین سی ساتھ خدا کی اور روز قیامت کی اور کار شایستہ کئی پس واسطی اونکی

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○
مزد اونکی ہے نزدیک پروردگار اونکی کی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
اور یاد کرو جب کہ لیا ہمنی عہد ساتھ تمہاری کہ توریت مین ہے اور بلند کیا ہمنی اوپر تمہارے

الطُّوْرَ خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
کوہ طور تو تم لو جس چیز کو کہ دیا ہمنی تمکو ساتھ مضبوطی کی اور یاد کرو اوس چیز کو کہ بیچ اوسکی ہی

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا
شاید کہ تم ڈرو پس منہ پھیرا تمنی بعد از قبول کرنی کی عہد کی پس اگر نہ ہوتا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
فضل خدا کا اوپر تمہاری اور بخشش اوسکی ہرآینہ ہوتے تم

الْخٰسِرِيْنَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي
زیانکاروں سی اور ہرآینہ تحقیق کہ جانتے ہو تم اون لوگوں کو کہ تجاوز کیا اونہوں نے تم مین سے بیچ

السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○
حکم روز شنبہ کی پس کہا ہمنی واسطی اونکی کہ ہو جاؤ تم بصورت بندر ایسی کہ خوار ہونیوالے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا
پس کردیا ہمنی اوس مسخ ہونیکو عبرت واسطی اون لوگوں کی کہ اوسکی سامنی تھے اور وہ لوگ بعد [illegible]

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ
اور نصیحت ہی واسطی پرہیزگاروں کی اور وقتیکہ کہا موسی نی واسطی قوم اپنی کی تحقیق خدا

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ
حکم کرتا ہی یہ کہ ذبح کرو تم گاؤ کو کہا اونہوں نے کیا پکڑتا ہی تو ہمکو ٹھٹھا کیا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ
پناہ لیتا ہوں مین خدا کی اس بات سی کہ ہوون مین ناوانون سی کہا اونہوں نے کہ دعا کر

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
واسطی ہمارے رب اپنے سے کہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی وہ گاؤ کہا موسی نی تحقیق وہ خدا فرماتا ہی کہ وہ گاؤ

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا
نہ بوڑہی اور نہ جوان ہے میانہ ہی درمیان اون دونو کی پس کرو تم

مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا
اوس چیز کو کہ حکم کئی گئی ہو کہا اونہوں نی کہ سوال کرو واسطی ہمارے پروردگار اپنی کے بیان کری واسطی ہمارے

مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا
کیا ہی رنگ اسکا کہا موسی نی تحقیق وہی خدا فرماتا ہی تحقیق وہ گاؤ ہی زرد رنگ کہ نہایت زرد ہی رنگ اوسکا

تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ
کہ خوش کرتی ہی دیکھنی والونکو کہا اونہوں نی کہ سوال کر واسطی ہمارے [illegible] بیان کری [illegible] کیا ہی

اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○
تحقیق گاؤ مشتبہ ہی اوپر ہمارے اور تحقیق کہ ہمکو اگر چاہا [illegible] خدا راہ پانیوالی

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا

کہا موسی نے وہ فرماتا ہی جو بیشک وہ ایسی گاوہی کہ نہین تابع ہی کہ کہودی زمین کو اور نہ

تَسْقِی الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ

پانی دی کہیتی کو سلامت ہی عیبون سی نہین ہی کوئی رنگ سوای زردی کی بیچ اوسکی کہا اونہون نے اب لایا تو

بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ؁ ع ٨

ساتھ حق کے پس ذبح کیا اوسی گاو کو اور بعید تہا کہ بجا لاتی اوسکو

قولہ نَصَارٰی جمع ہی نصران کی مانند ندمان اور ندامی کی کہا جاتا ہی رَجُلٌ

نَصْرَانٌ وَامْرَاَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ اور یا لفظ نصرانی مین واسطی مبالغہ کی ہی

مانند احمری کی اور نصاری کو اسواسطی نام نصاری رکہا ہی کہ نصرت کی اونہون نے

عیسی کے قولہ صَابِئِیْنَ یعنی وہ لوگ کہ دین کفر سی اور ادیان کفار کے

طرف گئی ہین وہ لوگ ہین کہ ہر مذہب سی بعضی امور اختیار کرتی ہین کہ ملائکہ کی

پرستش کرتی اور زبور کو پڑہتی ہین اور نماز طرف کعبہ کی ادا کرتی ہین یہہ

وہ لوگ ہین کہ ستارہ پرست ہین صَابِئِیْنَ مشتق ہی صبا سی ساتھ ہمزہ کی

عرب مین بولتی ہین وقتیکہ کوئی خارج ہوا دین سے صَبَاَ فُلَانٌ یعنی خارج ہوا

وہ شخص دین اپنی سی اور مراد صابئین سی ایک قوم ہی مشابہ نصاری کے قولہ فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ

اور سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی اسرائیل نے نزول توریت سی سرکشی کی اور احکام

اوسکی قبول نکئی حق تعالی نے جبرئیل کو حکم کیا کہ ایک پہاڑ کو کوہ ہای فلسطین

سی اکہاڑ کر اوسکو طور کہتی تہی کہ طول اور عرض مین ایک فرسخ تہا بقدر لشکرگاہ اونہون

کی اونہایا اور بفاصلہ قامت آدمی کی سرون اونکی سی دور رکہا اور آگی اونکی

ایک آتش روشن کی اور پیچہی اونکی دریای عظیم پیدا کیا ہر گاہ کہ اونہون نے

جای فرار نپائی بتضرع و زاری سجدہ مین گئی اور گوشہ چشم طرف پہاڑ کی رکہتی

تہی کہ مبادا پہاڑ سر پر گری قولہ فِی السَّبْتِ روایت مین آیا ہی کہ حضرت موسی نے روز

شنبہ کو منع کیا تہا صید ماہی سے اور مامور ہوی تہی کہ صبح سی تا بشام عبادت کرین

و لیکن اون لوگون نے بحیلہ شکار ماہی کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ ماہیان

دریا روز شنبہ بسبب امنیت کی اوس موضع مین جمع ہوتی تہین اور سر پانی

سی باہر لاتی تہین اور ہر گاہ کہ روز شنبہ تمام ہوتا تہا اوس موضع سے

چلی جاتی تہین اس حالکو دیکہہ کر نہایت وہ لوگ آزردہ ہوی اور ایک حیلہ پیدا کیا

اسطرحسی کہ قرب اوس دریا کی حوض صغیر صغیر درست کئی اور روز جمعہ مین

آب دریا کو اون حوضون مین لاتی تہی کہ اون حوضون مین مچہلیان جمع ہوتی

تہین آخر روز شنبہ کو راہ دریا کی بند کرتی تہی اسواسطی کہ مچہلیان دریا مین

پہر نہ جائین اور روز یکشنبہ کو شکار ماہی کرتی تہی اور کہتی تہی کہ ہم مخالفت امر خدا نہین

کرتی اور یہہ لوگ بستر ہزار تہی ہر گاہ کہ مدت مدید اسیطرح گذری دلیر ہوکر روز

شنبہ کو بہی بصید ماہی مشغول ہوی ہر چند صالحون نے منع کیا نمانا آخر الامر

داود علیہ السلام نے دعا بد اونکی حق مین کی تا انکہ حق تعالی نے اونکو بصورت

بندر مسخ کیا قولہ وَاِذْ قَالَ اور یہہ معرکہ اوسوقت مین ہوا تہا کہ قوم

یہودی نے اپنے درمیان مین ایک مقتول پایا تہا عامیل اوسکا نام تہا جانتی

تہی کہ قاتل اوسکا معلوم کرین قولہ ھُزُوًا یعنی وہ کہتی تہی کہ ہمارے
ساتہہ تم ہنسی کرتی ہو ہم استفسار کرتی ہین کہ عامیل کو کسنی قتل کیا اور تم کہتی
ہو کہ گاو کو ذبح کرو قولہ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ حضرت رسالت مآب سی منقول
ہی کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ ان شاء اللہ کو نکہتی تو ہرگز اوس گاو کو نہ پاتی قولہ
جِئْتَ بِالْحَقِّ اور اوسکو نزدیک ایک جوانکی پایا کہ وہ نہایت متقی اور
صالح تہا اور ہمیشہ خدمتگاری اوسکی مین مشغول رہتا تہا اور نام اوس گاو
کا مذہبہ رکہا تہا اور قیمت بازاری اوسکی تین درہم سی زیادہ نہتی ہرچند کہ بنی اسرائیل
قیمت اوسکی زیادہ کرتی تہی وہ جوان بیچنی اوسکی سی انکار کرتا تہا بسبب اسکے
کہ مرضی والدہ نہ پاتا تہا تا بحدیکہ نوبت یہان تک پہنچی کہ بنی اسرائیل نی کہا
جس قدر کہ طلا اسکی جلد مین آئی گا ہم تجکو وجہ قیمت اوسکی مین دینگی اوس جوان
صالح نی اپنی مادر مہربان سی سب حقیقت حال عرض کیے تب والدہ نی اوسکو
اجازت بیچنی کے دی اور سلف سی منقول ہی کہ وزن طلا کا مطابق اون
دس گاوونکی تہا بسبب بہتر کاری اور اطاعت مادر اپنی کی قیمت اوس گاو
کی اس حد کو پہنچی تہی اور زیادہ قیمت اوس گاو کی دینی کی وجہ یہہ تہی کہ تا
سرزنش کو سااسہتونکو عواس جہت سی ہر گاہ کہ ایسی گاو خوبصورت
اور خوش [illegible] کہ نہایت جمال مین تہی قابل ذبح کی ہوئی پس گاوہای
ان طریق اولی سزاوار ذبح کی ہووین
کے نہ کہ قابل عبادت کے

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَأْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
یاد کرو وقتیکہ قتل کیا تمنی نفس عامیل کو پس اختلاف کیا تمنی بیچ اوس مقتول کی اور خدا ظاہر کرنی والا ہی جسکو تم
تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ
کہ چہپاتی ہو تم ۔ پس کہا ہمنی مارو اوس مقتول کو ساتہہ بعضی اوس گاو کی اسطرحسی
يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيكُمْ اٰيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
جلاتا ہی اللہ اموات کو قیامت مین اور دکہلاتا ہی تمکو دلائل اپنی کہ شاید کہ تم
تَعْقِلُونَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
سمجہو بعد اسکی سخت ہوئی قلوب تمہاری بعد زندہ ہونی اوس مقتول کے
فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ
پس وہی قلوب مانند سنگ کی ہین یا شدید تر ہین از روی سختی کی اور بدرستیکہ بعضی
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا
پتہرونسی ہر آئینہ وہ ہین کہ روان ہوا ہین انسی نہرین اور بدرستیکہ بعضی اونہونسی البتہ وہ پتہر ہین
يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ
کہ شق ہوتی ہین پس جاری ہوتا ہی انمیسی پانی اور بدرستیکہ اونہین پتہروں سی ہر آئینہ وہ ہی کہ گرتا ہے
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
خوف خدا سی اور نہین اللہ غافل اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہو تم
أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
آیا پس طمع رکہتی ہو تم بہ اگر ایمان لاوین وہ واسطی تمہاری اور تحقیق کہ تہے

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ
ایک گروہ اونمین سی کہ سنتی تہی کلام خداکو ایسی بدل ڈالتی تہی اوسکو
مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا
بعد اسکی کہ دریافت کرتی تہی اوسکو حالانکہ جانتی تہی وہ کہ یہہ افترا ہے اور جیوقتکہ ملاقات کرتی تہی
الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ
اون لوگونسی کہ ایمان لائی ہین کہتی تہی کہ ایمان لائی اور جیوقتکہ خلوت کرتی تہی بعضی اونکی طرف
بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
بعضی کے کہتی تہی آیا خبر دیتی ہو تم ساتھ اوس چیز کے کہ کھولا ہے اللہ نی اوپر تمہاری
لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝
تا کہ حجت لاوین اوپر تمہاری ساتھ اوسکی نزدیک رب تمہاری کی آیا پس نہین سمجہتی تم
أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
آیا نہین جانتی وہ بدرستیکہ خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ چھپاتی ہین وہ اور اوس چیز کو
يُعْلِنُونَ ۝ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ
کہ ظاہر کرتی ہین وہ اور بعضی اونمین سے جاہل ہین نہین جانتی ہین توریت کو
إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ
مگر آرزوہای باطل اور نہین وہ مگر گمان کرنی والی پس عذاب ہی واسطی اون لوگونکی
يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ
کہ لکہتی ہین کتاب ساتہہ دست اپنی کی بعد اسکی کہتی ہین وہ کہ

هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم
یہہ نزدیک خدا کی ہی تا مول لین عوض اسکی قیمت کمتر کو پس وای ہی واسطی اونکی
مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝
اوس چیز سی کہ لکہتی ہین دستہای اونکی اور وای ہی واسطی اونکی اوس چیز سی کہ کسب کرتی ہین
وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً قُلْ
اور کہتی ہین وہ نہ مس کریگی آتش مگر روزہای چند کہہ تو محمد
أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
آیا لیا ہی تمنی نزدیک خدا کی عہد کو پس نہین خلاف کرتا خدا عہد اپنی سے
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَن كَسَبَ
یا کہتی ہو تم اوپر خدا کی وہ چیز کہ نہین جانتی ہو تم آری جو شخص کہ کری
سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
بدی کو اور گہیر لی اوسکو گناہ اوسکا پس وہ گروہ اہل
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
دوزخ ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگی اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل
الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ
نیک کئی یہہ گروہ اہل بہشت ہین وہ
فِيهَا خَالِدُونَ ۝
اوسمین ہمیشہ رہینگے

قوله فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا یعنی بعد اسکی کہا ہمنی مارو تم اس
مقتول کو ساتھ بعضی اوسی گاو کی مراد اوس بعضی گاو سی اصل دم ہی یا زبان
یا کوئی نسی اور ہر کا ہکہ مارا اوس مقتول کو پس زندہ ہوا اور خون گردن
اوسکی سی جاری تہا اور نام قاتلین اپنی کا ذکر کرتا تہا اور وہ دو بہائی تہی
کہ بواسطی مال صحرا مین لیکئی اور قتل کیا اور بعضی نی کہا پسر عم مقتول کی تہی
اور ہرگاہ کہ نام اونہین کشندگان کا اظہار کیا بمجرد اس کہنی کی مر گیا
قوله لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنی جو شخص کہ قدرت زندہ کرنی نفس پر رکہتا
ہو ہر آئینہ ہر ذی حیات کو زندہ کر سکتا ہی اور ذکر اس قصہ کا صدق نبوت
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ پر دلالت رکہتا ہی اسواسطی کہ وہ حضرت امّی تہی اور
نہ بنی اسرائیل کو اس قصہ سی آگاہ کیا اور بنی اسرائیل جانتی تہی کہ علم اس
قصہ کا اوسی شخص کو ہوگا کہ کتب سابقین کو دیکہا ہوا اور یہہ بطریق وحی انکو
پہونچا اور اونہون نی بسبب عناد کی صداقت اونکی نہ کی چنانچہ حق تعالی
بعد اسکی بیان طغیان انکی مین فرماتا ہی قوله ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ الخ
قوله مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ یعنی بعد اسکی جانا
اونہون نی حقیقت کو ہرگاہ درمیان قوم اپنی کی آئی کہا کہ سخن حق درباب امر و
نہی سنا ہمنی لیکن آخر الامر کہا ایسی پیغمبر نی اگر چاہو کرو چاہو نکرو حال انکہ جانتی تہی
وہ کہ یہہ محض دروغ ہی امام جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ مراد اس سی یہودان زمان
حضرت رسالت پناہ ہین کہ توریت کو سنتی تہی اور تبدیل کرتی تہی مانند اسکی

٥

کہ مدح پیغمبر کو نکال ڈالتے تہی یا حسب خواہش اپنی تفسیر کرتی تہی خبر مین وارد ہی کہ
اکثر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ یہودی بعد اسکی مدینہ مین آوینگی
اسواسطی کہ آنی انکی سی فساد ہوتا ہی چنانچہ بعضی منافقین یہود سی اول روز مدینہ
مین آتی تہی اور اظہار کرتی تہی کہ ہم مسلمان ہین اور آخر روز ہرگاہ اپنی جماعت
ملتی تہی کہتی تہی کہ ہم ایمان نہین لائی ہین اور بنا بر اسکی حق تعالی خبر دیتا ہی
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا الخ قوله أَفَلَا تَعْقِلُونَ ایا کس واسطی
نہین عقل مین لاتی ہو کہ اسرار اور امور مخفیہ دشمنون سی اظہار نکرو اور ایک قول مین
ایا ہی بعضی یہودان مدینہ سی قبل از بعثت رسول اصحاب کو اوصاف آنحضرت
سی کہ توریت مین تہی آگاہ کرتی تہی ہرگاہ کہ کعب وغیرہ اس سی آگاہ ہوئی منع
کیا کہ تم اصحاب کو صفات محمد سی خبردار نکرو تا حجت اونکی اوپر غالب نہو قوله
إِلَّا أَمَانِيَّ یعنی جو کچہ کہ توریت مین موافق آرزوہای اونہونکی ہی اور اعتقاد
انکا یہہ ہی کہ جو رطب و یابس علما اپنی سی سنتی ہین صحیح اور درست جانتی
ہین چنانچہ مطابق قول اونکی بہشت کو مخصوص اپنی جانتی ہین اور آبا و اجداد
شفیع اونکی ہونگی قوله ثَمَنًا قَلِيلًا یعنی علمای یہود بواسطی رشوت لینی کی
تبدیل صفات حضرت رسالت پناہ کرتی تہی مثلا صفت آنحضرت کی توریت مین
باین تفصیل ہی کہ مردی نیکو رو و پیچیدہ مو و گندم گون سیاہ چشم سفید پوست
دراز مو یک چشم خال انکہ یہہ صفات دجال کی ہین اور ساتھ جہلا قوم اپنی کی
کہتی تہی کہ یہہ صفات پیغمبر خاتم الانبیا کی ہین قوله إِلَّا أَمَانِيَّ

مَعْدُوْدَةً مراد اسی سات دن ہین یا چہل روز بعدد ایام گوسالہ پرستی کی

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا

یاد کرو ہر گاہ کہ لیا ہمنی پیمان کو فرزندان یعقوب سی کہ نہ عبادت کرو تم مگر

اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اللہ کی اور ساتہ والدین کے نیکی کی اور صاحبان قرابت کی اور یتیموں کے

وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا

اور مسکینوں کے اور گفتگو کرو آدمیوں سے بخلق اور برپا رکھو

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

نماز کو اور دو تم زکوٰت کو بعد اسکی برگشتہ ہوی تم عہد سی مگر تہوڑے

مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا

لوگ تم سی حال آنکہ تم روگردانی کرنی والی ہو اور بہی یاد کرو وقتیکہ لیا ہمنی پیمان کو تم سی کہ نہ

تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

گراؤ تم خون اپنوں کا اور نہ نکالو تم قوم اپنی کو

مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ

گہروں اپنے سی پس اقرار کیا تم نے حال آنکہ تم سب گواہی دینے ہو اوپر اسکے پس

اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

تم ایسی گروہ ہو کہ قتل کرتی ہو تم قوم اپنی کو اور نکالتے ہو تم گروہ ایک کو

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اپنوں سی گہروں اونکی سے باہمدگر یاری کرتی ہو تم اوپر اونہوں کی ساتھ گناہ اور سرکشی کے

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ

اور اگر آتی ہین نزدیک تمہاری اسیران سے اسرائیل مول لیتی ہو تم اونکو حال آنکہ وہ حرام ہے

عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

اوپر تمہاری اور نکالنا اونکا آیا ایمان لاتی ہو تم ساتھ بعض کتاب کے اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

انکار کرتی ہو ساتھ بعض کتاب کی پس کیا ہی جزا اوسکی جو کری ایسا تم مین سے

اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

مگر خواری و رسوائی بیچ زندگانی دنیا کی اور روز قیامت کی اور پہیری جاوینگے

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

طرف سخت تر عذاب کی اور نہین ہے خدا غافل اوس چیز سی جو کہ کرتی ہو تم

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ

یہ وہ لوگ ہین کہ مول لیا حیات دنیا کو بعوض آخرت کی

ع ۱۰ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

پس نہین تخفیف کیا جائیگا اونسی عذاب اور نہین وہ یاری کئی جاینگے

قوله وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ یعنی

یاد کرو ہر گاہ کہ لیا ہمنی توریت میں عہد و پیمان بنی اسرائیل سی یعنی فرزندان یعقوب

سی اور مراد اونسی یہود ہین اور کہا ہمنی اونکو کہ پرستش نکرو مگر اوس خدا کی کہ سزاوار
پرستش ہے قولہ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ انتہی یعنی نیکی کرو
پدر اور مادر سے بروش نیک اور حسن کی مثل شفقت اور رحمت کرنیکی حال والدین
پر باشفقت وبنی اونکی مین یاد حامی خیر کرنیمین واسطی اونکی اور نیکی کرو خویشان اور اقربا
سی اور فرزندان بی پدر سی اور درویشون سی قولہ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
یتامی جمع یتیم ہی مثل ندیم اور ندامی کے اور یتیم وہ ہی کہ جوان نہوا اور مر گیا
ہو باپ اوسکا اور جو کہ مر گئی ہو مادر اوسکی یتیم اوسکو نہین کہتے ہین اور برعکس
اسکی حیوانات دیگر مین ہے یعنی اگر مادر اوس حیوان کی مر گئی ہو اوسکو یتیم کہتی ہین
اور یتیم جواہر مین وہ ہی کہ مثل اوسکی نہو اور فرق مسکین اور فقیر مین اسوجہ سی کتب
مین مسطور ہی کہ فقیر وہ شخص ہے کہ جسکی واسطی کچھہ بالبتہ ہو اگرچہ قوت سالیانہ نرکھتا ہو
بموجب روایت ابن سکیت سی ہی اور مسکین وہ شخص ہے کہ اصلا مالیت نرکھتا ہو اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ مسکین بدتر از فقیر ہی اصمعی نے کہا ہی کہ مسکین احسن فقیر سی ہے
اور یونس نی کہا ہی فقیر احسن ہی مسکین سے اور بعضی محققین نے کہا ہی فقیر
اور مسکین ہیچ نرکھتی قوت سالیانہ کی متحد ہین اور خلاف اس امر مین ہی کہ بدتر ان دونو
مین کون ہی چنانچہ فراء اور تغلب اور ابن سکیت نے کہا ہی کہ مسکین بدتر فقیر سی
ہی اور ابوحنیفہ بہی اسی کا قائل ہی اور علمای شیعہ سی مانند ابن جنید اور سلار
اور شیخ طوسی نے کتاب نہایہ مین مسکین کو بدتر از فقیر مظنون کیا ہی اور
دلیل اونکی قول حق تعالی ہی اَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ اور معنی اوسکی

ہین کہ مسکین وہ شخص ہے کہ شدت احتیاج سی خاک پر افتادہ ہی اور کہا ہی شافعی نی
مثل قول اصمعی کے اور مثل اسکی قائل ہوئی ہین امامیہ سی ابن ادریس اور شیخ ابوجعفر
طوسی کتاب مبسوط اور خلاف مین اور دلیل اونکی یہ ہی کہ حق تعالی نی آیۂ زکوۃ مین
فقیر کو پہلی ذکر کیا ہی اور مسکین کو بعد اسواسطی کہ اہتمام فقیر کا مسکین سی زیادہ ہی
اور بجہت پناہ مانگتی تہے کی فقیر سی اور طلب کی نی سکینت کی چنانچہ قول اونحضرت
کا ہی اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي مَعَ الْمَسَاكِينِ یعنی خداوندا
زندہ رکہہ مجہکو درحالتیکہ مسکین ہون مین اور وفات دی مجکو درحالیکہ مسکین ہون مین
اور حشر کر میرا ہمراہ مساکین کی اور حق یہ ہی کہ مسکین بدتر ہی حال مین فقیر سی چنانچہ
وارد ہوا ہی روایت صحیح مین عبد اللہ بن مسکان سی اور اسی طرحسی روایت کی ہی
ابی بصیر سی کہ کہا انہی نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ قول حق تعالی کا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ قولہ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ یعنی برپا رکہو نماز کو اوسی طریق سے
کہ شرع مین مبین ہوا اور دو تم زکوۃ کو اوس وجہ سی کہ حکم کیا گیا ہی پس برگشتہ ہوی
تم عہد سی مگر چند مرد مان تم سی کہ ایمان لائی تہی حالانکہ تم روگردانی کرنی والی تہی حکم
توریت سی ارباب اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی یعنی عادت تمہاری ہوا ہی روگردانی
ہی ایفاء عہد و قبول اطاعت سی قولہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ
دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
تَشْهَدُونَ ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا

مِنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

یعنی یاد کرو وہ وقت کہ لیا ہمنے پیمان سے تمہارے کہ خونریزی نہ کرو اور اخراج نہ کرو اپنی قوم
کو خانمان اونکے سے بعد اسکے اقرار کیا تمنے حالانکہ تم گواہی دیتے تھے بعد اسکے تم
ایسے گروہ ہو کہ پیمان کو توڑا تمنے اس وجہ کہ قتل کرتے ہو اپنے لوگونکو اور نکالتے ہو تم ایک
فریق کو اپنی قوم سے گھروں سے اپنے در حالیکہ تم پشت ہوتے ہو اوپر اوس قوم کے اور
باہمدیگر یاری کرتے ہو بسبب گناہ اور تعدی کے مروی ہے کہ مدینہ میں دو قبیلے تھے
یہود سے ایک کو قریظہ اور دوسرے کو نضیر کہتے تھے کہ باہمدیگر مقاتلہ کرتے تھے
اور قبل از ہجرت دو قبیلے مشرکین سے تھے ایک اوس دوسرے خزرج بنی قریظہ تو
اوس کے متفق ہوئے اور بنی نضیر خزرج سے اور ہر فرقہ یہود معاونت میں عہد اپنے کے
کی دوسرے فرقے سے کارزار کرتے تھے بعد غلبہ کے منازل انکے میں شبخون
تھے تا اینکہ قوم مغلوب مضطر ہو کر جلائے وطن کرتے تھے اور جب کوئی اسیر ہوتا تھا
باتفاق اسکو مول لیتے تھے جسطرح سے کہ حق تعالی فرماتا ہے قولہ وَإِن يَأْتُوكُمْ

أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ
بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ
مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ
الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

یعنی اگر آویں نزدیک تمہارے اسیران بنی اسرائیل دست دشمن میں گرفتار ہوئے مول

لیتے ہو حالانکہ شان یہ ہے حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے اخراج اونکا پس ایمان لاتے ہو تم
ساتھ بعض کتاب توریت کے اور وہ فدیہ اسیران ہے اور انکار کرتے ہو تم ساتھ بعض
اوسی کتاب کے کہ وہ قتل کرنا اور بدل کرنا اونکا ہے دیار سے پس نہیں جزا ہے اوس
شخص کے جو بجا لاوے اوسکو مگر خواری اور رسوائی زندگی دنیا میں اور روز قیامت
میں رد کئے جاوینگے وہ سخت ترین عذاب کہ وہ آتش دوزخ ہے اور نہیں خدا غافل
اوس چیز سے کہ بجا لاتے ہو تم اے یہود مثل توڑنے عہد وغیرہ کے اور وہ توڑنے
والے عہد کے یہ لوگ ہیں کہ مول لیتے ہیں دنیا کو بعوض آخرت کے پس سبک کیا جاویگا
اونسے عذاب اور نہ وہ یاری کئے جاوینگے ۞

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ
اور بتحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب توریت اور لائے ہم پس اسکے
بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ
رسولوں کو اور دیا ہمنے عیسی پسر مریم کو معجزات ظاہر اور مدد کی ہمنے اوسکی
بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ
جبرئیل کی آیا پس جسوقت آیا نزدیک تمہارے رسول کی ساتھ اوس چیز کہ دوست رکھتی نہیں
أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ
نفوس تمہاری طلب تکبر کی تمنے پس ایک گروہ کی تکذیب کی تمنے اور ایک گروہ کو قتل کیا
وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ
یہودونے کہا دل ہمارے غلاف میں ہیں بلکہ لعنت کی انکو خدا نے بسبب کفر اونکے

فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ
پس کم ہی وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہیں اور جسوقت کہ آئی اونکو کتاب نزدیک
عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
خدا کی تصدیق کرنی والی ہی واسطی اوس چیز کی ساتھ اونکی ہی درحالیکہ تھی پہلی سی فتح مانگتی
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا
اوپر اون لوگون کی کہ کافر ہی پس جسوقت کہ آئی اونکو وہ چیز کہ پہچانا تھا کافر ہوئی
بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ
ساتھ اوسکی پس لعنت ہی خدا کی اوپر کافرون کی بری ہی وہ چیز کہ بیچا اونہونی ساتھ اوسکی جانونکو اپنی
أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن
یہ کہ کفر کرتی ہیں ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کیا خدا نی از روی حسد کی یہ کہ بھیجتا ہی فضل
فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ
اپنی سی اوپر جسکی چاہی بندون اپنی سی پس پھری اللہ سی ساتھ ایک غصہ کے اوپر دوسری غصہ کی
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا
اور واسطی کافرونکی ہی عذاب خوار کرنی والا اور جسوقت کہا گیا واسطی اونکی ایمان لاؤ
أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا
کہ نازل کیا اللہ نی کہا اونہونی کہ ایمان لاتی ہم ساتھ اوسکی کہ نازل کیا گیا اوپر ہمارے اور انکار کرتی ہیں ساتھ اوسکی
وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ
پیچھی اوسکی ہی اور وہی حق ہی درحالیکہ تصدیق کرنی والا ساتھ اوسکی کہ ساتھ اونکی ہی کہہ پس واسطی کس کی قتل کرتی

أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ
پیغمبران خدا کو آگی اسکی اگر ہو تم مومنین سی اور بہ تحقیق آیا
جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ
نزدیک تمہاری موسی ساتھ معجزات روشن کی بعد اوسکی لیا تمنی گوسالہ کو خدا بعد جانی موسی کے
وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
اور تم سب ظلم کرنی والی ہو اور یاد کر جسوقت کہ لیا عہد کو ہمنی تمسی اور بلند کیا ہمنی
فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا
اوپر سر تمہاری کی طور کو کہ لو تم اوس چیز کو دیا ہمنی تمکو بسبب تمام اور سنو تم احکام
قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ
کہا اونہون نی سنا ہمنی اور نافرمانی کی ہمنی اور سما گیا اور دل کی بیچ اونکی دوستی گوسالہ کی
بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم
بسبب کفر اونکی کہہ تو بری ہی چیز کہ امر کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکی ایمان تمہارا اگر ہو تم
مُّؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِندَ
ایمان لانی والون سی کہہ تو اگر ہی واسطی تمہاری دار آخرت نزدیک
اللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن
خدا کی درحالیکہ مخصوص تمہاری ہی واسطی اور مردمان کی پس آرزو کرو مرگ کی اگر
كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
ہو تم راست گویون سی اور نہیں آرزو کرینگی موت کی ہمیشہ بسبب اوس عمل کی کہ آگی بھیجا ہاتھون نی اونکی

والله عليم بالظالمين ۝ ولتجدنهم احرص الناس على
اور اللہ عالم ظالمون کا اور بہر نہ پاؤ گی تو اونکو حریص ترین مردمان اوپر
حيوة ومن الذين اشركوا يود احدهم لو يعمر الف
زندگی دنیا اور بعض اون لوگوں سے کہ شرک لائی ہیں دوست رکھتا ہی یک اونکا کاش عمر دیجاوے ہزار
سنة وما هو بمزحزحه من العذاب ان يعمر والله
سال اور نہیں کوئی دور کرنی والا اوسکو عذاب سی ہرچند عمر درازکی جاوے اور اللہ
بصير بما يعملون ۝
بیناہی ساتہہ چیز کی کہ عمل میں لاتی ہیں وہ

ع ولقد اتينا موسى الكتاب وقفينا من بعده بالرسل واتينا
عيسى ابن مريم البينات وايدناه بروح القدس افكلما جاءكم
رسول بما لا تهوى انفسكم استكبرتم ففريقا كذبتم وفريقا
تقتلون وقالوا قلوبنا غلف بل لعنهم الله بكفرهم فقليلا ما
يؤمنون یعنی بدرستیکہ دی ہمنی موسی علی نبینا وعلیہ السلام کو کتاب
توریت کہ درمیان احکام یہودی ہی اور پیچہا ہمنی بعد موسی کی رسولونکو مانند
یوشع اور اشموئیل و شمعون و داود و سلیمان و شعیب و ارمیا و عزیر و حزقیل و الیاس
و یونس و ذکریا و یحیی علی نبینا و علیہم السلام کی اور دیا ہمنی عیسی علیہ السلام
کو کہ پسر مریم تہا نشانہا روشن اور معجزات ہویدا اور مدد کی ہمنی اوسکی بروح
پاکیزہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ رفیق ہمنشین عیسی علیہ السلام تہی [illegible]

عیسی علیہ السلام ساتہہ روح پاکیزہ کی آراستہ تہی یا ساتہہ اسم اعظم کی کہ بہ برکت
اوسکی مردونکو زندہ کرتی تہی یا انجیل کہ تازگی اور زندگی جان کی ہی [illegible]
پس جسوقت کہ آیا تمکو رسول ساتہہ اوس چیز کی کہ دوست نہیں رکہتی اوسکو
نفوس تمہاری یا سخن اوسکا موافق مدعای نفس اور خواہش تمہاری کی نہیں
تہا سرکشی کی تمنی ساتہہ اوسکی یعنی تہا و کمہہ کرام اور فرمان اوسکا بجا
نہ لائی پس ایک گروہ کو اونکی تکذیب کی تمنی مثل مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور ایک گروہ کو اونسی قتل کیا تمنی مانند ذکریا و یحیی علیہ السلام
کی کہا یہودیون نی دل ہماری غلافین میں یعنی خدائی اونکو پس پردہ
پیدا کیا ہی بچتا سکی کہ جو کچہہ اوپر ہماری پڑہتا ہی تو یا ساتہہ ہماری لاتا ہی تو
نہیں [illegible] سمجہتی میں ہم اوسکو پس حق تعالی رد قول اونکی
میں [illegible] بلکہ ترک کیا اللہ نی اونکو رحمت اور لطف اپنی سی سبب کفر
اونکی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ کفر فعل بندہ کا ہی کسواسطی کہ اگر فعل خدا
ہوتا تو سزاوار لعن کی نہوتی پس کم وہ چیز ہی کہ جسکا ایمان لاتی ہیں وہ
لوگ کہ ایمان لائی ہیں مانند عبداللہ بن سلام اور تابعین اوسکی
ولما جاءهم كتاب من عند الله مصدق لما معهم وكانوا من
قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة
الله على الكافرين بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله بغيا
ان ينزل الله من فضله على من يشاء من عباده فباءو بغضب على غضب وللكافرين عذاب مهين

ہرگاہ کہ آئی اونکو کتاب تصدیق کرنی والی جو نزدیک اونکی ہی مثل توریت وغیرہ بابت توحید اور بعث
اور روز قیامت وغیرہ کی حال آنکہ قبل ورود قرآن در وقت در ہم بجے
طلب نصرت اور فتح کرتی تہی ساتہہ اوسکی اوپر اون لوگوں کی کہ کافر ہوئی مراد
مشرکین عرب ہین اور معنی یستفتحون کی چار وجہ سی ہین ایک یہہ ہی کہ معنی
نصرت ہی یعنی طلب نصرت کرتی تہی باین کیفیت کہ کہتی تہی وہ در وقت محاربات
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِحَقِّ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا
بِحَقِّ النَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَيْنَا یعنی ای خدا کہول اوپر ہماری اور فتح
دی ہمکو اور یاری اور تائید کر ہماری بحق نبی امی کی ای بار الٰہ نصرت دی ہمکو
بحق نبی کی کہ مرسل ہی طرف ہماری اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ کہتی تہی وہ
اون لوگونسی کہ مناظرہ کرتی سات اونکی کہ یہہ محمد نبی ہی کہ آیا ہی زمانہ اسکا اور
وہ نصرت ہماری کریگا اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ معنی یستفتحون کی یہہ ہین کہ
سب کہتی تہی علما اپنی سی صفات نبی کو کہ عرب مین مبعوث ہوگا اور تہی وہ
عالم بصفات نبی پس ہرگاہ مبعوث ہوئی انکار کیا اونہون نی اوسی نبی کا
اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ طلب احکام قرآن کرتی تہی رب اپنی سی واسطی
تسلی کی کفار عرب سی پس جس وقت کہ آئی اوپر اونکی وہ چیز کہ پہچانا تہا اونہون نی
بیچ توریت کی کہ وہ محمد اور قرآن ہی کافر ہوئی ساتہہ اوسکی وجہہ شبہہ اونکی
کی یہہ تہی کہ پیغمبر آخر الزمان نسل اونکی سی ہوا اور ہرگاہ کہ اسمعیل سی ہوئی حسد
عناد کیا اور اوسکا کافر ہوئی اور بسبب قوت ریاست کی اونسی ایمان نہ لائی

پس لعنت اور دوری رحمت خدا کی کفار پر کہ بعلم خود کار کرتی تہی عناد کا اور کفر
انکار رکہتی تہی بعد اسکی درمیان مرتبہ دنیا کی کہ اختیار کرتی وہ دنیا کو
دین پر فرماتا ہی بدی وہ چیز کہ بدل کیا اوسکو بیچا ہی نفس خود باین حیثیت
کہ منکر اور کافر ہوئی اوس چیز سی کہ نازل کیا تہا خدا نی امور حقہ سی کہ
قرآن ہی حاصل یہہ ہی کہ کفر کو ہلاکت نفس پر اختیار کرتی تہی واسطہ
اس امر کی کہ خدا جیسے چاہتا قرآن کو نازل کرتا پس سزاوار غضب خدا کی
ہوئی اوپر غضب دیگر کی اس جہت سی اولا بسبب انکار عیسی اور
انجیل کی مستحق غضب ہوئی اور ثانیا بسبب انکار محمد اور قرآن کی اور
ممکن ہی کہ تکرار غضب بجہت ذلت اور خواری اونکی کی ہوا ایسا عذاب
کہ خوار کرنی والا اور رسوا کرنی والا ہی قولہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَا
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاءَهٗ
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ
مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظَالِمُوْنَ یعنی جس وقت
کہا گیا یہودیون کو کہ ایمان لاؤ تم ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی
انجیل اور قرآن سی اور سب کتابہای آسمانی سی کہا اونہون نی ایمان
لاتی ہین ہم ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی اوپر ہماری یعنی توریت کو
درحالیکہ کافر ہوئی ہین اوس چیز سی کہ غیر کتاب توریت ہی اور وہی حق ہی

یعنی قرآن کہ نازل ہوا ہی نزدیک خدا سی درحالیکہ تصدیق کنندہ ہی
اور موافق ہی اوس کتاب کے کہ نزدیک تمہاری ہی یعنی توریت سی بعد اسکی اعراض فرماتا ہی قولہ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ الخ یعنی کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پس کسواسطی قتل کرتی تہی پیغمبرون کو قبل اسکی اگر تم ایمان لانے
والی توریت سی اور بدرستیکہ آیا طرف تمہاری موسی ساتہہ معجزہ ہای روشن
کی اور مراد اس معجزات سی وہ معجزات ہین کہ اشارہ اونکا اس آیت مین
ہوا ہی قولہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ یعنی نو معجزات
موسی کو خدا نی دی تہی ید بیضا جاری ہونا آب کا سنگ سی پہاڑ نادریا کا
عصا کا مار ہو جانا طوفان پانی کا جراد یعنی ٹڈی قمل یعنی چچڑی ضفادع یعنی مینڈک
دم یعنی لہو قمل معنی بعضی کہتی ہین وہ کرم کہ گندم سی نکلتا ہی کہ گندہ ہی
کہتی ہین بعد اسکی لیا تمنی گوسالہ کو بخدائی پس از جانی موسی کی طرف
طور اور تم بیداد کرنی والی تہی او پر نفس اپنی کی بسبب گوسالہ پرستی
پایا اور نہ کہتی تہی معجزات کی قولہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا
قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
بِکُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ قُلْ اِنْ کَانَتْ
لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی یاد کرو ہر گاہ کہ لیا ہمنی عہد و پیمان سی اور اوٹہایا او

پر تمہاری کوہ طور کو کہ موسوم تہا طور کر کی اور نہادہ کوہہای فلسطین سی کہ وہ ایک
شہر ہی شہرہای شام سی اور کہا ہمنی ساتہہ تمہاری کہ لو تم جو کچہہ
دیا ہمنی تمکو ساتہہ قصد درست و کوشش تمام کی اور سنو تم احکام کو کہا
انہون نی سنا ہمنی گفتار تیری کو اور نافرمانی کی ہمنی امر تیری کی اور داخل
کی گئی قلوب اونکی مین محبت گوسالہ کی بسبب گمراہ کرنی سامری کی بسبب کفر
اونکی کہ وہ خدا کو مجسم جانتی ہین اور کوئی جسم بہتر گوسالہ سی نہ پایا تہا بعد
حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد بد وہ چیز ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہہ اوسکی ایمان
تمہارا کہ وہ انکار نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور قرآن اگر ہو تم
ایمان لانی والی توریت بہہ اثبات عدم ایمان اونکا ہی ساتہہ توریت کی
یعنی اگر ایمان لائی ہوتی ساتہہ توریت کی امر کرتی ساتہہ اس قبایح کی
اور ہر گاہ کہ تمسی اعمال قبایح صادر ہوی پس البتہ توریت سی نہین ایمان
لائی اور باوجود اس اعمال قبیحہ کی دعوا کرتی ہو کہ بہشت سوای ہماری
کوئی نہ پاویگا لہذا حق تعالی فرماتا ہی کہ کہہ تو ای محمد جواب دعوی
مین کہ آرزوی مرگ کرو تم اگر ہو تم راست گو یونسی واسطی کہ اہل بہشت
البتہ مشتاق جنت ہین کہ وہ موضع استراحت ہی اور آرزوی مرگ
کرتی ہین اور انواع لذت پاتی ہین اوس مین قولہ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ
النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ

اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

یعنی ۔ آرزو کم کرینگی وہ مرگ کی ہمیشہ بسبب اسکی کہ آگی عمل مین لاتی ہین دستہا
اونکی اعمال موجبہ دوزخ سی مانند قتل انبیا و تحریف بعثت رسالت پناہ اور
انکار اوسکی حضرت کا باوجود علم اونکی حقیقت آن امور کو اور خدا دانا ہی
باحوال ستمکاران اور دروغگویان یہہ تتمہ اسپر ہی کہ دروغگو ہین اپنی
دعوی مین اور ہرآئینہ پاتا ہی تو یہود ان کو حریص ترین مردمان زندگانی پر
اور ان لوگون سی کہ شرک کرتی ہین اور ذکر مشرکون کا باوجود داخل ہونی
زمرۂ ناس مین اس جہت سی ہی کہ حرص انکو بہت ہی اسواسطی کہ
سوای اس حیات کی حیات دوسری نہین جانتی یعنی حرص اہل
کتاب کی بیشتر ہی اہل شرک سی اس وجہہ سی کہ دوست رکہتا ہی ہر ایک
انکا کاش عمر دی جاوی ہزار سال نہین ہی کوئی دور کرنی والا عذاب
آتش دوزخ سی اگرچہ عمر دراز کی جائی دفع عذاب اونسی یہود کا خدا دانا ہی
اوس چیز کو کہ عمل مین لاتی ہو وغیرہ اونکی مروی ہی کہ بعضی یہود کہتی تہی کہ جبرئیل
صاحب محمد ہی وہی اونپر لاتا ہی اور تتمہ رحمت اور عذاب بہت ہو گئی
واکثر بلاد ونکو اونکی تباہ کیا اگر بجای اوسکی میکائیل ہوتا ہم ساتہہ محمد کی ایمان
لاتی تکملہ هشتم در بیان ایات رکوع یازدہم سوال چار حرف مین مبنات
اوسکی ایک سی نوے ہوتی ہین نکلی موافق اوسکی یہہ عبارت ہی محمد
جَآءَكُمْ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمْ بندرہ حرف ہین مبنات اوسکی جو ہی اسی

ہین نکلی اوسی یہہ عبارت ہمولات علی و کیلہ ہو جلا فقرتیات
ہین مبنات اوسکی ایک سی بچانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ای بنی ال احمدی ان یکفروا بما انزل اللہ اونسی حرف ہین مبنات او
نوسی انیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی ای یکفروا
بما انزل اللہ فی علی الہادی ولی اللہ

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ
کہدی اے محمد جو ہو دشمن واسطی جبرئیل کی پس تحقیق کہ لاتا ہی کتاب اوپر دل تیری کے
بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ
ساتہہ حکم خدا کی درحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہی واسطی اوس چیز کی جو پہلی اسکی نازل ہوئی ہی اور راہ دکہانیوالا اور
بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
بشارت دینیوالا ہی واسطی مومنین کے جو شخص ہو دشمن واسطی خدا کی اور ملائکہ اوسکی
وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ
اور انبیا اوسکی کی اور جبرئیل اور میکائیل کی پس تحقیق کہ خدا دشمن ہی واسطی کافرون کی
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ
اور ہرآئینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری آیتہای روشن کو اور نہین کافر ہوتی ساتہہ اوسکی
اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ
مگر فسق کرنے والی آیا نہین ہی جب کہ عہد کیا انہون نی عہد کو پہینکدیا اوس عہد کو

فریق منهم بل اکثرهم لا یؤمنون ۝ ولما جاءهم

ایک گروہ نے اونمین سے بلکہ اکثر اونکے ایمان نہین لاتے ہین ۝ اور جب کہ آیا اونکو

رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فریق من

رسول نزدیک خداسے تصدیق کنندہ واسطے اوسکے ساتھ اونکے ہے پھینک دیا ایک گروہ نے

الذین اوتوا الکتاب کتاب الله وراء ظهورهم

اونمین سے جو دیے گئے تھے اونکو کتاب کتاب خداکو پس پشت اپنے گویا کہ

کانهم لا یعلمون ۝ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین

نہین جانتے ہین ۝ اور پیروی کی اونہون نے اوس چیز کی کہ تلاوت کرتے تھے شیاطین

علی ملك سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین

اوپر ملک سلیمان کے اور نہین کافر ہوے سلیمان و لیکن شیاطین

کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین

کافر ہوے سکھلاتے تھے آدمیونکو سحر کو اور جو نازل کی گئی تھی اوپر دو فرشتون کے

ببابل هاروت وماروت وما یعلمان من احد

شہر بابل مین کہ ہاروت اور ماروت اور نہین تعلیم کرتے تھے دونون کسیکو

حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر فیتعلمون

تا آنکہ کہتے تھے دو نہین ہم مگر آزمایش پس نہ کافر ہو تم پس دریافت کیا

منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه وما هم

اونہون نے دونون فرشتون مین سے اوس چیز سے کہ جدائی ڈالتے تھے بسبب اوسکے درمیان مرد اور عورت کے اور نہین

بضارین به من احد الا باذن الله ویتعلمون ما

ضرر پہنچانے والے بسبب اوسکے کسیکو مگر بعلم خدا اور دریافت کرتے تھے

یضرهم ولا ینفعهم ولقد علموا لمن اشتراه

کہ ضرر پہنچاتی تھی اونکو اور نہین نفع دیتی اونکو اور ہر آئینہ جانتے تھے اوس شخص کو کہ مول لیا اوسکو

ماله فی الاخرة من خلاق ولبئس ما شروا به

اوسکو نہین واسطے اوسکے بیچ عقبی کے کچھ حصہ اور ہر آئینہ بری وہ چیز کہ بیچ کیا ساتھ اوسکے

انفسهم لو کانوا یعلمون ۝ ولو انهم

نفسہای اپنی کو اگر تھے وہ جاننے والے اور اگر بدرستیکہ

امنوا واتقوا لمثوبة من عند الله خیر لو

ایمان لاتے اور پرہیز کرتے ہر آئینہ ثواب پاتے نزدیک خداسے بہتر اگر

ع کانوا یعلمون ۝

تھے وہ جانتے

قوله قل من کان عدوا لجبریل فانه نزله علی قلبك باذن الله مصدقا

لما بین یدیه وهدی وبشری للمؤمنین من کان عدوا لله وملائکته

ورسله وجبریل ومیکال فان الله عدو للکافرین ۝

یعنی اے محمد اونکو جواب مین کہہ کہ جبرئیل نے تو لادی آیتین الہی کی ہین پس جو کوئی دشمن ہووے

بلاشک دشمن خدا کا ہووے بتحقیق کہ وہ لایا ہے قرآن نزدیک تیرے بفرمان خدا کے

درحالیکہ قرآن تصدیق کنندہ ہے اوس چیز کو یعنی اوس کتاب کو کہ آگے تھی

نازل ہوئی مانند توریت وانجیل کی اور راہ دکھلانی والاہی اور مژدہ دینی والا واسطی مومنین کی نجات سی دوزخ اور حصول درجات کی اور جو شخص کہ ہی دشمن خدا اور ملائکہ اور رسول اور جبرئیل اور میکائیل کا پس بدرستیکہ خدائی تعالی دشمن ہی واسطی کافروں کی کہ دشمن ملائکہ اور پیغمبران ہیں پس لامحالہ یہود ان اہل جہنم سی ہوں روایت ہی کہ ابن صوریا اعلم علمای یہود تہا کہا اوسنی ای محمد جو کچھ واسطی ہمارے لایا تو اوسکو جانتی ہیں ہم اور سمجھتی ہیں اور جو کچھ اوپر تیری نازل ہوئی اتباع حق ہی ہم حق تعالی رد قول اوسکی میں فرماتا ہی قولہ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْكَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی ہرآئینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری آیتہا روشن کو یعنی قرآن اور نہیں کافر ہوتی ہیں اوس سی مگر وہ کہ ایمان سی نکل گئی ہیں اور نہیں ہیں مگر سرکشان اہل کفر میں یعنی ابن صوریا اور مثل اسکی ہی مروی ہی کہ مالک بن ضیف یہود ونکو کہتا تہا کہ حق تعالی نی زبان موسی کی ہمسی عہد لیا ہی کہ ہر گاہ پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہو اوسکا ایمان لاؤ اور تصدیق کرو اور کبھی نہی درمیان خدا اور ہمارے کوئی عہد تہا کہ جسکا مذکور توریت میں ہوا ہی لہذا حق تعالی نی یہہ آیہ بھیجا قولہ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا الخ آیا نہیں ہی کہ عہد کیا انہوں نی اور بعد اوسکی نقض کیا اوسکا ایک گروہ نی انسی بلکہ بہت انسی ایمان نہیں لائی ہیں ساتھ

توریت کی اور اوسوقت کہ آیا واسطی اونکی رسول نزدیک خدا سی مانند محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ تصدیق کرنی والاہی واسطی اوس چیز کی کہ ساتھ انکی ہی مراد اوس سی کتاب توریت ہی ترک کیا ایک فریق نی اون لوگونسی کہ دیئی گئی تہی اونکو کتاب پس پشت اپنی اور وجہ عدم ایمان اونکی ایسی پیغمبر کہ تصدیق کنندہ ہو توریت و انجیل یہہ ہی کہ درحقیقت ایمان بتوریت نہیں رکہتی ہیں انسواسطی کہ توریت میں اخبار وجود اون پیغمبر کی ہیں کہ معجزات ظاہرہ رکہتی تہی اور اوسمیں مرقوم ہی کہ یہود نقض عہد کرینگی اور ازینقبیل اور احکام مبین ہوئی ہیں کہ جنسی تصدیق اخبار پیغمبر معلوم ہوتی ہی منقول ہی کہ عہد سلیمان میں شیاطین اور دیو وغیرہ شعبدونکو ہمراہ کہانت و تعلیم علم لاتی تہی اور اوسکو میان جہلا شایع کرتی تہی سلیمان علیہ السلام موجب مطلع ہوئی اون نوشتونکو طلب کیا اور ایک صندوق میں مقفل کرکی نیچی تخت اپنی مخفی اور پوشیدہ رکہا بعد وفات حضرت سلیمان شیاطین وغیرہ نی اوسکو نکالا اور عوام الناس کو آگاہ کیا کہ سلیمان انہیں سحر و شعبدہ بادشاہی کرتی اور اسی واسطی یہود سلیمان کو بسحر و جادو منسوب کرتی تہی بنابر اسکی رد قول اونکی میں فرماتا ہی قولہ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
یعنی پیروی کی یہودیون نی اوس چیز کی کہ تلاوت کرتی تہی شیاطین در زمان
بادشاہی سلیمان کی اور نہین کافر ہوئی سلیمان بسبب جادو کی اور وجہ تسمیہ جادو
بکفر یہہ ہی کہ سحر بروجہ حلال جانتی تہی جادو کی کفر ہی اور انبیا معصوم از خطا
ہوتی ہین لہذا نفی اوسکی حق تعالی کرتا ہی لیکن شیاطین بسبب ساحری کی
کافر ہوتی تہی درحالیکہ تعلیم جادو بر مردمان کرتی تہی اور پیروی کرتی تہی اوس
چیز کی کہ نازل کی گئی تہی دو فرشتون پر شہر بابل مین از شہرہای کوفہ کہ نام
اون دونو کا ہاروت و ماروت ہی سبب وہ یہہ تہا کہ در زمان ادریس سحر
اور جادو درمیان مردمان فاش اور ظاہر ہو گیا تہا اور انواع فسق و فجور
بسبب اوسکی ظہور مین آئی تہی اور اسطرح سی فسق و فجور مشتہر رہا تا زمانہ
نوح مردمان بساحری مشغول رہی اور ترک دین اسلام کرتی تہی حق تعالی نی
ان دونو فرشتونکو دنیا مین نازل کیا اور متمثل بصورت انسان ہوئی تا اونکو
اس جادو سی منع کرین اور عقوبت جزا اوسکی خوف دلاوین اور حقیقت سحر سے
اونکو آگاہ کیا تا ابطال اوسکا معلوم کرکی اجتناب کرین اور مثل اسکی کہ کوئی
زہر ہلاہل کی حقیقت سی آگاہ کری تا اوسی مجتنب ہو کہاوی اور وہ دونو
فرشتی تعلیم نکرتی تہی کسیکو جادو کو تا اینکہ بطریق نصیحت اور موعظہ قبل تعلیم
اوسی کہتی تہی کہ یہہ آزمایش کی واسطی آئی ہین اور ہم فتنہ ہین کہ تم اسکو
اختیار کرو اور مجتنب ہو اس سے اور ثابت قدم رہو اپنی ایمان پر اور کافر نہو جیسا اہل

سکی کہ نبی جادو مین کچھ گناہ نہین ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک جماعت
زمان یکی سی بسبب اخذ علم سحر بدعیان نبوت کاذبہ کو بسحر معارضہ کرتی تہی تا جو لی منکشف
ہو کہ مدعیان نبوت کاذبہ سحر کو معجزہ قرار دیتی ہین حقیقت مین سحر معجزہ نہین ہی اور معجزہ کو سحر باطل نہین
کر سکتا ہی مین خند کرتی تہی لوگ اون دونوسی اوس جادو کو کہ جدائی واقع ہو
بسبب اوسکی درمیان شوہر اور زوجہ اور وہ فرشتی منع کرتی تہی کہ تم عمل
مین نہ لاؤ اور نہین ہین جادوگران ضرر پہچانی والی اوسی سحر سی کسیکو مگر
باذن خدا اور معنی اذن کی علم کی آئی ہین ہر چند معانی دیگر بہی اسکی ہین لیکن
مناسب شان حق یہی معنی علم ہین اسواسطی کہ اگر معنی اسکی بحکم خدا ہون پس لازم
ہی کہ زنا اور قتل پیغمبران اور دزدی اور غصب حقوق مردمان درست ہو
ہرگاہ کہ یہہ قال باطل ہی پس مقدم بہی ہی مثل اسکی بخلاف اہل سنت و جماعت کے
کہ وہ قائل ہین کہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہی اور یہہ ظلم صریح ہی کہ تا ہو
بندہ وسی صادر کراوی اور وہی بعد اس حرکت کے عذاب کری قولہ تعالی وَ
يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
یعنی اخذ کرتی تہی اوس چیز کو کہ ضرر پہنچاتی ہی اونکو اور نہین نفع دیتی ہی اونکو
اور ہر آئینہ خوب جانتی ہین یہودی اوس شخص کو کہ خرید کرتا ہی جادو کو یعنی
بدلتا ہی دین حق کو بجادو کہ نہین ہی واسطی اوسکی آخرت مین بہرہ اور نصیب یعنی

کہتی ہین مراد خلاق سی خلاصی ہی یعنی دار آخرت مین خلاصی نہین واسطی اونکی
اور ہر آینہ بُرا ہی وہ چیز کہ خرید کیا ہی اوسکو نفسہا ہی اونکی نی اگر ہی کہ فکر کرتی
اوسمین اور معلوم کرتی بدی اوسکی یعنی ہر گاہ کہ عمل مین نہ لائی مطابق علم اپنی
پس گویا کہ علم اوسکا نہ تھا اگر یہودی ایمان لاتی محمد اور قرآن کا
پرہیز کرتی جادو و لہو زندہب اپنی سی اور معاصی سی ہر آینہ ثواب اوسکا
نزدیک خدا بہتر ہی اگر جانتی اوسکو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا
اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو تو نہ کہو تم لفظ راعنا کا اور کہو تم انظرنا کو یعنی ملاحظہ کر اور سنو تم
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
اور واسطی کافرونکی عذاب دردناک ہی نہین دوستی کرتی اونسی جوکہ کافر ہوئی ہین صاحب کتاب سی
وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ
اور شرک لانی والونسی اس امر کو نازل کیا جاوی اوپر تمہاری نیکی سی جانب پروردگار تمہاری سی اور خدا
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا
مخصوص کرتا ہی رحمت اپنی سی جسکو چاہتا ہی اور خدا صاحب بزرگی کی اور بڑی ہی نہین
نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ
باطل کرتی ہم کسی آیت سی یا بہلادین ہم اوسکو مگر یہ کہ لاتی ہین ہم بہتر اوسی یا مانند اوسکی کیا نہین معلوم تمکو
أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ
کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہی کیا نہین جانتا تو کہ بیشک خدا کی واسطی ہی بادشاہی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ
آسمانونکی اور زمین کی اور نہین ہی واسطی تمہاری سوای خدا کی کوئی دوست
وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ
اور نہ یاری کرنی والا کیا ارادہ کرتی ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم رسول اپنی سی جیسا کہ سوال کیا گیا
مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
موسی پہلی اسکی اور جو کہ بدل کرتا ہی کفر کو ساتھ ایمان کی
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ
پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدہی سی اور دوست رکہتی ہین بہت صاحب
الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا
کتاب سی یہہ کہ پہیرین تمکو بعد ایمان تمہاری کی کافر واسطی
حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
حسد کی قریب نفسہای اونکی سی بعد اوس چیز کی ظاہر ہوا واسطی اونکی حق
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
پس عفو کرو اور درگذر کرو تا کہ آوی خدا ساتھ حکم اوسکی بدرستیکہ خدا اوپر
ثلث كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا
ہر چیز کی قادر ہی اور برپا کرو نماز کو اور دو زکوۃ کو جس چیز
تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ
کہ بہیجوگی تم واسطی ذات اپنی کی نیکی سی پاؤگی تم اسکو نزدیک

إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا
بیشک اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور کہا اہل کتاب نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں مگر
مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا
وہ شخص یہودی یا نصرانی ہو یہ ہے آرزو اونکی کہہ اے محمد لاؤ تم
بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ
حجت اپنی اگر ہو تم راست گویوں سے ہاں جو شخص کہ اسلام لایا ہے
وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا
واسطے رضائے خدا کے اور وہ نیکی کرنے والا ہے پس واسطے اوسکے ہے ثواب اوسکا نزدیک پروردگار اوسکے اور نہیں
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ع
خوف ہے اوپر اونکے اور نہیں محزون ہونے کے
قوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا
الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ
مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی وہ لوگ کہ ایمان
لائے ہو نہ کہو تم لفظ راعنا کو وقت سخن کرنے کے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ
اگر تم اسطرح سے کروگے تو یہودی کفار تمہارے کو دست آویز کرینگے پیغمبر خدا کو
اس کلمہ سے نسبت دینگے اور قصد دشنام اور فحش کرینگے اور کہنا مومنین کا

اس کلمہ کو اس جہت سے تھا کہ لحاظ اور رعایت احوال ہماری کرو اور بتامل و غور
آیات قرآنی کو تلاوت کرو تا اسکو بخوبی اپنی فہم میں لاوین اور یہودی بقول مفسرین ارادہ
معنی رعونت لفظ راعنا سے کرتے تھے اور ارادہ دشنام کرتے تھے لہذا حق تعالی
مومنین کو کہنے اس کلمہ سے منع کیا اور فرمایا کہ کہو تم بجائے راعنا کے لفظ انظرنا کو اور
معنی اسکے یہہ ہیں کہ نظر کر ہماری حال کو یا مہلت دے ہمکو کہ بخوبی و تامل تیری سخن کو
اپنی فہم میں لاوین اور بعد اسکے حق تعالی فرماتا ہے کہ سنو تم سخن خدا کو بسمع قبول تاکہ تمکو
احتیاج کہنے لفظ راعنا کی نہو اور واسطے کافروں کے یعنی یہودوں کے کہ از روی مذمت اور
دشنام کہتے ہیں لفظ راعنا کو عذاب ہے دردناک کہ ہرگز کم نہوگا نقل کی ہے کہ ایک جماعت
مسلمانوں نے کہا کہ اے جہودو اور مشرکین آؤ ساتھہ محمد کے ایمان لاؤ جہودوں نے کہا کہ تم ہے
لائیں محمد کے ساتھہ کچھہ نہیں ہے اگر کچھہ ہوتا تو ہم بھی ایمان لاتے اور تمکو بھی پسند کرتے
خدائے تعالی نے قول اونکا رد کرکے فرمایا نہیں دوست رکھتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اہل
کتاب سے اور نہ شرک لانیوالوں سے یعنی پرستندگان صنم سے اس امر کو کہ نازل کیجاوے تمپر
ابھی نہیں نیکی سے از جانب پروردگار تمہارے سے مروی ہے کہ یہودی کا رہتے تھے کہ نبوت آل اسمعیل
پر منتقل ہوا اور مشرکین خواہش رکھتے تھے کہ نبوت منتقل بولید بن مغیرہ ہوا اور نعیم ثقفی ہووے
اسواسطے حق تعالی رد قول اونکی میں فرماتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء یعنی اللہ مخصوص فرماتا ہے
رحمت اپنی سے جس شخص کو کہ چاہتا ہے اور خدا صاحب فضل و بزرگواری ہے یعنی
جس شخص کو کہ خدا چاہتا ہے نبوت عطا کرتا ہے منقول ہے کہ کفار طعن کرتے تھے کہ محمد
رائے نیک اور تدبیر صائب نہیں رکھتا اسواسطے کہ بعضے ہنگام حکم کرتا ہے امر

پشیمان ہوتا ہی یا مرتبہ اول حکم کرتا ہی اور بار دیگر خلاف لہذا حق تعالی اونکی دین مین
کہ یہہ کام تعلق مجہسی رکہتا ہی نہ محمد سی جسطرحسی کہ نبوت تابع مصلحت ہی اوسیطرحسی
احکام شریعت بہی تابع مصلحت ہین مثلاً مصلحت ایکوقت مین مقتضی تہی کہ موسی
یہود پر مبعوث بہ پیغمبری ہوا اور توریت کتاب اونکی آور وقت دیگر مناسب ہی کہ عیسی
پیغمبر اونکا ہوا اور انجیل کتاب اونکی اسیطرح اب مصلحت یہہ ہی کہ محمد پیغمبر ہوون اور
قرآن کتاب ہوا ور احکام شریعت بہی اسیطرح سی یعنی بعضی اوقات مین مناسب
ایک حکم ہی اور دوسری وقت برعکس اوسکی بنابر مصلحت خلق کی تکلیف عباد
مین کہ علم اوسکا نہین رکہتی ہین آدم اسی واسطی ایک وقت ایک حکم ایک آیت مین
مذکور ہوتا ہی اور دوسری آیت اوسکی ناسخ ہی چنانچہ ما ننسخ الخ اشارہ اسیطرف
ہی یعنی جس آیت کو آیات قرآن سی منسوخ کرتی ہین ہم موافق مصلحت خلق اور مناسب
وقت یا فراموش کرتی ہین ہم اوسکو قلوب سی لاتی ہین ہم بہتر اوسی منسوخ سے
انتفاع خلائق مین مثلاً جہاد کافرین اولا حق تعالی نی حکم کیا تہا کہ ایک شخص دس
کافر سی فرار نکری بعد اسکی اس حکم سی منع فرمایا اور کہا کہ ایک شخص دو کافر
سی عاری نہو یا زیادتی ثواب ناسخ کی منسوخ سی لاتی ہین ہم منفعت اور رعایت
مین باوجود رعایت مصلحت کی جسطرح کہ گردانا قبلہ کا بیت المقدس سے
طرف کعبہ کی روایت کی ہی کہ ایک شخص مجلس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
مین کہڑا تہا اور کہا یا رسول اللہ چند آیات قرآن یاد تہین مجکو نماز تہجد مین
پڑہا کرتا تہا کل کی رات فراموش کیا مینی ہر چند چاہا لیکن یاد نہوئین دوسرے

شخص نی عرض کی کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اسی صورت سی چند
آیات مجہی بہی فوت ہوئین تیسرا آدمی بہی کہڑا ہوا اور یونہین عرض کی آنحضرت
نی فرمایا کہ حق تعالی نی اوسکو نسخ کیا اور جس آیت کو باطل اور نسخ
کرتا ہی فراموش کرتا ہی اور دلونسی بہولا دیتا ہی روایت ہی کہ یہودی
کہتی تہی کہ نسخ کرنا آیت کا خدا کو روا نہین کسواسطی کہ یہہ پشیمانی ہی خدا
اوس سی پاک و منزہ ہی اور مصلحت خدا مین نسخ سی غافل تہی بنابر اسکی خدا
نی ازروی انکار اور ملامت کی فرمایا کہ آیا نہین جانتا تو بدرستیکہ حق تعالی
سب چیز پر مثل نسخ اور اثبات بلکہ کل مقدورات پر قادر ہی اور موافق
مصلحت کی نسخ حکم کرتا ہی قولہ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ
تَسْأَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ یعنی آیا نہین جانتا ہی تو تحقیق کی واسطی اللہ کی ہی بادشاہی
آسمانکی اور زمین کی اور جس امر کو چاہی کرسکتا ہی اور نہین تمکو سوای خدا کے
کوئی دوست کہ اوس سے فائدہ ہو تمکو اور نہین ہی کوئی مددگار کہ دفع ضرر کا کرے
اور اوس سے بہتر تمہاری نسخ او اثبات امر کا کرتا ہی بنابر مصلحت کی روایت
کی ہی کہ جب یہود پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سی ازروی تحکم کی چیزین طلب کرتی
تہی ازانجملہ کہتی تہی کہ ہم ایمان نہین لاتی تاکہ ظاہر نہ کرین کہ خدا تعالی کتاب کو
آسمان سی نازل کری حق تعالی نی فرمایا کہ آیا چاہتی ہو تم کہ سوال کرو

اپنی سی حسد سی کہ سوال کی گئی موسی قبل اسکی یعنی محمد سی طلب کرتی ہو تم
چنانچہ موسی سی پدران تمہاری طلب کرتی تھی اور جو کہ بدل کرتا ہی کفر کو
ایمان سی ہر آینہ گمراہ ہوا وہ راست سی یعنی ہرگز معجزات پیغمبر پر یقین نہیں کرتی
تھی ایک معجزہ دیکھتی تھی از روی عداوت دوسرا معجزہ طلب کرتی تھی پس راہ
راست کو گم کرکی میدان ضلالت مین پڑتی تھی ذکر کیا ہی فنحاص بن عازورا
اور زید بن قیس نی روز جنگ احد کی عمار یاسر اور حذیفہ بن الیمان سی
کہتی تھی کہ اگر پیغمبر تمہارا حق پر ہوتا تو شکست اور ہزیمت نہوتی پیغمبر سی پھر
جاو اور ترک اسلام کرو اور ہمارے گھرون مین در آو تمہاری واسطی بہتر ہوگا
عمار نی کہا کہ ہم ہرگز اسلام سی نہ پھرین گی اور تابع تمہاری نہوگی بعد اسکی
دونون نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اور پیغمبر خدا کو اوسکی آگاہ کیا
اوس جناب نی عمار کی حق مین دعای خیر کی حق تعالی نی یہ آیۃ نازل کی
قولہ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ
يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنی تمنا کرتی ہین اکثر مردمان
اہل کتاب سی مثل حی بن اخطب اور کعب بن الاشرف فنحاص بن عازورا کہ
پھیرین اونکی اور مثل اونکی تا کہ پھیرین ای مومنون تمکو بعد ایمان تمہاری کی

یعنی چاہتی ہین تمکو کافر کرین از روی حسد کی کہ نبوت محمد کو آئی اور ریاست
یہود ونصاری برطرف ہوئی اور یہہ حسد اونسی ظاہر ہوا بعد ظاہر ہونی حق کی
کہ راہ راست ہی کہ وہ رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور حقیقت قرآن
اور صحت دین اسلام نسبت معجزات اور مدایح کی کہ توریت مین مذکور ہوئی
ہین پس ای مومنین دست بردار ہو اونکی عذاب سی اور جنگ سی اور
باز آو ضرر پہنچانی سی تا وقتیکہ نازل کری خدا حکم اپنی کو درباب قتل یا اخذ جزیہ
مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ آیۃ قتال منسوخ ہوئی کہ سورہ براءت
مین ہی قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور ربیع اور سدی نی کہا کہ ناسخ اس آیت کی یہہ ہی اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ
حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ بدرستیکہ خدا قادر ہی اوپر ہر شی کی جس وقت کہ حکم کیا
خدا نی مسلمانون کو کہ ترک کرو جنگ وغیرہ کو کافرون سی آیۃ ناسخ مین مسلمانونکو
بسبب شدت عداوت یہود وغیرہ کے لہذا مامور ہوئی مسلمان بہ ادای زکوۃ
اور قیام نماز قولہ مَا تُقَدِّمُوا الخ یعنی جس چیز کو پیش کروگی تم واسطی اپنی
نفس اپنی کی اطاعت اور احسان اور عمل نیک سی پاوگی تم ثواب اوسکا
نزدیک خدا سی کہ آمادہ ہی واسطی تمہاری اور بعضون نی کہا ہی معنی تجدوہ
کی حفاظت مین نزدیک خدا کی بدرستیکہ خدا اعمال تمہاری سی آگاہ اور بینا
ہی چنانچہ مروی ہی کہ جو کوئی ایک لقمہ یا ایک خرما صدقہ دیتا ہی خدای تعالی
اوسکو پرورش کرتا ہی کہ مثل کوہ عظیم ہوتا ہی روایت ہی کہ جب سنو لفظ

مبعوث ہوئی شریعت ترسا اور یہود کو نسخ کیا بنا بر آن انہوں نی کمر عداوت
اوس جناب پہ پر باندہی اور رفع او نحضرت مین کوشش کرتی تہی اور کہتی
تہی کہ بہشت مخصوص واسطی ہم لوگونکی ہی اور جو ہماری دین مین نہین ہی بہشت
مین نہ جاویگا خدای تعالی فرماتا ہی قولہ قالوا لن یدخل الجنۃ الا من
کان ھودا او نصاری تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم
صادقین
یعنی کہا یہود اور نصاری نے کہ ہرگز کوئی داخل بہشت نہوگا مگر جو کوئی ہو یہود اور
نصاری یہہ تمنا اور آرزوئی باطل یہود اور ترسا کی کہہ ای محمد جواب مین
اونکی کہ لاؤ تم دلیل اور حجت اپنی اس دعوی پر اگر ہو تم راست گو یعنی یہہ بات
ایسی نہین ہی جو وہ کہتی ہین قولہ بلی من اسلم وجہہ للہ وھو محسن
فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
یعنی آری بہشت مین جاویگا وہ شخص کہ اسلام لایا واسطی رضای الہی کی اور پاک
کیا دل اپنی کو واسطی بندگی خدا کی اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نکیا
اور وہ نیکوکار ہو افعال اور اقوال مین اور بموجب حکم کی بجا لایا پس واسطی
اوسکی ہی اجر و ثواب نزدیک خدا کی اور نہ کچہہ خوف ہی نہ غمگین ہونگی وہ آخرت مین نقل
لکہی ہی کہ ایک جماعت ترسایان نجران مدینہ مین آئی اور علمای یہود اور ترسا نے
بحث اور مناظرہ ہوا عالمہ کہ دانشمند یہود ونکا تہا ترسا کو کہا تم کچہہ نہین ہو اور
انکار نبوت عیسی کیا بعد اسکی ایک ترسائی یہود کو کہا کہ تم کسیی دین مین نہین ہو

عمل نیک نہین کرتی ہو اور انکار نبوت موسی کا کیا حق تعالی نی یہہ آیت بہیجی

وقالت الیھود لیست النصاری علی شیء وقالت
اور کہتی ہین یہود نہیں ہین نصاری اوپر کچہہ چیز کی یعنی دین درست اور کہتی
النصاری لیست الیھود علی شیء وھم یتلون الکتاب
نصاری نہیں ہین یہود اوپر کسی چیز کی یعنی کسی مذہب اور حالانکہ وہ پڑہتی ہین کتاب
کذلک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم فاللہ یحکم
اسیطرح جیسی کہا اون لوگون نی کہ نہیں علم رکہتی ہین مانند قول اونکی پس خدا حکم کریگا
بینھم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون ۞ ومن
درمیان اونکی روز قیامت کے بیچ اوس امر کی کہ تہی وی بیچ اوسکے اختلاف کرتی اور کون شخص
اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ
ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کیا مسجدونکو یہہ کہ یاد کیا جاوی اونمین نام خدا کا
وسعی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا
اور کوشش کی منہدم کرنیمین مسجد کی وہ گروہ نہین ہی واسطی اونکی یہہ کہ در آوین مسجد مین
الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب
مگر ڈرنی والی واسطی اونکی ہی دنیا مین رسوائی اور واسطی اونکی عقبی مین عذاب
عظیم ۞ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ
بزرگ ہی اور واسطی خدا کی ہی مشرق اور مغرب پس جسطرف کہ متوجہ ہو تم پس وہان ہی رحمت

اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ
اللہ کی بدرستیکہ خدا فراخ کرنی والا ہی دانا ہی کہا انہوں نے کر لیا ہی خدا نے فرزند پاک ہی خدا
بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ۝ بَدِيعُ
بلکہ واسطی اوسکی ہی وہ چیز بیچ آسمانوں کی ہی اور زمین کی ہی سب واسطے اوسکی اطاعت کرنی والی ہیں پیدا کرنی والا
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ
آسمان و اور زمین کا ہی اور جسوقت کہ چاہتا ہی کام کو پس اوسکی نہیں ہی کہتا اوسکو
كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا
ہو پس ہو جاتی ہی امر اور کہا اون لوگون نے کہ نہیں جانتی ہیں کسواسطی نہیں کلام کرتا ہمسی
اللّٰهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ
خدا یا لاوی کوئی حجت ہمسی طرحسی کہا اون لوگون نے تھی سابق اونسی مانند
قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝
کہنی اونکی کی مشابہت رکھتی ہیں دل اونکی بدرستیکہ ظاہر کیا ہمنی توحید کو واسطی اوس قوم کی کہ یقین لاتی ہیں
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ
تحقیق بھیجا ہمنی تجھکو ساتھ حق کی بشارت دینی والا اور ڈر دینی والا اور پوچھا نجائیگا اہل
الْجَحِيمِ ۝ وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ
دوزخ سی اور ہرگز نہیں راضی ہونگی تجھسی یہود اور نصاری تاکہ متابعت کرے
مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ
مذہب کی اونکی کہہ بدرستیکہ راہ دکھانی خدا نے نیک وہی راہ راست ہی اور اگر پیروی کریگا تو خواہشات اونکو

بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ
بعد اوسکی جو آیا تجھکو علم سے نہو گا واسطی تیری خدا سی کوئی دوست
وَلَا نَصِيرٍ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ
اور نہیں یاری کرنی والا وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب پڑھتی ہیں اوسکو جو حق ہی اوسکی پڑھنی کا
ع أُولٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝
یہ گروہ ایمان لاتی ہیں ساتھ اوس کتاب کی اور جو شخص انکار کرتا ہی ساتھ اوسکی پس وہی ہیں زیان کار

قوله وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ یعنی کہا یہودیون نے کہ نہیں ہیں گروہ ترسا کسی مذہب پر کہ مستحق ثواب ہوں اور کہا نصاری نے کہ نہیں ہیں یہود کسی مذہب پر کہ رستگاری آخرت ہو درحالیکہ تلاوت کرتی ہیں اور یہودی جانتی ہیں نصاری بجہت قرار دینی زن و فرزند کی واسطی خدا کی باطل پر ہیں اور نصاری بسبب انکار عیسی کی یہودیون کو کافر جانتی ہیں اور کہا اسیطرح مجوس اور مشرکین نے بھی مانند یہود اور نصاری کی پس خدا حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت کو اوس چیز میں کہ جسمیں اختلاف کرتی ہیں حق و باطل سی اور ہر ایک جزای اعمال اپنی پاویگا نقل ہی کہ جب بخت النصر بنی اسرائیل پر غالب ہوا نصرانیون کو جمع کیا اور ہمراہ اونکی تاخت اور تاراج بیت المقدس کو

عمل مین لایا مردونکو اونکی قتل کیا اور عورتون لڑکون کو اونکی غارت کیا اور
بیت المقدس کو ویران کیا قوله تعالیٰ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ
يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ
وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ یعنی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کری مساجد
خدا کو یہہ کہ ذکر کیا جاوی اوس مین نام خدا کا اور کوشش کری خرابی اور ویرانی مساجد
مین مراد بیت المقدس ہی کہ ہر مقام اوسکا مسجد ہی اور بعضی نی کہا ہی کہ مراد
اوس شخص سی طیطوس بن اسپانوس رومی تہا کہ بیت المقدس کو خراب کیا اور
علمای بنی اسرائیل کو قتل کیا اور حضرت ابی عبد اللہ سی روایت ہی کہ مراد اوس سی کفار
سی قریش مین کہ جناب رسولخدا کو منع کیا صلح حدیبیہ مین داخل ہونی مکہ معظمہ اور
مسجد الحرام سی اور مراد خرابی منع کرنا نماز کا اور خارج کرنا مومنونکا اوس مقام سے
بہر تقدیر وہ گروہ مانع ہوتی تہی ذکر خدا سی اور کوشش کرتی تہی انہدام مسجد مین
اور نہین لائق اونکو کہ در آوین مسجد مین مگر در حال خوف کی دست مسلمین سی سوا اسکے
کہ ترسا اور سب کفار طاقت داخل ہونی بیت المقدس کی نہین رکھتی تہی اور یہود
اور سب کفار کو جانی قدرت مسجد حرام کی نہ تہی لوگ سبکو جرات داخل ہونی
مسجد الحرام مین خوف اہل اسلام سی نہ تہی واسطی اہل کتاب کی دنیا اور عقبے
مین رسوائی اور خواری ہی اور غارت اور جزیہ دنیا ہی باین حیثیت کہ لینا جزیہ
کا اونکی ہاتہہ سی ہونہ دست وکیل سی تا کہ موجب زیادتی خواری کا ہو روایت ہی

کہ نہایت رسوائی اونکی زمان خروج صاحب الزمان مین ہی کہ قسطنطنیہ کو فتح کرینگے
اور اونکو قتل کرینگی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ جب آیہ تحویل قبلہ
نازل ہوئی مسلمانون نی مونہہ طرف قبلہ کیا یہود ہی اوپر طعن کرتی تہی اور
عیب جانتی تہی اور نہایت انکار کرتی تہی اوس وقت مین خدا نی یہہ آیہ نازل کیا
قوله تعالیٰ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ یعنی واسطی خدا کی ہی مشرق اور مغرب اور رجوع لاوی اوس مین
مثل خانہ کعبہ اور مکہ اور بیت المقدس کی اور جس جگہہ ہو تم متوجہ ہو تم طرف
قبلہ کی کہ وہی جہت مامور بہا ہی اور تفاسیر دیگر مین ہی کہ مشرکین مومنون کو
مسجد مین جانی سی ممانعت کرتی تہی حق تعالیٰ نی یہہ آیہ نازل کیا وَلِلَّهِ الخ
اور بنا بر اسکی مراد مشرق اور مغرب سے تمام زمین ہی یعنی تمام جگہہ مخصوص خدا کی
ہی پس اگر منع کئی جاو مسجد الحرام سی پس خدا نی سب زمین کو مسجد مقرر کی ہی
کہ ہر مکان مین کہ بطرف قبلہ متوجہ ہو وہی جہت جگہہ سجدہ کی ہی اور بعضی
مفسرون نی یہہ کہا ہی کہ ابتدای اسلام مین مسلمین مختار تہی کعبہ کی طرف نماز
پڑہین یا بیت المقدس کی جانب بعد اوسکی یہہ حکم منسوخ ہوا آیہ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سی اور بعضی کہتی ہین کہ نزول اس آیہ کا مخصوص بواسطہ دعا
اور ذکر نفلی واسطی نماز کی جابر انصاری سی روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک جماعت فوج کو کسی جنگ مین بہیجا تہا ایک شب کو
بسبب تاریکی اور ابر کی سمت قبلہ مین باہم ہا اختلاف واقع ہوا ہر ایک
مطابق عقل متوجہہ ایکطرف ہوئی جب صبح ہوئی اور دیکہا اور ظاہر ہوا کہ قبلہ

منحرف ہوئی تہی بعد اسکی جب مدینہ میں آئی بنا بر اعادہ نماز رسول خدا اسی
ہوی آیہ نازل ہوا اور ہر گاہ کہ حتی الامکان سمت قبلہ کی کوشش کی تہی
نماز ضرور نہیں ہی تمام سمت اور ہر ایک جہت خدا یتعالی کی ہی مدد ہے سکی
حق تعالی مغفرت کرنی والا اور بہت بخشنی والا ہی اور رحمت کرنی والا ہی اسنی
تکلیف و بار انماز پڑہنی کی نہیں دیتا ہی اور روا نا ہی ساتہ مصلحت احوال مسلمانون کی
اور تفسیر صافی میں چند حدیث وارد ہوئی ہین کہ مراد فثم وجہ اللہ سی نماز نفلی ہی
کہ رسول خدا اوسی رو سمت قبلہ پڑہی بعد اسکی حق تعالی مشرکین کی حق میں فرماتا ہے
قولہ تعالی قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ
لَّهُ قَانِتُونَ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن
فَيَكُونُ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
یعنی کہا مشرکون اور ترسایون نی کہ خدا اولاد رکہتا ہی یعنی عزیر اور عیسی و ملائکہ
اوسکی فرزند ہین بنا بر اسکی خدا فرماتا ہی کہ حق تعالی منزہ اور پاک ہی نسبت فرزند سے
یعنی صاحب اولاد ہونی سی بلکہ واسطی اوسکی ہی جو آسمانون اور زمین میں ہی اور
ہر گاہ کہ اہل آسمان اور زمین مخلوق اور مملوک اوسکی ہین از انجملہ عزیر اور عیسی اور
ملائکہ ہین پس یہہ چیزین فرزند نہیں ہو سکتی ہین اسواسطی کہ فرزند جنس پدر سی ہوتا ہی اور
خدا کسی جنس سی نہیں ہی اور جمیع مخلوقات اوسکی فرمان میں ہی اور اطاعت
کرنی میں پیدا کرنی والا آسمانون کا اور زمین کا ہی اور جسوقت کہ چاہتا ہے

موجود کری ایک چیز کو پس جز این نیست کہ حکم کرتا ہی اوسکو کہ ہو پس ہو جاتی ہی
اور ہر گاہ ثابت ہوا کہ وہ سبحانہ تعالی پیدا کرنی والا ہر چیز کا ہی بلکہ موجود بی سابقہ
مادہ اور مدت ایکی پس بتحقیق معلوم ہوا کہ جسم اور جوہر نہیں کہتا ہی اور فرزند کا
ہونا لوازم جسمیت سی ہی کہ مہلت اور مدت اور مادہ چاہتا ہی وہ ان چیزون سی
منزہ اور بی پروا ہی اور ہر گاہ حق تعالی بیان حال اونکی سی اور انکار توحید
سی اور فرزندی سی فارغ ہوا بالفعل عقب اسکی مخالفت اونکی در باب نبوت
بر سبیل عناد فرماتا ہی کہ کہا اون لوگون نی جو جاہل تہی اہل کتاب سی کسواسطی
نہیں گفتگو کرتا ہی خدا ہمسی جسطرحسی کہ فرشتون سی بات کرتا ہی یا جسطرح گفتگو
ہماری باپ دادی سی کرتا تہا اور کسواسطی وحی نہیں بہیجتا تیری باب میں ہمارے
پاس کہ تو پیغمبر اوسکا ہی نہیں لاتا ہی کوئی دلیل تصدیق تیری نبوت پر لیکن یہہ
کلام اونکا از روی عداوت کی تہا ورنہ معجزات اوس جناب کی دلالت
صریح رکہتی تہی تصدیق نبوت پر اور وہ مردمان ہر گاہ نہایت انکار رکہتی
معجزات دیگر ورای معجزات ظاہرہ کی طلب کرتی تہی کہا ایسی طرحسی اون لوگون
نی جو پہلی ان کافرونکی تہی باوجود مشاہدہ کرنی معجزات صریح کی اپنی پیغمبرونسی
معجزہ دیگر طلب کرتی تہی از انجملہ موسی کی یہودی کہتی تہی کہ اپنی خدا کو ہمکو
دکہلا اور نصاری کہتی تہی حضرت عیسی سی کہ دعا کر کہ خدا مائدہ اوپر ہماری
نازل کری کہ ہم لوگ ظاہرا اور آشکارا دیکہین بایکدیگر مشابہت رکہتی ہین قلوب
ان کافرونکی اون کفار سی کہ آگی اونکی تہی در بات تاریکی اور جہل کی اور عناد

کی بدرستیکہ روشن کیا ہمنی نشانہای توحید کو واسطی اونکی جو ارباب یقین ہین
نہ وہ لوگ کہ تابع عناد ہین اور دوہرہ قول مشرکین مین فرماتا ہی قولہ اِنَّا
اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيمِ
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ
هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اَلَّذِينَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُو
نَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ اُولٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
یعنی بدرستیکہ بھیجا ہمنی تجکو ای محمد حق اور براستی درحالیکہ بشارت دینی والا
مومنونکو ثواب عظیم سی اور خوف دہندہ ہی عذاب دردناک سی اور تجہسی مواخذہ
نہین ہی اگر اہل عناد کفر اور سرکشی کرین سوال کیا جائیگا تو قیامت مین اونکی
کہ جو اہل دوزخ سی ہین یعنی تجہسی سوال نکرینگی کہ کسواسطی ایمان نلائی مقاتل
سی روایت ہی کہ ایکروز زبان جناب رسول خدا پر یہہ امر جاری ہوا کہ اگر
خداتعالی واسطی یہود کی ایک دروازہ عذاب کا مفتوح کرتا اور اپنا غضب
اونکو دکہلاتا خوف عذاب سی راہ مستقیم کو اختیار کرتی اور کفر سی باز آتی
لیکن جو کہ پیش ازین بصورت امتحان مطیع اور عاصی معلوم ہوتا بنا بر اسکی حق تعالی نی
فرمایا کہ درباب اہل دوزخ تجہسی سوال نکرونگا مین کہ کیون نہین ایمان لائی کافر
تجہکو رسالت کافی ہی کہ اونکو دین کی دعوت کر اور مجہکو لازم ہی کہ اہل شقاوت
پر عذاب کرون بر رسولان بلاغ باشد و بس بعد اسکی ناامید ہونا رسول خدا کا

قبول کرنی اسلام یہود اور نصاری کی فرماتا ہی کہ ہرگز راضی تجہسی نہونگی یہود اور
ترسا تا وقتیکہ تو مذہب اونکا اختیار نکری اور تجہکو قبول کرنا اونکی مذہب کا
جائز نہین ہی کہہ ای محمد اونسی بدرستیکہ خدا راہ نیک دکہائی کہ دین اسلام
اور وہی راہ درست ہی نہین وہ دین جو بہتر ہی کہ یہود اور نصاری تجہکو دعوت
کرتی ہین اگر پیروی کریگا تو ای محمد اونکی شہوات کی وہی راہ شیطان ہی بعد
دینی علم کی کہ اسلام باطل کرنی والا اونکی مذہب کا ہی نہوگا تجہکو خدا سی کوئی
دوست رہا کرنی والا اور یہہ کلام نسبت پیغمبر خدا سی تعرض محال ہی اسواسطی
کہ وہ جناب ایسی امور سی پاک اور منزہ ہین بعد اسکی ذکر احوال کفار مومنونکا
بیان فرماتا ہی یعنی وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب توریت اوسکو تلاوت کرتی ہین اسکو
جو حق تلاوت ہی بی تغیر اور تبدیل کی مراد عبداللہ بن سلام ہی اور جو تابع اوسکی
کہ وہ ایمان لائی ہین کتاب سی اور جو کافر ہوی اوس کتاب سی پس وہ لوگ
زیانکار دنیا مین قتل و غارت اور جزیہ دینا ہی اور قیامت مین گرفتاری عذاب دوزخ کی

تکملہ نہم در بیان آیات رکوع چہاردہم

اَلَّذِينَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ اٹھارہ حرف ہین مثبات اوسکی نوسی بارہ ہین
کل اوسی نہہ عبارت هُمْ اَهْلُ الْبَيْتِ وَالْقُرْاٰنِ

يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ
ای فرزندان یعقوب کی یاد کرو تم نعمتین میری کو وہ کہ انعام کین نی اور پر تمہاری اوپر

اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ
بدرستیکہ مین نے بزرگی دی تمکو اوپر تمام عالم کے — اور ڈرو تم اوس دن سے کہ نہین عوض ہوگا
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا
کسی کا کسی سے کسی چیز کے ساتھہ اور نہین قبول کیا جائیگا نفس سے کوئی عوض اور نہ نفع دیگا
شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ
کوئی شفاعت اور نہ وہ یاری کئے جائینگے — اور یاد کرا ے محمد جبکہ آزمایش کی ابراہیم کو
رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
خدا نے اوسکی ساتھہ چند کلمات کے پس تمام کیا ابراہیم نے اوسکو کہا خدا نے بدرستیکہ مین کرنے والا ہون تجکو لوگون کے
اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ
پیشوا کہا ابراہیم نے اور بعضی میری فرزندان کو کہا حق تعالی نے نہ پہنچیگا عہد امامت ستمگارون کو
وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا
اور یاد کرا ے محمد جبکہ کردانا ہمنے خانہ کعبہ کو جائے ثواب واسطے لوگون کے اور جائے امن کی اور لو تم
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
جائے قدم ابراہیم — جائے نماز کے — اور عہد کیا ہمنے طرف ابراہیم — اور اسماعیل کے
اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَ
یہہ کہ پاک رکہو گہر ہمارے کو واسطے طواف کرنے والون کے اور جہور رہنے والون کے اور واسطے رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والون کے
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
یاد کرا ے محمد کہا ابراہیم نے اے پروردگار کردان تو اس مکان کو شہر امن کا اور روزی دے

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
اہل اوس شہر کو میوون سے — اوس شخص کو کہ ایمان لاوے اونہین سے ساتھہ خدا کی اور روز قیامت کے
قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ
کہا خدا نے اور جو شخص کہ کافر ہوا پس فایدہ مند کرینگے اوسکو تہوڑا پس مضطر کرینگے ہم اوسکو طرف عذاب
النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ
دوزخ کی اور برا ہے جائے باز گشت اوسکی — اور یاد کرا ے محمد جبکہ اوٹہاتے تہے ابراہیم نے دیواریں
مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
خانہ کعبہ کی — اور اسمعیل نے بہی اور کہا انہون نے ای پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے بدرستیکہ تو
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ
شنوا اور دانا ہے — ای خداوند ہمارے کردان ہم دونون کو مسلمین سے واسطے تیرے اور
مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ
بعضی فرزندان ہمارے سے ایک گروہ خالص واسطے تیرے اور دکہلا ہمکو جاے حج ہماریکو اور
تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ رَبَّنَا
قبول کر توبہ اوپر ہمارے تحقیق کہ تو ہے قبول کرنے والا توبہ کا اور رحم کرنے والا — ای پروردگار ہمارے
وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ
اور کردان بیچ انہین کے ایک رسول انہین سے کہ تلاوت کرے اوپر انکی آیات تیری کو
وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ
اور سکہلاوے انکو قرآن کو اور دانائی کو اور پاکیزہ کرے انکو

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
تحقیق کہ تو غالب ہی ایسا کہ دانا ہے

ع۵ قع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَ
لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ
رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ یعنی ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت
میری کو کہ انعام کیا مینی اوپر تمہاری بدرستیکہ بزرگی دی مینی پدران تمہاریکو اوپر تمام
عالم کی پس شکر نعمت کرو اور کفران نکرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ رسول برای
ایمان لاوٴ اور ڈرو تم عذاب اوس روز سی کہ جسمین اوسکی سی کفالت نکریگا کوئی
کسی کے کچھ عذاب سی اور قبول نکیا جائیگا کسی سی عدل یعنی وہ چیز کہ بعوض اوسکی
عذاب نکرین یا وہ چیز کہ اپنی کو اوس عذاب سی بچاوی اور فائدہ نکریگا کسی نفس کو
شفاعت کرنا کسیکا اور نہ وہ سب یعنی کافر یاری کیے جاوینگی بیچ دفع عذاب کی
اونکو فائدہ نکریگی یاری یار کی اور ہر گاہ کہ یہہ آیہ اول قصہ یہود اور نصاری مین
مذکور ہوا اور آخر مین بہی مکرر ہوا لہذا مبالغہ شکر گذاری نعمت مین اور خوف دلانا
کفران نعمت سی بہ تکرار ہوا اور بعد ذکر موسی اور رحمت اوسکی کی بیان قصہ
ابراہیم کا کرتا ہی کہ جد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ اور تمام بنی اسرائیل مین یاد کر
ای محمد اوسوقت کو کہ آزمایش کی یعنی تکلیف کی ابراہیم کو پروردگار اوسکی نی

بچند کلمات کو یعنی با وامر ونواہی کی پس ابراہیم بجالائی اون سبکو جسطرح کی حکم خدا کا تہا
اور مراد کلمات سی افعال حج ہین اور علی بن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین تحریر کیا ہی کہ
مراد کلمات سی یہ احکام ہین پانچ علاقہ سر سی رکہتی ہین ایک یہہ ہی کہ فرق کرنا
موی سر کو واسطی مسح کی اور شارب لینا اور مضمضہ کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور
مسواک کرنا اور پانچ علاقہ جسم سی رکہتی ہین ختنہ کرنا اور زیر ناف لینا اور موی زیر
بغل لینا اور ازالہ موی کرنا اور استنجا اور بہتر یہہ ہی کہ مراد کلمات سی تمام طاعتین عقلیہ
اور شرعیہ ہون بہر تقدیر ہر گاہ ابراہیم نی اون کلمات کو با تمام پہونچایا کہا خدا
نی متابعت فرمان بجالایا تو تحقیق کرنی والا ہون مین تجہکو واسطی آدمیونکی پیشوا کہ
سب صلحا تجہی تیری اقتدا کرین اور یہہ کہ حق تعالی نی ہمارے پیغمبر کو فرمایا اتبع
ملت ابراہیم اور امت مرحومہ مامور ہوئی کہ ملت ابراہیم کی واسطی فاکر نیکی ساتہ
اوس عن کی ہی جسوقت ابراہیم کو بشرف امامت ممتاز کیا کہا ابراہیم علیہ السلام
نی ساتہ حق تعالی کی کہ بعضی فرزندان میریکو بہی امام کر کہا حق تعالی نی بیچ جواب کی
نہین پہونچا ہی کہ عہد امامت ستمگار یعنی عاصی اور گنہگار و نکو ذریت تیری کی سی
امامت عطا نکرونگا بلکہ صالحون اور متقیونکو عنایت کرونگا اور یہہ آیہ دلیل ہی
عصمت انبیا اور ائمہ کو اور ہر گاہ کہ والد ماجد اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہ
نی کتاب عماد الاسلام مین کلمات چند کہ متعلق بتوحید ہین آیت کہ تہی اور ذکر او نکا
اس مقام مین مناسب ہی لہذا وہ کلمات مذکور ہوتی مین بزبان ہندی اور وہ
کلمات یہہ ہین کہ روایت کی ہی جزوی محمد بن موسی نی اسناد خود عبد اللہ بن

مستودی کہا اونسی فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ منتہی ہوئی دعا ابراہیم کی
طرف میری اور علی کی اور کسی نی ہم دونوں سے سجدہ نہین کیا کسی بت کو پس حق تعالی نی
مین نے پس مجھکو نبی اور علی کو وصی اور یہ حدیث ابن مغازلی شافعی نی بھی روایت کی
ہی بنا بر اسکی دلالت کرنا اس آیہ کا امامت علی بن ابیطالب پر باضمیمہ حدیث
مذکور کی روشنترین دلالت ہی ہر چند کہ فضیلت علی بن ابیطالب علیہ السلام
پر بھی آیہ دلالت کہتا ہی لیکن اول اوضح ہی اسواسطی کہ مراد قول نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کہ دیا علی کو وصی یہہ ہی کہ علی کو منصب امامت عطا کیا ازین جہت کہ
ابراہیم نی سوال کیا و من ذریتی بعد فرمانی خالق کی انی جاعلک للناس اماما
یہی مقابلہ نبوت اور وصایت مین معلوم ہوتا ہی بسبب اسکی جناب نبوی نی
فرمایا کہ دیا مجھکو نبی اور علی کو وصی پس اگر وصی معنی امامت نہو مقابلہ نبوت کا
با وصایت بخوبی جلوہ نہین ہوتا انتہائی کلام اور اسی روایت سابقہ سی معلوم ہوا
کہ جسنی سجدہ صنم کو کیا ہو وہ قابل خلافت اور امامت نہین ہوتا اور اسی ثابت ہوتا ہے
کہ خلافت خلفا کی باطل تھی کہ سجدہ وکرنا اونکا قبل اسلام ثابت ہی اور بعض نے
بنا بر پاس خلفا کی معنی ظالمون کے کافرون کہی ہین ہر چند یہہ مفہوم نکیا کہ یہہ احتمال [illegible]
یا روایت سابقہ نہین کہتا ہی بلکہ تجاہل اس روایت سی کیا ہی اور بنا بر اسکی کہ
دروغ گو را حافظہ نباشد [illegible] تفسیر آیہ فقد [illegible] مومنین [illegible] تحریر کیا ہے
کہ جملہ دس مسائل سی کہ علی بن ابیطالب نی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار
کیا تھا ایک یہہ ہی کہ حق کیا ہی جناب نبوی نی فرمایا کہ اسلام [illegible]

ولایت ہی جسکا انتہی اونکی طرف تیری ہو پس معلوم ہوا کہ ولایت خلفا باطل تہی
اور جبکہ ولایت علی بن ابیطالب کی طرف منتہی ہوی حق تہی قولہ تعالی وَاِذْ
جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ
فَاُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهُ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
یعنی اور بھی یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اوس وقت کو کہ کیا ہمنے خانہ کعبہ کو بازگشت واسطے
مردمانکی یا موضع ثواب اونکی ہی کہ مراد حاجیان ہین کہ ہر سال ساتھ اوسکی رجوع
کرین اور ثواب بحساب پاوین اور جائے پناہ قتل سی اور عذاب سی کسواسطی کہ
حج اور عمرہ موجب مغفرت گناہ ہی اور لوائی مومنون بعد پہچان شرف احرام کی
مقام ابراہیم کو کہ منسوب ہی ساتھ ابراہیم کی جگہہ نماز کی جابر سی روایت ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ طواف حج سی فارغ ہوئی متوجہ مقام ابراہیم کی ہوئی اور
دو رکعت نماز اوس موضع مین ادا کی اور یہی آیہ کو پڑہا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی
اور یہہ آیت دلالت رکھتی ہے استحباب پر کہ نماز فریضہ بھی مقام ابراہیم مین ادا کرے اور وہ مقام
ابراہیم موضع ہی کہ بیچ اوسکی ایک سنگ جلا ہی کہ نشان قدمہای آنحضرت کا ہے
اور عہد کیا ہمنی ساتھ ابراہیم اور اسمعیل کی کہ پاک کرو گھر ہمارے کو بتون سی اور انواع
نجاسات سی اور معاصی سی اور اوس چیز سی کہ لائق نہو واسطی طواف کرنی والونکے

اور واسطی رہنی الوںکی اور واسطی سجن کرنی والوںکی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نازل کرتا ہی
مین ایک سو اور بیس جزو رحمت کی کعبہ مین نازل کرتا ہی ساٹھہ واسطی طواف کرنی والوںکی
اور چالیس واسطی نماز پڑہنی والوںکی اور بیس واسطی نظر کرنی والوںکی ہر گاہ کہ خانہ کعبہ
اوس مقام مین واقع ہوا کہ آب و گیاہ سی بعید ہی تہا موجب اضطرار طلبیان تہا
حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نی وسعت رزق چاہی چنانچہ حق تعالی نی ذکر فرما
دیا و کرای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم نی یعنی دعا کی کہ ای پروردگار میری اس
مکانکو واسطی تیری گہر بنایا ہی مینی شہر پناہ قحط سی و مسخ وغیرآن سی اور انواع
عذاب سی ور روزی دی اہل اس شہر کو انواع ثمرات سی بنا بر اسکی حق تعالے
نی دعا اونکی قبول کی اور حکم کیا جبرئیل کو کہ ایک دیہہ کو دیہات فلسطین سی کہ بہت
سبز اور مزروع تہا اوکہاڑکی مکہ مین لائی اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کی طواف دیا
سر راہ مرحلہ نصب کیا اور اسی واسطی دیہہ کو طائف کہتی ہین اور ثمرات وہانکی
اہل مکہ کی تصرف مین آتے ہین بعد اسکی حضرت ابراہیم نے بیچ روزی کی ساتہہ مومنین کے
تخصیص فرمایا کہ کہا کہ روزی دی اوسکو جو ایمان لایا ہو ساتہہ اوسکی کہ ساکن ہو
اس شہر کا ساتہہ خدا کی اور ساتہہ روز واپسین کی کہ قیامت ہی کہا حق تعالی نی
بیچ جواب اوسکی کہ روزی مومنین کو دنیا ہون مین اور جو کوئی کہ کافر ہووی بس برخوردار
کیا مینی کافر کو بہر وری تہوڑی پاس مضطر کیا مینی اوسکو اور ساتہہ عجز و بیچارگی
کی کہینچا مینی اوسکو طرف عذاب دوزخ کی اور بد بازگشت ہی دوزخ کے
قولہ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ
اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
اور بہی یاد کرای محمد اوس وقت کو کہ اوٹہایا ابراہیم نی بنا اور آثار خانہ کعبہ کی
اور اسمعیل بہی مشارکت پدر اپنی کی خانہ خدا کو تعمیر کرتی تہی چنانچہ منقول ہی کہ
حضرت اسمعیل سنگ جمع کرتی تہی اور حضرت ابراہیم کی ہاتہہ مین دیتی تہی تا ایکہ
بنای کعبہ طیار ہوین اسواسطی کہ اسمعیل علیہ السلام کو مہارت کار بنا مین تہی اسی سبب سے
سند بنا کی منسوب انسی ہوئی اور ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین سی مروی ہی کہ آدم
علیہ السلام نی بنا کعبہ کی کی ہر گاہ کہ زمانہ بہت گذرا ویران ہوا حق تعالی نی ساتہہ
ابراہیم کی امر کیا تا موافقت اسمعیل کی تجدید بنا کی کی جب اسکو تمام پہنچایا کہا انہون نی
کہ ای پروردگار میری قبول کر ہمسی خیر کو بدرستیکہ تو شنوا ہی دعا کا اور دانا ہے
ساتہہ نیتہای کی ای پروردگار ہماری کر ہمکو اسلام لانی والو نسی اور کر بعضی فرزندان ہمارے
گروہ ایک کو گردن نہندہ او فرمان لیجانی والا تیرا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
مروی ہی کہ مراد ذریت ہاشم بن عبد مناف ہی اور دکہلا ہمکو اون جگہونکو کہ بجا لاوین
افعال حج کو جیسی کہ میقات احرام ہی اور عرفات واسطی وقوف کی اور منی واسطے
قربانی کے اور قبول کر توبہ ہماری معلوم ہو کہ توبہ پیغمبران از راہ خضوع اور خشوع
کی ہی اور نہی غفلتی کرنا سوائی خدا کی جو ہی اور بالکل توجہ کرنا ساتہہ خدا کی ہر دستیکہ
تو ہی ہی بڑا قبول کرنی والا توبہ کا گنہکارونکی اور بخشنی والا نافرمانی کرنی والو نکا
قولہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞ یعنی ای پروردگار ہماری مبعوث کر درمیان
اونمین اولاد کی رسول کو اونہین مین سی تا موجب بزرگی ہیر کا ہو حق تعالی نی دعا
حضرت ابراہیم کی قبول کی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کی بہیجا
اور سوائی انحضرت کی کوئی ذریت ابراہیم اور اسمعیل سے پیغمبر نہین ہوا تہا ہوا سفلی
کہ اور انبیا سی بنی اسرائیل کہ حق تعالی نی بہیجی تہی نسل اسحاق کی تہی اور قول انحضرت کا
ہی انا دعوة ابی ابراهيم اشارہ طرف اسکی ہی یعنی اثر دعائی پدر اپنی ابراہیم
کی ہون کہ خدا سی درخواست کی تہی یتلوا علیهم صفت رسول ہی کہ پڑہی اونپر آیات
کتاب تیری کو ساتہہ نشانی وحدانیت کی اور سکہلائی اونکو قرآن اور دانائی کہ تا تہم
اونکی نفوس کمال پاتی ہین معرفت احکام شریعت سی اور پاکیزہ کری اونکو شرک اور
عصیان سی بسبب شرائع احکام کی بدرستیکہ تو ہی ہی غالب کہ ہرگز مغلوب نہین ہوتا
اوس سی کہ ارادہ کری تو اور دانا ہی اور استوار کاری تو یعنی جو کہ تو کرتا ہی سب موافق
حکمت کی ہی روایت کی ہی کہ عبداللہ بن سلام سلیمہ و مہاجر کو کہ پسران برادر اوسکے
کی تہی طرف دین اسلام کی دعوت کی اور کہا کہ جانتی ہو صفت محمد کی کہ توریت مین
تحریر ہی کہ پس اسلام لایا اور مہاجر نی انکار کیا یہ آیہ یعنی جو کہ بعد اسکی مذکور ہی نازل ہوتی

تکملہ دہم بیچ بیان آیات رکوع پانزدہم ہی

بِكَلِمٰتٍ یہ حرف ہین زبر اونکی جا رسی ترانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی بعد عبارت
پیدا ہوتی سے بِالنَّبِيِّ وَوَصِيَّةِ وَاٰبَائِهَا
وَالْحَسَنَيْنِ

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْرٰهِيمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ
اور نہین کوئی ہو منہ پہیرتا ہی دین ابراہیم سی مگر وہ شخص کہ جاہل ہو نفس اپنی کا
وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
اور البتہ تحقیق کہ مقبول کیا ہمنی ابراہیم کو بیچ دنیا کی اور تحقیق وہ بیچ آخرت کی البتہ
الصّٰلِحِينَ ۞ اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ
نیکو نسی ہے یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم کو پروردگار اوسکی نی طاعت کر کہا ابراہیم نی طاعت کی مینی واسطے پروردگار
الْعٰلَمِينَ ۞ وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ
عالمون کے اور وصیت کی ساتہہ اوسی طاعت کی ابراہیم نی فرزندان اپنی کو اور یعقوب نی بہی
يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
کہ ای فرزندان میری ہر بدرستیکہ خدا نی اختیار کیا واسطی تمہاری دین کو پس مرو تم مگر در حالیکہ تم
مُسْلِمُونَ ۞ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ
مسلمان ہو آیا تہی تم حاضر وقتیکہ آئی یعقوب کو
الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا
موت وقتیکہ کہا یعقوب نی فرزندان اپنی کو کہ کس چیز کی عبادت کرو گی تم بعد میری کہا اونہون نی
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرٰهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ
عبادت کرینگی ہم خدا تیری کی اور خدا پدران تیری کی کہ وہ ابراہیم ہی اور اسمعیل
وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۞ تِلْكَ اُمَّةٌ
اور اسحاق اور وہ خدای یگانہ ہی اور ہم واسطی اوسکی فرمان دار ہین یہ جماعت گروہ تہی

قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ

تحقیق گذر چکی ہی واسطے اوسکے ہی جو کچھ کسب کیا اوسنے اور واسطے تمہارے ہی جو کچھ کسب کیا تمنے اور نہ سوال کیے جاؤگے

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى

اوس چیز سے کہ تھے عمل کرتے وے اور کہا اونہوں نے اہل کتاب نے ہو جاؤ تم یہودی یا نصرانی

تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ

تا ہدایت پاؤ تم کہہ تو اے محمد بلکہ پیروی کرینگے ہم ابراہیم کی درحالیکہ راست تھا اور نہ تھی ابراہیم

الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا

مشرکوں سے کہو تم اے مسلمین کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی طرف ہمارے

وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق اور یعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

اور سباط کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ دی گئی موسی اور عیسی کو اور ساتھ اوس چیز کے کہ دی گئی انبیا

مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

جانب رب اپنے سے نہیں جدائی ڈالتے ہیں درمیان کسی کے اونمیں سے اور ہم واسطے اوسکے فرمانبردار ہیں

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا

پس اگر ایمان لاویں اہل کتاب اوس چیز کی کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکی پس تحقیق ہدایت پاوینگے اور اگر پھر جاویں

فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ

پس سوای اسکے نہیں کہ وے بیچ تنازع حق کے ہیں پس قریب ہی کہ کفایت کریگا تجھکو اونسے اللہ اور وہ سننے والا

الْعَلِيْمُ ۝ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً

دانا ہے دین خدا اور کون ہی نیکوتر خدا سے از روی دین کے

وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا

اور ہم واسطے اوسکے عبادت کرنے والے ہیں کہہ تو اے محمد کیا خصومت کرتے ہو تم ہم سے بیچ دین اللہ کے اور وہی رب ہمارا

وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ

اور رب تمہارا اور واسطے ہمارے ہیں عمل ہمارے اور واسطے تمہارے عمل تمہارے اور ہم واسطے اوسکے خالص ہیں

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

آیا کہتے ہو تم بدرستیکہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور

يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى

یعقوب اور فرزندان اوسکے تھے یہودی یا نصارے

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً

کہہ اے محمد آیا تم دانا تر ہو یا خدا اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ چھپاوی گواہی کو

عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہ نزدیک ہے اوسکے خدا سے اور نہیں ہے خدا غافل اوس چیز سے کہ عمل میں کرتے ہو تم

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا

یہ جماعت قوم ہیں کہ تحقیق گذر گئی واسطے اوسکے ہے جو کچھ کہ کسب کیا اونہوں نے اور واسطے تمہارے ہے جو کچھ

ع۱۶ كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

کسب کیا تمنے اور سوال کئے جاؤگے تم اوس چیز سے کہ وہ عمل کرتے تھے

قوله ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه ولقد
اصطفيناه في الدنيا وانه في الآخرة لمن الصالحين واذ قال له ربه
اسلم قال اسلمت لرب العالمين ووصى بها ابراهيم بنيه
ويعقوب يا بني ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا و
انتم مسلمون يعنی اور کون ہی کہ مونہہ پہیرتا ہی یعنی کو جاوی و کردان نہین ہوتا ہی
دین ابراہیم علیہ السلام سی مگر وہ کہ سبک اور خوار کری اپنی نفس کو یعنی نادان
ہوا اپنی ذات سی کہ فکر نہ کی اپنی دل مین پس قائم مقام جہل کی سفہ کو بیان کئے
گویا تقدیر یہی کہ سفہ فی نفسہ تہا فی کو حذف کیا اور ہر آئینہ برگزین کیا ہمنی
ابراہیم کو اس سرائی فانی مین بخشش یا جوانمردی کی یا بشرف پیغمبری یا بزیادتی
بندگی یا بطاعت یا بصفت خلت اور دوستی کی یا بنائی خانہ کعبہ کی اور عقبی مین
نیکو کارونسی ہی اور بصفت صلاحیت آراستہ ہی ور جو شخص ایسا ہوا وسکی مذہب
سی جو کوئی پہر جاوی تحقیق وہ نادان ہوا اور اپ کو ذلیل اور خوار کیا اور پہر ابراہیم
علی نبینا وعلیہ السلام کی تعریف مین خدا فرماتا ہی اور یاد کرای محمد جسوقت کہا
ابراہیم سی اوسکی پروردگار نی کہ تسلیم کر جو کچہ کہ واقع ہو قضا اور قدر سی کہا
ابراہیم نی قبول کیا مینی واسطی پروردگار کی تا اینکہ جو کچہ چاہی فرماوی اور میرے
حق مین حکم جاری کری اور وصیت کی ابراہیم نی وقت وفات اپنی بیٹونکو کہ پہری
کر مذہب اسلام کی اور التزام کر و اوسکا اور یعقوب علیہ السلام نی بہی یہی وصیت کی
اپنی فرزند دوازدہ گانہ کو بدرستیکہ برگزیدہ کیا واسطی تمہاری دین اسلام کو حق تعالی نے

پس چاہیی کہ نہ مرو تم مگر درحالیکہ ہو مسلمان یعنی اوپر دین اسلام کے اور مت مرو تا وقتیکہ
کہ موت آوی اور عطف یعقوب کا لفظ ابراہیم پر ہی یعنی وصیت کی ساتہ اوس
الطاعت کی یعقوب نی بہی بابین وجہ کہ یا بنی اور ضمیر بہا کی کہ وصی بہا مین ہی راجع جانب
ملت کی ہی یا بطرف کلمۂ اسلام کی کہ قال اسلمت سی ہی معلوم ہوتا قوله ام کنتم
شهداء اذ حضر يعقوب الموت اذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي
قالوا نعبد الهك واله آبائك ابراهيم واسمعيل واسحق
الها واحدا ونحن له مسلمون تلك امة قد خلت لها ما
كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا
يعملون وقالوا كونوا هودا او نصارى تهتدوا قل
بل ملة ابراهيم حنيفا وما كان من المشركين
بعد ازان حق تعالی بر سبیل انکار خطاب اہل کتاب سی کرتا ہی یعنی آیا تہی تم وقت
وفات یعقوب کی حاضر کہ وصیت کی اپنی بیٹونکو اور یہہ لفظ ام کی استفہام انکاری کی
یعنی نہی تہی تم موجود وقت وصیت کی پس کس جہت سی تم ادعا کرتی ہو کہ وصیت اوسکی
دین یہود کی تہی پس بجہت زیادتی توضیح حق تعالی فرماتا ہی کہ تعین ہی کہ تم حاضر نہی
وقتیکہ کہا یعقوب علیہ السلام نی فرزندونکو کہ کسکی پرستش کروگی بعد میری غرض یعقوب کی یہہ تہی کہ
انسی عہد و پیمان لین دین اسلام کی فرزندون نی جواب مین کہا عبادت کرینگی ہم
خدا کی اور خدای آباء تیری کی کہ وہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق ہین اور وہ خدا یکتا ہی
اور الہا واحدا بدل ہی الہ آبائک سی یا منصوب ہی بتقدیر یرید کی ای ارید کہ اللہ الہا

واحد اتیعنی ارادہ کرتی ہین ہم ساتہہ پدران تیری کی کہ وہ خدا یکتا ہی اور ایک ہی اور ہم
اوسی خدا کی واسطی گردن جہوکانی والی اور فرمان برداری کرنی والی ہین مخفی نہ رہی کہ
ابراہیم کو باوجود اسکی کہ وہ جد یعقوب تہی ذریت یعقوب نی اونکو زمرۂ آبا مین
داخل کیا ازین جہت جد کا حکم پدر کا ہی اور اسیطرح عم اسمعیل کو کہ یعقوب کی چچا تہے
اسواسطی کہ عرب مین عم کو پدر کہتی ہین اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ آزر بتتراش کو حق تعالی نی
پدر ابراہیم کہا حالانکہ آزر بتتراش چچا ابراہیم علیہ السلام کا تہا یہہ جماعت یعنی ابراہیم
اور یعقوب اور اولاد اونکی ایک گروہ ہی کہ گذر گئی واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ کیا اونہوں نی
اور واسطی تمہاری ہی وہ چیز کہ کرتی ہو تم بہی اور ہر ایک اونسی اور تمسی اوپر کردار
عمل کی جزا پاویگا اور نہ سوال کئی جاؤگی تم اوس چیز سی کہ تہی وہ عمل کنندگان
اونکی برائیونکی سبب تمپر عذاب ہوگا اسیطرح سی اونکی نیکیونکی باعث سی ثواب تمکو
نملیگا اور یہودیونکا عقیدہ یہہ تہا کہ اولاد کو بسبب عبادت بزرگون کی ثواب ملیگا
اور بکفر سی بزرگونکی عقاب ہوگا حق تعالی اونکی رد قول کا اس آیت سی فرماتا ہی
کہ ابن صوریانی با جماعتی از یہودان پیغمبر خدا اور صحابونسی کہا کہ راہ راست راہ
یہودیونکی ہی سزاوار ہی کہ مذہب یہودیونکا اختیار کرو اور نصاری کہتی تہی کہ
مذہب نصاری اختیار کرو تا راہ ہدایت پاؤ خدا فرماتا ہی کہ کہہ ای محمد جواب مین
کہ البتہ نہین ہی بلکہ عبادت کرینگی ہم مذہب اسلام کی کہ وہ مذہب ابراہیم علیہ السلام
درحالیکہ راہ راست اوسی سی پاوین کسواسطی کہ اوس دین کا خالص ہی دینہای باطل سی اور نہ تہی
وہ شریک کرنی والی ذات خدا مین یہہ کنایہ ہی اہل کتاب سی کہ یہود عزیر کو کہتی

ہین کہ وہ فرزند خدا کا ہی اور نصاری عیسی کو خدا قرار دیتی ہین باوجود اسکی
دعوی کرتی ہین کہ ہم تابع دین ابراہیم ہین قولہ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا
أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ
مُسْلِمُونَ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ یعنی کہو ای صاحبان ایمان جواب مین یہود
اور نصاری کی کہ تمکو اپنی مذہب کی دعوت کرتی ہین کہ ایمان لائی ہین ہم ساتہہ
خدا کی اور اوس چیز سی کہ بہیجی گئی طرف ہماری کتب از معجزات کی اور وہ چیز کہ
نازل کی گئی ہی طرف ابراہیم کی کہ وہ بیس صحیفی تہی اور اسمعیل اور اسحق ساتہہ
کہ فرزندان اوسکی سی ہین اور ساتہہ یعقوب کی اور ساتہہ اسباط کی کہ فرزندان
یعقوب ہین اگرچہ صحیفی ابراہیم پر نازل ہوئی تہی اونکی اولاد پر نہین آئی تہی
لیکن چونکہ وہ سب عمل کرتی تہی اوسپر گویا کہ اونپر نازل ہوا اور اسیطرح کہ قرآن
بہی گویا ہمپر نازل ہوا اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی موسی اور عیسی کو
یعنی توریت و انجیل اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی اور پیغمبرونکو کتب از معجزات
سی اونکی پروردگار کی طرف سی نہین فرق کرتی ہین ہم کسیمین اونہون سی
مثل یہود کی کہ تفاوت کرتی ہین کہ بعضی کا ایمان لاوین اور بعضی کا نلاوین اور
لفظ احد کی معنی جماعت ہی اسواسطی درست ہوا لانا لفظ بین کا اوپر احد کی اور ہم

خدا کی اطاعت کرنی والی ہین پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاری جسطرحسی جناب
اور انصار ایمان لائی ہین یعنی ساری کتابون اور پیغمبرون کا براہ حق ہین اور خدا کی
طرف سی ہین تحقیق ہدایت پائی انہون نی اور اگر رو گردان ہوئی ایمان سی تو بس خصومت
اور نزاع مین ہین خدا کی ساتہہ بعد اسکی واسطی تسلی مومنون کی خوش خبری دیتا ہی
حضرت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ دشمنونکی نزاع اور خصومت سی اندیشہ کر
قولہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ صِبْغَةَ
اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ
أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ
قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُونَ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ
یعنی قریب ہی کہ حق تعالی باز رکہی اور حفاظت کری تیری شر اور فساد یہود
اور نصاری سی اور سبہونکو ذلیل اور خوار کری اور خدا سننی والا ہی گفتگو ہی
صاحب ایمان اور کفار کو اور اقرار اور انکار اونکی سی اور واقف ہی عقیدہ
دونو گروہ سی روایت کی ہی یہودی بالکل متابعت رسول خدا سی پہر گئی تہی
اور ترسا ئے بہی برخلاف کر کی مسلمانونسی اپنی بزرگی کرنی لگی کہ واسطی جتانی
جسنہ سی منقول ہی کہ نصاری مولود اپنی کو آب زرد مین غوطہ دیتی تہی اور اوسکی

آب کو معمودیہ نام رکہا تہا اور اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ آب پاک کنندہ مولود کی ہی
اور اسکو قائم مقام ختنہ کا جانتی تہی اور یہودی خلاف رنگ نصرانی مولود کو بہی
غوطہ دیتی تہی حق تعالی نی واسطی رد اونکی کہا صبغة اللہ الخ یعنی ای مسلمانو جواب مین
رنگ کیا ہی ہمکو خدا نی ایسی رنگ سی کہ جو نزدیک اوسکی ہی اور یہہ رنگ فطرت
خدا کی ہی کہ اوپر اوسکی لوگونکو پیدا کیا ہی اسواسطی کہ پیدا ہونا اوپر اسلام کی زیور
انکا ہی جسطرحسی کہ رنگ زیب جامہ ہی اور یا مراد صبغہ سی ہدایت ہی یعنی ہدایت
کی ہمکو خدا نی ساتہہ حجت اپنی کی یا مراد تطہیر قلوب ہی یعنی پاکیزہ کیا ہی ہمکو ساتہہ
اوس پاکیزگی کی کہ جانب خدا سی ہی باعتبار دین کی آئی ہین یا دین اللہ اور کون ہی
نیکو تر خدا سی از روی شعار ملت و علامت دین و پاک کرنا نجاسات شرک سی مراد
یہہ کہ کوئی دین بہتر دین اوسکی سی نہین ہی اور اس جگہہ صبغہ مصدر موکد ہی کہ منصوب
آمنا باللہ سی ہی اور ہم اوسی خدا کی پرستش کرنی والی ہین یہہ کنایہ ہی مشرکونسی کہ ہم
شریک خدا کی ذات مین نہین لاتی ہین جیسا کہ تم شرک لاتی ہو منقول ہی کہ یہود اور
نصاری اس بات سننی سی بہت پیچ وتاب مین آئی اور کہنی لگی کہ ہمکو بزرگی خدا کی
فرزند ہونی کی ثابت ہی ہم بہتر ہین مسلمانونسی لہذا حق تعالی نی پیغمبر کو فرمایا کہ
ای محمد اونکی جواب مین کہ اتحاجوننا الخ یعنی آیا خصومت اور جدال کرتی ہو
دین خدا مین یا دعوی بہتری اور فضیلت کا کرتی ہو ہمسا حق مین طرف اپنی حالانکہ
وہ پروردگار ہمارا اور تمہارا ہی اور عداوت نہین ہی اوسکو کسی قوم سی وہ سبحانہ
تعالی اوپر کار تمام عالم کا ہی پس عبادت اوسکی واجب ہی اور معبود ہونا اسکا

ہی اونکی کہ اوڑادہو واسطی ہماری ہی جزا اعمال کی اپنی کی اور واسطی تمہاری ہی جو اعمال
تمہاری کی ہی اور ہم خالص ہین اعتقاد اور ایمان اور بندگی مین اور تم لوگ نہین ہو
اَمْ تَقُوْلُوْنَ ابی بکر نی ساتہہ یاء تحتانی کی پڑہا ہی اور ابو حفص نی تاء فوقانی
سی پڑہا ہی اور لفظ ام کی اس مقام مین مقابلہ ہمزہ تہا جو نہ کی ہی یعنی ایا کہتی ہو تم اے
یہودان و ترسایان کہ بدرستیکہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور بارہ فرزندان یعقوب کی
پیغمبر اور پیغمبر زادی مین یہودی یا نصرانی تہی اونکی رد کرنی کو خدا فرماتا ہی کہ تو کہو
ای محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بطور ملامت کی کہ آیا تم واقف زیادہ ہو دین پیغمبرونسی
یا خداوند تعالی کہ جسنی انکو پیغمبری بہیجا تہا اور خدا تعالی نفی اور انکار ان دونو کا
جائی دیگر مین کرتا ہی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا پس تم
کیونکر یہودی و نصرانی ہونیکا اونکی حکم کرتی ہو اور کون بڑا ستم کرنی والا ہی اوپر
نفس اپنی کی اوس شخص سی کہ پوشیدہ کری گواہی کو کہ کتاب خدا سی ثابت ہوئی
ہو مطابق کتاب سی یہود و نصاری مین اور حق تعالی غافل نہین ہی دمین خبر کے
کہ تم اوسکو کرتی ہو مثل پوشیدہ کرنی گواہی کی تصدیق نبوت محمد صلی اللہ علیہ والہ
سی اور پوشیدہ کرنی گواہی کی سبب سی خدا انکو اوسکی مکافات دیگا اور وہ جماعت
مذکور اس جہان سی کوچ کرگئی مین جو اعمال اوس جماعت نی کیا اونکی واسطی ہی
اور جو افعال تمنی کی جزا اوسکی ہوافق تمہاری کی اور اونکی افعال تمسی پوچھی نجائینگی
اور یہہ تکرار واسطی مبالغہ کی ہی تکملہ یازدہم بیچ بیان
ایات رکوع شانزدہم الاول ... مُسْلِمُوْنَ

چودہ حرف ہین بینات اوسکی سات سی انچاس مین نکلی اوسی یہہ عبارت
بولایة علی وصی الاحمد قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
چھتیس حرف ہین بینات اوسکی ایکہزار چارسی ... مطابق اوسکی عبارت ہے مولی
ما عنی بذٰلک الا علیا ولی اللہ وام ابیہا الحسنین فَاِنْ اٰمَنُوْا
اٹہہ حرف ہین بینات اوسکی پانسی مین نکلے اوسی یہہ عبارت
یعنی هؤلاء الناس اجمعین بمثل ما آمنتم به
تیرہ حرف ہین بینات اوسکی پانسی بائیس مین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی
عنی علیا وام ابیہا والحسنین ایضا عنی علیا وام ابیہا بنیہما الطاہر
وان تولوا اٹہہ حرف ہین بینات اوسکی تین سو سالیس ... مین نکلی موافق اسکے
یہہ عبارت یعنی لاناس کلہا صبغة الله آٹہہ حرف ہین برابر
ایکہزار پانسی اٹہاون مین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہین ولاء
محمد نبی اللہ وعلی الہادی وعترتہما ایضا صبغة الله
اٹہہ حرف ہین برابر اوسکی ایکہزار پانسی اٹہاون مین نکلی اوسی یہہ عبارت
هی العلامة لما یعرف المؤمنون من دونهم الی الایمان بینات اوسکی دو
سی ساٹہہ ہوتی ہین نکالا اوسی یہہ عبارت ولاء النبی وآل محمد
مجموع اونہیں ... بینات کا ایکہزار اٹہہ سی اٹہارہ ہوتی خارج ہوتی اوسی یہی عبارت
وہی ولایة محمد وعلی وعترتہما روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ مکہ معظمہ مین وقت نماز متوجہ کعبہ ہوتی تہی بعد ہجرت مدینہ طیبہ مین حکم

پہونچا کہ متوجہ ہو بطرف بیت المقدس کی ہوکی نماز پڑہو پہود اس بات سی خوش ہوکی
اور باہم کہتی تہی اگرچہ محمد ہماری دین پر نہین ہی لیکن بسمت قبلہ ہماری کی نماز پڑہتی ہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ یہود کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحاب اونکی
قبلہ کو نہ جانتی تہی تا آنکہ ہماری نماز دیکہی اور قبلہ کو پہچانا خاطر پیغمبر خدا استماع اس
کلام سی آزردہ ہوئی حکم خدا ہوا نماز مین جہت المقدس سی رو گردان ہوا ور کعبہ
کیطرف بدستور متوجہ ہو پہود اور منافقین بعد مقرر ہونی قبلہ کی زبان طعن
سی کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مشتاق اپنی مکہ کا اور مولد کا ہوا ہی اسواسطی
نماز اوس طرف پڑہتا ہی حق تعالی نی قبل اسکی کہ اونکی زبان پر جاری ہو خبر دی

الجزء الثانی ۲

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
قریب ہی کہ کہینگی بی عقل لوگون سی کہ کس چیز نی پہیرا اونکو قبلہ اونکی سی کہ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي
وہ کہ ثابت تہی اوپر اوسی قبلہ کی کہہ تو اے محمد صلی اللہ کی مشرق اور مغرب ہی ہدایت کرتا ہی
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
جس شخص کو چاہتا ہی طرف راہ درست کی اور اسطرحسی کردانا ہم نی تمکو
أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
گروہ متوسط تا ہو تم گواہی دینی والی اوپر مردمان کہ شکر امت

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ
رسول اوپر تمہاری گواہ اور نہین کیا ہم نی جسقبلہ کو وہ جہت کہ تہا تو
عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ
اوپر اوسی جہت کی مگر تاکہ جانین ہم کون شخص پیروی کرتا ہی رسول الله کی اون میں سی جو کہ پہر گیا ہو اوپر
عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ
پاشنہ اپنی کی اور اگرچہ ہی وہی قبلہ گردانیدہ بزرگ اوپر لوگونکی مگر اوپر اون مخصوصونکی کہ
هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
ہدایت کی ہی اللہ نی اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمہارا تحقیق خدا ساتہہ لوگونکی
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
مہربان ہی بخشش والا ہی تحقیق کہ دیکہتی ہین ہم پہرتی منہہ تیرا کو جہت آسمان مین
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
پس البتہ پہیرا ہمنی تجہکو ساتہہ قبلہ کی کہ راضی ہی تو اوسکا پس پہیر تو منہہ اپنی کو جانب
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
مسجد حرام کی اور جس جگہہ کہ ہو تم پس پہیرو تم رو اپنی کو جانب اوسکی
وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی ہین توریت البتہ جانتی ہین کہ وہی تحویل حق ہی جانب
رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ
رب اپنی سی اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سی کہ کرتی ہین عمل وہ اور ہر آینہ اگر لاوے تو

الذين أوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك
اون لوگونکو کہ دی گئی کتاب سب نشانیان معجزہ اور نہ پیروی کرینگی قبلہ تیری کی

وما أنت بتابع قبلتهم وما بعضهم بتابع قبلة
اور نہیں تو پیروی کرنی والا اونکی قبلہ کا اور نہیں بعضی اونکی پیروی کرنی والی قبلہ

بعض ولئن اتبعت أهواءهم من بعد ما جاءك من
بعضی کی اور اگر پیروی کریگا تو آرزوئین اونکی کو بعد اس چیز کی کہ آئی ہی تجھکو جانب سی

العلم إنك إذا لمن الظالمين الذين آتيناهم الكتاب
علم قبلہ سی بیشک تو اوس وقت البتہ ہوگا ستمگارون سے وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب

يعرفونه كما يعرفون أبناءهم وإن فريقا منهم ليكتمون
پہچانتی ہین اوسی محمد کو جیسی کہ پہچانتی ہین بیٹون کو اپنی اور بدرستیکہ ایک گروہ اون مین سے البتہ چھپاتی ہین

الحق وهم يعلمون الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ع
حق کو حالانکہ وہ جانتی ہین حق ہی پروردگار تیری سی پس نہو تو شک کرنی والون مین سی

قوله سيقول السفهاء من الناس ما ولاهم عن قبلتهم التي كانوا عليها
قل لله المشرق والمغرب يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم وكذلك جعلناكم
أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا وما جعلنا
القبلة التي كنت عليها إلا لنعلم من يتبع الرسول ممن ينقلب على عقبيه
وإن كانت لكبيرة إلا على الذين هدى الله وما كان الله ليضيع إيمانكم إن
الله بالناس لرؤف رحيم یعنی قریب ہی کہ کہینگی نادان انسانون یعنی یہود

اور منافقین اور مشرکین سی کہ کس چیز نی پھیرا مسلمانونکو قبلہ سی کہ وہ بیت المقدس ہی
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جواب اونکی مین کہ واسطی خدا کی ہی سمت مشرق کی کہ خانہ خدا
اوس سمت کو ہی اور مغرب بھی کہ بیت المقدس اوس جانب کو ہی یعنی مالک جہت
مشرق اور مغرب اور تمام جہانکا ہی پس جسطرف کہ مصلحت دیکھتا ہی اوس طرفکو
قبلہ مقرر کرتا ہی اور نماز کا اوسیطرفکو حکم دیتا ہی اور ہدایت کرتا ہی لطف وکرم سی
جسکو چاہتا ہی بطرف راہ راست اور دین کی کہ از انجملہ ایک یہہ کہ متوجہ ہونا نماز مین
بیت المقدس کیطرف اور دوسری بار بطرف کعبہ معظمہ کی موافق مصلحت اور حکمت
کی پس بنا بر تذکر کی فضیلت امت مرحومہ جناب نبوی کا بیان ہوتا ہی وکذلک
یعنی گردانا تمکو راہ میانہ اور کیا تمکو گروہ ایک برگزیدہ یا جمیع عدالت بالعلم وعمل تاکہ ہوتم
گواہ اوپر انبیا کی واسطی اون آدمیونکی کہ منکر نبوت ہین تا رسول کہ وہ محمد ہی
اوپر تمہاری گواہی دینی والا تا معلوم کرو تم سب ساتھہ فکر کی کہ جوکچھہ تمسی نسبت
دی گئی اور نازل ہوئی مین اوپر تمہاری مخفی اور بہیجی گئین کتابین جانب خدا تعالی کی
اور تمسی بخل نہین کیا اور کسی پر ظلم نہین کیا بلکہ ظاہر کی خدائی راہ راست کو اور سچا
پیغمبرونکو اور اون پیغمبرون نی حکم رسالت کا اونکو پہنچایا اور نصیحت کی لیکن جو
کافر ہین خواہش باطل رکھتی ہین انکار کیا تبلیغ رسالت سی پس گواہی دینگی امت
اوپر صاحبان زمان اپنی کی اور اوپر اونکی جو تہی پہلی تمہاری اور جو پیدا ہوئے بعد
تمہاری اور رسول ساتھہ راستی اونکی کی گواہی دیگا منقول ہی کہ روز قیامت
کو امم انبیاء سابق انکار رسالت رسولون اپنی کا کرینگی ہرگاہ کہ حق تعالی انبیا سی

اوپر تبلیغ احکام کی شاہد طلب کریگا پس امت محمد کو عرصات میں لاوینگی اور وہ
گواہی دینگی انبیائے سابق کی کہ جمیع احکام تیری اپنی امت کو پہچائی ہیں امم سابق
اوسی سنکام کہینگی کہ تمکو کس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے احکام پہچائی ہیں
جواب میں کہینگی کہ حق تعالی نے قرآن میں کہ پیغمبر ہمارے پر نازل کیا ہے خبر دی تھی
بعد اسکی حضرت رسالت کو حاضر کرینگی اور حال امت سے استفسار کیا جاے گا حضرت
نبوی اونکی عدالت کی گواہی دینگی چنانچہ ابوالقاسم حسکانی نے کتاب شواہد التنزیل
میں سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین نے فرمایا کہ حق تعالے
نے آیۂ کریمہ لتکونوا شہداء علی الناس سے ہمکو ارادہ کیا ہے اور سوا ہمارے
کوئی شریک نہیں ہے پس رسول خدا گواہ ہیں اوپر ہمارے اور ہم اوپر خلق کی اور حجت
اوسکی زمین میں ہم ہیں بعد ذکر فضیلت امت مرحومہ کی کہ آگے گذری ہیں ساتھ تحویل
قبلہ کی بیان حکمت تحویل قبلہ کی فرماتا ہے یعنی نہیں کیا ہمنے قبلہ تیرا کہ واسطرف کہ تھا
تو اوسکی منقول ہے کہ پیغمبر خدا مکہ میں نماز بجانب قبلہ ادا کرتے تھے ہر گاہ مدینہ میں
ہجرت کی حکم ہوا کہ نماز کو بجانب بیت المقدس پڑھو واسطے الفت و دلجوئی یہود کی
تا بالکلیہ پھر نجاویں اور بعد اسکی مامور ہوئے ساتھ توجہ خانہ کعبہ کی جسطرح سے کہ
قبل از ہجرت کی مامور تھی پس حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے نہیں کیا ہے قبلہ تمہارا وہ جہت کہ
قبل اسکی مقرر تھی مگر تاکہ جانیں ہم یعنی امتحان کریں ہم اون لوگوں کا یعنی یہودوں کا
کہ پیروی کرتی ہیں رسول کی بعد پھرنیکی کعبہ سے اوس شخص سے کہ پھرتی ہی اوپر ایڑیون
اپنی کی یعنی مرتد ہوئی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی بجہت الفت قبلہ پدران اپنی

یا واسطی اس بات کی کہ تمیز دین اونکو کون ثابت ہیں اسلام پر اور کون نہیں
بدرستیکہ ہی قبلہ یعنی تحویل اسکی بزرگ اور گران آئے سوائے مگر وہ شخص کہ جنکو ہدایت
کی خدا نے موافق حکمت اور مصلحت کی احکام اپنا مکو مانند حضرت امیرالمومنین ع
کی بیان نماز ظہر کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مامور ہوئی کہ طرف کعبہ کی منہ پھیرین
جناب امیرالمومنین علیہ السلام ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی کعبہ کی جانب پھر گئی
ابن عباس سی منقول ہی کہ نماز پڑہی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے طرف بیت المقدس
کی بعد ہجرت کرینکی سترہ مہینی تک حکم نماز طرف کعبہ کی ہوا اور علی
بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سی نقل کیا ہی کہ خلاصہ یہہ ہی کہ تیرہ
برس پیغمبر خدا نے نماز مکہ میں طرف بیت المقدس کی پڑہی بعد ہجرت فرمانی
مدینہ میں سات مہینی کی بعد اوسکی طرف کعبہ مامور ہوئی کہ نماز پڑہیں اور بعضی
شخص کو سست ایمان تہی پھری اپنی طور پر بحال رہی منقول ہی کہ بعد از تحویل
قبلہ کی یہودی طعن کرتی تہی اور شبہ کرتی تہی از انجملہ ایک یہہ ہی کہ اگر قبلہ حق جہت
کعبہ ہی پس واصحاب محمد کی طرف بیت المقدس کی نماز پڑہتی تہی اور قبل از
ورود آیۂ تحویل کی وفات پائی چاہی کہ گمراہی پر مری ہون مانند اسعد بن زرارہ
وغیرہ کی خدا نے رد اونکا فرمایا وما کان اللہ نہیں ہی خدا اسطرح کا اور
اوسکی لائق نہیں ہی کہ تمہاری ایمان کو ضایع کری اور نماز تمہاری کو رایگان
نہیں کرتا ہی کہ باعتقاد تمام منہ طرف بیت المقدس کی کرتی ہو تحقیق حق تعالے
مہربان ہی اور مزدوری اونکی ضائع نہیں کرتا ہی اور بخشش الاہی اور بہتر کی

فروگذاشت نہین کرتا ہی روایت ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ اول جانب
طرف بیت المقدس کی نماز ادا کرتے تہی یہودی کہتی تہی کہ محمد ہماری قبلہ کی طرف
نماز پڑہتی ہین حضرت اس امر سی ملول ہوئی تا اینکہ جبرئیل سی از روی تحویل
قبلہ کی اظہار کیا جبرئیل بوجہ مقام اپنی کی اوپر گئی سید کائنات ہر ساعت بعد
جانی اونکی کی آسمان کیطرف دیکہتی تہی اور منتظر وحی کی تہی تا اینکہ جبرئیل آئی
اور اس آیہ کو لائی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ وَمَا أَنْتَ
بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ
الظَّالِمِينَ یعنی بتحقیق دیکہتی ہین ہم مونہہ تیرا کو طرف آسمان کی
انتظار وحی کی پس مقرر کیا ہمنی اوس قبلہ کو کہ جسکا چاہتا تہا ہر آینہ پہیر تو مونہہ
اپنی کو طرف مسجد حرام کی کہ کہیری ہی خانہ کعبہ کو وجہ سی اس نکتہ تمام بدن اور
منقول ہی کہ وہ حضرت روز دوشنبہ نیمہ ماہ رجب کو سال دوم ہجرت قبل از
واقع جنگ بدر کی مسجد بنی سلمہ مین دو رکعت نماز ظہر کی ادا کی تہی کہ یہہ حکم نازل ہوا
فَوَلِّ وَجْهَكَ الخ پس پہیرا مونہہ بیت المقدس سی اور متوجہ محراب ہوا کہ محاذی
خانہ کعبہ ہی اور اوس مسجد کو مسجد ذو القبلتین مشہور کیا بعدہ واسطی التصریح کی ساتہ

امت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی فرماتا ہی کہ جس جگہہ ہو تم بیچ جنگل اور
دریا اور مشرق اور مغرب کی اور جہا ہو تم نماز پڑہو پہیرو مونہہ کو اپنی طرف مسجد
الحرام کے بعد ازان بیان عداوت یہود کا کرتا ہی کہ بدرستیکہ وہ لوگ کہ
دی گئی ہی کتاب توریت یعنی علمائی یہود کہ ہر آینہ جانتی ہین کہ پہرنا بیت المقدس کی
سی درست اور راست ہی اور حکم اوسکا صادر ہوا پروردگار اونکی سی کسواسطی
کہ توریت مین یہہ ذکر مندرج تہا یعنی علمائی یہود جانتی تہی کہ وہی تحویل قبلہ حق
اس جہت سی کہ توریت مین دیکہا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کیطرف نماز
پڑہیگا اور وہ قبلہ کہ جسپر قرار رہیگا کعبہ ہی باوجود اوسکی انکار کرتی ہین از راہ عناد
رکہتی ہین اور نہین ہی خدا تعالی غافل اون خبر سی کہ عمل کرتی ہو تم یعنی یہود اون
باوجود علم ساتہہ حقیقت قبلہ کی منقول ہی کہ یہودی کہتی تہی اگر محمد معجزہ دکہلاوی
اور صدق دعوی اپنی کی درباب توجہ کعبہ ہم ساتہہ اوسکی ایمان لاوینگی
حق تعالی نی واسطی تکذیب اونکی کی یہہ آیہ نازل کی اگر لاوی تو ای محمد ساتہہ
اون لوگ کی کہ دی گئی ہی جنکو کتاب توریت اور انجیل کہ وہ یہود اور ترسا
ہین ہر معجزہ کہ تجہسی چاہین بیچ متوجہ ہونی کعبہ کی پیروی نہین کرینگی قبلہ تیری کی واسطی
کہ اہل کتاب کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اگر ہماری قبلہ کیطرف نماز پڑہی ہم او
ایمان لاتی ہین حق سبحانہ وتعالی نی واسطی قطع طمع اونکی فرمایا تو نہین پیروی
کرنی والا اونکی قبلہ کی اور نہین پیروی کرنی والا بعض قبلہ بعضی اونکی کی قبلہ
نصاری کا مشرق ہی اور قبلہ یہود کا مغرب ہی پس یہہ متابعت ایکدوسری کی

نکرینگی جسطرحسی کہ تیری پیروی نہین کرتی اگر پیروی کری تو بسبب فرض اتباع کے
خواہشین اونکی کو بعد اوسکی کہ بعد اوس چیز کی کہ آئی ہی تجھکو از راہ دانستگی کہ قبلہ ابراہیم
کا حق ہی بتحقیق ہوگا تو اوسوقت کہ متابعت کری تو اونکی منجملہ ستمکارون سی ہی اور حق
نفس اپنی کی اور یہہ مبالغہ ہی اور قطع ہونی طمع اونکی کی متابعت کرنی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ سی قبلہ اونکی سی اور پہر بیچ بیان عداوت اہل کتاب کی وہ سبحانہ
وتعالی فرماتا ہی الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ
أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ یعنی وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب توریت پہچانتی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ کو کہ جسطرحسی پہچانتی ہین بیٹون اپنی کو یعنی اوصاف پیغمبر کی کہ توریت کے
مین لکہی تہی اور بہت معجزات سی پہچانتی تہی صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
جیسی کہ اپنی اولاد کو پہچانتی ہین کہ کچہہ شبہہ نہو ولیکن بسبب عداوت اور انکار کی
تصدیق نہین کرتی تہی اور بتحقیق ایکفرقہ اونمین سی مانند ابو بن اخطب و کعب بن
شرف اور مثل اونکی ہر آینہ چہپاتی تہی حق کو یعنی صفت حضرت محمد صلی اللہ کو عوام
اپنی سی حالانکہ وہ جانتی ہین کہ چہپاتی ہین پس خطاب بحضرت نبی کر کی فرماتا
کتا ہی کہ جو کچہہ درست اور راست ہے پروردگار تیری مراد حق سی وہی کہ چہپاتی ہین
وہ نبوت اوس حضرت کی یا مراد قبلہ سی ہی کہ توریت مین احوال مقرر ہونی قبلہ کا
طرف کعبہ کی لکہا تہا پس مت ہو شک لانی والون سی خطاب طرف اوس حضرت
کی ہی اور مراد تمام اونکی امت ہی پس مت ہو شک لانی والون مین سی بیچ اسکی

کہ وہ خدا کی طرف سی ہی بابیچ چہپانی اونکی کی جو ہو وہ من چہپاتی ہین یعنی انکار جو
کرتی ہین تجملہ اکو عتو آل سیمان ہدوم ھی امۃ و سطاسات حرف ہین مبات
اوسکی تین سی اونتالیس ہین نکلی وس سی یہہ عبارت علی ابن ابیطالب و آلہ الاولیاء
شہداہ پانچ حرف ہین زبر اوسکے تین سی گیارہ ہوتی ہین خارج
ہوی اوسکی یہہ عبارت لہو لا یو علی بن ابیطالب و والدہ
وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
اور ہر واسطی ہر ایک کی ایک جہت ہی کہ پہیرنی والا اپنی منہ کو طرف اوسکی پس سبقت کرو [illegible]
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
پس جگہہ کہ ہو تم لاویگا تمکو خدا بالتمام ہر آینہ حق تعالی اوپر ہر شی کی قادر ہے
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
اور جس مکان سی کہ خارج ہو تو یعنی سفر کو پس پہیر تو منہہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی
إِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
ہر آینہ وہی ہر آینہ حق ہی جانب رب تیری سی اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سی کہ عمل کرتے ہو تم
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
اور جس مکان سی باہر ہو تم پس پہیر تو منہہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی اور
حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ
جہان کہین ہو تم ای امت پس پہیر تم منہہ اپنی کو طرف اوس مسجد کی تاکہ نہ ہوے
لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا
واسطی لوگون کی اوپر تمہاری [illegible] مگر جنہون نے ستم کیا اونمین سی [illegible] پس نہ

تخشوهم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم
ڈرو تم اونسی اور ڈرو مجھسی اور تاکہ تمام کرون مین نعمت اپنی کو اوپر تمہارے اور تاکہ تم

تهتدون ۝ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا
ہدایت پاو جسطرحسی کہ بہیجا ہمنی درمیان تمہارے ایک رسول کو تم مین سی کہ پڑہتا ہی

علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب
اوپر تمہارے آیتین ہمارے کو اور پاک کرتا ہی تمکو شرک سی اور تعلیم کرتا ہی تمکو قران

والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون ۝
اور احکام شریعت کی اور تعلیم کرتا ہی تمکو وہ چیز کہ نہ تہے تم جانتے ۝

فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون ع
پس یاد کرو تم میری تئین ساتھ اطاعت تاکہ یاد کرون مین تمکو ساتھ ثواب اور شکر کرو تم واسطی میرے نعمتونکی اور نہ ناشکری کرو

قولہ ولکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات این ما تکونوا یات بکم الله جمیعا
ان الله علی کل شیء قدیر ۔ اور تخصیص ہریک امت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ متوجہ ہین
یا ہر صاحب شریعت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ توجہ کرنی والی ہین اپنی مونہہ کو
باندہا ہی دینی والا اونکی مونہہ کا ہی اوسطرف کو ہرگاہ ہر صاحب شریعت کا کر
قبلہ ایک ہی پس کسواسطی تمکو عیب کرتی ہین پس پیشدستی کرو ای مسلمانون اور دوسرے
امور خیر مین از قبیل امر قبلہ اور غیر اوسکی کی تا بسبب اوسکی سعادت دارین کو
پہنچو جس جگہہ کہ ہو تم اور ساتہہ جس قبلہ کی مونہہ لاو تم ای اہل کتاب لاویگا خدا
تمکو اور جمع کریگا روز قیامت کو واسطی امتیاز کرنی حق و باطل کی بدرستیکہ حق سبحانہ

و تعالی قادر ہی اوپر ہر شی کی یعنی اوپر تمام چیزونکی قادر ہی شمل حشر محشر کی اور
نشر و تمیز نیک و بد کی اور دوزخ دلانی اور ثواب دینی اور جمع کرنی تمہارے اور
غیر تمہارے کی قولہ ومن حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق من ربك
وما الله بغافل عما تعملون ومن حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام
وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره لئلا یکون للناس علیکم حجة الا
الذین ظلموا منهم فلا تخشوهم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم
تهتدون یعنی اور جس مکان سی باہر آوی تو پس متوجہ کر اپنی تئین وقت نماز
کی طرف مسجد الحرام کی اور جس مقام پر ہو ای امت محمد صلی الله علیه وآله وسلم پس
پہیرو تم مونہہ اپنی کو یعنی تمام بدن کو طرف اوس مسجد کی تاکہ نہو مخصوص حجت واسطی لوگون
کو اوپر تمہارے بیچ باب توجہ مسجد اقصی کی کہ حجت ایک کہ جاہین سبب اوسکی اوپر
تمہارے غالب ہوین یعنی یہود کہتی ہین کہ محمد صلی الله علیه وآله منکر دین ہمارے کا ہی
وباوجود اس اعتقاد کی ہمارے قبلہ کیطرف رو کرتا ہی اور متوجہ اوسکی طرف ہوتا ہے
مگر وہ لوگ کہ ستم کیا اپنی ذات پر ساتہہ عداوت اور تکبر کی مراد منہم سی یہودی ہین
کی اور بت پرستان مکہ کی ہین اسواسطی کہ یہودی کہتی تہی کہ بسبب خواہش اقربا کے
مونہہ مکہ کی طرف کرتی ہین اور بت پرستان مکہ کی طعن کرتی تہی کہ محمد نی جانا
کہ ہم برحق ہین اس جہت سی بار دیگر مونہہ ہمارے قبلہ کیطرف لائی پس ڈرو تم
مجادلہ اور مخالفت اونکی سی اور ڈرو مجھسی اور تمام کرونگا مین نعمت اپنی کو یعنی جسطرحسی کہ ارسال کیا
ہمنی تم مین سی نبی کو اسیطرح سی تمام کرینگی ہم نعمت اپنی کو آخرت مین یعنی تمام کر

ثواب کو کہ شکر ہووے تم اوسکی بسبب اختصاص ملک کی شاید کہ تم راہ پاؤ نشانہ ہدایت
اور احکام دین کی فرمایا کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم
آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا
تعلمون یعنی جسطرحسی بھیجا ہمنی رسول درمیان تمہاری سی امی عرب کے
وہ جناب محمد صلعم ہی پڑھتا ہی اوپر تمہارے آیتین ہماری یعنی قران ہی اور پاک کرتا ہی
تمکو حرکات ناشایستہ شرک سی درباب شریعت کی اور سکھلاتا ہی تمکو قران اور
علم اور احکام حلال وحرام سی اور سکھلاتا ہی تمکو وہ چیز کہ جو تم نہین جانتی ہو
تاکہ معلوم کرو تم فکر اور نظر سی اور دریافت کرو تم کہ کوئی طور نہین ہی ان
احکام کی معلوم کرنیکا سوائی وحی کی فرمایا فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت ہی کہ حق تعالی نی
فرمایا کوئی بسبب مشغول ہونی ذکر میری مین بیان حاجت اپنی سی غافل ہو بہترین
حاجت اوسکی عطا کرتا ہون مین اور پدر بزرگوار میری ہموارہ ذکر خدا مین مشغول
رہتی تھی اسطرحسی کہ راہ چلنی مین اور بیٹھنی مین اور تناول کرنی مین طعام اور کلام کرتی
ہوئی مین اور شغال دیگر مین اور زبان بکلمہ لا الہ الا اللہ متحرک رہتی تھی
اور قبل از صبح ہمکو جمع کرتی تھی تا طلوع آفتاب اور فرماتی تھی ذکر خدا مین مشغول رہو
کہ جس گھر مین ذکر خدا اور تلاوت قران کثرت سی ہو حق تعالی اوس گھر مین برکت زیادہ
کرتا ہی اور ملایک اوس گھر مین حاضر ہوتی مین اور شیاطین دور بھاگتی مین اور
روشنی دیتا ہی اہل آسمان کو جسطرحسی کہ ستارہ ہائی آسمانی روشنی دیتی ہین اہل

زمین اور جس گھر مین کہ ذکر خدا اور تلاوت نہوتی ہو اوس گھر سی دور ہوتی مین اور شیاطین
اوس گھر مین سکونت کرتی ہین آورا حضرت سی روایت ہی کہ لشکر سلیمان بن داود
سو در سو فرسخ تھا پچیس فرسخ واسطی جنکی اور پچیس فرسخ واسطی پرندگی اور پچیس واسطے
جانوران وحشی کی اور پچیس واسطی انسانکی اور ہزار گھر تھی شیشہ کی اور ان
گھرون مین سو منکوحہ تھین اور سات سو سریہ اور واسطی اوکی بنی جان نی ایک فرش
طلا اور ابریشم کا بنایا تھا کہ دو فرسخ کی عرض مین تھا منبر حضرت سلیمان کا بیچ مین رکھتے
اور حضرت سلیمان اوسپر جلوس کرتی تھی اور تین لاکھ کرسی طلا اور نقرہ کی اطراف
منبر کی رکھتی تھی انبیا بالائی کرسی ہائی طلا کی بیٹھتی تھی اور علما بالائی کرسی ہائی
نقرہ کی اور اطراف مین اوسکی بنی آدم اور پری جان ہوتی تھی اور مرغان پرواز
کنندہ بالای کمر پر ہائی اپنی کو جمع کرتی تھی کہ تا شعاع آفتاب سی اونکو محفوظ
رکھین اور ہوا فرش اونکی کو اوٹھا کر کہ ایکماہ کی راہ ایکروز مین طی کرتی تھی اور حق تعالی
نی ہوا کو حکم کیا تھا کہ گفتگوی ہر شخص کو سمع شریف حضرت سلیمان مین پہنچاتی تو ایکروز
باین حشمت وجاہ ہوا مین چلی جاتی کہ گذر ایک دہقان پر ہوا اوسنی کہا سبحان اللہ
حق تعالی نی بادشاہی عظیم پسر داود کو دی ہی اس سخن کو ہوائی گوش سلیمان تک پہنچایا
حضرت سلیمان نیچی اوتری نزدیک دہقان کی آئی اور کہا تسبیحة واحدة یقبلها
اللہ خیر مما اوتی آل داود یعنی ایک تسبیح کہ حق تعالی قبول کری بہتر ہی اوس سی
جو کہ دیا ہی آل داود کو حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ امیر المؤمنین
صلوات اللہ علیہ فرماتی تھی کہ تسبیح نصف ترازو کی ہی اور حمد کرنا بھر دیتا ہی ترازو کو

اور الله اکبر بهر دیتا هی آسمان اور زمین کو اور بدله اون کا رسی که ثواب سیا
دکهتا هی بهتر کہ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الها واحدا احدا
صمدا لم یتخذ صاحبة ولا ولدا حضرت رسالت صلی الله علیه وآله
سی منقول هی کہ جو شخص اسکو پچیس مرتبه پڑهی حق تعالی اوسکی واسطی پچیس
هزار نیکیاں لکهتا هی اور پچیس هزار گناه محو کرتا هی اور پچیس هزار درجه
اوسکی بلند کرتا هی اور ثواب بارہ ختم قرآن عطا کرتا هی اور واسطی اوسکی ایک گهر
جنت میں بناتا هی اور آنحضرت نی فرمایا هی کہ ایسی پانچ کلمه تعلیم کرتا هوں کہ
کهنی میں زبان پر سبک هیں اور میزان میں بهاری هیں اور خدا کو خوش کرتی
هیں اور شیاطین کو دور اور کنجهائی جنت سی هیں اور صالحات باقیه سی حق
تعالی نی فرمایا هی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا
یعنی باقیات صالحات بهتر هیں نزدیک رب تیری کی از روئی ثواب کی اور
از روئی آرزو کی صحابه نی عرض کی کہ حضرت ارشاد کریں پس حضرت نی فرمایا
سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا
قوة الا بالله العلی العظیم کسقدر یه کلمات بهتر اور خوش آیند هیں اور
کسقدر بهاری کرتی هیں ترازوئی عمل کو ثواب سی اور حضرت ابی جعفر سی روایت
هی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربع کهی
حق تعالی بعوض هر تسبیح کی دو درخت بهشت میں لگاتا هی کہ جمیع انواع کی
میوی لگتی هیں اور باقیات صالحات سی هیں کہ بیج اوسکی زمین میں او

شاغل هیں اوسکی بنا میں فی اگر میں اپنی کو هر چیز سی نجات دیتی هیں پیغمبر صلی الله علیه
وآله سی روایت هی کہ شب معراج کو دیکها میں نی فرشتوں کو کہ بهشت میں عمارت
بناتی هیں کہ ایک خشت طلا کی اور ایک خشت نقره کی هی اور بعض هنگام میں
توقف بنائی اوسکی میں کرتی هیں میں نی اونسی باعث اسکا پوچها کہا اونهوں نی
هر گاه خرچ همکو ملتا هی بنائی میں اوسکی مشغول هوتی هیں میں نی استفسار کیا کہ خرچ
کیا هی عرض کی اونهوں نی پڑهنا تسبیحات اربع کا هی جسوقت بنده خدا
پڑهتی هیں اسکی مشغول هوتا هی هم عمارت بنانی میں مشغول هوتی هیں و الا ترک
کرتی هیں حضرت رسالت پناه فرماتی هیں کہ چار چیزیں خصلت مؤمن کی هیں
ایک خاموشی گفتار بی فائده سی اور دوسری انکسار قربة الی الله تیسری
ذکر حق تعالی کا سب حال میں چوتهی کمی مال کی اور پهر آنحضرت سی منقول
هی کہ حق تعالی نی خطاب کیا ساته میری کہ اگر بنده میرا ذکر میری میں مشغول
هوا و نفس اوسکا اراده گناه کا رکهتا هو میں ترک نهیں کرتا هوں اوسکو
گناه اس سی سرزد هوا اور اگر لوگ اوس شهر کی لائق نزول بلا هوں بجهت
اس ذکر کی بلا کو اونسی دفع کرتا هوں اور اون حضرت سی منقول هی کہ
جس مجلس میں ذکر خدا هوتا هو حق تعالی اهل مجلس کو ندا کرتا هی کہ برخاست
هو کہ گناه تمهاری به نیکی بدل گئی هیں اور فرشتوں کو حکم هوتا هی کہ تم جائی گر
مجلس هوا اور ثواب ذکر اپنی کو اهل مجلس کو عطا کرو اور ائمه سی روایت
کہ بهشت میں ایک صحرا هی نهایت وسیع هر گاه بنده مشغول ذکر خدا میں هوتا هی

فرشتی دیتی ہیں اور جہان میں درخت لگاتی ہیں اور عبرۃ کا ہونا

کرتا ہی فرشتی بھی لگاتی درخت سی باز رہتی ہین ۵۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ إِنَّ ع

اى وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو مدد طلب کرو ساتھ صبر کی اور ساتھ نماز کی بیشک

اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ

خدا ساتھ صبر کرنی والوں کی ہی اور نہ کہو تم واسطی اوس شخص کی کہ قتل کیا جاوی بیچ راہ

اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

خدا کی کہ وہ مردی ہین بلکہ وہ زندہ ہین اور لیکن تم نہیں جانتی ہو اور البتہ ہم آزماوینگی تمکو

بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ

ساتھ تھوڑی کی خوف سی اور گرسنگی سی قحط اور نقصان مال سی اور نقصان نفسوں کا

وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ

اور نقصان میوہ کا اور خوش خبری دی صابرین کو ایسی وہ صابر ہر گاہ کہ پہنچتی ہی اونکو مصیبت

قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

کہتی ہیں بیشک ہم واسطی خدا کی ہیں اور بیشک ہم طرف اوسکی رجوع کرنی والی ہیں وہ گروہ کہ مصیبت میں صبر کرتی ہیں اور کلمہ استرجاع کہتی ہیں اوپر اونکی

صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

مہربانی ہی جانب رب اونکی سی اور رحمت عظیم ہی اور وہی گروہ ہدایت یافتہ ہین

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

بیشک کوہ صفا اور کوہ مروہ نشانیوں خدا سی ہین پس جو شخص کہ قصد کری خانہ کعبہ کا

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ

یا زیارت کری کعبہ کی ساتھ عمرہ کی پس نہیں ہی گناہ اوپر اوسکی یہہ کہ سعی کری بیچ اون دونوں کی اور جو شخص کہ بجا لاوی

خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا

کار نیک کو پس بیشک خدا قدر دان ہی دانا ہی بیشک وہ لوگ کہ چھپاتی ہین اوس چیز کو کہ نازل کیا ہم نی

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي

نشانیاں روشن سی اور ہدایت سی بعد اس بات سی کہ بیان کیا ہم نی اوسکو واسطی لوگوں کی بیچ

الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝

توریت کی وہ گروہ ہین کہ لعنت کرتا ہی اونکو خدا اور لعنت کرتی ہین اونکو لعنت کرنی والی

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ

مگر وہ لوگ کہ پھری کفر سی اور درست کیا احوال اپنی کو اور بیان کیا اونہوں نی پس وہ گروہ ہین کہ قبول کرتا ہون

عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا

اوپر اونکی اور ہم بہت قبول توبہ کرنی والی مہربان ہین بیشک وہ لوگ کہ کافر ہوئی اور مر گئی

وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

حال آنکہ وہ کافر تھی وہ گروہ ہین کہ اوپر اونکی ہی لعنت خدا کی اور فرشتوں کی اور لوگوں

أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

سب کی درحالتی کہ ہمیشہ رہنی والی ہین بیچ اوسکی نہیں سبک کیا جاویگا اونسی عذاب اور نہ وہ

يُنْظَرُونَ ۝ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ ع

مہلت دی جاوینگی اور خدا تمہارا خدا ہی یکتا نہیں ہی کوئی خدا مگر وہی خدا بڑا مہربان رحم کرنی والا

قولہ مع الصابرین یعنی ساتھہ صابرونکی ہی بسبب حفاظت اور حمایت کی
سب احوال مین امر نزدیک بعضونکی مراد صبر سی روزہ ہی کہ اوپر بھوک اور
پیاس کی صبر کرنا ہوتا ہی اور نزدیک جماعت دیگر کی مراد جہاد ہی کفار سی اور ہر کام
حق تعالی نی امر کیا ساتھہ طلب کرنی مدد کی نماز سی اور صبر سی اوپر عبادت
کی اور عظیم‌ترین عبادتونکا جہاد ہی اسی واسطی بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی قولہ
لمن یقتل روایت ہی کہ صحابہ بعد از جنگ بدر کی ذکر شہیدونکا کرتی تہی
اور جو وہ شخص شہید ہوئی تہی چہہ مہاجر سی اور آٹھہ انصار سی اور بر سبیل حسرت
کی کہتی تہی کہ بیچارہ فلانی فلانی شخص نی جنگ بدر مین جان شیرین دی اور لذات
دنیا سی محروم ہوی حق تعالی نی فرمایا کہ انکو مردہ نکہو بلکہ زندہ ہین اور ابن
عباس سی منقول ہی کہ شہید زندہ ہین نزدیک خدا کی ساتھہ نعمت ارواح اور
اجسام کی صبح اور شام کو روزی پہنچتی ہی اور یہہ خرم و شادمان ہین بسبب اس
چیز کی کہ خدا نی عطا کی ہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ حق تعالی نی شہید کو چہہ خصلتین عطا
کی ہین ایک یہہ ہی کہ اول قطرہ خونکا کہ بدن سی زمین پر گرتا ہی جملہ گناہ اوسکی عفو
ہوتی ہین دوسری یہہ ہی کہ بہشت مین منزل عالی نامزد اوسکی ہوتی ہی تیسری
ستر حورین واسطی خدمت کی معین ہوتی ہین چوتہی فزع اکبر سی اور عذاب قبر
سی پناہ مین ہوتا ہی پانچوین تاج شرف اور بزرگواری کا یاقوت سرخ سی کہ بہتر دنیا
اور مافیہا سی ہی اوسکی سر پر رکہتی ہین چہتی شفاعت اوسکی حق مین ستر شخص اقربا
اوسکی سی قبول کرتا ہی اور بعد از امر کرنی بندون کی ساتھہ صبر کرنی اور عبادت شاقہ کی

بیان اون امور کا کرتا ہی کہ بسبب اوسکی انکو آزمایش کری انواع مصیبتون سی اور
فرماتا ہی قولہ ولنبلونکم یعنی تمہاری ساتھہ مثل معاملہ آزمانی والونکا کرتا ہون
اگرچہ حال تمہارا پوشیدہ نہین ہی لیکن چاہتا ہون کہ بسبب امتحان کی خلق پر ظاہر
کہ کون تم مین سی صابر ہی اوپر بلاونکی اور سر تسلیم ہماری رضا پر جھکاتی ہی
اور کون شخص بہت بی صبری کی ہماری قضا پر راضی نہین قولہ من الخوف
یعنی ساتھہ خوف قلیل کی کہ دشمن سی جنگ مین ہوتا ہی اور قلت خوف سی
مراد یہہ ہی کہ زمانہ خوف کا قلیل ہی یا یہہ مراد ہی کہ بہ نسبت اون ثوابونکی کہ واسطی
اونکی جہاد مین مقرر ہین یہہ خوف قلیل ہی یا مراد ہی کہ بہ نسبت خوفہائی آخرت
کی یہہ خوف دنیا قلیل ہی اور یہہ وجہ آخری اقرب الصواب ہی خصوصاً بلحاظ
اسکی کہ لفظ من کی تبعیضیہ ہی قولہ والجوع یعنی گرسنگی قحط کی یا صوم کی قولہ
ونقص من الاموال یعنی نقصان بعضی اموال کا بسبب صرف ہونی مصرف جہاد کی
یا زکوۃ اور خمس دینی مین یا ہلاک ہونا مواشی کا قولہ والانفس یعنی نقصان
نفسونکا بسبب قتل یا ہجرت کی یا بسبب مرگ اور پیری کی قولہ والثمرات یعنی نقصان
میوونکا بسبب آفات سماوی اور ارضی کی یا مراد مرگ فرزندان ہی کہ ثمرۃ الفواد
یعنی میوہ ہائی قلوب مین مروی ہی کہ ہرگاہ فرزند بندہ مومن فوت ہوتا ہی حق تعالی
ملائک سی فرماتا ہی کہ ہرگاہ کہ تمنی قبض روح فرزند بندہ مومن میری کی کہ میوہ
دل اوسکی کا تہا کہا اوسنی فرشتگان عرض کرتی ہین کہ حمد تیری بجا لایا انا للہ وانا
الیہ راجعون بانیر لایا بعد اسکی حق تعالی خطاب کریگا کہ ایک گہر واسطی اوسکی جنت مین بنا کر

اور نام اوس کہر کا بیت الحمد رکہتی ہین قولہ انا للہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ فرماتی تہی کہ جو شخص ساتہہ چار
چیز کی عمل کری البتہ اہل بہشت سی ہی ایک تکلم بکلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ہی دوسری
وقت نعمت کی الحمد للہ کہنا تیسری بوقت گناہ استغفر اللہ چوتہی بوقت مصیبت انا للہ
وانا الیہ راجعون کہنا انس بن مالک سی روایت ہی کہ ایک مرد اصحاب رسول سی
کہ ہمیشہ ملازمت مین رہتا تہا ایک فرزند اوسکا فوت ہوا اور بہت سا گریہ و بکا
کرتا تہا حضرت رسالت پناہ صلعم نی اوسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بہشت کی آٹہہ دروازی
ہین اور دوزخ کی سات راضی نہین ہی تو کہ جس دروازہ بہشت سی کہ داخل ہو
دیکہی تو کہ فرزند تیرا کہڑا ہی اور کہتا ہی کہ ای پدر بدون تیری جنت مین نہ داخل
ہونگا وہ شخص اس کو سنکر خوش ہوا اصحاب نی عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہہ
کرامت سب کی واسطی ہی یا مخصوص اوسیکی حضرت نی فرمایا نہین بلکہ جس
شخص مومن نی کہ کبہی مصیبت مین کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہو یہہ کرامت واسطی
اوسکی ہی حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ بشر الصابرین حق امیر المومنین
مین ہی چنانچہ در وقت خبر شہادت برادر اپنی جعفر طیار کی زبان مبارک انکی
سی کلمہ انا للہ وانا الیہ جاری ہوا اور قبل انکی یہہ کلمہ کسی کی زبان سی جاری نہوا
تہا حق تعالی نی فرمایا کہ ہمنی اسکو سنت مقرر کیا کہ جو مصیبت زدہ پیروی اونکی
کری کہنی اس کلمہ مین صلوات اور رحمت اپنی اوسکو کرامت کرتا ہون مصنف
مدارک نی ذیل تفسیر آیہ بشر الصابرین مین ایک نقل کی ہی کہ کل ہوا چراغ رسول اللہ کا

فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون استفسار کیا گیا کہ آیا یہہ مصیبت ہی ارشاد کیا کہ ہان
جو چیز کہ ایذا دی مومن کو پس وہ مصیبت ہی واسطی اوسکی کاش کوئی اس کی
مستفسر ہوتا کہ بنا بر اسکی خلیفہ ثانی کہ مانع دوات و کاغذ کی ہوئی تہی اور کلمہ
یہجر کا ارشاد کیا تہا کسقدر موذی ہوا ہو گا خصوصا بنظر اس کلمہ کی کہ جناب باری
نی انکی حق مین حق تعالی فرماتا ہی انک لعلی خلق عظیم اوس ہنگام مین ہان فرمانا
اپنی سی ارشاد کیا کہ اوٹہہ جاؤ یہان سی اس صورت مین بمقتضای قولہ تعالی ان الذین
یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا
ملعونیت خلیفہ ثانی کی ثابت ہوئی اور اہل سنت وجماعت بسبب جہل کی یہی کرتی
خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ دست آویز اس آیہ کتاب اللہ سی کرکی لعن کرتی
خلیفہ ثانی مین مشغول ہون کہ پیروی خدا کی اور ہم پیروی خلیفہ ثانی حاصل ہو
ہی اور معنی آیہ مذکور کی یہہ ہین بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایذا دیتی ہین خدا کو اور رسول
اوسکی کو لعنت کرتا ہی اونکو خدا دنیا مین اور آخرت مین اور مہیا کیا ہی اونکی
واسطی عذاب ذلیل کنندہ قولہ تعالی ان الصفا والمروۃ بدرستیکہ صفا اور مروہ دو کوہ مین
مکہ مین کہ نشانہای خدا سی ہین بیچ حج خانہ کعبہ کی یعنی نشانہای افعال حج
مین کہ خدا نی معین کی ہین قولہ تعالی فلا جناح علیہ عبد اللہ ابن عباس سی مروی
ہی کہ سبب نزول آیہ یہہ ہی کہ درحال جاہلیت اور کفر کی دو بت تہی سنگ
ایک کا نام اساف رکہا تہا اور دوسری کا نائلہ اساف کو کوہ صفا پر رکہتا تہا
اور نائلہ کو کوہ مروہ پر ہر گاہ ظہور اسلام ہوا اور خانہ کعبہ اصنام سی پاک کیا

اور اون دونو کو نور اسلمانان مکروہ جانتی تہی سعی کرنی کو درمیان اون دونو
کوہ کی حق تعالی واسطی تسلی خاطر اونکی کی فرماتا ہی کہ فلا جناح علیه ... من البینات
اخبار یہود کی یعنی علما اونکی مثل کعب بن اشرف و عبد اللہ صوریہ کہ علامات
اور صفات حضرت رسالت کی کہ توریت میں بیان ہوئی تہی پوشیدہ کر
بہی قولہ یلعنہم اللاعنون ظاہر یلعنہم اللاعنون کا دلالت کرتا ہی اوپر بہتر ہونی لعنت
کرنی والونکی یہہ خلاف ہی اکثر اہل سنت جماعت کا کہ وہ قائل ہین کہ کسی
لعنت نہ کیا چاہی قولہ والٰهکم اله واحد فرد ہی البیت مین
نہین ہی شریک بیچ الٰہیت اوسکی کی اور نہین درست ہی کہنا الہ کا غیر اوسکی کو

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
درستیکہ بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کے اور مختلف ہونی رات
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
اور دن کی اور بیچ کشتیونکی کہ روان ہوتی ہین دریا مین ساتھ اوس چیز کی کہ نفع دیتی ہی لوگونکو
وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ
اور بیچ اوس چیز کی کہ اتارا خدا نی آسمان سی پانی سی پس زندہ کیا ساتھ اوسکی زمین کو
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ
بعد مردہ ہونی اوسکی کے اور پراگندہ کیا ہی بیچ اوس مین کی ہر جنبش کرنی والی سی اور بیچ پہیرنے
الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
ہواون کی اور بیچ ابر کی کہ فرمان بردار کیا ہی درمیان آسمان اور زمین کے ہر آئینہ نشانیان ہین

لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ
واسطی گروہ عقلمندونکی | اور بعضی لوگونسی وہ شخص ہی کہ پکڑتا ہی
دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ
سوائی خدا کی شریک دوست رکہتی ہین انکو مثل دوست رکہنی خدا کی | اور وہ شخص
آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ
کہ ایمان لائی ہین قوی تر ہین ازروی دوستی کی واسطی خدا کے اور اگر دیکہین وہ لوگ کہ ظلم کیا انہون نی جسوقت دیکہینگی
الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ
عذاب کو | تحقیق کہ قدرت واسطی خدا کی ہی سب کل اور بدرستیکہ خدا سخت ہی عذاب کا
إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ
جسوقت کہ بیزاری کرینگی وہ لوگ کہ پیروی کی گئی اونکی اون لوگونسی کہ پیروی کی تہی اونہون نی اور دیکہینگی عذاب
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ
اور قطع ہوگئی اونسی | اسباب دوستی اور کہینگی وہ لوگ کہ پیروی کی اونہون نی
أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ
اگر تحقیق واسطی ہمارے ہو پہرنا دنیا کی طرف پس بیزاری کرین ہم اونسی جیسی بیزار ہوئی ہمسی اسیطرح
يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ
دکہلاویگا اونکو خدا اعمال اونکی کو اوپر پشیمانیونکی اوپر اونکی | اور نہ ہونگی وہ نکلنی والی آتش دوزخ سی

قولہ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ الآیہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اثر سی لی طرف موثر
لیجاتی ہی چنانچہ ایک شخص نی ایک اعرابی سی سوال کیا کہ کس دلیل سی رب اپنی کو

بچایا تو انی جواب مین اونسی کہا البعرۃ تدل علی البعیر واثر الاقدام علی
المسیر افسماء ذات ابراج و فجاج لا تدل علی الصنع الخبیر یعنی شکل دلالت نقش
کرتی ہی اور نقش محکم چلنی پر آیا پس یہہ آسمان کہ اوسمین برج ہین اور یہہ زمین کہ جسمین
راہین دلالت نہین کرتی ہین اوپر خالق اپنی کی ایسا خالق کہ صانع ہی اور خبیر کی
بس اسطرح سی پیدا کرنی آسمان اور زمین مین اور اختلاف لیل و نہار مین اور امور
دیگر مین کہ جو اس آیہ مین مذکور ہوئی ہین براہین و دلائل روشن ہین اوپر ہونی
خالق کی واسطی اون قوم کی کہ صاحبان عقل ہین یہہ ایک دلیل ہی وجود
واجب الوجود سی اور ہر گاہ کہ تکمیل اصول دین واجبات سی ہی لہذا مین دلیلین
اور ذکر کی جاتی ہین چنانچہ التزام کیا گیا ہی کہ جو آیت کہ متعلق اصول دین کی ہی
اوسکو موافق اپنی کی بخوبی بیان کیا چاہئی ایک دلیل ہونی واجب الوجود کے
یہہ ہی کہ اس عالم مین مثل انسان اور دیگر ذی حیات کی بچشم سر دیکھتی ہین کہ
ہم خلعت حیات پہنی ہین اور بعد چندی پیک اجل کو لبیک اجابت کہی کی
شربت ممات چکھتی ہین اور جس شخص سی کہ اندک شعور رکہتا ہی پرسش کیا جا
کہ آیا ذات انکی چاہنی والی ہی ہستی اپنی کو کہ ہمیشہ ہستی اوسکی لازم رہی یا نیستی
کی لازم جو دلی کو چاہتی جواب مین کہا جائیگا کہ صورت اول نہین اجابت پیک
اجل کی معنی نہ رہین کی اور صورت ثانی مین پہنا خلعت حیات کا نہی
معنی ہوگا پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ وجود اور عدم ان چیزونکا ذات
انکی سی نہین ہی اور ایسی موجود کو ممکن الوجود کہتی ہین پس

وجود انکا ان کا غیر اپنی سی ہوگا اور وہ غیر دو حال سی خالی نہین ہی یا ممکن ہی
یا واجب الوجود پس صورت اول مین اوسکی واسطی بھی چاہئی اور بسبط حسی
غیر النہایۃ ہر خالق مفروض کو ایک خالق چاہئی اور تسلسل لازم آئیگا یا دور
اور بطلان اسکا اپنی مقام مین ثابت ہوا ہی اور صورت دوم مطلوب ثابت
ہوا اور ایک دلیل یہہ ہی کہ ہر شخص وقت واقع ہونی صدمون کی اور عارض ہونی
بیماریونکی ہر طرف سی مایوس اور ناامید ہو کر رجوع طرف خالق اپنی کی کرتا ہی
تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک شخص نے
اون سے سوال کیا وجود حق تعالی سی حضرت نے فرمایا کہ آیا کبھی کشتی پر سوار ہوا تو کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا
ایسا بھی ہوا ہی کہ کشتی تیری شکست ہو گئی ہی اور اور کشتی نہو اور نہ پیرنا جانتا
ہو تو اور اوس وقت امید نجات کی رکھتا تو کسی سی کہا اونسی کہ ہان حضرت
نے فرمایا کہ پس اوسوقت مین عقل تیری حاکم تھی کہ کوئی شخص قادر ہی کہ تجھی
اوس سی نجات دیوی کہا اونسی کہ درست ہی حضرت نے فرمایا کہ پس وہ خدا ہی
کہ قادر ہی نجات دینی پر اوس وقت کہ جای نجات اور جای فرار نہ رکھتا ہو اور
قادر ہی مدد کرنی پر جس وقت کہ کوئی قادر نہو اور ایک دلیل یہہ ہی کہ انسان
قصد ایک کام کا کرتا ہی اور موافق مطلوب اوسکی کی سر انجام اوس کام کا
نہین ہوتا اور یہہ اتفاقات اکثریہ سی ہی او سوقت واضح ہوتا ہی کہ کوئی
مدبر ہی کہ مطابق قصد اوسکی کی نہین ہونی دیتا چنانچہ منقول ہی کہ ایک
شخص نی بچہ کا وکوہی کو گرفتار کیا اور وہ کاوکوہی بسبب الفت کی پیچھی

اوس شخص کی پیچہی جاتی تہی اور صدا کرتی تہی ہر گاہ دیکہا اوسنی یہہ کسی طور سی
رہا نہین کرتا ہی رجوع بطرف خالق کی اور تین بار سر طرف آسمان کی بلند کیا گویا
تضرع بجناب کبریائی کرتی ہی ناگاہ قدم اوس شخص کا ایک گرہی مین پڑا اور
بچہ اوسکا چہٹ گیا اور اپنی ماسی ملحق ہوکر صحرا کو گیا پوشیدہ نرہی کہ وہ شخص
نی عزم کیا تہا کہ اوس بچہ کو گہر لیجائی لیکن قضای الہی نی نچاہا بسبب اسکی
ہاتہہ اوسکی سی چہٹ گیا اور واضح ہو کہ حیوانات کی زبان پر بہی وجود صانع
پوشیدہ نہین ہی چہ جائی اینکہ انسان کہ اشرف مخلوقات سی ہی اور پوشیدہ نرہی
ہو منقول ہی کہ ایک شخص نی خدمت امیر المومنین علیہ السلام کی ایستادہ ہوکر
عرض کی کہ ای امیر المومنین علیہ السلام بسبب کس علامت کی حاصل معرفت
رب اپنی کی کی حضرت نی فرمایا بسبب فسخ ہونی قصد کی اور منع ہونی ارادی
اگر ارادہ ایک امر کا کرتی ہین ہم چیز دیگر درمیان ہماری اور ارادی کی حائل ہو
ہی اور قصد جس چیز کا کرتی ہین قضا مخالفت کرتی ہی پس بسبب اسکی جانا
ہمنی کہ مالک اور مدبر اور ہی بعد اسکی اوسنی پہر عرض کی کہ کسواسطی شکر اوسکی
نعمتونکا کرتی ہو فرمایا کہ ہمنی دیکہا کہ بلا کو ہمسی دور کیا اور اورونکو مبتلا کیا
پس بتحقیق جانا ہمنی کہ حق تعالی نی ہمپر فضل کیا اس سبب سی شکر اوسکا کرتی
ہین قولہ تعالی وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ الخ یعنی مختلف ہونا شب و روز کا نور اور ظلمت
مین اور طول اور قصر مین اور پی در پی ہونا آنی جانی مین قولہ تعالی فَأَحْيَا بِهِ
یہہ کنایہ ہی خشک ہونی زراعتون سی اور زندہ کرنا کنایہ سرسبز کرنی مین

قولہ تعالی لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ یعنی یہہ امور مذکورہ نشانیان ہین اوپر حکمت اور رحمت
حق کی اور دلیل ہین اوپر وحدانیت کی اون لوگونکی کہ عقل رکہتی ہین اور فکر
اوس مین کرتی ہین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ وائی اوس
شخص پر کہ آیہ پڑہی اور فکر اوسمین نکری شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار قولہ تعالی اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ یعنی محبت مومنین کی ساتہ
خدا کی شدید اور قوی تر ہی نسبت محبت کفار کی ساتہ اصنام کی اسواسطی کہ
کفار خداؤن اپنی سی بوقت بلا اور مصیبت کی عدول کرکی رجوع بجانب حق تعالی کرتی
ہین اور بعضی ہنگام مین ایک بت سی طرف دوسری بت کی میل کرتی ہین
قولہ تعالی شَدِيدُ الْعَذَابِ عطا نی کہا ہی کہ معنی یہہ ہین ہر گاہ ظالمین روز قیامت مین
دیکہین کی کہ دوزخ پانصد سالہ راہ سی استقبال اونکی کو آتی ہی اور جس طرحسی کہ
مرغ دانا چنتا ہی انکو انتخاب کریگی اوسوقت علم قدرت کاملہ اور شدت عذاب
خدا کو معلوم کرینگی قولہ تعالی حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ حسرات بمعنی ندامتونکی ہی اور یہہ تیسرا
مفعول ہی لفظ يُرِيهِمُ کا حاصل یہہ ہی کہ وہ اعمال کہ جنسی طمع ثواب رکہتی تہی
وہ کہ مردود درگاہ الہی ہونگی نہایت ندامت اونکو حاصل ہوگی یا مکافات
اعمال بد دیکہین کی اور اوس وقت مین حسرت ہوگی کہ یہہ اعمال کیون ہمنی کی
يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا
ای وہ لوگو کہاؤ تم [illegible]
تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ إِنَّمَا
پیروی [illegible] قدم [illegible]

يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

کہ حکم کرتا ہی تمکو ساتھ برائی کی اور کام بیحیائی کی اور یہ بات کہ کہو تم اوپر خدا کی اوس چیز کو کہ

تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

جانتی ہو تم اور جبکہ کہا جاتا ہی واسطی اونکی تابع ہو اوس چیز کی کہ اتارا اللہ نی کہتی ہیں بلکہ

نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

پیروی کرینگی ہم اوس چیز کی کہ پایا ہی ہمنی اوپر اوسکی پدران اپنی کو کیا اگرچہ ہوں پدران اونکی کہ نہ

يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سمجھتی ہوں کسی چیز کو اور نہ ہدایت پاتی ہوں اور مثل اون لوگوں کی کہ کافر ہوئی ہیں

كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّ

مثل اوس شخص کی کہ آواز کرتا ہی اوس جانور کو کہ نہیں سنتا ہی مگر بلانا اور پکارنا بہری ہیں

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

گونگی ہیں اندھی ہیں پس وی نہیں سمجھتی ہیں ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو کھاؤ تم

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

پاکیزہ اوس چیز سی کہ روزی دی ہمنی تمکو اور شکر کرو تم واسطی خدا کی اگر ہو تم کہ اوسیکی عبادت کرتی

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ

نہیں سوای اسکی کہ حرام کیا ہی اوپر تمہاری مردار کو اور لہو کو اور گوشت سوکر کا اور وہ چیز کہ ذکر کیا جاوی ذبح کی وقت

لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

بیچ اوسکی سوای خدا کی پس جو شخص کہ مضطر ہو نہ ظلم کرنیوالا اور نہ تجاوز کرنیوالا پس نہیں گناہ اوپر اوسکی تحقیق کہ خدا بخشنی والا

رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ

مہربان ہی تحقیق کہ وہ لوگ کہ چھپاتی ہیں اوس چیز کو کہ اتارا ہی اللہ نی کتاب سی توریت سی اور

يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ

خرید کرتی ہیں عوض اوسکی قیمت کم کو وہ لوگ نہیں کھاتی ہیں بیچ اپنی شکموں میں

اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ

مگر آتش کو اور نہ کلام کریگا اونسی اللہ روز قیامت کی اور نہ پاک کریگا اونکو

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

اور واسطی اونکی عذاب دکھ دینی والا ہی وہ لوگ ہیں کہ مول لیا ہی اونہوں نی گمراہی کو

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى

بعوض ہدایت کی اور عذاب کو بعوض بخشش کی پس کیا چیز نی صبر دلایا اونکو اوپر

النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ

آتش دوزخ کی یہ عذاب بسبب اسکی ہی کہ خدا نی نازل کیا کتاب کو ساتھ حق کی اور

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝

بیشک وہ لوگ کہ اختلاف کیا اونہوں نی بیچ توریت کی البتہ بیچ خلاف دور کی ہیں

قولہ خطوات در اصل یا من قدم میں چلنی والی کو کہتی ہیں اور عرب میں بولتی ہیں اتبع خطواتہ یعنی پیروی کی خطوات اوسکی کو جسوقت کہ کوئی پیروی کری اوسکی اور اوسکی طریقہ پر چلی قولہ بما لا یسمع یعنی جس طرحسی کہ حیوان نہیں سمجھتا ہی مگر آواز صدا کنندہ ہانکنی کی اور معنی اوسکی نہیں جانتا ہی اسیطرحسی کافران آواز بلند کنندہ کو سنتی ہیں اور مطابق اوسکی فکر اور تامل نہیں کرتی

قوله اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ
مجھکو ساتھہ آدمیان اور پریان کی عجب کار عظیم پڑا ہی مین اونکو خلق کرتا ہون
وہ اور کی عبادت کرتی ہین مین اونکو روزی دیتا ہون وہ اور کا شکر کرتی
ہین حضرت رسالت پناہ سی مروی ہی کہ جو کوئی چاہی کہ دعا اوسکی قبول ہووی
چاہئی کسب حلال اور طعام پاکیزہ حاصل کری ایک شخص نی عرض کی کہ
چاہتا ہون کہ جو دعا کرون مستجاب ہو فرمایا کہ طعام حلال پیدا کر اور حرام کو
شکم اپنی مین جانہ دی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ ای بندہ دعا تجسی کرنا ہی
اور مجسی قبول کرنا پس کیسکی دعا رد نہین کرتا ہون مگر کھانی والی طعام حرام
کی اور سید عالم سی روایت ہی کہ ترک ایک لقمہ حرام کا دوست تر ہی ہزار
رکعت سنتی سی اور رد کرنا ایک دانہ حرام کا برابر ہی ستر حج کی قوله
اِنَّمَا حَرَّمَ یعنی سوای اوس خون کی کہ باز ماندہ ہو بعد ذبح کی گوشت مین بارگ مین
وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اہلال بیچ ذبیحہ کی بلند کرنا آواز کا ہی ساتھہ بسم اللہ کی
اور مشرک بوقت ذبح نام بتونکا لیتی تھی اور مسلمان نام خدا کا فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ
معنی بغی کی طلب کی ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہی قول عرب سی یعنی رجل باغ حاجتہ
اور اس آیت مین معنی یہہ ہین کہ غیر خواہش کنندہ ہو قوله اِنَّ الَّذِیْنَ
اخْتَلَفُوْا یعنی وہ لوگ کہ اختلاف کیا کتاب توریت
مین بسبب تاویل باطل کی یا وضع کرنی کلمات باطل کی یا تغیر
دینی اوصاف محمد کی صلعم

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ
نہین ہی نیکی یہہ کہ پھیرین تم روہای اپنی کو طرف مشرق اور طرف مغرب کی
لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ
ولیکن نیکی کا وہ شخص ہی کہ ایمان لایا ساتھہ اللہ کی اور روز آخرت کی اور ساتھہ فرشتوں کی اور ساتھہ کتاب کی اور
النَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
ساتھہ پیغمبرون کی اور دیوی مال کو اوپر دوستی اوسکی صاحبان قرابت کو اور یتیمون کو
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ
اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور سوال کرنی والون کو اور بیچ چھوڑانی گردنون کی اور قائم رکھی
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ
نماز کو اور دیوی زکوٰۃ کو اور وفا کرنی والی ساتھہ عہد اپنی کی جسوقت عہد کرین اور
الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ
صبر کرنی والی بیچ فقر اور فاقہ کی اور بیچ دکھ بیماری اور وقت لڑائی کی یہہ لوگ
الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ہین کہ راست گوئی اور یہہ وہ لوگ ہین پرہیزگاران ای وہ گروہ
اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
کہ ایمان لائی ہو فرض کیا گیا ہی پر تمہار قصاص بیچ مقتولون کی آزاد بعوض آزاد کی اور غلام
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ
بعوض غلام کی اور عورت بعوض عورت کی پس جو شخص کہ معاف کیا جاوی واسطی اوسکی بھائی اوسکی سی کچھ

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن
پس چاہیئے کہ تابع ہو وارث قاتل کا ساتھ نیکی کے اور ادا کرے قاتل اسکو ساتھ نیکی کے یہ حکم سبک کرنا ہی جانب
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
تمہارے رب کی اور مہربانی ہے پس جو شخص کہ حد سے گذرے بعد اس حکم کے پس واسطے اسکے عذاب دردناک ہے
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
اور واسطے تمہارے بیچ قصاص کے زندگی ہے اے صاحبان عقول شاید کہ تم خوف کرو
كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ
فرض کیا گیا ہے اوپر تمہارے جسوقت کہ ظاہر ہو ایک تمہارا کو موت اگر چھوڑ جاوے
خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى
مال کو وصیت کرنا ہے واسطے والدین کی اور اقربا کی ساتھ عدل کی یہ حق واجب ہے اوپر
الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
پرہیزگاروں کی پس جو شخص کہ بدل ڈالے اس وصیت کو بعد اسکی سننے کی پس سوائی اسکی نہیں ہے کہ گناہ اوسکا اوپر ان لوگوں کے ہے
يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا
کہ بدل کرتے ہیں اسکو بیشک خدا سننے والا ہے دانا ہے پس جو شخص کہ خوف کرے وصیت کرنے والے سے جانب داری
أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
یا گناہ کو پس اصلاح کرے درمیان اونکی پس نہیں ہے گناہ اوپر اسکے بیشک خدا بخشنے والا ہے مہربان ہے
قولہ لیس البر خبر مین وارد ہی کہ یہودی اور نصاری کہتی تہی کہ قبلہ
ہمارا بہتر ہی اور طاعت منحصر ہماری قبلہ مین ہی ہو واسطی خدا نی اوسکی

مین فرمایا ہی کہ لیس البر الخ قولہ والکتاب یعنی جنس کتاب مدال
یا مراد قرآن ہی قولہ علی حبہ یعنی ساتھ خواہش مال کی یا دوستی
خدا کی یا دوستی عطا کرنی راہ خدا مین قولہ ذوی القربی تفسیر [illegible]
مین لکہا ہی کہ مقدم کیا ذوی القربی کو اوپر مساکین وغیرہ کی اسواسطی کہ فرمایا
نبی علیہ السلام نی کہ صدقہ دینا اوپر مساکین کی فقط صدقہ ہی اور اوپر
ذوی رحم کی صدقہ ہی اور صلہ رحمی ہی افسوس صد افسوس کہ رسول
نی باوجود ارشاد کرنی اس کلام کی اور نازل ہونی اس آیہ کی کیونکر
جناب فاطمہ کو محروم کیا ہوا اور کچہ نہ عطا کیا ہو واسطی اوس مذہب پر کہ بنا ہی
اوسکی پیغمبر خدا از جملہ اولئک الذین صدقوا اور اولئک ہم المتقون سی خارج
ہون باوجود اسکی کہ سردار صدیقون اور متقیون کی ہین اور خوشا بحال اُن
کی کہ کہتی ہین کہ یہ آیہ وآت ذا القربی حقہ بعد عطا کرنی فدک کی جناب فاطمہ
کو نازل ہوا اور ذا القربی حصہ وفی الیتامی یعنی وہ اطفال کہ بی پدر ہون اور حد بلوغ
نہ پہونچی ہون اور فقیر احتیاج رکہتی ہون اور مراد مسکین سی وہ محتاج ہی
کہ سوال نکرین اور قوت سالیانہ سی عاجز ہو اور ابن سبیل سی وہ مسافر
مراد ہی کہ اپنی وطن سی جدا ہو کر مفلس ہو گئی ہون اور طاقت بازگشت کی
بسبب محتاجی کی نرکہتی ہون اور مراد سائلین سی وہ درویش ہین کہ فقر
نی انکو بسوال مضطر کیا ہوا اور فی الرقاب وہ مراد ہی کہ غلامونکو قید بندگی
سی خلاصی دیکر آزاد کرین قولہ اولئک ہم المتقون تفسیر مجمع البیان

مین لکہا ہی کہ اصحاب ہماری نی استدلال کیا ہی کہ مراد اس آیہ سی علی ابن ابیطالب
ہین اسواسطی کہ امت محمد سی کسینی اختلاف نہین کیا اسبات مین کہ وہ حضرت
تمام ان خصلتون سی موصوف تہی انتہی اول خصلت ایمان کی ہی اور اونکا
ایمان انحضرت کی تواتر فریقین مین ثابت اور آیہ وَیُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلیٰ
حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَیَتِیْمًا وَاَسِیْرًا دلالت کرتا ہی تین خصلتون اون حضرت پر کہ وہ کہلانا
فقیر اور یتیم اور اسیر کا ہی اسواسطی کہ اتفاق کیا ہی مفسرون نی اور
راویون نی اہل سنت اور جماعت سی اور امامیہ سی کہ یہ آیہ بلکہ تمام سورہ
ہل اتی شان مین علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام مین نازل ہوا ہی جناب
صاحب مدارک نی تفسیر آیہ وَجَزَاہُمْ بِمَا صَبَرُوْا کی تحریر کیا ہی کہ یہ آیت نازل
ہوئی ہی بیچ حق علی اور فاطمہ اور فضہ کی کہ جاریہ ان دونونکی تہی وقتیکہ
حسنین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئی نذر کی اون تینون نی کہ روزہ رکہین کی
ہم تین دن پس قرض لیا علی نی ایک یہودی سی تین صاع جو کی پس تینکی
مین جناب فاطمہ نی ایک ایک صاع ایک ایک دن کی واسطی پیسا اور چند
روٹیان پکائین پس اپنی اوپر تین دن بوقت شام مسکین اور یتیم اور اسیر کو
اختیار کیا اور بغیر پانی کی بوقت افطار کی کچہ نکہایا انتہی اور ازینقبیل اور
مفسرون نی بہی لکہا ہی اور مقام تعجب یہہ ہی کہ یہہ حکایت سزاوار اسکی
تہی کہ مصنف مدارک تفسیر آیہ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلیٰ حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا
ذکر کرتا لیکن بنابر تعصب کی اوس مقام مین ذکر نہین کیا اور پہر حق تعالی

فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمْ اَجْرُہُمْ
عِنْدَ رَبِّہِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتی ہین مالہای
اپنی کو شب مین اور روز مین پنہان و آشکارا پس واسطی اونکی ہی اجر نزدیک
رب اونکی سی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ محزون ہونگی جناب
مولانا محمد باقر علیہ الرحمۃ نی کتاب حق الیقین مین تحریر کیا ہی کہ ثعلبی مفسر نی
کہ اہل سنت وجماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ روایت کی ہی مجاہد نی
ابن عباس سی کہ پاس حضرت امیر المومنین کی چار درہم تہی اور سوای اسکی کچہ
نہ تہا پس ایکدرہم کو مخفی اور پنہان اور ایکدرہم ظاہر اور آشکارا اور ایکدرہم
روز کو اور ایکدرہم شب کو تصدق کیا اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوئی
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ الخ انتہی تمام ہوا کلام ثعلبی کا اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ
نی فرمایا ہی کہ بہت سی روایتون مین وارد ہوا ہی کہ یہہ آیہ شان امیر المومنین مین
نازل ہوا ہی اور خلاف نہین کیا ہی کسینی کہ انحضرت نی ساتہہ کوشش ہای
اپنی کی جماعت کثیر غلامونکی خرید کر کی آزاد کئی ہین کہ شمار اوسکا نہین ہی اور برپا
رکہنا نماز اور دینا زکوۃ کا حق تعالی نی اس آیہ مین ذکر کیا ہی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رَاکِعُوْنَ
اور حال وفائی عہد کا یہہ تہا کہ کوئی شخص موالف اور مخالف کہہ نہین سکتا ہی کہ
جناب امیر نی جو وعدہ اور عہد کہ ساتہہ پیغمبر خدا کی نصرت کرنی مین یا جانفشانی
کرنی مین کیا ہی کبہی خلاف اوسکی عمل مین نہین آیا اور حال صبر کا بلاؤن مین اور

شہداء کو الٹیوان مین معلوم ہی کہ سوائی اون حضرت کی کسی سی نہو سکا اور جب
دشمن متفق ہین کہ کسی جنگ مین پشت اونکی دشمن نی نہین دیکھی اور تعبیر انکی بلفظ حق
واسطی تعظیم اور بزرگی اونکی کی ہی اور یا سائر ائمہ معصومین مراد ہین اسواسطی کہ
باقی ائمہ بھی شریک آنحضرت کی ان صفات مین تھی تمام ہوا کلام شیخ علیہ الرحمہ
کا بادنا تغیر اور تبدیل کی قولہ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ اہل توریت پر
قصاص لازم تھا اور عفو اور دیت حرام اور اہل انجیل پر عفو لازم تھا اور دیت
اور قصاص حرام حق تعالی نی اس امت مرحومہ کو فضل اپنی سی قصاص مین
اور دیت یعنی مین بعد عفو کی اختیار دیا ہی قولہ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ
ای بعد اسکی عفو کیا ہوا اور دیت لی ہو قاتل کو وہ شخص قتل کری یا قاتل حد
تجاوز کری اس معنی سی کہ ایک کو قتل کر کی اور دیت دیکر دوسری کو قتل کری
واسطی اوسکی ہی عذاب دردناک قولہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ یعنی ہر گاہ کوئی شخص
قصد قتل کرنی کسیکا کری اور از جہت خوف قصاص کی قتل اوسکی سی باز رہی
وہ شخص مقتول ہونی سی اور یہ قصاص سی سلامت رہا پس اس صورت مین معین
ہونا قصاص کا حافظ دونونکا اور باعث حیات کا ہی قولہ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا
حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایام جاہلیت مین کفار والدین اور اقربا کو ترکہ سی محروم
کرتی تھی لہذا حق تعالی نی اوپر وصیت واجب کی بعد چندی یہ حکم ساتھہ آیہ
میراث کی منسوخ ہوا اور اب وصیت کرنا سنت مؤکدہ ہی قولہ خَافَ مِن
مُّوصٍ جَنَفًا یعنی جو کوئی خوف کری اور جانی کہ تجاوز کریگا خواہ وارث ہو یا و

ہو یا امام یا قاضی ہو قول وصیت کرنی والی سی اصلاح کری درمیان اوسکی
اور وارث کی کچھ گناہ نہین اصلاح کرنی والی پر کہ تبدیل باطل کو کری حق سے
خدا تعالی آمرزگار اور مہربان ہی تبدیل کرنی والی پر

تکملۂ سوم در بیان آیت رکوع ششم سپارہ دوم ہے

وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ تا نوی حرف مین بزرگ اوسکی اکہتر اور دوسی اونتالیس
ہوتی ہین کلی اوسی یہ عبارت واللہ فہو الذی قال سبحانہ فیہ وفی زوجتہ
وبنیہ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری روزہ رکھنا جیسا کہ فرض کیا گیا تھا اوپر
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ
اون لوگوں کی کہ آگی تمسی تھی شاید کہ تم پرہیزگار ہو گناہ سی روزہ ہای چند گنتی کی یعنی ماہ رمضان کا
فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى
پس جو شخص کہ ہو تم مین بیمار یا اوپر سفر کی پس شمار کیا ہوا ایام دیگر سی اور اوپر
الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا
اون لوگوں کی طاقت رکھتی ہین افطار کرین فدیہ ہونا کھانا ایک مسکین کا ہی پس جو شخص زیادہ کری جہت نیکی کو
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
پس وہ بہتر ہی واسطی اوسکی اور یہ کہ روزہ رکھو تمہارا بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم کہ جانتی فضیلت روزہ

شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن هدى للناس

ماہ رمضان وہ مہینا ہی کہ نازل کیا گیا ہی بیچ اوسکی قرآن درحالیکہ راہ دکھانی والا ہی آدمیوں کی

وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر

اور دلائل روشن ہین ہدایت سی اور جدا کرنی والا ہی حق و باطل مین پس جو شخص کہ حاضر ہو تم مین سی اس مہینی مین

فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام

پس چاہئی کہ روزہ رکھی اور جو کہ ہو بیمار یا بیچ سفر کی پس شمار افطار کی دنون کی

اخر يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة

چاہتا ہی اللہ ساتھ تمہاری آسانی کو اور نہین چاہتا ہی تمہاری دشواری کو اور تاکہ تمام کرو تم شمار کو

ولتكبروا الله على ما هداكم ولعلكم تشكرون ۝ و

اور تاکہ بزرگی یاد کرو خدا کو بنابر اسکی کہ ہدایت کی تمکو اور شاید کہ تم شکر کرو اور

اذا سالك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع

جس گاہ کہ سوال کرین تجھکو ای محمد بندی میری مجھسی پس مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون دعا دعا کرنی والی کی

اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون

جب کہ مجھکو طلب کرتا ہی پس چاہئی کہ اطاعت کرین واسطی میری اور چاہئی کہ ایمان لاوین ساتھ میری شاید کہ وی راہ راست پاوین

احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم هن لباس لكم

حلال کیا گیا واسطی تمہاری شب روزی کو جماع کرنا ساتھ زنان اپنی کی وہ پوشش ہین واسطی تمہاری

وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم تختانون

اور تم پوشش ہو واسطی اونکی دانا ہی خدا اسکا کہ ہو تم کہ ظلم کرتی ہو تم

انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن

اوپر نفسون اپنی کی پس رجوع لطف کیا اوپر تمہاری اور معاف کیا تمسی پس اب جماع کرو اونسی

وابتغوا ما كتب الله لكم وكلوا واشربوا حتى يتبين

اور خواہش کرو اوس چیز کی کہ مقدر کیا ہی خدا نی واسطی تمہاری اور کھاؤ اور پیو تم لوگو تاکہ ظاہر ہو

لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا

واسطی تمہاری رشتہ سفید رشتہ سیاہی کی سی وقت صبح سی پس تمام کرو

الصيام الى الليل ولا تباشروهن وانتم عاكفون في

روزیکو طرف رات کی اور نہ جماع کرو اونسی حال انکہ اعتکاف کرنی والی ہو بیچ

المساجد تلك حدود الله فلا تقربوها كذلك يبين

مسجدونکی یہ حدین خدا کی ہین پس نزدیک اون کی مت جاؤ اسی طرح ظاہر کرتا ہی

الله اياته للناس لعلهم يتقون ۝ ولا تاكلوا اموالكم

خدا آیات اپنی کو واسطی لوگونکی شاید وی خوف کرین اور نہ کھاؤ مالون اپنی کو

بينكم بالباطل وتدلوا بها الى الحكام لتاكلوا فريقا

درمیان اپنی ساتھ باطل کی اور نہ نزدیک کرو اونکو طرف حاکمونکی تاکہ کھاؤ تم بعضی

من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ۝

اموال لوگونسی ساتھ گناہ کی حال انکہ تم جانتی ہو

قوله يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام روایت کی ہی سلیمان
ابن داود منقری نی حفص نخعی سی کہا اونی کہ سنا مینی امام جعفر صادق سی

اور آنحضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے روزہ ماہ رمضان کو کسی امت پر قبل ہمارے
واجب نہیں کیا پس عرض کی یہودی نے کہ قول حق تعالی کا یا ایہا الذین امنوا کتب
علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کیا معنی رکھتا ہے حضرت نے فرمایا
کہ روزہ ماہ رمضان واجب تھا مگر انبیا پر نہ امم سابقہ پر پس حق تعالی نے
اس امت کو سائر امم سے فضیلت دی اور روزہ ماہ رمضان کو رسول خدا اور امت
اوسکی پر واجب کیا اور جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک
جماعت یہودیونکی نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے آئے اور عالم
اونکے نے چند مسئلہ پوچھے اور جملہ اون مسائل میں سے ایک یہہ ہے کہ کس جہت سے
حق سبحانہ وتعالی نے تیس روزے تیری امت پر واجب کئے اور امم سابقہ پر
زیادہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر گاہ حضرت آدم نے گندم تناول کیا تیس روز
شکم آنحضرت میں رہا اسیواسطے حق سبحانہ وتعالی نے ذریت آنحضرت پر تیس
روزے واجب کئے اور کہانا کہانا شبکو تفضل الہی سے ہے اور حضرت آدم
پر بہی تیس روزے واجب تھے پس حق تعالی نے میری امت پر بہی وہی تیس روزے
واجب کئے پس حضرت نے آیہ کتب علیکم الصیام الخ پڑہا یہودی نے کہا درست
فرمایا آپ نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکی کہا اوسنے کہ کیا ثواب ہے ا
وس شخص کی کہ اس مہینے میں روزہ رکھے حضرت نے فرمایا کہ جو مومن کہ ماہ رمضان
میں روزہ رکہے واسطے رضا الہی کی حق سبحانہ واسطے اوسکی سات خصلتین
دیتا ہے ایک یہہ ہے کہ حرام اوسکی بدنسے نکل جاتا ہے اور دوسرے نزدیک

الہی

ہوتی ہے ساتھ رحمت حق سبحانہ وتعالی کی تیسرے کفارہ خطا پدر اونکی آدم کا ہوتا
اور چوتھے سکرات مرگ آسان کرتا ہے اور پانچوین امان مین جوع وعطش قیامت سے
اور چھٹی عطا کرتا ہے حق تعالی اوسکو بیزاری آتش جہنم سے اور ساتوین میوہ ہائی
بہشت سے روزی کرتا ہے کہا یہودی نے کہ درست فرمایا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ قولہ تعالی او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یعنی اوسپر لازم ہے بقدر شمار اون روزونکی
کہ افطار لیا ہے بیماری یا سفر مین قضا کرے قولہ تعالی وان تصوموا اکثر العرفانین
لکھا ہے کہ یہہ حکم نزدیک بعضونکی ابتدائی اسلام مین تھا اور بعد اسکی ساتھ آیۃ فمن
شہد منکم الشہر فلیصمہ منسوخ ہوا اسواسطے کہ اول مین روزہ رکھنا دشوار بہت تھا
بسبب عادت نہونی کی اور ہر گاہ بعد چندے کے یہہ حکم اختیار کا باطل ہوا اور وجوب
روزہ رکھنا ہوا اور نزدیک بعضونکی منسوخ نہین ہے بلکہ مراد اس سے وہ عورت
کہ ایام وضع حمل کی قریب ہوں یا وہ زن کہ شیر کم ہوا ہو بچے کا یا وہ مرد کہ نہایت
پیر ہوں یا وہ شخص کہ مرض تشنگی رکھتا ہو اور یہہ قول اخیر کا جناب صادق
علیہ السلام سے مروی ہے اور معمول فقہای امامیہ کا ہے قولہ تعالی شہر رمضان فرد
شہر واحد ہے جمع قلت اسکی اشہر ہے اور جمع کثرت شہور ہے اصل اسکی اس
قول سے ہے کہ اشتہار و بالہلال یعنی مشہور ہونا ماہ کا ہلال نو سے ہے کہا
جاتا ہے عرب مین شہرت الحدیث ای اظہرتہ یعنی ظاہر کیا مینے اوسکو و اشہرت
ان تصبتہ یعنی نکالا مینے سیف کو اور اصل رمضان رمض ہے اور وہ شدت
سے پڑنا شعاع آفتاب کا ہے ریت پر یا غیر اسکی پر اور وجہ نام رکھنی اس مہینہ کی

ساتھ رمضانکی یہہ ہی کہ جس ماہ مین جو چیز واقع ہوا اوسکی مناسبت سی نام رکھتی ہین
پس ایام ماہ مین ہر کا بسبب صیام کی اور تشنگی کی گرمی زیادہ ہوتی ہی اسکی
سی نام اسکا رمضان رکھا ہی اور بعضون نی کہا ہی اسمای الٰہی سی ہی مجاہد سی
روایت ہی کہ فقط رمضان نہ کہو چاہئی کہ ماہ رمضان کہو یہہ دلیل اسکی ہی کہ یہہ
اسمای الٰہی سی ہی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ وجہ نام رکھنی اس ماہ کی ساتھ
رمضانکی یہہ ہی کہ یرمض الذنوب یعنی جلا دیتا ہی گناہونکو اور شہر رمضان کی
اس مقام مین تین ترکیبین ہین ایک یہہ ہی کہ خبر مبتدا محذوف کی ہی کہ دلالت
کرتا ہی اوسپر قول حق تعالی کا ایامًا اتی ہے شہر رمضان یعنی وہی ایام
شہر رمضان ہی اور دوسری ترکیب یہہ ہی بدل ہی لفظ صیام سی پس گویا کہ تقدیر
یہہ ہی کتب علیکم شہر رمضان یعنی واجب کیا اوپر تمہاری روزہ رکھنا شہر
رمضان کا اور تیسری ترکیب یہہ ہی کہ مرفوع ہی بنابر ابتدا کی اور خبر اسکی الذی
انزل فیہ القرآن ہی کعب الاحبار نی روایت کی ہی کہ حق تعالی نی وحی کی موسی کو
کہ ای موسی مین روزہ ماہ رمضان کا بندونپر واجب کیا ہی جو کوئی کہ ترک کرے
آدمی اور وہ ماہ روزی کی نامۂ اعمال اوسکی مین لکھی ہون جملہ محسنون سی ہوگا
اور اگر صحیفہ مین اوسکے بیس مہینی مین جملہ ابرار سی ہوگا اور اگر تیس مہینی
ہون میری نزدیک مرتبہ اوسکا شہیدون سی بلند تر ہی ای موسی ہر گاہ کہ ماہ رمضان
داخل ہوتا ہی حاملین عرش کو فرماتی ہین ہم کہ عبادت اپنی سی باز رہو اور کو
بدعای روزہ داران رکھو بجہت اسکی کہ جسوقت دعا مانگین تم آمین کہو اور

قسم کھائی ہی کہ دعا اونکی رد نکرونگا موسی نی عرض کی کہ دوہتا کہ ماہ رمضان
مین عبادت تیری کرتی ہین اور تو گناہان گذشتہ اونکی عفو کرتا ہی امت میری
کردان حق تعالی نی فرمایا کہ یہہ زیادتی ثواب کی سوای امت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ کی اور کسیکو نہ عطا کرونگا سعید بن جبیر سی منقول ہی کہ سوال کیا مینی ابن
عباس رضی اللہ عنہ سی واسطی اوس شخص کی کہ روزہ رکھی شہر رمضان کا اور بجا لائے
حق اوسکی کو کیا ہی کہا ابن عباس نی کہ ای پسر جبیر مہیا ہو کہ خبردار کرون مین تجھکو
اوس چیز سی کہ کبھی تیری گوش تک نہ پہنچی ہوا اور نہ خطور کیا ہو دل تیرے مین اور
خارج کر نفس اپنی کو واسطی اوس چیز کی کہ سوال کیا ہی تو نی پس تحقیق کہ وہی علم
اولین آخرین ہی کہا سعید بن جبیر نی کہ باہر آیا مین نزدیک اونکی سی پس تہیا
کیا مینی صبح روز دیگر کا بعد اسکی لوقت صبح حاضر ہوا مین بخدمت ابن عباس
کی پس کہا ابن عباس نی کہ سن تو مجھسی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین کہ سنا ہی
مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ فرماتی تہی کہ اگر جانو تم اوس چیز کو کہ ہی
واسطی تمہاری بیچ ماہ رمضانکی ہر آئینہ زیادہ کرو تم شکر حق تعالی کو ہر گاہ کہ اول
شب ماہ رمضان ہوتی ہی حق تعالی تمام گناہ امت میری کو بخش دیتا ہی اور بلند
کرتا ہی واسطی تمہاری ہزار ہزار درجہ اور بنا کرتا ہی واسطی تمہاری بچاس شہر اور
لکھتا ہی بیچ روز دوم کی بعوض ہر قدم کی عبادت ایک برس کی اور ثواب
ایک نبی کا اور ثواب روزہای ایکسال اور روز سوم بعوض ہر بال کی کہ جو
بدن پر ہی ایک قبہ فردوس مین موتی سفید سی کہ اوپر اوسکی مین بارہ ہزار گھر نور کی

اور پچھی اوسکی بہی بارہ ہزار گہر مین ہزار تخت مین کہ ہر روز داخل ہوتی مین باون
ہزار فرشتی ہدیہ لیکر اور روز چہارم عطا کرتا ہی جنت خلد مین ستر ہزار محل ہر
محل مین ستر ہزار گہر مین اور ہر گہر مین پچاس ہزار تخت مین اور ہر تخت کی آگو
ہی کہ آگی ہر ایک حور کی ہزار جاریہ مین کہ ایک اونمین سی بہتر ہی دنیا اور
مافیہا سی اور روز پنجم مین عطا کرتا ہی حق تعالی جنت ماوی مین ہزار ہزار شہر
بیچ ہر شہر کی ستر ہزار گہر مین کہ بیچ ہر گہر کی ستر ہزار دستر خوان بچہی مین کہ اوپر
ہر دستر خوانکی ستر ہزار خوان کہ بیچ ہر خوانکی ستر ہزار رنگ کا کہانا ہی کہ ایک
دوسری سی مشابہ نہین ہی اور روز ششم حق تعالی عطا کرتا ہی جنت دار السلام
مین لاکہہ شہر ہر شہر مین لاکہہ محل مین ہر محل مین لاکہہ گہر مین اور ہر گہر مین لاکہہ
تخت مین طلائی کہ طول اونکا ہزار ہاتہہ کا ہی ہر تخت پر ایک زوجہ حور سی بیٹھی ہی
کہ جسکی تیس ہزار چوٹیان مین کربنی مین موتی اور یاقوت سی کہ ہر چوٹیکو سو جاریہ
اوٹہائی ہوتی ہی اور روز ہفتم مین حق تعالی عطا کرتا ہی بیچ جنت نعیم کی ثواب
چالیس ہزار شہید کا اور چالیس ہزار صدیق کا اور روز ہشتم مین حق تعالی عطا کرتا ہی
ثواب ساٹہہ ہزار عابد کا اور ساٹہہ ہزار زاہد کا اور روز نہم حق تعالی عطا کرتا ہی
وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہی ہزار عالم کو اور ہزار اعتکاف کرنی والونکو اور ہزار دن
مومنکا کہ جو سرحد کفار پر واسطی محافظت کی بیٹہی ہین اور روز دہم مین حق تعالی
عطا کرتا ہی یعنی بر لاتا ہی ستر ہزار حاجتین اور طلب مغفرت کرتی ہین واسطی
تمہاری شمس اور قمر اور ستاری اور پرندی اور درندی اور نہرا اور دریا

اور ہر تر و خشک اور ماہیان دریا اور ہر گہاس درختان اور روز یازدہم حق تعالی
اوسکی واسطی لکہتا ہی چار حج اور چار عمرہ کہ گویا حج ہمراہ نبی کی کیا ہو پیغمبرون سی اور ہر عمرہ
ہمراہ صدیق کی یا شہید کی کیا ہو اور روز دوازدہم بدل کرتا ہی حق تعالی بدیونکو ساتہ
نیکی کی اور نیکیونکو دو چند سہ چند دہ چند کرتا ہی اور بعوض ہر نیکی کی ہزار نیکیان
لکہی جاتی مین اور روز سیزدہم مثل ثواب عبادات اہل مکہ و مدینہ کی لکہتا ہی اور
عطا کرتا ہی حق تعالی بعوض ہر درخت اور پتہر کی کہ جو درمیان مکہ و مدینہ کی ہین شفاعت
اوسکی اور روز چہاردہم گویا کہ ملاقات کی تہنی ساتہہ آدم اور نوح کی اور
بعد ان دونو کی ابراہیم اور موسی سی اور بعد ان دونو کی داود و سلیمان علیہما السلام
سی اور گویا کہ عبادت کی تہنی حق تعالی کی ساتہہ ہر نبی کی سو برس اور روز
پانزدہم کو بر لاتا ہی حق تعالی حوائج دنیا و آخرت کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی
وہ چیز کہ عطا کی ہی ایوب علیہ السلام کو اور طلب مغفرت کی کرتی مین واسطی تمہاری
اوٹہانی والی عرش کی اور عطا کرتا ہی حق تعالی روز قیامت کو چالیس نور دیکی
دہنی طرف اور دس بائین طرف دس آگی دس پیچہی اور روز شانزدہم کو لکہتا ہی
تمہاری واسطی کہ خارج ہو گی تم قبر سی ساتہہ حلی پہناوینگی تمکو اور ایک ناقہ پر سوار
کرینگی تمکو اور بہیجیگا حق تعالی ایک بدلیکو کہ سایہ کریگی اوپر حرارت اوس روز
اور روز ہفدہم کو فرماتا ہی حق تعالی کہ مین بخشا تمکو اور اجداد تمہاریکو اور دور
کی جاتی ہی تم سی شدائد روز قیامت کو اور روز ہجدہم حق تعالی امر کرتا ہی
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور حاملان عرش کو اور فرشتونکو کہ استغفار کریں تم

واسطی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سال آئندہ تک اور عطا کرتا ہی حق تعالی
روز قیامت کو ثواب شہداء جنگ بدر کا اور روز نوزدہم نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ
آسمان اور زمین کا مگر یہہ کہ طلب اذن کرتی ہیں رب اپنی سی واسطی زیارت اہل
قبور تمہاری کی ہر روز ساتھہ ہر فرشتہ کی ایک تحفہ ہوتا ہی اور شراب طہور اور
روز بستم بہیجتا ہی حق تعالی ستر ہزار فرشتی کہ محافظت کرتی ہیں تمکو شیطان
رجیم سی اور حق تعالی لکہتا ہی واسطی تمہاری بعوض ہر دن کی کہ روزہ رکہا ہی تمنی
ثواب روزہ سو برس کا اور درمیان تمہاری اور درمیان آتش جہنم کی ایک
خندق بناتی ہیں اور عطا کرتا ہی واسطی تمہاری ثواب قاریان توریت اور
انجیل اور زبور اور فرقان کا اور لکہتا ہی حق تعالی بعوض ہر پر ہائی جبرئیل کی
عبادت ثواب ایک برس کا اور عطا کرتا ہی ثواب تسبیح عرش اور کرسی کا اور
تزویج کرتا ہی ساتھہ تمہاری بعوض ہر آیہ کہ جو قرآن میں ہی ایک حور اور روز بست و
یکم وسیع کرتا ہی حق تعالی قبر تمہاری کو ہزار فرسخ اور دور کرتا ہی سی ظلمت کو اور روشن کرتا ہے
اور قبور کو مثل قبور شہدا کی کرتا ہی اور مونہہ اونکا مثل روئی یوسف کی کرتا ہی اور بست
و دوم بہیجتا ہی حق تعالی ملک الموت کو جس طرح سی بہیجا جاتا ہی طرف انبیا علیہم السلام
کی اور دفع کرتا ہی ہول منکر و نکیر کو اور دور کرتا ہی تم سی غم دنیا اور عذاب قبر آپ
کو اور روز بست و سوم کی گذر جاؤ گی تم پل صراط سی ساتھہ نبیوں کی اور صدیقوں کی
اور صالحوں کی اور گویا کہ کہلایا تمنی یتیموں کو پیٹ بہری کا سی اور پہنایا ہو امت کی ننگی
برہنوں کو اور روز بست و چہارم نہیں خارج ہوتا ہی دنیا سی تا آنکہ دیکہتا ہی مکان

اپنی کو جنت میں اور عطا کرتا ہی ہر واحد کو ثواب ہزار مریض کا اور ثواب ہزار
غریب کا کہ خارج ہوئی راہ خدا میں اور عطا کرتا ہی تمکو ثواب آزاد کرنی ہزار غلام
کا اولاد اسمعیل سی اور روز بست و پنجم بنا کرتا ہی حق تعالی واسطی تمہاری زیر
عرش ہزار قبہ سبز اور بالائی ہر قبہ ایک خیمہ ہی نور سی اور فرماتا ہی حق تعالی
کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ میں رب تمہارا ہوں تم بندی اور لونڈیاں میری
ہو سایہ عرش میری میں رہو بیچ ان قبوں کی کہاؤ اور پیو تم در حالتی کہ کچہہ خوف
نہیں ہی تمپر اور نہ غمگین ہو تم ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ قسم ہی عزت و
جلال اپنی کی کہ ہر آئنہ بہیجونگا میں تمکو طرف جنت کی اس جنت سی کہ تعجب کرینگی مرد
اول و آخر اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کا پہناؤنگا میں اور سوار کرونگا ہر ایک کو ناقہ
نور پر کہ لجام اوسکی نور سی ہی ہزار حلقہ میں طلا سی و ہر حلقہ میں ایک فرشتہ
کہڑا ہی کہ ہاتہہ میں اوسکی ایک گرز ہی نور کا تا آنکہ داخل جنت ہوں بغیر حساب و
روز بست و ششم نظر رحمت کرتا ہی طرف تمہاری پس عفو کرتا ہی گناہوں کو
تمہاری مگر خون اور غصب اموال اور بہتر گناہ کبیرہ بخش دیتا ہی مثل غیبت اور
کذب اور بہتان کی اور روز بست و ہفتم پس گویا کہ نصرت کی تمنی ہر مومن و
مومنہ کی اور پہنایا تمنی ستر ہزار ننگوں کو اور خدمت کی تمنی ہزار مرابط کی اور
گویا کہ تلاوت کی تمنی تمام کتب آسمانی کی اور روز بست و ہشتم بناتا ہی حق تعالی
واسطی تمہاری جنت خلد میں لاکہہ شہر نور کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت
الماوی میں لاکہہ محل نقرہ کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت فردوس میں

لائبہ شہر کہ ہر شہر میں ہزار حجرہ میں اور عطا کرتا ہی حق تعالی تمکو جنت علال میں لائبہ
سنہر مشک کی اور شکم ہر شہر میں ہزار گہر ہین زعفران سی اور ہر گہر میں ہزار تخت ہین
موتی اور یاقوت سی ہر تخت پر ایک زوجہ ہی حور سی اور روز بست وہم عطا کرتا
اوسکو حق تعالی ہزار محل درمیان ہر محل کی ایک قبہ سفید ہی اور ہر قبہ میں ایک تخت
ہی کافور کا کہ نہایت سفید ہی اور اوس تخت پر ہزار فرش ہین سندس اخضر سی کہ
اوپر ہر فرش کی ایک حور ہی کہ ستر ہزار حلی پہنی ہوگی اور اسکی ہزار چوٹیان
ہین اور ہر چوٹی گنتھی ہوئی ہی موتی اور یاقوت سی اور روز بست و ہفتم عوض
کہ گذر گئی ہین ثواب ہزار شہید کا اور ثواب ہزار صدیق کا اور ثواب ہزار روز
بعد دکیاہ کہ آب دریای کما غسل سی آتی ہی اوتنی درجی بلند کرتا ہی اور ہزاری
جہنم سی اور گذرنا اوپر صراط کی اور امان عذاب سی اور واسطی جنت کی ایک دروازہ
ہی کہ نام اوسکا ریان ہی وہ کشادہ نہین ہوتا ہی تا روز قیامت مگر واسطی روزہ
داران امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس ندا کرتا ہی رضوان خازن جنت کا
کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آؤ طرف دروازہ کی پس داخل ہو کہ ہمت میری اوپر
جنت میں قولہ تعالی أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ مراد ابتدای نزول قرآن ہی اور روز شب
قدر کی ہوا ہی یا یہ کہ تمام دنیا پر نازل ہوا تہا اور آیہ آیہ اور سورہ سورہ موافق
مصلحت کی عرصہ بست سال میں نازل ہوا تہا اور یہ قول ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی مروی ہی یہ حاصل یہہ کہ قرآن ماہ مبارک رمضان میں نازل ہوا ہی اور
ذرا کی لغت میں جمع کرینگی من قولہ تعالی فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ یعنی اوپر اوسکی قضا

اون

اون روزونکی کہ سفر میں یا مرض میں کہاتی ہوں اور دنون میں رکھی قولہ تعالی
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ یعنی خدا چاہتا ہی تمکو آسانی میں ہو یعنی وقت مرض یا سفر
کی روزی کی تکلیف نہین دی اور نہین چاہتا ہی ساتہ تمہاری دشواری کو وہ
کیا ہی کہ روزہ رکہو سفر میں یا بیماری میں قولہ تعالی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ یعنی تا تمام کرو
عدد ایام سفر اور مرض کو کہ بیچ ماہ رمضان کی افطار کئی ہون حاصل کلام یہ ہی
کہ قضا کرو مانند اوس عدد کی قولہ تعالی وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ اکثر علما کہتی ہین کہ مراد اس سی
وہ تکبیر ہی کہ بعد از نماز شام شب عید کی اور نماز عشا اور صبح اور نماز عید کی
پڑہا جاتا ہی وہ یہہ ہی اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا مشہور درمیان
علماؤنکی یہہ ہی کہ پڑہنا اس کا سنت موکدہ ہی تو تہانی مذکور مین اور کتاب علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی
معلوم ہوتا ہی کہ ابن جنید نی واجب جانا ہی بہر حال احوط یہہ ہی کہ ترک نکیا جای قولہ تعالی
وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ یعنی علم ہمارا تم سبکو احاطہ کرتی
اور قریب ہی روایت میں ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی سوال کیا خدا ہمسی نزدیک کہ آہستگی دعا میں یاد ہو رہی کہ آواز بلند
دعا کرین یہہ آیہ اوسی وقت میں نازل ہوا اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک
جماعت یہود نی کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کس طرح سنتی ہی دعا ہماری سنتا ہی
حال آنکہ زمین سی تا آسمان پانچ سو برس کی راہ ہی اور یہی فاصلہ ہی ہر آسمان
تا آسمان دیگر ساتوں آسمان تک یہی طرح ہی پس نازل ہوئی دعا ہماری

سنا ہوگا اپنا حق تعالیٰ نی رد قول اوکی مین فرمایا فانی [illegible]
کہ عہد خلیفۂ ثانی مین ایک علمای یہود نی سوال کیا کہ خدا کہان ہی جواب مین کہا
کہ آسمان پر ہی اوپر عرش کی یہودی نی کہا پس زمین خدا سی خالی ہی خلیفۂ ثانی نی
کہا یہہ کلام زندیقون کا ہی دور ہو یہان سی واللہ اعلم کہ وہ کہین گردن مارتی کا
اور تصدیق اس خبر کا مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی کہ قائل ہین کہ خدا کو
قیامت کی دن دیکھین گی کہ عرش پر بیٹھا ہی بعد اسکی یہودی باہر آیا اور
اسلام پر ہنستا تہا کہ یہی ایمان اور دین اسلام جبکہ اس مذہب کی ہوین قول
کلام خوشا بحال اوس اسلام کی کہ جس پر یہودی ہنستا ہوا اور خوشا بحال مذہب اوسکی
کی کہ جو پیروی علی ابن ابیطالب کی کرتی ہین کہ جنکی حق مین جناب نبوی نی فرمایا ہی
الحق مع علیٍّ و علیٌّ مع الحق یہہ حدیث فریقین مین ثابت ہی اور قول
آنحضرت کا یہہ ہی کہ خدا کسی طرف مین نہین ہی اور قابل دیکھنی کی نہین ہی جناب
پیغمبر اس نقل سی معلوم ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعد باہر آنی کی یہودی کی جناب
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی اثنای راہ مین ملاقات ہوئی فرمایا کہ ای
یہودی سوال وجواب تیری مجھی خبر ہی جواب اپنی سوال کا مجھہ سی سن اوسنی کہا
ارشاد کیجی فرمایا کہ وہ حق تعالیٰ مکان کا پیدا کرنی والا ہی اور مکان اور جہت نہین رکھتا
اور سب جگہہ مین ہماری ساتھ ہی نہ ساتھ ہوسکی اور ملنی کی بلکہ ہماری ساتھ
ہی بعلم وقدرت کی کہ سبکو احاطہ کئی ہی اور اگر مین تجھکو خبر دون اوس چیز سی
کہ تیری کتاب مین ہی قول میری کی تصدیق کریگا اوسنی کہا ہان فرمایا کہ توریت

مین

لکھا ہی کہ ایک مرد زردشتی بیٹھی تہی کہ چار زردشتی نزدیک اوکی آئی موسیٰ نی اونسی پوچھا
کہا کہ تم کہان سی آتی ہو ایک نی کہا آسمان ہفتم سی نزدیک خدا سی دوسری نی
کہا تمامی مشرق سی نزدیک خدا سی تیسری نی کہا تمامی مغرب زمین سی نزدیک
خدا سی چوتھی نی کہا زمین ہفتم سی نزدیک خدا سی موسیٰ نی کہا کہ پاک وہ خدا ہی
کہ کوئی مکان اوس سی خالی نہین ہی کہ کہا جاوی کہ کسی مکان سی خدا دور ہی
یا نزدیک ہی اور تائید اس قول کی یہہ آیہ قرآنی ہی وحینکہ موسیٰ نی جب
اشتہار کی اون ستر آدمیون کی کہ جسکو ساتھ اپنی کوہ طور پر لیگئی تہی جناب
کبریا مین عرض کیا تہا کہ دکھلا تو مجھکو اپنی کو حق تعالیٰ نی جواب مین کہا کہ لن
ترانی نہ دیکھہ سکیگا تو پس یہان سی معلوم ہوا کہ خلیفۂ ثانی خلاف قرآن اور
توریت کی اور خلاف مذہب علی ابن ابیطالب کی قائل ہوئی اور اس بات کی
مین کہ حق تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہی کذب صریح نسبت الی اللہ بولی مین اور حالانکہ
قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہی لعنة اللہ علی الکاذبین اور اگر کوئی
شیعہ امامیہ بنا بر تمسک کرنی قول خلیفۂ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ مطابق
لعنة اللہ علی الکاذبین کی خلیفۂ ثانی پر لعن کری حق بجانب تقریر ہی
ناشناسندہ کی دماغ اوسکا خالی کرتی ہین اور حکم گردن مارنیکا کہ خلیفۂ ثانی نی
کیا جانتی تہی معلوم نہین کہ کس آیہ سی یہہ حکم سمجھی تہی حالانکہ قرآن مین حق تعالیٰ
فرماتا ہی کہ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنی جو شخص کہ
حکم کری ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی پس وہ گروہ کافرون سی ہی

اور حق تعالی نی واسطی تہدید حضرت پیغمبر کی خلق کو بتفصیل وحی کی بہنچا کیا ہی لو
تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا
مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ حاصل یہ ہی کہ اگر بعضی قول اپنی طرف سی وضع کر لیگا تو ہم
پکڑینگی ہم تجہسی اور قطع کرینگی رگ گردن کو پس کوئی بچانی والا تیرا انہو کا پس
بنابران دو آیتوں کی چاہی خلیفہ ثانی حکم کردن مارتیں تامل کرتی لیکن مقتضای
اسکی کہ بارہ برس مین سورہ بقرہ یاد کیا تہا یہہ عذر ہو سکتا ہی کوئی مرد اونکا
کہی کہ یہہ دو آیتیں اوسوقت خاطر مبارک مین نہ تہیں قوله أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ
الصِّيَامِ الرَّفَثُ علیہم مروی ہی کہ اول اسلام مین شبہای ماہ رمضان مکو تا وقت
ادای نماز عشا اجازت کہانی اور پینی اور مجامعت کی تہی اور منقول ہی کہ
عمر خطاب کو بعد نماز عشا کی شہوت نی غلبہ کیا اور ساتہہ اہلیہ اپنی کی جماع
کیا اور آخر الامر پشیمان ہوئی صورت حال کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کی
حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تونی اور ایک جماعت دیگر نی بہی عرض کی
کہ ہمسی بہی یہہ امر صادر ہوا ہی باعث شرم سی ہم عرض نکر سکتی تہی اس تکلیف
مین تخفیف فرمائی حضرت نی فرمایا کہ یہہ امر میری ہاتہہ مین نہین ہی حقتعالے
نی محض فضل اپنی کی اوسوقت مین اس تکلیف کو موقوف کیا اور یہ مارا کہ
قوله أُحِلَّ لَكُمْ الخ اور تفسیر مدارک مین بہی اس نقل کو لکہا ہی مکرر وہ ایک فقرہ
بنابر پاس خلیفہ ثانی کی خارج کی ہین چنانچہ ترجمہ عبارت اوسکی کا بعینہ ذکر
کیا جاتا ہی تحقیق عمر نی مجامعت کی اہلیہ اپنی سی بعد از نماز عشائی اخیرہ کی پس

پہر کہا غسل کیا اور رونی لگی اور ملامت کرتی تہی نفس اپنی کو پس آئی نبی کی خدمت مین
اور آگاہ کیا اوس سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی نہین ہو تم مین سزاوار ساتہہ
اسکی انتہی پوشیدہ نرہی کہ ایک فقرہ یہہ نکال ڈالا کہ عمر کا پیغمبر خدا کی خدمت مین
آئی حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تونی اور حال آنکہ خارج کرنی اسکی سی تاریکی
گناہ اوکی دور نہین ہوتی ہی اسواسطی کہ رونا اور ملامت کرنا نفس اپنی کو خلیفہ
ثانی کا نفس اپنی کو دلیل ہی کہ وہ امر جماع کا معصیت تہا اور دوسرا فقرہ یہہ
کہ جس طرح عمر نی یہہ حرکت کی تہی اور لوگ بہی ایسی حرکت عمل مین لائی تہی اور
وجہ موقوف کرنیکی بظاہر یہہ ہی کہ تا کچہہ شرمندگی اوس گناہ کی ابہی خلیفہ ثانی
کی شان مین بسبب کہنی اپنی جاتی کہ خدا کا فضل اوپر امت تہا کہ یہہ حکم منسوخ ہوا اور
خاطر سی لیکن یہہ شرمندگی اونکی جاتی نہین اسواسطی کہ قول خدا کا أُحِلَّ لَكُمْ ونیز یہہ ساتہہ
ضمیر جمع کی قرینہ ہی اسبات پر کہ ایک جماعت حرکت مثل حرکت خلیفہ ثانی کی
عمل مین لائی ہوں اور بعد اسکی فرماوی حق تعالی کہ أُحِلَّ لَكُمْ اور اگر فقط
فضیلت خلیفہ ثانی کی حق تعالی کو ظاہر کرنا منظور ہوتا سزاوار تہا کہ یہہ کہتا
أُحِلَّ لَكَ ساتہہ ضمیر واحد کی نہ جمع کی تامل قوله وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
یعنی طلب کرو اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی واسطی تمہاری لوح محفوظ مین اولاد
یعنی چاہئی کہ غرض اصل مباشرت سی طلب کرنا تہا تی نسل کا ہو نہ فقط لذت شہوت
کی اسواسطی کہ حکمت پیدا کرنی شہوت اور مشروعیت نکاح کی تولد فرزند کا ہی حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت ہی کہ جو زن خانہ شوہر اپنی مین سلوک اطاعت کرسی کی

باعث صلاح شوہر کا ہو حق تعالی گناہ اوسکی عفو کرتا ہی اور نیکیان اوسکی زیادہ
کرتا ہی اور وقتیکہ شوہر اپنی سی حاملہ ہو تو ثواب ملتا ہی مثل اوس شخص کی کہ
بیشبانہ روز بیچ عبادت کی بیدار رہا ہو اور دنکو روزہ دار ہو اور جو زن کہ طفل کو دودہ
پلاتی ایکمرتبہ مثل ثواب بندہ آزاد کرنیکی ہی اور ہر گاہ کہ طفل کو بعد شیر [illegible] دودہ
پلاتی منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جمیع گناہان تیری بخشی گئی خاتمہ نی کہا
ثواب تمام عورتونکی بیچ فرمایا مردونکی ثواب فرمائی کیا میں حضرت نی
تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ جو شخص ہاتھ اپنا بیبی اپنی کا بطریق رغبت کی تہامی
حق تعالی نیکیان اوسکو دیتا ہی اور جو ہاتھ گردن میں ڈالی دس نیکیان کرامت
کرتا ہی اور اگر بوسہ لی بیس نیکیان اور اگر اوس سی نزدیکی کری ثواب اوسکا
تمام دنیا سی بہتر ہی اور ہر گاہ غسل کری جس بالسی کہ پانی جاری ہووی ہر ایک
ایک گناہ اوس سی معاف ہوتی ہین اور ایک ایک درجہ بلند کرتا ہی اور وہ
ثواب کہ وہ بیچ غسل کی عطا کرتا ہی دنیا اور مافیہا سی بہتر ہی اور حق تعالی فرشتون
فرماتا ہی کہ تمکو گواہ کیا ہون میں کہ بخشا میں اسکو قوله تعالی حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ رشتہ سفید کنایہ ہی روشنی دن سی اور رشتہ سیاہ کنایہ ہی تاریکی
شب سی اور لفظ من الفجر کا بیان ہی بیچ رشتہ سفید اور من اللیل کہا بیچ
رشتہ سیاہ کی اس جہت سی کہ ایک کی بیان سی دوسریکا حال معلوم ہو جاتا ہی
اور ابن حاتم نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی نماز اور روزہ تعلیم کیا اور روزہ
[illegible] فرمایا کہ ہر گاہ آفتاب غروب ہو روزہ کہولو اور اوسوقت مین کہانا

دو اور پینا حلال ہی تا وقتیکہ رشتہ سفید رشتہ سیاہ سی امتیاز پاوی شب کو میں اوٹہا
اور دو ریسمان سیاہ اور سفید آگی اپنی رکہی اور دونوکو دیکہتا تہا بخوبی احوال
امتیاز نہوا بعد اسکی خدمت حضرت میں حاضر ہوا اور احوال اون دو ریسمانکا
نقل کیا حضرت نی تبسم کیا اور فرمایا کہ مراد اس سی سفیدی صبح کی اور سیاہی
شب کی ہی اور صحیحین میں وارد ہی کہ سہیل ساعدی نی روایت کی ہی کہ جب
آیہ میں لفظ من الفجر کی نہتی حق تعالی نی بعد وارد ہونی اس توہم کی لفظ
الفجر کی داخل کی قوله تعالی وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اعتکاف شرع میں ترک
کرنا اور بیٹہنا مساجد میں ہی واسطی عبادت کی بقصد قربت کی قتادہ سی مروی ہی
کہ ہر گاہ لوگ اعتکاف کرتی تہی مسجد سی باہر جاتی تہی اور عورتونسی مباشرت کرتی
تہی اور پہر مسجد میں داخل ہوتی تہی حق تعالی نی اوسوقت میں یہہ آیہ نازل کیا
اور اس حرکت سی منع کیا اور مذہب امامیہ میں اعتکاف تین دن سی کمتر نہین
امام زین العابدین صلواة اللہ علیہ سی مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان میں اعتکاف کری گویا اوسنی دو حج اور
دو عمرہ کئی قوله تعالی لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ مثل دزدی کی یا قمار کی
یا غصب کی اور سوائی اسکی اسی اس وجہہ کی کہ شرع میں درست نہوا اور رشوت
نہ دو تم حاکمون کو تا کہ کہاؤ تم مالہائی بعضی آدمیون کو ساتہہ گناہ کی
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ
سوال کرتی ہین تجہسی [illegible] ماہ ہائی نوسی کہہ تو وہ نشانہائی وقت مین [illegible]

البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى

نیکی اسکی کہ آؤ گھروں میں پشتہای سے اور لیکن نیکی اسکو ہی کہ ڈرے

وأتوا البيوت من أبوابها واتقوا الله لعلكم تفلحون ۝

اور آؤ تم گھروں میں دروازوں انکے سے اور ڈرو خدا سے شاید کہ تم مراد کو پہنچو

وقاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلونكم ولا تعتدوا إن

اور جنگ کرو تم بیچ راہ خدا کی ان لوگوں سے کہ جنگ کریں تم سے اور زیادتی کرو مت تحقیق

الله لا يحب المعتدين واقتلوهم حيث ثقفتموهم و

خدا نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو اور قتل کرو انکو جس جگہ کہ پاؤ تم اور

أخرجوهم من حيث أخرجوكم والفتنة أشد من

نکالو انکو جس جگہ سے کہ نکالا ہی انہوں نے تمکو اور شرک کا پھیلانا سخت تر ہے

القتل ولا تقاتلوهم عند المسجد الحرام حتى يقاتلوكم

قتل سے اور نہ قتال کرو انسے نزدیک مسجد الحرام کی تا آنکہ وہ قتال کریں تمسے

فيه فإن قاتلوكم فاقتلوهم كذلك جزاء الكافرين ۝

بیچ اسکے پس اگر وہ قتال کریں تمسے پس قتل کرو انکو اسی طرح ہی بدلا کافروں کی

فإن انتهوا فإن الله غفور رحيم ۝ وقاتلوهم حتى لا تكون

پس اگر باز رہیں قتال سے پس خدا بخشنے والا مہربان ہی اور جنگ کرو انسے تا آنکہ نہ رہے

فتنة ويكون الدين لله فإن انتهوا فلا عدوان إلا على

شرک اور ہووے دین واسطے خدا کے پس اگر باز رہیں شرک سے پس نہیں ہی ستم مگر اوپر

الظالمين ۝ الشهر الحرام بالشهر الحرام والحرمات قصاص

ظالموں کی ماہ حرام عوض ماہ حرام کی ہی اور حرمتوں کا عوض ہی

فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى

پس جو شخص کہ زیادتی کرے اوپر تمہارے پس زیادتی کرو اوپر اسکی مانند اوس چیز کی کہ زیادتی کی

عليكم واتقوا الله واعلموا أن الله مع المتقين ۝ وأنفقوا

اوپر تمہارے اور ڈرو تم خدا سے اور جانو تم کہ تحقیق خدا ساتھ پرہیزگاروں کی ہی اور خرچ کرو تم

في سبيل الله ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة وأحسنوا إن

بیچ راہ خدا کی اور نہ ڈالو تم ساتھ ہاتھوں اپنی کی بیچ ہلاکت کے اور احسان کرو تم تحقیق

الله يحب المحسنين ۝ وأتموا الحج والعمرة لله فإن أحصرتم

خدا دوست رکھتا ہی احسان کرنے والوں کو اور تمام کرو حج کو اور عمرہ کو خالص خدا کے پس اگر باز رکھے جاؤ

فما استيسر من الهدي ولا تحلقوا رءوسكم حتى يبلغ الهدي

پس جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے اور نہ مونڈو سر اپنے کو تا آنکہ پہنچے قربانی

محله فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه ففدية

موضع اپنی میں پس جو شخص کہ ہو تم میں سے بیمار یا ساتھ اسکے ایذا ہو سر اسکی سے پس بدلا دینا

من صيام أو صدقة أو نسك فإذا أمنتم فمن تمتع بالعمرة

تین روزہ یا کھلانا چھ مسکین کا یا قربانی ہے پس جب امن میں ہو تم پس جو شخص فائدہ اوٹھائے ساتھ عمرہ کی

إلى الحج فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة

تا وقت حج کی پس جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے پس جو شخص نہ پاوے پس روزہ رکھے تین

اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ

دن کا ایام حج مین اور سات مین وقتیکہ پھرو تم اپنی جگہ یہہ دس دن کامل ہین یہہ واسطی

لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا

اوس شخص کی ہی کہ نہوین اہل اوسکی رہتی والی مسجد حرام کی اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

بدرستیکہ خدا سخت ہی عذاب اوسکا

یعنی نشان وقتون کا ہی واسطی لوگون کی کہ بیچ اجورہ مزدورون کی اور عدۃ زنان کی اور مدت حمل کی اور گذرنی ایام قرض کی اور تحقیق اون امور کی کہ جو علاقہ وقت و زمان سی رکھتی ہین یعنی علامات اوقات حج کی واسطی حج کرنی والون کی کہ تا موسم اوسکا معلوم کرین اس آیہ مین کئی وجہ ہین ایک یہہ ہی کہ ایام جاہلیت مین جو شخص کہ حج یا عمرہ کا احرام باندہتا تہا اپنی گہر مین دروازیسی نہ داخل ہوتا تہا بلکہ دیوار کو توڑ کی یا بام خانہ پر زینہ لگا کر داخل ہوتا تہا اور اسیطرحسی آمد و رفت کرتا تہا اور اگر بادیہ نشین ہوتا تو پس خیمہ سی آمد و رفت مقرر کرتا اور اس عمل کو باعث اتمام حج جانتا تہا اور ترک کرنی والی کو فاجر اور فاسق کہتا اور یہہ حکم سب اہل عرب مین جاری تہا مگر اہل حمس کہ مراد اون سی قریش اور خزاعہ اور بنی عامر اور ثقیف اور کنانہ مین یہ عمل کرتی تہی اور ان اقوام کو اسلیئے دین مین اپنی کی حمس کہتی تہی اسواسطی کہ لفظ حمس مشتق حماست سی ہی بمعنی شجاعت اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ نہین ہی نیکی کہ آؤ تم سب امور مین غیر جہت اوسکی سی

بلکہ جہت اوسکی سی یہہ مروی ہی ابی جعفر علیہ السلام سی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی نیکی طلب کرنا امر معروف اور نہی منکر کو غیر اہل اوسکی سی بلکہ اہل اوسکی سی طلب کیا چاہیئی اور فرمایا ہی ابو جعفر علیہ السلام نی کہ آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ دروازہ ہائی علوم خدا ہین اور بتلانی والی طرف جنت کی اور کہینچنی والی طرف اوسکی تا روز قیامت جناب مولانا محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ محققین اور مفسرین نی کہا ہی کہ مراد اس آیہ سی یہہ ہی کہ امور دنیا اور عقبی کو راہ اونکی سی طلب کرو اور علم و حکمت کو معدن اوسکی سی لیا چاہیئی اور راہ علم کی اور درگاہ اوسکی ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ آل محمد ابواب خدا ہین اور وسیلہ ہین اور دعوت کرنی والی اور کہینچنی والی طرف بہشت کی اور دلالت کرنی والی راہ بہشت کی تا روز قیامت اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ صاحب جامع الاصول نی صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا یعنی مین شہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکی اور کتاب استیعاب مین مذکور ہی کہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِ مِنْ بَابِهَا یعنی مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اوسکی جو شخص کہ ارادہ علم کا رکہی پس چاہیئی آوی دروازہ سی اوسکی سی اور مناقب خوارزمی مین مثل اسکی روایت کی ہی اور مضمون سب کا یہی ہی کہ مین شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اسکی ہین پس جو کوئی چاہی علم کو دروازیسی آوی اور یہہ متواترات سی ہی اور رسول …

کوئی شک نہین کریگا اور بمقتضای آیہ کریمہ مرلود کی چاہی طلب علم ماحرج
کہ علم پر موقوف ہوا آنحضرت سی کرین اور عہدہ احتیاج طرف امام کی واسطی تحصیل
علم کی ہی اور دریافت امور قضایا کی اور جاری کرنا احکام کا بہہ موقوف علم پر ہی
پس معلوم ہوا کہ باوجود ہونی آنحضرت کی امامت کرنا غیر کا جن خطا ہی و
زیادتی علم اوس سرور کی آفتاب سی زیادہ روشن ہی ابن عبدالبر کہ علمای
بزرگ مخالفین کا ہی کتاب استیعاب مین لکہتا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ حق صحابہ مین فرماتی تہی اَقضَاهُم عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ یعنی داناتر قضایا
اور احکام کا درمیان اصحابو کی وہ حضرت ہین اور کوئی شخص جب تک تمام
علمو مین مہارت نہین رکہتا ماہر ساتہہ قضایا اور احکام وغیرہ مذکورہ کی نہین
ہوتا اور بہی ابن عباس نی روایت کی ہی کہ عمر نی کہا داناتر ہمارا اقضایا مین علی
ہی اور لکہا ہی اوسنی کہ عطا سی پوچہا کہ صحابہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین آیا کوئی
علی سا تہا کہا اوسنی کہ داناتر اون سی کوئی نتہا اور عطا اکابر علما اور محدثین
سی ہی اور بہی ابن عباس سی روایت کی ہی بخدا قسم کہ علی کو نو حصی علم عطا کیا
گئی مخصوص اونہین کی تہا اور بخدا کہ ایک حصہ باقیمین ساتہہ تمام لوگو کی وہ
شریک تہی سعید بن مسیب سی روایت ہی عمر پناہ بخدا مانگتا تہا اوس مشکل سی
کہ ضرورت واقع ہوا اور علی حاضر نہون اور اکثر عمر کہتا تہا لَولَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ
یعنی اگر علی نہوتی عمر ہلاک ہوتا فخر رازی کہ امام مخالفین کا ہی کتاب اربعین
لکہتا ہی جانب شیعہ سی کہ علی بن ابیطالب داناتر صحابہ کی تہی لیکن اجمالا

استنباطی کہ کسیکو نزاع نہین کی کہ اصل خلقت مین وہ حضرت نہایت ذہین وذکا او
جودت فکر طالب علم مین رکہتی تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کہ افضل فاضلو
اور داناتر عالمو کی تہی نہایت کوشش تربیت اونکی مین اور رشید ہونی مین
کرتی تہی اور علی صلوات اللہ علیہ نی طفولیت مین بیچ گود آنحضرت کی تربیت پائی
اور جوانی مین داماد اونکی ہوئی اور سب وقتون مین نزدیک اونکی حاضر رہتے
تہی اور ہرگز خدمت اونکی سی کوئی مانع نہوا تہا اور معلوم ہی کہ ایسی شاگرد نی
ایسی استاد کی خدمت مین ساتہہ ان خصوصیات کی کتنقدر علم وغیرہ حاصل کیی ہونگی
اور کس مراتب فضل وکمال کو پہونچی ہونگی اور لیکن ابوبکر بزرگی مین بخدمت آنحضرت
کی پہونچا تہا اور اوسوقت مین بہی شبانہ روز مین اکثر تہہ حاضر ہوتا تہا اور بہی
خلوت میسر نہوتی تہی بلکہ زمانہ ملاقات کا بابت قلیل ہوتا تہا اور مشہور ہی کہ
اَلْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ وَالْعِلْمُ فِي الْكِبَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْمَدَرِ
یعنی علم لڑکپنی مین مانند نقش کی ہی اوپر پتہر کی کہ برطرف نہین ہوتا اور علم بڑہاپی
مین مانند نقش کی ہی اوپر ڈہیلی کی ساتہہ تہوڑی سبب کی دور ہو جاتا ہی پس اس
مجمل سی ثابت ہوا کہ علی داناتر ہی انتہی مؤلف کہتا ہی کہ مذکر نی والی اس طرح
کہ اوسنی جانب شیعہ سی نقل کیا ہی وہ روایت کہ جامع الاصول نی صحیح ترمذی
نقل کی ہی کہ حضرت امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ فرماتی تہی کہ خدمت مین حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی تہا مین جسوقت چاہتا تہا سوال کرتا تہا مین جواب اوسکا
ارشاد فرماتی تہی اور جسوقت مین خاموش ہو جاتا تہا خود ابتدا تعلیم کرتی تہی

اور بہی صحیح نسائی نی روایت کی ہی کہ علی علیہ السلام کہتی تہی کہ مجکو ایسی قرب
ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تہی کہ کسیکو حاصل نتہی اول صبح کو خدمت
انحضرت مین حاضر ہوتا تہا اور کہتا تہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ اگر تنحنح کرتی
تہی تامل کرتا تہا مین ورنہ داخل ہوتا تہا اور مشکوٰۃ مین روایت ہی صحیح ترمذی
سی کہ ام عطیہ نی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت امیر کو
ایک جنگ مین بہیجا دیکہا مینی کہ وہ حضرت دستہائی مبارک اپنی طرف آسمانکی
بلند کئی ہین اور دعا مانگتی ہین کہ خداوندا مجکو دنیا سی نہ اوتہائیو جب تک
کہ علی کو مجکو نہ دکہائیو اسطرح کی اور حدیثین بہت ہین کہ دلالت رکہتی ہین کثرت
ملاقات پر اور شدت خصوصیت اون دونو بزرگوارون کی بعد اسکی فخر الدین رازی
نی لکہا ہی کہ تفصیلا چند دلیلون سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دانا تر صحابہ کی تہی
پہلی دلیل یہہ ہی کہ علی کی شان مین یہہ آیہ نازل ہی تَعِیَهَا اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ یعنی حفاظت
کرتی ہین اوسکو وہ گوشہائی جو کبہی فراموش نہین کرتی اور ہرگاہ کہ گوش علی کی
مخصوص ہوئی ساتہہ اس صفت کی پس زیادتی علم انحضرت کی ثابت ہوئی
اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اَقْضَاكُمْ عَلِیٌّ
اسواسطی کہ قضا محتاج سب علمونکا ہی اور ہرگاہ قضا مین سب شخصون سی بہتر ہوئی
تو سب عالمون سی بہتر ہوئی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ عمر نی چند مرتبہ احکام مین
غلطی کی اور انحضرت نی آگاہ کیا اور اسبات مین اوسنی چند قصہ ذکر کئی ہین کہ
انکا باعث طول کا ہوگا اور بعد اسکی کہتا ہی کہ مانند اس قضا اور خطائی

غیر

غیر علی کی بہت ہوئی ہین اور انحضرت کو ہرگز ایسا اتفاق نہین پڑا کہ ہی غلطی
کی ہو اور چوتہی دلیل یہہ ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی قسم خدا کی اگر منصب خلافت
واسطی میری بچہایا ہوتا اور مسند حکومت آمادہ ہوتی ہر آئینہ حکم کرتا مین اہل توریت
کو توریت سی اور اہل انجیل کو انجیل سی اور اہل زبور کو زبور سی اور اہل فرقان کو
فرقان سی واللہ کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہی کہ صحرا مین یا دریا مین یا کوہ مین یا
آسمان مین یا زمین مین یا شب مین یا روز مین مگر یہہ کہ مین جانتا ہون کہ کسکی
شان مین نازل ہوا ہی اور کسکی واسطی آیا ہی دلیل پانچوین یہہ ہی کہ سب علوم
علم اصول دین اور علم معرفت خدا ہی اور خطبی اور کمالات انحضرت کی مشتمل
مین اسرار توحید اور عدل و نبوت اور قضا و قدر و معاد پر اور طول
مقادیر اسقدر کہ کلام صحابہ مین شمہ اوسکا پایا نہین جاتا اور بہی سب فرقہ
متکلمین کے علم کلام مین منسوب اونکی طرف ہین لیکن منسوب ہونا شیعہ کا
انحضرت سی ظاہر ہی اور لیکن خوارج باوجود عداوت کی سرور مین اپنی بزرگونکی
اور وہ شاگردان انحضرت سی تہی پس ثابت ہوا کہ تمام فرقہ متکلمین کہ افضل
فرقہای اسلام سی ہین شاگرد انحضرت کی ہین اور لیکن علم تفسیر کا یہہ حال ہی کہ
سردار مفسرونکی ابن عباس ہین اور وہ شاگردان حضرت سی تہی اور
لیکن علم فقہ مین اسدرجہ کو پہنچی تہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی شان مین
اونکی فرمایا ہی اَقْضَاكُمْ عَلِیٌّ اور جملہ علوم سی علم فصاحت ہی اور
معلوم ہی کہ کوئی فصحاؤن سی کہ بعد اونکی ہوئی ہین تہوڑی سی مرتبہ کو اونکی

نہین ہوتی اور اونمین علم نحو ہی اور معلوم ہی کہ ابو الاسود رجوع کرنی والا اس علم
کا بارشاد آنحضرت ع کی ہوا ہی اور جملہ علوم سی تصفیہ باطن کا ہی اور معلوم ہے
کہ نسبت اس علم کی اونکی طرف منتہی ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ کی اوستاد تمام علم کی ہین سب صفتوں مین اور ہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ
داناتر سب سی ہین پس واجب ہی کہ وہ افضل ہوون تمام عالم سی جسواسطی
کہ حق تعالی فرماتا ہی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
آیا برابر ہین وہ لوگ کہ علم رکہتی ہین اور وہ لوگ کہ نہین علم رکہتی ہین اور فرماتا ہے
حق تعالی يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ
یعنی بلند کرتا ہی خدا اون لوگونکو کہ ایمان تمسی لائی اور وہ لوگ کہ دیی
گئی ہین علم کو مرتبون مین انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ قولہ تعالی اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
منقول ہی کہ جس سال مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ ہمراہ ایک صحابہ
کی بقصد عمرہ کی مکہ کو تشریف لیگئی سفہائی عرب کی کہ جو مشرکان بی ادب تہی
داخل ہونی سی حضرتکو منع کیا اور آخر الامر حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی کہ سال
آیندہ مومنین مکہ مین داخل ہوون اور مشرکین تین دن شہر کو خالی کر دین تا بفراغت
مومنین رسوم حج کو بجا لائین اور حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی
صلحنامہ لکہا بعد اسکی دوسری سال بہ نیت قضائی عمرہ کی روانہ ہوئی صحابہ
نی اندیشہ کیا کہ مبادا آوریش اپنی عہد و شروط سی تجاوز کرکی جنگ کرین پس ہمین
کسطرح سی جنگ کرنا اونکی ساتہہ زمین حرم مین جائز ہوگا لہذا اوسوقت یہ آیت

نازل ہوئی وَاقْتُلُوهُمْ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ منقول ہی کہ مشرکین
نی ہر گاہ ماہ ذیقعدہ مین کہ جس مین قتال حرام تہا اہل اسلام سی مقابلہ کیا واسطی
جنگ کی حدیبیہ مین اور اتفاقات سال دوسری واسطی قضائی عمرہ کی مومنین
طرف مکہ کی روانہ ہوئی وہی ماہ ذیقعدہ تہا اور مسلمین بجہت حرمت اس مہینی کے
جنگ کرنی احتیاج سی کراہت رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی فرمایا الشہر الحرام
بالشہر الحرام یعنی ماہ ذیقعدہ حال بعوض اوسکی ماہ ذیقعدہ کی ہی تم اندیشہ نکرو
کہ ابتدائی پاس نرکہنی اس مہینی کی مشرکونسی ہی اور حرمات کو قصاص ہے
عقوبت مین یعنی جو چیز کہ حرمتین کو واجب ہی محافظت اونکی قصاص اونمین
جاری ہوتا ہی مانند قتل کرنی ایک کو بعوض دوسری کی یا قطع کرنا ہاتہہ کا بعوض
ہاتہہ کی اور مانند اسکی اور جس طرحسی کہ اول اون مشرکون نی حرمت مہینی کے
نرکہی اور ساتہہ تمہاری قتال کیا پس تم بہی مثل اونکی عمل مین لاؤ اگر وی
اپنی طرفسی ابتدائی جنگ نکیجیو قولہ تعالی وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ
معنی اس آیہ مین احتمالات کئی ہین ایک یہہ ہی کہ نہ ہلاک کرو نفسوں اپنی کو ساتہہ
ہاتہہ اپنی کی بسبب ترک کرنی خرچی کی راہ خدا مین کہ پس غالب ہوون دشمن اوپر
تمہاری یہہ قول ابن عباس اور ایک جماعت مفسرون سی ہی اور دوسری
وجہ یہہ ہی کہ نہ گناہ کرو بسبب ناامید ہونی مغفرت خدا سی اور یہہ قول
براء بن عازب اور عبیدہ سلمانی سی منقول ہی اور تیسری وجہ یہہ ہے
کہ جنگ نکرو جسوقت دشمن غالب ہون اور قدرت اونکی دفع کی

نہ یہہ قول ثوری سی ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بلخی نی اور جو
اسراف دینی مین نکری یہہ قول جبائی سی ہی اور قریب اسکی وہ روایت
کو مروی ہی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ اگر کوئی شخص تمام مال اپنا راہ خدا
مین دیدالی بہتر نکیا اور نہ موافقت کی اوسنی حکم خدا کی وَلَا تُلْقُوا
ہو مدلالت ہی اوپر حرام ہونی اوس عمل کی کہ جسمین خوف تلف نفس ہو اور
ہونی ترک کرنی امر معروف و قتیکہ خوف جان نہو اسو اسطی کہ امر معروف
اسوقت مین ہلاک کرنا جان کا ہی اور اس آیہ مین دلالت ہی درست ہونی
صلح کفاروں سی اور باغیوں سی ہر گاہ کہ امام کو خوف اپنی نفس کا یا مسلمین کا
ہو جسطرحسی کہ صلح کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نی سال حدیبیہ مین اور امیر المؤمنین
نی جنگ صفین مین اور امام حسن علیہ السلام نی معاویہ سی ہر گاہ کہ خوف
ہلاکت نفس اپنی کا اور شیعوں اپنی کا جانتی تہی پس اگر کوئی کہی کہ امام حسین صلوات اللہ
علیہ نی کس جہت سی جنگ کی اور ہلاک ہوئی جواب اسکا دو وجہ سی
ہی ایک یہہ ہی کہ گمان اون حضرتکو یہہ ہو کہ وہ قتل نکرینگی نواسہ رسول
اپنی کو اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ ظن غالب ہوا اون حضرتکو کہ در صورت
ترک قتال وہ لوگ دست بردار جبہی نہونگی اور بجبر و زور قتل کرینگی جسطرحسی
مسلم کو قتل کیا ہی پس دینا جان کا ایسی صورت سی ساتہہ غیرت اور جہاد کی
سہل اور آسان ہی جسطرحسی کہا ہی مصنف مجمع البیان نی اور وجہ آخر
بصواب سبب تائید کرنی قول جناب سید الشہدا کی لَوْ تُرِكَ الْقَطَا لَنَامَ

بندہ وہی چہوڑ جاتی جناب سید الشہدا ہی وہ اور قول ابو مخنف کا ہی وقتیکہ خطاب
بام سلمہ کیا اور فرمایا أَنَا وَاللّٰهِ أَعْلَمُ ذٰلِكَ وَإِنِّي الْمَقْتُولُ لَا مَحَالَةَ وَلَيْسَ لِي
مِنْ هٰذَا بُدٌّ یعنی ای مادر بزرگ قسم بخدا مین جانتا ہون کہ شہید ہونگا مین اور نہین ہی
مجکو چارہ اسی سی اور جناب والد غفران مآب نی اس توہم کا جواب دیا ہی
کہ نہایت متین ہی وہ یہہ ہی کہ ہمارا جانی عقل سلیم پر معلوم ہی کہ جسطرحسی کہ بعض
تکالیف مین تمام بنی آدم اور اوصیا اور انبیا شریک مین اسیطرح بعض تکالیف
مخصوص بعض انبیا کی ہی آیا ملاحظہ نہین کیا جاتا کہ قتل کرنا طفل بیگناہ کا عقلا
نی تمام بندونپر حرام کیا ہی اور باوجود اسکی حضرت ابراہیم کو تکلیف دی ذبح
فرزند اپنی اسمعیل کی پس کیا بعید ہی کہ امام حسین کو تکلیف دی ہو قتل ہونی کی
خصوصا نظر بمضمون بعضی احادیث کی کہ معلوم ہوتا ہی کہ واسطی ہر امام کی بارہ
امام سی ایک صحیفہ جانب خدا سی نازل ہوا ہی کہ موافق اوسکی ابتدائی عمر سی
تک اوسپر عمل کرتی تہی اور اوسی تجاوز نکرتی تہی انتہی مولف کہتا ہی کہ اس آیت
مین نہایت دلیل قوی ہی درست ہونی تقیہ کی بلکہ واجب ہی اور فخر الدین
رازی باوجود اسکی کہ اکثر اقوال امامیہ کو رد و قدح کرتا ہی لیکن محل تعجب ہی کہ ذیل تفسیر
اس آیہ کی بیچ کتاب تفسیر کبیر کی متعرض رد و قدح تقیہ کا مطلقا اور اصلا نہین ہوا
ہی حالانکہ مذہب اہل سنت و جماعت مین درست نہین اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
یعنی بتحقیق خدا دوست رکہتا ہی نیکو کارونکو اور بعضی نی یہہ کہا ہی کہ معنی
یہہ مین کہ ساتہہ خدا کی گمان نیک کہو کہ خدا نیک گمان کرنی والونکو دوست رکہتا ہی

صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ گمان نیک قیمت بہشت کی ہے اور
قیامت ہوویگی حق تعالی فرمایگا کہ اس بندیکو دوزخ مین لیجاؤ پس
اوسکو طرف دوزخ کی لے چلین کی سر اوٹھا کر دیکھیگا یا بار خدایا یہہ گمان مجھکو نہ تھا
حق تعالی فرماویگا کہ گمان تیرا کیا تھا عرض کریگا مجھے گمان یہہ تھا کہ گناہ عفو کریگا تو
رب الغفور ہوویگا کہ تیرے گناہ سے ہم درگذرے اوسوقت حکم کریگا اوسکو داخل بہشت
کرینگی فان احصرتم یعنی اگر باز رکھے جاؤ تم بسبب بیماری کی یا خوف دشمن بجالانے افعال
اور عمرہ سے پس تیسر ہتیلد کہ میسر ہو قربانی سے قربانی کریے اور محل ہو جاوے اور جب
ہو تب قضا کریے اوسے سال کر وقت باقی ہے یا سال آیندہ ولا تحلقوا یعنی موضع
کا مکہ اگر عمرہ مین ہو اور منی سے اگر حج مین یعنی واجب ہے قربانی کو کسیکی ہمراہ بھیجے
موضع اوسکی مین ورد عدہ کرے کہ فلان روز اس جگہہ مین ذبح ہوگی اور
وہ دن آوے سر تراشے سر کی کر کی محل ہو فمن تمتع بالعمرة صحیح بخاری مین جابجا
آیات قرآنی کا کیا ہے بعد ذکر کرنے چند آیتون کی اس آیہ کریمہ کو لکھا ہے اور بعد اسکی ایک حدیث
نقل کی ہے کہ ترجمہ جسکا زبان ہندی مین یہہ ہے کہ حدیث کی ہمکو یحیی نے عمران ابی بکر سے
اور اوسنے کہا ہے کہ حدیث کی ہمکو ابو رجاء نے ابن حصین سے کہا اوسنے نازل کی گئی
ہی آیت متعہ کی کتاب اللہ مین پس کیا ہمنے اوس متعہ کو ہمراہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
کی اور نہین نازل ہوا ہے قرآن کہ حرام کیا ہوا اوسکو اور نہ منع کیا گیا ہے اوس سے
تا آنکہ وفات پائی اون حضرت نے کہا ایک مرد نے ساتھہ رائے اپنی کے جس چیز کو چاہا
توضیح حق ہر چند کہ شیخ بخاری نے یارا دی کی واسطے چھپانی فضیحت کے

نسبت حرام کرنا متعہ کا اس موضع طرف خلیفہ ثانی کی تصریح نہین کی لیکن بعض
اسکی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ہرگز مخفی و پوشیدہ نہ رہ سکا اسواسطے کہ بعض
ہنگام مین کنایہ ما صرح ہوتا ہے بیان سے چنانچہ یہہ مقام اسی قبیل سے ہے کہ روایت مین
ثابت ہے کہ کسیطی واسطے خلیفہ ثانی نے متعہ کو حرام نہین کیا ہے اور بعد انکے اس کلمہ کا کہ
ایک مرد نے کہا جو کچھہ کہ رائے مین اوسکی آیا حق خلیفہ ثانی مین نہایت سوء ادب اور
حقارت ہے لیکن بنا بر کہنے خلیفہ ثانی کی اس کلمہ کو کہ ان الرجل لیہجر و وہ تحقیق
کہ یہہ مرد ہذیان کہتا ہے حق رسول خدا مین کچھہ سوء ادبی اور حقارت نہین ہے
اسیطرح سے واسطے مخفی کرنے فضیحت خلیفہ ثانی کی آیہ فمن تمتع بالعمرة الی الحج
کی ذیل مین لکھا ہے کہ نازل کی گئی آیت متعہ کی کتاب اللہ مین اور حال آنکہ یہہ
آیہ متعہ نہین ہے بلکہ آیہ متعہ یہہ ہے فما استمتعتم بہ منہن فآتوہن اجورہن
چنانچہ رازی نے اس روایت سے یہہ ہی سمجھا ہے کہ مراد متعہ سے متعہ نساء ہے نہ کہ
متعۃ الحج جو شخص چاہے تفسیر کبیر مین دیکھہ لے اور شیخ بخاری کا مطلوب یہہ ہے
کہ متعہ الحج مراد ہے پس اس صورت مین بھی فضیحت خلیفہ ثانی کی پوشیدہ نہین ہوتی
اسواسطے کہ مخالفت خلیفہ ثانی کی کتاب اللہ اور سنت سے اسوقت مین بھی
ثابت ہوتی قولہ اہلہ حاضری المسجد الحرام یعنی حج تمتع ترکیب
امامیہ کی فرض اوس شخص پر کہ حاضرین مسجد الحرام سے نہو اور حاضرین مسجد الحرام
کی حد یہہ ہے کہ بارہ میل کی اندر ہو اطراف مکہ سے

تکملہ

در بیان رکوع ہشتم و اتوا البیوت من ابوابہا بیس حرف

توسی اکہتر ہوتی ہیں بینیا قرو ابو الاعلی الزکی واله واطیعوہ هواولاء

٣٩ ١٢٧ ١٢ ٩٨ ١٣ ١١ ١٤

باب الله

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ

وقت حج کا چند مہینے ہیں معلوم ہیں پس جو شخص واجب کرے بیچ انکے حج کو پس نہیں ہی جماع

وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ

اور نہ خلاف شرع سی نکلنا ہی اور نہ جنگ کرنا ہی بیچ ایام حج کی اور جو خیر کرتے ہو تم بہتر پس جانتا ہی اسکو

اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي

خدا اور توشہ لو تم پس تحقیق بہتر توشہ کا پرہیزگاری ہی اور ڈرو مجھسی اے صاحبان

الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ

عقول نہیں ہی اوپر تمہاری گناہ یہہ کہ طلب کرو تم روزیکو جانب

رَّبِّكُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ

رب اپنی کی پس جب کہ پھرو تم عرفات سی پس یاد کرو خدا کو نزدیک مشعر

الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ

الحرام کی اور یاد کرو اوسکو جیسا کہ ہدایت کی تمکو اگرچہ تھی تم قبل اسکے

لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

البتہ گمراہوں سی پس پھرو تم جس جگہ سی پھرتے ہیں لوگ اور طلب بخشش کرو

اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

خدا سی بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہی پس جسوقت بجالاؤ تم افعال حج اپنی کو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ

پس یاد کرو خدا کو مانند یاد کرنی تمہاری کی پدران اپنی کو یا زیادہ یاد کرنی کی پس بعضی لوگونسی

مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

وہ ہی کہ کہتا ہی ای رب ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کی نعمتیں اور نہیں ہی واسطے اوسکی بیچ آخرت کی حصہ خیر سی

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اور بعضی ان لوگونمیں وہ ہی کہ کہتا ہی ای پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا

نیکی اور نگاہ رکھ ہمکو عذاب آتش سی یہہ گروہ واسطی اونکی ہی حصہ اوس چیز سی کہ

كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ

کہ عمل کیا اونہونی اور خدا جلد لینی والا ہی حساب کو اور یاد کرو خدا کو بیچ روزوں گنی ہوئی کی

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

پس جو کوئی کہ جلدی کرے چلنی کو بیچ دو دن میں پس نہیں ہی گناہ اوپر اوسکی اور جو شخص کہ دیر کرے پس نہیں ہی گناہ

عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

اوپر اوسکی واسطی اوس شخص کی کہ خوف کرے اور ڈرو خدا سی اور جانو بیشک تم طرف اوسکی اوٹھائے جاؤگی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

اور بعضی لوگونسی وہ شخص ہی کہ تعجب میں ڈالتی ہی تجکو خوش کلامی اوسکی بیچ مصالح زندگی دنیا کی اور گواہ لاتا ہی

اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي

اللہ کو اوپر اوس چیز کی کہ بیچ دل اوسکی ہی حالانکہ وہ سخت جھگڑنے والا ہی اور جب پھرتا ہی دوڑتا ہی

نصف ع

الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ

زمین میں تاکہ فساد کرے بیچ اوس کے اور خراب کرے کھیتی کو اور چوپایوں کو اور خدا نہیں دوست رکھتا

الْفَسَادَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ

فساد کو   اور جب کہا جاتا ہے اوس سے کہ ڈر خدا سے تو پکڑتی ہے اوسکو عزت سبب گناہ کی

فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي

پس کافی ہی اوسکو جہنم   اور البتہ بری جگہ ہی   اور بعضی لوگوں میں وہ شخص ہی جو بیچتا ہی

نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ يَا أَيُّهَا

نفس اپنی کو واسطی طلب کرنی خوشنودی خدا کی اور خدا مہربان ہی ساتھ بندوں اپنی کی   ای وہ

الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا

لوگ کہ ایمان لائی ہو   داخل ہو اسلام میں سب یکبارگی اور نہ پیروی کرو تم

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ فَإِنْ زَلَلْتُمْ

قدمہای شیطانکی   تحقیق کہ وہ واسطی تمہاری دشمن ہی ظاہر   پس اگر لغزش کرو تم

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

بعد اسکی سی کہ آئیں تمکو دلیلیں روشن پس جانو تم بدرستیکہ خدا غالب ہی حکم کرنیوالا

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ

نہیں انتظار کھینچتی ہیں مگر یہہ کہ آوی اونکو عذاب بیچ سائبانوں کی ابر سی اور آوین فرشتی

وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ ع

اور جاری کیا جاوی حکم ہلاک کا اور طرف خدا کی پہیری جاتی ہیں سب امور

قولہ الحج اشہر معلومات یعنی زمانہ حج کی کئی مہینی ہیں کہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور رجب ہی یعنی افعال عمرہ اور حج کی سوائی ان چار مہینوں کی درست نہیں ہیں لیکن بعضی افعال حج کی مخصوص ہیں بہ اوقات فی الحجہ کی ہیں مثل ٹہرنی عرفہ کی اور مشعر کی اور منی کی کہ یہہ نام مواضع کی ہیں اور مانند ذبح کرنی کی

قولہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً جناب امیر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہی اور حسنہ عقبی حور پسندیدہ اور عذاب دنیا کا زن ناشایستہ بدخو سخت گو اور بدلقا ہی اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت ہی کہ حسنہ دنیا فراخی روزی ہی اور نیکخوئی اور حسنہ آخرت خشنودی خدا ہی

قولہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ انس سی روایت ہی کہ ہمراہ خدمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی عیادت ایک بیمار کو گئی ہم اور وہ پریشان حال تہا مثل بچہ کبوتر کی کہ وقت اوکہاڑنی پر کی پیچ کہاتا ہی اضطراب کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ دعائی خیر اپنی حق میں نہیں کرتا تو اوسنی عرض کی یا رسول اللہ دعا کرتا ہوں کہ جو عقوبت کہ مجہی آخرت میں کریگا دنیا میں کر کہ میں طاقت دوزخ کی نہیں رکہتا رسول خدا نی فرمایا دعا بد کرتا ہی کسواسطی نہیں کہتا تو اللہم رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہر گاہ اوسنی یہہ دعا کی حقتعالی نی شفا دی عبد اللہ بن عباس سی مروی ہی کہ حضرت حقتعالی نی جناب ... ایک فرشتہ کو رکن یمانی میں کہ موضع ہی کعبہ میں مقرر کیا کہ جو بندہ کہ دعا کری ساتہ رَبَّنَا آتِنَا الخ کی تو آمین کہی قولہ سَرِيعُ الْحِسَابِ یعنی خدا

بقدر یک لمحہ کی باوجود کثرت لوگونکی اور کثرت اعمال کی حساب خلائق کریگا اور
سبکو موافق عمل اونکی جزا دیگا اگرچہ روایت مین یہہ آیا ہی کہ بقدر زمانہ دو تہنی دودہ
کو سنفد حساب خلائق کریگا قولہ تعالی اَیَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین
ذیحجہ کی اور ان تین دنکو ایام تشریق کہتی ہین کنز العرفان مین لکہا ہی کہ مراد ذکر سی
تکبیر ہی بعد پندرہ نماز کی اوس شخص کو کہ جو منی مین ہوا ور اول وقت اوسکا نماز
عید ہی اور بعد دس نماز کی اوس شخص کو غیر منی ہوا ور صورت تکبیر کی یہہ ہے
اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اللّٰہ
اکبر الحمد للّٰہ علی ما ہدانا ولہ الشکر علی ما اولانا ورزقنا من بہیمۃ الانعام
قولہ تعالی فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ یعنی اوپر اوسکی کچھ حرج اور گناہ نہین ہی لیکن اس صورت مین واجب
ہی اوپر رمی جمرات ثلثہ کو تیسری دن مروی ہی کہ اعتقاد بعضی عرب کا جاہلیت مین
اسطرحسی تہا کہ جو شخص دوسری دن منی سی جاوی گناہگار ہوتا ہی اور بعضونکا
یہہ اعتقاد تہا کہ جو تین دن وہان رہی گناہگار ہی حق تعالی نی رد اونکی مین یہہ آیت
نازل کی کہ کچھ گناہ نہین ہی کہ دوسری دن یا تیسری دن منی سی جاوی لیکن
یہہ حکم مطلق نہین بلکہ اوسکی واسطی ہی کہ جو پرہیزگار رہی اور مباشرت سی کری
اور بوئی خوش سی اور اگر اسطرحسی نہووی تو تین دن تک واجب ہی
رہنا اوسکو اور قبل اسکی جانا درست نہین ہی قولہ تعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یُّعْجِبُکَ روایت مین ہی کہ اخنس ثقفی مرد شیرین سخن اور خوبصورت تہا
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو ظرافت مرتبہ اوسکی اور شیرین زبانی اوسکی

خوش آتی تہی اگرچہ وہ مجلس شریف اون حضرت مین آیا اور ظاہر کیا کہ مین ایمان
لایا ہون اور مطیع آپکا ہون اور کہا کہ خدا شاہد ہی اسپر اور قسم بخدا کہائی اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نفاق اوسکی سی بیخبر تہی ہرگاہ کہ خدمت حضرت سی باہر
گیا اور آبادی مدینہ سی باہر ہوا زراعت الکقوم کی آگ سی جلادی اور چوپائے
مسلمانونکی شمشیر لیکی حق تعالی نی اوسوقت مین یہہ آیہ نازل کیا قولہ تعالی
مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ غزالی کہ علمائی بزرگ اہل سنت وجماعت
سی ہی کتاب اپنی احیاء العلوم مین تحریر کرتا ہی کہ شب غار مین یہہ آیت بیچ
شان علی بن ابیطالب مین اوسوقت کہ بستر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر آرام کیا
تہا اور ثعلبی بہی رؤسائی اہل سنت جماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہتا ہی
کہ بیچ شب غار کی ہرگاہ سید ابرار نی بحکم پروردگار قصد جانی کا کفار دشمن سی
کیا علی بن ابیطالب علیہ السلام کو طلب کیا اوسوقت مین وہ جناب اکبر ترس
کی تہی فرمایا کہ ای علی کفار قریش متفق ہوئی ہین کہ مجہی ہلاک کرین حکم خدا یہہ ہی
کہ تم فرش پر میری آرام کرو اور ملبوس میرا تم پہنو تاکہ کفار جانی کہ مین خوابگاہ
مین سوتا ہون اور مین باہر جاؤن اور اوس جگہہ پہونچون کہ شر انکی سی پناہ
مین ہون علی نی عرض کی کہ اگر مین آپکی خوابگاہ مین سو رہونگا کچھ سبب تو آپکو
پہنچیگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر تم اسطرحسی عمل مین لاؤگی
کوئی ایذا اور آزار کفار سی نہ پہونچیگا علی علیہ السلام نی جسوقت یہہ سخن
سنا عرض کی کہ مرگ اپنی کا مجہی کچھ خوف نہین اور خوشحال ہون مین

اپنی سلامت دینی سی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اس چادر سبز کو اوڑھ لو
کہ ہرگاہ کفار دور سی دیکھین خیال کرین کہ یہہ محمد خوابگاہ مین سوتی ہین اس
صورت مین تفحص میرا نکرین گی اور مین منزل امن و امان مین پہنچ جاونگا پس حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ منزل اپنی سی تشریف لیگئی اور علی صلوات اللہ علیہ کو
فرمایا کہ اگر حق تعالی تجھکو حیات بخشی گا کہ مین بعد میرے توقف کیجیو اور آگاہ
کرنا کہ جس شخص کی کہ نزدیک محمد کی امانت یا قرض ہو مجھسی لیوی ہرگاہ فراغ
ادای دین وغیرہ سی پانا متوجہ مدینہ ہونا اور فاطمہ بنت اسد کو اور فاطمہ دختر
میرے کو اور فاطمہ دختر زبیر بن عبد المطلب کو ہمراہ اپنی لانا پس امیر المومنین نی
بموجب فرمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی چادر سبز اوڑھ لی اور آرام کیا اور
قریش اوس شبکو باتفاق خانہ اونحضرتکو محاصرہ کئی تھی کہ تا حضرت نکلنی نپاوین
اور پتھر بہت ہر طرف سی خوابگاہ اونحضرت کی پھینکتی تھی اور امیر المومنین ع
توکل بخدا کرکی اوس خوابگاہ سی اصلا حرکت اور اضطراب نکرتی تھی تا اینکہ صبح ہو
یکبارگی ہجوم کیا اور سرای پیغمبر مین داخل شمشیرین نکالی ہوئی متوجہ خوابگاہ
ہوئی تا یکبارگی اون حضرتکو مارین اور ہلاک کرین جسوقت کہ نزدیک پہنچی
حضرت امیر المومنین نی بیدار ہوکر شمشیر آبدار اونپر حملہ کیا وہ لوگ حضرت کی حملہ سی
خوفناک ہوئی اور پیشوا اونکی اوس شب مین مثل ابوجہل اور خالد بن ولید
اور حنظلہ ابوسفیان کی تھی ہرگاہ شجاعت شاہ مردان کو دیکھا کہا کہ ای علی
ہمکو تمسی کام نہین مقصود ہمارا محمد ہی سچ کہو کہان گئی ہین حضرت نی فرمایا

جس جگہہ کہ الٰہی پناہ خدا مین ہین اور تمہاری شر سی محفوظ ہین پس تا میدواری
باجماع عقلا ثابت ہی کہ کوئی جوان مردی عالم بشریت مین جوان مردی امیر المومنین
کو نہین پہنچتی ہی اور مقصد و بشر سی باہر ہی کہ واسطے جسکی عمل مین لاوی اور اسکی
واسطے بعضی عالمون نی اور فاضلون نی کتب اپنی مین لکہا ہی کہ ثواب کرنا
امیر المومنین کا فرش جناب نبوی پر اور راضی ہونا اور مقتول ہونی اپنی کے
دشمن دین سی اولی اور بہتر ہی مطیع ہونی اسمعیل سی واسطی ذبح ہونی کی دست
پدر بزرگوار اپنی سی اسواسطی کہ اون کو امید تھی کہ شفقت اور رحمت پدری
وقت ذبح کی غلبہ کریگی اور یہ پایا تھی کہ ہرگاہ حق تعالی بعین کرامت اور لطف
کی دیکھی کہ ابراہیم نامہم ذبح قرۃ العین پر مستعد ہین اوسوقت مین منع فرماوی
چنانچہ اسی طرح سی واقع ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام باوجود اسکی کہ اعجاز
اور انصار نرکھتی تھی اور خویش و بیگانہ سب منحرف تھی اطاعت حکم
کی اور بدل قوی اور اطمینان خاطر فرش پیغمبر پر آرام کیا شک نہین ہی کہ یہہ امر
طبع بشری سی اور نفس انسانی سی نہایت بعید ہی اور بدون توفیق الہی کی
یہہ امر ممکن نہین اور خطیب خوارزمی کہ مشہورین اہل سنت سی ہی کتاب
مناقب مین لکہتا ہی کہ صبح شب غار جبرئیل خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
مین نازل ہوئی اور بہت خوشحال اور خورم تھی حضرت نی استفسار کیا کہ باعث
سرور تمہاری کا کیا ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کسطرح مسرور
نہوئین کہ حق تعالی نی برادر پیغمبر اور وصی تیرے کو بعوض آرام کرنی [illegible]

تیری کرامت بزرگ عطا کی ہی کہ حق تعالی ملائکہ کو رحاملان عرش سی مباہات
اور مفاخرت کرتا تہا کہ مین ایسا بندہ فرمان بردار رکہتا ہون کہ وہ جان میری محبت مین
نثار کرتی ہی اور حبیب میری کو شر اعدا سی بچا دیا اور آپ ہدف تیر بلا ہوا اور ثعلبی
نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ جسوقت یہہ امر علی صلوات اللہ علیہ سی صادر ہوا
ملائکہ زمین اور آسمان اور جن و انس اس حال سی متعجب ہوی اور حق تعالی
نی جبرئیل و میکائیل کو وحی کی کہ مینی تمکو پیدا کیا اور ایک دوسری کو برادر کیا
اور عمر ایک کو دراز کرتا ہون تم مین زیادتی عمر اپنی کو دوسری کو دیتا ہی دونون نی
عرض کی کہ الہی درازی عمر اپنی کی دوسری کو نہ دین گی فرمایا کہ آیا تم کسواسطی
مثل علی صلوات اللہ علیہ کی نہین ہوتی کہ برادری دی ہی محمد نی اوسکو حبیب اپنی
سی اور نقد جان اپنی کو کسطرح سی نثار میری حبیب پر کی ہی اور فرش [illegible]
سی سو رہا ہی پس تم دونو اوسکی محافظت کو جاو لہذا ہم دونو نازل ہوی
جبرئیل جانب سر مبارک اون حضرت کی اور میکائیل جانب قدمہای مبارک
اون حضرت کی واسطی نگہبانی کی کہڑی ہوی جبرئیل نی کہا کہ بشارت ہو تمکو ای پسر
ابوطالب کون مانند تیری ہی کہ حق تعالی بسبب مفاخرت فرشتہای مقرب
اپنی پر کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ کہان ہی ایسا بندہ مطیع کہ وہ علی صلوات اللہ
علیہ ہی انتہی کلامہ پوشیدہ نرہی کہ اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب
مباہات کرنی حق تعالی کی علی صلوات اللہ علیہ سی اوپر ملائکہ مقربین کی
جناب امیر افضل ملائکہ سی تہی کہ کمال دلیل قوی ہی خلافت اور امامت

کی

بجلی پر اسواسطی کہ جو شخص افضل ملائکہ مقربین سی ہو اور رتبہ بہی اوسکو بعید ہی بلکہ محال
ہی کہ وہ مرتبہ خلافت اور امامت کا نرکہتا ہو قولہ تعالی فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ
شعبی نی جابر سی روایت کی ہی کہ ایکروز عمر خطاب نی کہا یا رسول اللہ ہمنی
ایک یہودی سی سخنان نیک سنتا ہون اجازت فرمائیی کہ مین اوسکو لکہون
فرمایا کہ متردد اور شک کرنی والی ہو جسطرح سی کہ یہودی اور نصاریان شک
کرنی والی ہین دین اپنی مین اور تحقیق کہ مین لایا ہون ملت نورانی اور پاکیزہ
اگر موسی زندہ ہوتی تو وہ بہی پیروی کرتی قولہ تعالی فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ
یعنی سایبانہای ابر سفید باریک مین نازل ہو عذاب خدا مثل عذاب قوم
شعیب کی یعنی باوجود اسکی کہ ابر سفید سی مظنہ رحمت کا ہوتا ہی اور گمان ہوتا ہی
کہ باران رحمت نازل ہو گا یکایک عذاب اوس سی نازل ہو تکملہ در بیان کہ عدد
الکناس پانچ حرف ہین بینات اوسکی نو ہین سی ستہ ہزار ہوتی ہین نکلی اوس سی
عبارت ای علی سید الاوصیاء وآلہ النا پانچ حرف ہین بینات اوسکی نو
ستہ ہزار ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عنی ولی اللہ منہم السلیم
پانچ حرف ہین زبر اوسکی ایک سی اکتیس ہوتی ہین اوسی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی حب علی الہادی اور بینات اوسکی تین سی دو ہوتی ہین نکلی اوس سی
عبارت ولاء علی ولی اللہ وآلہ اور مجموع اون تینون دونون کی چار
زبر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ولاء علی الامام وکیل الاحد
وآلہ خطوات الشیطان بارہ حرف ہین زبر اوسکی اکہتر ہزار سی تیرہ ہوتی

نکلی اوس پر عبارت وهی غیر الی العباء واله بجدا اور بینات اوسکی نکلی
نواسی ہوتی ہیں نکلی اوس پر عبارت دون النبی وعلی وبینهما
الهادین اور مجموع اربعین دونو کا اکهتر نوسی سولہ ہوتی ہیں نکلی اوس پر
عبارت وهی المطلع الذی دون النبی والامام وکیله انتاهو الاتقیا

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ
سوال کر تو ای محمد یهودان کو کتنی دیں ہمنی اونکو نشانی روشن اور جو شخص بدل ڈالی نعمت الله کی
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ
بعد اوسکی کہ آئی اوسکو پس تحقیق کہ خدا سخت ہی عذاب اوسکا آراستہ کی گئی واسطی اون لوگوں کی
كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا
کہ کافر ہوئی ہیں زندگی دنیا کی اور ہنسی کرتی ہیں اون لوگوں سی کہ ایمان لائی حالانکہ جو لوگ کہ پرہیزگار ہیں
فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
بلند ہیں اونکا اوپر دن قیامت میں اور حق تعالی روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بی حساب
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ
تهی لوگ امت ایک پس اختلاف کیا پس بهیجا خدا نی انبیا کو خوشخبری دینی والی
مُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا
ڈرانی والی اور نازل کیا ساتهہ اونکی کتاب کو ساتهہ راستی کی تا حکم کری درمیان لوگوں کی بیچ اوس چیز کی
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا
کہ اختلاف کیا تها بیچ اوسکی اور نہیں اختلاف کیا بیچ اوسکی مگر اون لوگوں نی کہ دیئی گئی کتاب بعد اوسکی

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آئی تهی اونکو معجزہ ہائی روشن واسطی حسد کی درمیان اپس میں پس ہدایت کی خدا نی اون لوگوں کو کہ جو ایمان لائی
لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ
واسطی اوس چیز کی کہ اختلاف کیا تها اوسمیں حق سی ساتهہ علم اپنی کی خدا ہدایت کرتا ہی جسکو
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
چاہتا ہی طرف راہ راست کی کیا گمان کرتی ہو تم کہ داخل ہوگی تم بہشت میں
وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ
حالانکہ نہیں آیا تمکو مانند حال اون لوگوں کی کہ گذری ہیں آگی تمسی پہونچی اونکو سختی
وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور بیماری اور زلزلہ کی گئی یہانتک کہ کہتی تهی رسول اور وہ لوگ کہ ایمان لائی تهی
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ
ساتهہ اوسکی کب آئیگی مدد خدا کی آگاہ ہو کہ تحقیق مدد خدا قریب ہی سوال کرتی ہیں تجهسی
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
کہ کس چیز کو دیویں راہ خدا میں کہہ تو ای محمد جو کچهہ خرچ کرو تم از مال نیک سی پس واسطی والدین کی اور
الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
اقربا کی اور یتیموں کی اور مسکینوں کی اور مسافروں کی اور جو کچهہ کرتی ہو تم
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ
نیکی سی پس تحقیق خدا ساتهہ اوسکی دانا ہی فرض کیا گیا اوپر تمهاری جنگ اور وہ تمکو ناگوار ہی

لَکُمْ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ
واسطی تمہاری اور نزدیک ہی کہ کراہت رکھتی ہو تم جسکو حالانکہ وہ بہتر ہو واسطی تمہاری اور قریب ہی کہ
تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ع
دوست رکھو تم کسی چیز کو حالانکہ وہ بد ہو واسطی تمہاری اور خدا جانتا ہی اور تم نہین جانتے ہو
قولہ مِنْ اٰیَةٍ بَیِّنَةٍ مراد یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نی فقط انکو تکذیب نہین کیا بلکہ
بارہا تیری اپنی پیغمبر کی بھی ساتھہ اسطرح سی کرتی تھی اور معجزات نمایان کہ دلالت
اوپر صدق انکی کی کرتی تہی مثل اژدہا کرنی عصا کی اور ید بیضا کی اور شگافتہ
کرنی دریا کی اور نازل کرنی من وسلوی کی اور سوای اسکی بعضی گروہ انکو
کرتی تہی اور بعضی انکار قولہ وَمَنْ یُّبَدِّلْ یعنی جو شخص کہ بدل کری بجہت عناد
کی نعمت خدا کو یعنی تکذیب کری معجزات کو کہ سبب ہدایت کا ہی بعد معرفت
اوسکی کی کہ قولہ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ابن عباس سی روایت ہی کہ اغنیای قریش
مثل ابوجہل اور ہشام اور مانند انکی مشرکان عرب سی کہ مالدار تھی درویشان
صحابہ پر ہنستی تہی مثل عبد الله مسعود اور عمار یاسر اور صہیب اور بلال وغیرہ
بسیاری مال اور خدم اور حشم کی اوپر فخر کرتی تہی اور کہتی تہی محل تعجب کے
کہ محمد کہتی ہین کہ ساتھہ ان محتاجون کی کار جہان درست کرتا ہون میں اور عزت
بزرگان عرب کی اور انکی دین اور ملت کو برہم و درہم کرونگا اگر محمد نبی الواقع
حق پر ہوتا تو سزاوار تہا کہ اشراف عرب اور بزرگ اوسکی تابع ہوتی پس الله
انکی حق میں فرماتا ہی زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا قولہ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ

بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا و آخرت مین جسکو کہ چاہتا ہے
موافق مصلحت کی بیحساب یعنی فراخ کرتا ہی روزیکا دنیا مین اہل باطل کو بسبیل استدراج
ہی یا بنا بر امتحانکی اور آخرت مین روزی دیتا ہی ازجہت ثواب کی ہی اوپر اعمال صالح
کی ابوالقاسم طایی نی امام رضا صلوات الله علیہ سی روایت کی ہی کہ وہ حضرت
ابای کرام اپنی سی نقل فرماتی ہین کہ رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جو
شخص مومن یا مومنہ کو ازجہت درویشی کی مومن یا مومنہ پر بہتان باندہی یعنی
اوسکی حق مین وہ کلمہ کہی کہ جو اوسمین نہو فردای قیامت کو حق تعالی اوسکو پشتہ
آتش پہ کھڑا کریگا تا آنکہ عہدہ گفتگو سی باہر آوی اور مومن نزدیک حق تعالی و فرشتہ
مقرب سی گرامی تر ہی اور کوئی چیز نہین ہی کہ حق تعالی اوسکو دوست تر رکھتا ہو
مومن تائب یا مومنہ تائبہ سی اور اہل آسمان مومنون کو اسطرح سی پہچانتی ہین کہ
کوئی اہل اور اولاد اپنی کو پہچانتا ہو قولہ کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
یعنی تھی سب لوگ ایک ملت پر اور متفق تھی مذہب حق پر اور وہ زمانہ حضرت
آدم اور ادریس کا تہا بعد اسکی ہرگاہ کہ اونہون نی باہم اختلاف کیا پس خدا نی
پیغمبرونکو مبعوث کیا بَغْیًا بَیْنَهُمْ یعنی واسطی اوس حسد کی کہ درمیان انکی تہا
یا واسطی ستمکاری اور تعدی کی کہ ایک دوسری پر بجہت حرص دنیا کی کرتی تھی
قولہ مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ یعنی مانند محنت اور آزار اون لوگون کی کہ
گذری مین قبل تمہاری پیغمبرون سی اور صدیقون سی اور متابعون سی کہ دست
کفار سی ایذا کہینچی تہی قولہ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ اس آیہ مین اشارہ ہی

نہیں رحمت الہی کا بوسیلہ محنت و بلا کی اور ترک کرنی لذت اور خواہش نفس
سی چنانچہ وہب ابن منبہ سی منقول ہی کہ کتاب بعضی حواریین میں دیکہا ہی کہ اے فرزند
آدم ہر گاہ کہ حق تعالی دروازہ بلا کو تجہپر کشادہ کری خوش ہو کہ یہہ راہ انبیا اور
اولیا کی ہی اور ہر گاہ کہ در نعمت اور آسائش کو کشادہ کری غمگین ہو کہ تیری ساتہہ
برخلاف طریقہ انبیا اور اولیا کی عمل میں لایا ہی روایت ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کا ایک وزیر تہا کہ تمام امور میں مددگار تہا اتفاقا ایکروز صحرا میں اوسکو
کہا لیا حضرت عیسی نی مناجات کی کہ بارخدایا یہہ شخص وزیر اور مددگار میرا تہا
اسمین کیا مصلحت تہی کہ شیر کو اوسپر غالب کیا کہ اوسنی ہلاک کیا خطاب ہوا
کہ چاہا میں نی منزلت اوسکی میری درگاہ میں بلند ہو اور عمل اوسکا لیاقت نرکہتا تہا
کہ اوس مرتبہ کو پہنچی لہذا اوسکو بلا میں گرفتار کیا تا کہ وہ مرتبہ اوسکو عطا کروں
حدیث میں وارد ہوا ہی کہ اہل بلا اور محنت کو درجات عالیہ عقبی میں عطا کرینگا
کہ بسبب کثرت نماز اور روزہ اور سایر طاعتوں کی اوس مرتبہ کو نہیں پہنچا ہی اور
ہر گاہ بندہ مومن آخرت میں مراتب اہل مصیبت کو دیکہی کا آرزو کریگا کاش
دن میرا دنیا میں ساتہہ مقراض کی ذرہ ذرہ کرتی تا اس مرتبہ عالیہ کو پہنچتا من
قولہ فللوالدین والاقربین اس آیہ سی بسبب تقدیم کرنی والدین اور
اقربین کی اوپر معلوم ہوتا ہی کہ یہہ افضل ہیں اوس نفقہ سی کہ راہ خدا میں
دیا جاوی مثل ذی یتیم اور مسکین وغیرہ کی چنانچہ کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی اوپر دلالت تمام رکہتا ہی

اور وہ یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ پانچ نفر میں ایک
درہم یا پانچ دینار کہ آدمی رکہتا ہو بہتر اون میں سی وہ ہی کہ صرف والدین ہوا اور
صرف عیال اور ذات اپنی کی ہوا اور تیسرا اقربایان محتاج کی اور چوتہی ہمسایان
محتاج کی اور پانچوین راہ خدا میں اور ثواب اس پانچوین کا اور ونسی کم ہی

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ
سوال کرتی ہیں تجہسی مہینی حرام سی جنگ کرنی کو
وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ
اور باز رکہنا ہی لوگونکو راہ خدا سی اور کفر کرنا ساتہہ خدا کی اور باز رکہنا مسجد حرام سی اور باہر کرنا
أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَ
اہل مسجد کو اوس سی بزرگ ہی نزدیک خدا کی اور شرک لانا بزرگ ہی قتل سی
لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا
ہمیشہ ہیں کہ جنگ کرینگی ساتہہ تمہاری تا اینکہ پہیرین تمکو دین تمہاری سی اگر قادر ہوویں
وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ
اور جو شخص کی پہرین تمسی دین اپنی سی پس مری حال کہ وہ کافر ہو پس ان لوگوں کی
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
باطل ہوگئی اعمال اونکی بیچ دنیا اور آخرت کی اور وہ گروہ اہل دوزخ ہیں
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا
کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگی تحقیق کہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ ہجرت

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ

اور جہاد کیا انہوں نے بیچ راہ خدا کی وہ لوگ ہیں کہ امید رکھتے ہیں مہربانی خدا کو

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ

اور خدا بخشنے والا ہی مہربان سوال کرتے ہیں تجھسی اے محمد شراب اور قمار سے کہہ

فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

بیچ اون دونوں کی گناہ عظیم ہی اور منفعتیں ہیں واسطی لوگوں کی اور گناہ اون دونوں کا بڑا ہی نفع اون دونوں سے

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ

اور سوال کرتے ہیں تجھسی محمد کس چیز کو دیں وہ کہہ زیادتی کو خرچ سے اسی طرح بیان کرتا ہی خدا

لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ

واسطی تمہاری نشانیاں کہ شاید تم فکر کرو بیچ دنیا اور آخرت کی اور سوال کرتے ہیں تجھسی اے محمد

عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ

یتیموں سے کہہ تو درست کرنا کام اونکا واسطی اونکی نیک ہی اور اگر شراکت کرو اونسے

فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

پس وہ بھائی تمہارے ہیں اور حق تعالی جانتا ہی فساد کرنے والے کو صلح کرنے والے سے اور اگر چاہتا خدا

لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ

البتہ بیچ مشقت ڈالتا تمکو بدرستیکہ خدا غالب ہی دانا ہی اور نہ نکاح کرو تم عورت مشرکہ کی

حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

تا اونکا ایمان لاویں اور ہر آئینہ کنیز مومنہ بہتر ہی مشرکہ سی اور اگرچہ تعجب میں لاوی تمکو

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ

اور نکاح کر دو تم مسلمہ کا ساتھ مشرکوں کی تا اونکا ایمان لاویں وی اور ہر آئینہ بندہ مومن بہتر ہی مرد

مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ

مشرک سے اور اگرچہ تعجب میں لاوی تمکو مشرک وہ لوگ بلاتے ہیں طرف آتش دوزخ کی اور خدا

يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ

بلاتا ہی طرف جنت کی اور مغفرت کی ساتھ توفیق اپنی کی اور بیان کرتا ہی احکام اپنی کو واسطی لوگوں کی

ع

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

شاید کہ وہ نصیحت لیویں

قولہ یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ منقول ہی کہ درسال دوم ہجرت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عبد اللہ ابن جحش کو کہ پسر عمہ آنحضرت کی تہی ہمراہ بعضی صحابہ کی بطن نخلہ کو بہیجا تا کاروان قریش کو قتل و اسیر کریں پس درمیان انکی اور کاروان قریش کی کہ طایف سی آتی تہی مقاتلہ واقع ہوا اور عمرو حضرمی کہ کفار سی تہا قتل ہوا اور وہ روز غرہ رجب کا تہا اور اون لوگوں پر مشتبہ تہا کہ غرہ رجب ہی یا سلخ جمادی الاخر ہی بعد مشہور ہونی اس خبر کے کافروں نی طعن کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے ماہ ہای حرام کو حلال کیا ہی اور اصحاب اپنی کو جنگ کرنیکی ماہ رجب میں رخصت دی ہی اس سخن کو سنکر پیغمبر خدا نے عبد اللہ ابن جحش کو طلب کیا اور فرمایا کہ مینی تجہے نہ کہا تہا کہ ماہ حرام میں جنگ اور قتل اور رابہر نہ کیجیو عبد اللہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ

لڑائی کا کمان ہمارا یہہ تہا کہ وہ روز سلخ جمادی الاخر ہی اور بعد مقابلہ کی یہہ بات ہوا
کہ غرہ رجب ہی پس حضرت نی مالہای غنیمت اور اسیر نگہ رکہا اور تصرف مین
لانی سی باز رہی اس حال مین اکابر قریش نی ایک مکتوب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
پاس بہیجا اور از روی تشنیع اور الزام کی سوال کیا کہ جنگ کرنا ماہ حرام مین
کیسا ہی پس اسی واسطی حق تعالی نی اونکی رد مین یہہ آیہ نازل کیا لغت حبط
معنی حبط کی لغت مین باطل ہونا ثواب عمل کا ہی لیکن امامیہ اور اہل سنت مین
اختلاف ہی کہ آیا باطل ہونا عمل کا بعد اسکی ہوتا ہی کہ تحقیق ثواب اسکی واسطی
ہو چکا ہو یا نہ معتزلہ اور خوارج قایل ہوتی ہین کہ بطلان ثواب بعد تحقیق کی ہوتا ہی
اسطرحسی کہ اگر کوئی شخص تمام عمر عبادت کری اور آخر عمر مین ایک جرعہ شراب کا
پی یا زنا کری تو تمام عبادت سابق کی باطل ہوتی ہی اور مرجیہ قایل ہوتی ہین
کہ باوجود ایمان کی کسی گناہ پر عذاب نہین ہوتا ہی جیسا کہ باوجود کفر کی سب اعمال
خیر اسکی باطل ہوتی ہین اور جبائی قایل ہوا ہی کہ وہ معاصی کہ جو بعد ہوئی
ہین اعمال سابقہ کو باطل کرتی ہین بشرطیکہ وہ اعمال گناہون سی کم ہون بدون
اسکی کہ گناہون سی کچہہ کم ہو جاوین از جہت عفو وغیرہ کی اور اگر اعمال خیر اسکی
زیادہ ہون گناہون سی پس بقدر زیادتی اوسکو ثواب ملتا ہی اور ابو ہاشم
نی کہا ہی کہ بلکہ موازنہ ہوتا ہی یعنی گناہ اور عمل مقابلہ کی جاتی ہین پس بقدر مساوات
کی دونو طرف سی باطل ہوتی ہین اور بقدر زیادتی کی باقی رہتا ہی اور نزدیک
امامیہ کی سب یہہ اقوال باطل ہین اسواسطی کہ بنا ان مذاہب کی حق تعالی پر ظلم

لازم ہی اور قباحت ظلم کی صاحبان عقل پر پوشیدہ نہین ہی اور علاوہ یہہ کہ حق تعالی
خود فرماتا ہی وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ اور واسطی ظاہر ہونی فرق کی دو
قول مین مثال بیان کی جاتی ہی مثلا ایک شخص ایک مزدور کو مقرر کری اور کہی
کہ دیوار خانہ میرا کو تیار کر اور وہ جاکر صحرا مین بناوی پس شک نہین ہی کہ قابلیت
اجورہ کی نہین رکہتا ہی پس یہہ حبط ہونا اجورہ کا موافق مذہب امامیہ کی ہی
کہ اصلا وہ پہلی ہی سی قابل اجورہ کی نہ تہا یہہ کہ قابلیت اجورہ کی حاصل کرکی بعد
اوسکی حبط ہوا ہو اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت کی مثال یہہ ہی کہ مزدور
کو کہی کوئی شخص کہ تو دیوار خانہ تیار کر اور اوس نی بموجب کہنی اوسکی دیوار خانہ کو
درست کیا من بعد اوسکی اوس مزدور سی کوئی تقصیر سرزد ہوئی اور وہ مالک
اوسکو مزدوری نہ دی بنا بر اوس تقصیر کی پس اس صورت مین نہ دینا مزدوری کا
یقینا ظلم ہی اور حبط ہونا دنیا مین فوت ہونا فواید اسلام کا ہی بسبب مرتد ہونی
کی اور آخرت مین فوت ہونا ثواب اعمال کا ہی اور انشاء اللہ تعالی قول تعالی عنقریب
وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ کی
مین تفصیل تمام ذکر معانی حبطت کی کو ساتہہ اول مخالفین اور رد و قدح اونکی ذکر کیا
جاییگا قولہ تعالی وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ منقول ہی کہ ہر گاہ عبد اللہ ابن
جحش اور ہمراہیان اونکی نی ترک تفحص اور ترک احتیاط سی توبہ کیا بعضی صحابیون
کو گمان یہہ ہوا کہ یہہ جماعت اگرچہ گناہ سی خلاص ہوئی لیکن اونکو اجر جہاد کا
نہو گا اسواسطی حق تعالی نی فرمایا کہ تحقیق وہ لوگ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ ہجرت

کی اور وہ لوگ کہ جہاد کیا اونہون نی راہ خدا مین امیدوار ہین رحمت خدا کو
عن الخمر والمیسر صاحب مدارک نی لکہا ہی کہ خمر مین چار آیتین نازل ہوئی ہین
ایک یہہ ہی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا
پہلون سی خرما کی اور انگورون سی بناتی ہو تم نشہ کرنی والی چیز اور یہہ آیت مکہ مین
نازل ہوئی ہی اور تہی مسلمان کہ پیتی تہی شراب کو درحالیکہ اونکی واسطی حلال تہی
بعد اسکی عمر نی اور چند صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فتوا دیجی
ہمکو باب شراب مین پس تحقیق کہ وہ زائل کنندہ عقل اور مال کی ہی او سوقت
یہہ آیت دوسری نازل ہوئی یسئلونک عن الخمر والمیسر الخ بعد
بعضون نی شراب پی اور بعضون نی ترک کی بعد اسکی عبد الرحمن ابن عوف نی ایک
جماعت کو بلایا پس پی اونہون نی شراب اور نشی مین آئی اور بامامت یکی از انہا
جماعت پڑہنی لگی اور پیش نماز نی بعد حمد کی یہہ پڑہا قل یا اہل الکافرون اعبد لا
ما تعبدون پس او سوقت یہہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوة وانتم
سکارے یعنی نہ قریب ہو نماز سی جسوقت کہ تم نشہ مین ہو پس کم ہوا پینا اوسکا
بعد اسکی عتبان ابن مالک نی ایک جماعت کو بلایا ہرگاہ شراب پی کر نشہ مین آئی
جنگ و جدال کرنی لگی پس کہا حضرت عمر نی اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا
یعنی خداوندا بیان کر واسطی ہمارے درباب خمر بیان شافی کو پس یہہ آیہ نازل ہوئی
انما الخمر والمیسر تا فہل انتم منتہون نازل ہوئی پس کہا حضرت عمر نی
باز رہی ہم اوس سی ای رب میرے اور جناب مرتضی علی صلوات اللہ علیہ سی

منقول

منقول ہی کہ اگر گری قطرہ شراب کا کوئی مین پس بنایا جائی اوس جگہ منارہ تو نہ
اذان دونگا مین اوسپر اور اگر گری دریا مین اور وہ دریا خشک ہو جائی اور گہاس
جمی تو مین نہ چراونگا اوسکو [illegible] احتیاط اور زہد علی علیہ السلام کا ملاحظہ کیا جائی
کہ جس کوئی مین کہ شراب گری اور منارہ تیار ہوئی تو وہ حضرت اوسپر اذان
نہ کہین کسقدر اہتمام ترک شراب مین معلوم ہوتا ہی اور اسی جاسی ہی کیا کہ کاہی کسی
مخالف اور موالف سی مسموع نہین ہوا ہی کہ حالت صحت یا حالت مرض مین
انحضرت نی استعمال شراب کا کیا ہو بخلاف خلیفہ ثانی کی کہ باعتراف موالف کی معلوم
ہوتا ہی کہ ہرگاہ ابو لولو علیہ الرحمة نی ضربت شکم مبارک خلیفہ ثانی پر لگائی اونہون نی
شراب نوش فرمائی اور جراحت شکم سی بہ گئی چنانچہ تاریخ الخلفا مین جلال الدین
سیوطی نی لکہا ہی ذکر وفات خلیفہ ثانی مین [illegible] از جراحت تا آخرہ
اور خمر عصارہ انگور کو کہتی ہین کہ جوش کہاوی اور کف لاوی یہہ بنابر مذہب حنفیہ
کی ہی اور مذہب امامیہ او شافعی کا یہہ ہی کہ جو مشروب کہ خلط اور غلطی عقل
مین پیدا کری اور قلیل اور کثیر اوسکا نشہ کری پس وہ خمر ہی اور باجماع امامیہ
ثابت ہی کہ تمام شریعتون مین حکم بحرمت اوسکی تہا اور اسی طرحسی تمام مسکرات
حرام ہین چنانچہ روایات متواترہ اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اور
حسن بصری سی منقول ہی کہ اوس نی کہا کہ قل فیہما اثم کبیر دلیل ہی
اوپر حرام ہونی خمر کی سب ملتون مین اور توضیح اوس قول کی یہہ ہی کہ فرمانا
خدا کا کہ ان دونون مین گناہ بزرگ ہی اور گناہ ان دونو کا بڑا ہی نفع انکی دونکی

دلالت رکہتا ہی کہ بزرگ ہونا گناہ کا مقید بوقت اور مخاطب کی ضمیر ہی پس علاوہ اس
بہت سی معلوم ہوتا ہی کہ کسی وقت مین شراب حلال تہی اور مراد منافع سی وہ
منفعتین ہین کہ جو اوسکی تجارت مین حاصل ہوتی ہین یا منافع بدنی ہین مثل تقویت
دینی حرارت غریزی کی اور ہضم کی اور یا خلقی مانند تواضع متکبرونکی اور سخاوت
ممسکونکی اور جرات نامردونکی اور منافع قمار کی کسب کرنا مال کا ہی بآسانی
اور طرب اور لذت کی ساتہہ اور فراخی معیشت کی درویشون پر اسواسطی کہ رسم
جاہلیت مین یہہ تہا کہ مال قمار کو درویشون پر قسمت کرتی تہی اور خود نہ لیتی تہی
اور معنی میسر کی یہہ ہین کہ جسمین قمار یعنی جوا ہووی اور صفت میسر کی اوسمین
یہہ تہی کہ دس تیر تہی سات اونمین سی ایسی تہی کہ اونکی نکلنی سی حصہ ملتا تہا
ایک کا نام اونمین سی فذ تہا اوسکی واسطی ایک حصہ مقرر تہا اور ایک کو توام کہتی تہی
اوسکی واسطی دو حصہ مقرر تہی اور ایک اونمین سی رقیب تہا اوسکی واسطی تین
حصی مقرر تہی اور ایک حلس تہا اوسکی واسطی چار حصی تہی اور ایک نافس تہا
اوسکی واسطی پانچ حصی مقرر تہی اور ایک مسبل تہا اوسکی واسطی چہہ حصی مقرر تہے
اور ایک معلی تہا اوسکی واسطی سات حصی مقرر تہی اور تین تیر اونمین سی ایسی تہی
کہ اونکی واسطی کچہہ مقرر نتہا اور تینونکا نام یہہ تہا سیح اور سفیح اور وغد اور ان
سب تیرونکو ایک کیسہ مین رکہتی تہی اور ایک شخص عادل کو دیتی تہی کہ وہ
ونکو حرکت دیکر ایک ایک کو بنام ایک شخص کی نکالتا تہا پس اگر وہ تیر آیا کہ
جسکی واسطی حصہ مقرر ہی موافق اوسکی لیتا تہا اور جس شخص کی واسطی وہ تیر

نکلتا تہا کہ جسکی واسطی کچہہ مقرر نہین ہی تو اوسکو کچہہ نملتا تہا کہ وہ عیب سیتا تہا اور
چیز کہ اس سی حاصل ہوتی تہی فقراؤن پر قسمت کرتی تہی اور ساتہہ اسکی فخر کرتی تہے
اور جو شخص کہ شریک اوس قمار کی نہوتا تہا مذمت اوسکی کرتی تہی اور حکم مین
جمیع انواع قمار کی داخل ہین مثل شطرنج و تختہ نرد و تخم بازی وغیرہ کان ما ایکم
کہیلنا لڑکونکا گولیان او اخروٹ سی قل العفو یعنی کہہ تو ای محمد نفقہ دو
اوس چیز سی کہ زیادہ ہو مصرف اپنی اور عیال سی حاصل کلام یہہ ہی کہ جب تک
کہ تم محتاج ہو تصدق نہ دو چنانچہ مروی ہی کہ ایک شخص دیکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ کی آیا او زر قدری طلا بشکل تخم مرغ کی ہاتہہ مین اوسکی تہا اور سوای
اوسکی کچہہ نتہا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو لیجی کہ یہہ تصدق ہی حضرت نی
منہ اوسکی طرفسی پہیر لیا بار دیگر اوسنی اوسطرف جاکی عرض کیا حضرت نی منہ
پہیر لیا بار سوم پہر عرض کیا حضرت غضب مین آئی اور اوس طلا کو ایک نوبت
پہینکا کہ اگر عضو اوسکی پر گرتا تو ٹوٹ جاتا اور حضرت نی فرمایا کہ ایک تم مین سی
آتا ہی اور تمام مال اپنی کو صدقہ کرتا ہی اور بعد اوسکی سر راہ بیٹہہ کی سوال
کرتا ہی اور فرمایا کہ صدقہ ساتہہ تونگری کی ہو پس چاہی کہ ابتدا ساتہہ عیال اپنی کی
کرو اور بعد اوسکی جو چیز کہ فاضل ہو تصدق کرو ویسئلونک عن الیتامی
یعنی پوچہتی ہین تجہسی ای محمد حقیقت یتیمونکی کہہ تو کہ اصلاح ان کا
کرنا مال اونکی کا بہتر ہی اختیار کرنی دوری اونکی سی اور
آتا ہی کہ جماعت نی طعام یتیمونکو طعام اپنی سی جدا کیا تہا اور اوس

نکرتی تھی اور ساتھہ اوسکی اکل وشرب اور ہم نشینی بہ عداوہ اختلاط کرتی تھی اسواسطے
حق تعالی نے فرمایا وان تخالطوهم قوله ولا تنکحوا منقول ہے کہ سید عالم
نے مرثد غنوی کو مکہ کو بھیجا تا جماعت مسلمانان درماندہ کو مخفی اور پنہان کفار سے
نکال کے مدینہ کو لاوے ہرگاہ مرثد مکہ مین داخل ہوا ایک مشرکہ کہ نام اوسکا عناق
تھا اور نہایت جمیلہ تھی اور ایام کفر مین مرثد سے نہایت محبت رکھتی تھی مرثد کے نزدیک
کی آئی اور کہا شربت وصال سے باہم مزا اوٹھاوین مرثد نے کہا کہ اسلام مانع
اور مواصلت کرنا محال ہے کہ وقوع مین آوے عناق نے کہا مجھسے نکاح کر مرثد
نے کہا یہہ موقوف بر اجازت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ عورت غضبناک
ہوئی اور مشرکون کو خبر دے بعد مطلع ہونے کے کفار اوسکے گھر مین داخل ہوئے اور
زد وکوب اوسکو کیا اور مرثد بہزار خرابی مدینہ مین بھاگ آیا اور پیغمبر کو اوس سے
آگاہ ہوتے اوسوقت مین یہہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا المشرکات
قوله ولامة مؤمنة روایت ہے کہ جاریہ عبد اللہ رواحہ نے طمانچہ مارنے آگاہی
جناب پیغمبر مین فریاد کی حضرت نے بطریق تلطف عبد اللہ رواحہ سے احوال کنیز کو
تفحص کیا عرض کی اوسنے کہ اگرچہ وہ جاریہ نماز گذار اور مومنہ ہے لیکن فرمانبردار
نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ ہرگاہ وہ مومنہ ہے اوس سے نیکی کر عبد اللہ نے اوسکو
آزاد کیا اور اوسکے ساتھہ عقد کیا باوجود اسکے کہ ہمسایہ مین اوسکے ایک زن جمیلہ
مشرکہ مالدار اوسکو بہم پہنچ سکتی تھی لیکن واسطے رضائے خدا کے اوسکو اختیار کیا
ایک جماعت نے طعن کیا کہ زن جمیلہ مالدار کو ترک کیا اور جاریہ سیاہ فام کو

اختیار کیا اسوقت مین یہہ آیت نازل ہوئی ولامة مؤمنة الی قوله
ولا تنکحوا المشرکین یعنی نکاح نکرو زنہائے مومنہ کا ساتھہ مشرکون کے تاکہ
ایمان لاوین وے پس اگر کوئی کہے کہ پیغمبر خدا نے دو بیٹیان اپنی کسواسطے ابو العاص
اور عتبہ بن ابی لہب کے عقد مین دین باوجود اسکے کہ وہ کافر تھے جواب اسکا
اولا یہہ ہے کہ یہہ آیہ بعد نکاح کرنے کے نازل ہوئی چنانچہ دلیل تام اسپر یہہ ہے کہ
مفسرین نے لکھا ہے کہ آیات سورہ بقر سب مدنی ہین اور نکاح اونکا مکہ مین واقع
ہوا تھا چنانچہ صاحب مدارک اور کشاف اور بیضاوی نے اول سورہ بقر مین تصریح
مدنیہ اور صاحب مجمع البیان نے اسطرح لکھا ہے کہ کل آیات سورہ بقر مدنی ہین
مگر ایک آیت کہ وہ یہہ ہے واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله کہ نازل ہوئے
حجۃ الوداع مین بیچ منی کے پس استثنا کرنا صاحب مجمع کا قرینہ عموم کا ہے خصوصا
بلحاظ لفظ کل کے اور ثانیا جواب یہہ ہے کہ ہرگاہ تکالیف انبیا اور اوصیا کے مختلف
ہوتی ہے بعید نہین کہ ابتدائے ظہور اسلام مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطے درست
رکھا ہو کہ نکاح اپنی بیٹیونکا ساتھہ کافرونکے کرین اور اس مین کچھہ استبعاد نہین ہے
بنا بر لحاظ استبعاد ہوئے ابراہیم کے ذبح اسمعیل پر اور درست ہونے اس ذبح کا
اونکے واسطے حال انکہ کسی کے واسطے درست نہین اور بنا بر لحاظ حاضر کرنے حضرت
لوط کے بیٹیون کو واسطے کفارون کے ہرچند کہ احتمال یہہ ہے کہ اوس وقت مین نکاح
ساتھہ کفار کے درست ہو لیکن کہہ سکتے ہین کہ جسطرح سے انحضرت کو بھی درست ہوا
اسیطرح سے پیغمبر خدا کو بھی اوائل اسلام مین درست ہوا اور بعد اسکے ممنوع ہو گیا

اور اگر کوئی کہی جدا بطور اسلام کی کس واسطے پیغمبر خدا نی زینب کو ابو العاص سے
جدا نہ کیا کہ وہ بعد نزول پیغمبر اسلام کی کفر پر رہا چنانچہ تاریخ خمیس میں لکھا ہی جواب
اسکا یہ ہی کہ او سوقت میں ظہور اسلام بخوبی نہوا تھا اور زینب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو جس طرح سے چاہیے حاصل تھا اور جدا کرنی میں خوف فتنہ و فساد کا

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ
اور سوال کرتی ہیں وہ لوگ تجھسے بیچ احکام حیض کی کہہ تو حیض سبب گندگی ہے پس کنارہ کرو تم عورتوں سے
فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ
حالت حیض میں اور نہ جماع کرو انسے تا آنکہ پاک ہوں وہ پس جب غسل کریں پس جماع کرو انسے
مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
جس جگہ سے کہ امر کیا تمکو خدا نے بیشک خدا دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہی پاک لوگوں کو
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ
عورتیں تمہاری کھیتی ہیں واسطے تمہارے پس آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو تم اور مقدم کرو واسطے اپنی جانوں کے
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا
اور ڈرو تم خدا سے اور جانو تم تحقیق کہ تم ملنے والے ہو اوس سے اور بشارت دے تو مومنوں کو اور نہ کرو تم
اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ
خدا کو بہانہ اپنی قسموں کی واسطے نیکی کرنی اور پرہیزگاری کرنی اور صلح کرنی درمیان لوگوں کے
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ
اور خدا سننے والا جاننے والا ہے نہیں مواخذہ کریگا تمکو خدا ساتھ بیہودہ گوئی کی بیچ قسموں تمہاری کے اور لیکن مواخذہ

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لِلَّذِينَ
کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کی کہ کسب کیا ہی دلوں نے تمہارے اور خدا بخشنے والا بردبار ہے واسطے اون لوگوں کے
يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
کہ قسم کھاتی ہیں اپنی عورتوں سے انتظار کرنا چار مہینے کا ہی پس اگر رجوع کریں تو تحقیق خدا بخشنے والا
رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ
مہربان ہے اور اگر قصد کریں وہ طلاق کو پس تحقیق کہ خدا سننے والا جاننے والا ہے اور عورتیں طلاق دی گئیں
يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ
انتظار کریں ساتھ نفسوں اپنی کے تین طہر پاک ہونے حیض سے اور نہیں حلال ہے واسطے انکی یہ کہ چھپاویں جو کچھ پیدا کیا
اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ
خدا نے بیچ ارحام انکی کی اگر ہیں کہ ایمان لاتی ہیں ساتھ خدا کی اور روز قیامت کی اور شوہر انکی
أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ
سزاوار تر ہیں ساتھ رجوع کرنیکی بیچ زمان عدت کی اگر ارادہ کریں اصلاح کا اور واسطے انکی ہی مانند حق
الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۝ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
اوس چیز کی جو اوپر مردوں کی ہی ساتھ نیکی کی اور واسطے مردوں کی ہی اوپر انکے
دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
زیادتی اور خدا غالب ہے دانا ساتھ حکموں کی

قولہ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ منقول ہی کہ اہل جاہلیت نے طریقہ یہود اور مجوس کا
اختیار کیا تہا مثل اسکی کہ بطریقہ یہود کی حالت حیض میں عورتوں سی کنارہ کرتی

اور گفتگو اور اکل و شرب ساتھ اونکی حرام جانتی تہی اور نصاریٰ جماع کے
حالت حیض مین گفتگو اور اکل و شرب و جماع حلال جانتی تہی تا آنکہ زمانہ
اسلام ہو پہنچا اور ابو دحداح ساتھ بعضی صحابہ کی خدمت حضرت رسالت مین آیا
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت حیض مین عورتون سی کسطرح سی سلوک کرین
اور محیض مصدر میمی ہی مثل مجی کی اور سو تمت یہہ آیت نازل ہوئی حَتّٰی یَطْهُرْنَ
مین دو وجہ آئی ہین ایک بتخفیف پڑہنا یطہرن کا اور معنی اوسکی یہہ ہین ہرگاہ
منقطع ہو خون حیض کا اور دوسری بتشدید اس صورت مین معنی اوسکی
غسل کی ہین اور یہہ مروی حسن سی ہی اور یا معنی یتوضأن کی ہین یعنی
تا آنکہ وضو کرین وہ یہہ مجاہد اور طاؤس سی مروی ہی قولہ فَاْتُوْهُنَّ
زجاج نی کہا ہی معنی اسکی یہہ ہین کہ مباشرت کرو انسی اون جگہونسی کہ جن
جگہون مین مقاربت کرنا اونسی منع ہو قبل ازین وقت اونکی کہ روزہ سی ہون یا
احرام باندھی ہون یا اعتکاف مین ہون اور فرائی کہا ہی کہ فرج کو یعنی واسطی
کہ اسوقت مین مناسب تہا نی حیث پس ہرگاہ کہ حق تعالیٰ نی من حیث کہا
معلوم کیا ہمنی کہ حق تعالیٰ نی ارادہ کیا ہی مقاربت کرنیکا اونسی جہات ماموره سی
اور بعضون نی من حیث امرکم سی فرج مراد لیا ہی چنانچہ صاحب ارکہ نی اوسکو ذکر
کیا ہی قولہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ یعنی عورتین تمہاری کہیتی ہین واسطی
تمہاری اور تشبیہ کہیتی کی اسواسطی ہی کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہی اور زن مثل
زمین کہ ہی جای حاصل زراعت کی اور مرد بجای دہقان کی اور معنی

اَنّٰی شِئْتُمْ کی یہہ ہین جس طرح سی کہ چاہو مقاربت کرو خواہ از طرف رو خواہ از طرف
پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور بعضی علمای امامیہ نی درست ہونا وطی
دبر کا ساتھ زنان اپنی کی اس آیت سی استدلال کیا ہی بر سبیل کراہت اور
مالک بہی اسکا قائل ہوا ہی بنا بر اسی آیت کی اور فخر الدین رازی نی ذیل تفسیر
اس آیہ کی اقوال طرفین کو مع دلائل اور ما علیہ کلام طویل نقل کیا ہی لیکن ہرگاہ
کہ علماء دونو فریق کی باہم دیگر اس مسئلہ مین اختلاف رکہتی ہین لہذا ساتھ تفصیل
کلام امام سیوطی کی ارادہ متعلق ہوا خصوصا بنا بر اسکی کہ یہہ مسئلہ فروع سی
اور مسئلہ اجتہادی ہی جن مین اکثر اختلاف واقع ہوتا ہی اور واسطی دفع ہونی اس
اعتراض کی کوئی اہل سنت و جماعت سی طعن علمای امامیہ پر کری کہ تمہاری
مذہب مین وطی فی الدبر عورتون کی ساتھ درست ہی چنانچہ فی زماننا مشاہدہ ہی کہ
بعض اہل سنت و جماعت طعن کرتی ہین اس کا لہذا کلام جلال الدین سیوطی
کا در منثور سی کہ تفسیر اونکی ہی نقل کیا جاتا ہی کہ تا اونکو حوصلہ طعن کرنیکا نہ ہی
اور وہ یہہ ہی کہ روایت کی ہی اسحق بن راہویہ نی بیچ مسند اپنی کی اور تفسیر اپنی
کی اور بخاری نی اور ابن جریر نی نافع سی کہ کہا نافع نی کہ پڑہا مینی ایک روز
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی
تو کہ بیچ کس چیز کی نازل کی گئی ہی یہہ آیت کہا مینی کہ نہیں کہا اوسنی کہ نازل
کی گئی ہی بیچ مقاربت کرنی عورتونکی دبر مین اور روایت کی ہی بخاری نی
اور ابن جریر نی ابن عمر سی کہ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ کی کیا معنی ہین کہا

کہ وطی کرنا بیچ دبر کی اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت کے
ہی اوسکو مالک نی بطریقہ نضر بن عبداللہ ازدی کی مالک سی اور اوس نی
نافع سی اور اوسنی ابن عمر سی درباب قول حق تعالی کی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ
لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ کہ کہا اوسنی اگر چاہی قبل مین اور اگر چاہی دبر مین اور
روایت کی ہی حسن ابن سفیان نی بیچ مسند اپنی کی اور طبرانی نی بیچ اوسط کے
اور حاکم نی اور ابو نعیم نی مستخرج مین ساتھہ سند حسن کی ابن عمر سی کہا اوسنی
نہین نازل کی گئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر آیہ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ کو وطی
رخصت دینی مقاربت دبر کی اور روایت کی ہی ابن جریر اور طبرانی نی بیچ اوسط کے
کی اور مردویہ اور ابن نجار نے ساتھہ حسن کی بدرستیکہ ایک مرد نی مقاربت
کی عورت اپنی سی بیچ دبر کی کی زمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس
انکار کیا اوسکو لوگون نی یعنی بد جانا اوسکو اور کہا اونہین لوگون نی کہ پس
حرکت سی باز رہ تو پس اوسوقت مین حق تعالی نی نازل کیا نِسَآؤُکُمْ
حَرْثٌ لَّکُمْ یہہ اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت
کیا ہی اوسکو مالک نی بطریقہ احمد بن حکم عبیدی سی مالک سی اور اوس نے
نافع سی اور اوسنی ابن عمر سی کہ کہا اوسنی کہ آئی ایک عورت انصار سی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ شکوہ کرتی تہی شوہر اپنی کا پس نازل کیا خدا نے
نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ اور روایت کیا ہی نسائی اور ابن جریر نی بطریقہ زید بن اسلم سی
اور اوسنی ابن عمر سی بدرستیکہ ایک مرد نی مقاربت کی عورت اپنی سی بیچ

دبر اوسکی کی پس پایا بیچ نفس اپنی کی حزن اور غم پس نازل کیا نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ
لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ اور روایت کی ہی دارقطنی نی بیچ غرائب مالک
کی بطریقہ ابی بشر دولابی سی کہ روایت کی ابوالحارث احمد بن سعید نی اور روایت
کی ہی ابو ثابت محمد بن عبداللہ مدنی نی کہ حدیث کی مجکو عبدالعزیز بن محمد الدراوردی
نی عبداللہ بن عمر بن حفص سی اور ابن ابی ذئب اور مالک بن انس سی اور ان
سب نی روایت کی ہی نافع سی کہ کہا اوسنی کہا واسطی میری ابن عمر نی تہسک کر
ساتھہ مصحف کی اے نافع پس پڑہا تا آنکہ پہنچا اس آیہ کو یعنی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ
اَنّٰی شِئْتُمْ کہا مجہسی کہ جانتا ہی تو اے نافع بیچ کس چیز کی نازل ہوئی ہی
یہہ آیت کہا مینی کہ نہین کہا کہ نازل ہوئی ہے بیچ حق ایک مرد انصار کی کہ مقاربت
کی تہی عورت اپنی سی بیچ دبر کی پس بہت برجانا لوگون نی اسکو پس نازل کیا
اللہ نی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ الآیہ کہا مینی عبداللہ بن عمر سی کہ
مقاربت کرے قبل مین جانب دبر سی کہا عبداللہ بن عمر نی کہ نہین بلکہ دبر مین
اور کہا ہی حامد رنانی بیچ فوائد اپنی کی تخریج دارقطنی مین کہ حدیث کی ہمکو احمد
بن عبدوس نی اور علی بن جعد نی اور ابن ابی ذئب نی نافع سی اور اوس نی
ابن عمر سی کہا کہ مقاربت کی ایک مرد نی عورت اپنی سی بیچ دبر کی پس نازل
کیا خدا نی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ کہا پس کہا مینی واسطے ابن ابی
ذئب کی کیا کہتا ہی تو بیچ اسکی کہا کہ کہون کا مین بیچ اس آیہ کی بعد چند ہی
اور روایت کی ہی طبرانی نی اور ابن مردویہ اور احمد بن اسامہ نی بیچ فوائد

انہی کی نافع سے کہا کہ پڑہا ابن عمر نے اس سورہ کو پس پہونچا ساتھ اس آیہ کے
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الآیہ پس کہا کہ آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کی نازل ہوئی
ہی یہہ آیہ پس کہا اونسی کہ نہیں کہا کہ حق اون لوگوں میں ہی کہ مقاربت کرتی
تہی عورتوں سے بیچ دبر کی اور روایت کی ہی دارقطنی اور دعلج دونوں نے بیچ
غرائب مالک کی طریقہ ابی مصعب و اسحق بن محمد القروی سے کہ اون دونوں نے
روایت کی ہی نافع سے اور راوسنی ابن عمر سے بدرستیکہ اونسی کہا کہ اے نافع
تہام مصحف کر پس پڑہا تا اینکہ پہونچا اس آیہ کو نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ
پس کہا کہ اے نافع آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کی نازل ہوئی ہی یہہ آیہ کہا
کہ نہیں کہا نازل کی گئی ہی حق ایک مرد کے من انصار سے کہ مقاربت کی تہی اپنی عورت سے
دبر میں پس پایا بیچ نفس اپنی کی اس امر سے حزن کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے پس نازل کیا خدا نے اس آیہ کو کہا دارقطنی نے کہ یہہ ثابت ہی مالک سے
اور کہا ہی ابن عبد البر نے کہ یہہ روایت ابن عمر سے صحیح اور معروف اور مشہور
ہی اور روایت کی ہی ابن راہویہ اور ابو یعلی اور ابن جریر و طحاوی نے بیچ مشکل
الآثار کی اور ابن مردویہ نے بسند حسن ابی سعید خدری سے بدرستیکہ ایک مرد نے
مقاربت کی عورت اپنی سے دبر میں پس ملامت کیے لوگوں نے اوسے اس امر
پس نازل کیا خدا نے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ اور روایت کی
ہی نسائی نے طریقہ یزید بن رومان سے اور راوسنی عبد اللہ بن عمر سے بتحقیق
کہ عبد اللہ بن عمر نہیں جانتا تہا مضائقہ اس بات میں کہ مقاربت کری مرد عورت

اپنی سے دبر میں اور روایت کی ہی بیہقی نے بیچ سنن اپنی کی محمد بن علی سے کہا
تہا میں نزدیک محمد بن کعب قرظی کی پس آیا نزدیک اوسکی ایک مرد پس کہا اوسنی
کیا کہتی ہو تم بیچ مقاربت کرنی عورت کی دبر میں پس کہا قرظی نے یہہ شیخ
قریش کی ہی سوال کر اس سے یعنی عبد اللہ علی بن سائب کی طرف اشارہ
کیا پس کہا اوسنی قذر یعنی نجس ہی اور مکروہ ہی اگرچہ حلال ہی اور روایت کی ہی
ابن جریر نے دراوردی سے کہا کہ کہا گیا واسطی زید بن اسلم کی بتحقیق کہ محمد بن منکدر
نے منع کیا ہی مقاربت سے بیچ دبر زن کی پس کہا زید نے گواہی دیتا ہوں میں
اوپر محمد کی مرآئینہ خبر دی ہی مجکو اس بات کی کہ محمد کرتا تہا اوسکو اور روایت کی ہی
ابن جریر نے ابی ملیکہ یا ابن ملیکہ سے بدرستیکہ سوال کیا گیا مقاربت در عورت سے پس کہا
بتحقیق مشغول تہا میں ایک جاریہ سے اس عمل میں پس دشوار ہوا مجہپر پس استعانت
ہوئیں کی میں نی آور روایت کی ہی خطیب نے بیچ راویان مالک ابی سلیمان سے
کہا کہ سوال کیا میں نے مالک بن انس سے وطی حلال سے دبر میں پس کہا وطی ابہی
کر ابہی دہویا ہی میں نے سر کو اوس سے آور روایت کی ہی ابن جریر نے بیچ کتاب
نکاح کی طریقہ ابن وہب سے اور راوسنی مالک سے کہ وطی دبر مباح ہی آیت اور روایت
کی ہی طحاوی نے طریقہ اصبغ بن الفرج سے اور راوسنی عبد الرحمن بن قاسم سے
کہا اوسنی کہ نہیں جانتا ہوں میں کسی مقتدیوں اپنی سے دین میری میں یہہ کہ شک
رکہتا ہو اس میں کہ وطی فی الدبر حلال ہی اور پڑہا اس آیہ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ بعد اسکی کہا کیا چیز ظاہر تر اس سے ہی اور روایت کی ہی طحاوی اور حاکم

بیچ مناقب شافعی کی اور خطیب نی محمد ابن عبداللہ ابن عبدالحکم سی اور شیوخ شافعی
سی پوچھا وطی فی الدبر سی پس کہا اونہون نی کہ نہین آئی کوئی حدیث نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی بیچ حلت اور حرمت اوسکی اور قیاس یہہ چاہتا ہی کہ وطی فی
الدبر حلال ہی انتہی کلامہ توضیح مستور نرہی ظاہرا انصاف کیا چاہیئے کہ یہہ سب
روایتین کتاب اہلسنت وجماعت مین مذکور ہین باوجود اسکی قصد پوشیدہ کرنی
کا کرتی مین چنانچہ فخرالدین رازی نی لکھا ہی کہ سائر ناس نی نافع کی اس روایت
عبداللہ بن عمر مین تکذیب کی ہی اور فقط اسی روایت کو کہ منسوب عبداللہ
بن عمر کی طرف ہی ذکر کیا ہی حالانکہ اور روایتین بہی سوائی عبداللہ بن عمر
کی آئی ہین چنانچہ عبارت مذکورہ سی ظاہر ہوتا ہی اور عجیب یہہ ہی کہ عبارت
درمنثور سی معلوم ہوتا ہی کہ شیخ بخاری نی ذکر کیا ہی کہ وطی فی الدبر عبداللہ بن عمر
کی نزدیک جائز تہا اور ہرگاہ صحیح بخاری کو ملاحظہ کیا اوسمین لکہا ہی کہ نازل ہوئی
یہہ آیہ فی کذا وکذا اور بعد اسکی پہر ذکر کیا ہی کہ کہا عبداللہ ابن عمر نی فأتوا حرثکم
أنّی شئتم کی بعد کہ قال یأتیہا فی اور متعلق فی کا بیان نہین کیا ہی اور کوئی اور
جہت سوائی پوشیدہ کرنی جائز رکہنی عبداللہ بن عمر کی اس امر مکروہ کو اونہین معلوم
ہوتا ہی حالانکہ بعضی اوقات مین کنایہ امین ہوتا ہی تصریح سی اور یہہ بہی امر پوشیدہ
کرنی سی ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی امر تو ایسا شنیع یا مکروہ تہا کہ ذکر اوسکا صراحۃ مکروہ
جانا ہی اور یہہ دو حال سی خالی نہین ہی یا صاحب درمنثور مرتکب کذب کا ہوا ہی کہ
شیخ بخاری کی طرف نسبت اس امر کی ہی اور یا راوی اخفا کی اہلسنت وجماعت سی

الفاظ تہی حضرت کو کمال بشارت الاہی اور یہہ احتمال بخیر اقرب بصواب ہی بنا بر روایت سابق
کی کہ صحیحین مین تصحیح ہی کہ عبداللہ ابن عمر وطی دبر کو حلال جانتا تہا پس بہر کیف حال
علمای اہل سنت کا ایسا ہو تو اونکی جاہلون پر ع عالمونکا حال یہہ ہی جاہلونکا
ذکر کیا قولہ وقدموا لانفسکم یعنی مقدم کرو واسطی نفسون اپنی کی اوس چیز کو
کہ واجب ہی مقدم رکہنا اوسکا اعمال صالح سی اور باز رہنا محرمات سی یا طلب
فرزند کو اسواسطی کہ فرزند صالح سرمایہ عظیم ہی یا زن صالح نکاح مین لاؤ وتا کہ
فرزند شایستہ پیدا ہو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ہرگاہ مومن
وفات پاتی تمام عمل اوسکی منقطع ہوتی ہین مگر تین چیز کا ثواب بعد مرگ کی بہی باقی
رہتا ہی ایک فرزند صالح کہ اوسکی واسطی دعا کری اور دوسری صدقہ جاریہ
کہ بعد اوسکی باقی رہی مانند پل اور مساجد اور درخت میوہ دار وغیرہ کی اور تیسری
علم ہی کہ لوگ اوسی بہرہ ور ہون اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ پیش کرو
واسطی اپنی اوس فرزند کو کہ فوت ہو گیا ہو تاکہ شفیع تمہارا ہو اور مہیا کرنی نزل
تمہاری مین کوشش کری قبل از جانی تمہاری کی اوس سرا مین اور حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص کہ تین فرزند نابالغ اوسکی مر گئی ہون
دوزخ مین وہ شخص نہ جاویگا مگر اوس قدر کہ حق تعالی کی قسم صادق آوی کہ آیہ
لاملأن جہنم الآیہ سی معلوم ہوتا ہی قولہ ولا تجعلوا اللہ منقول
ہی کہ عبداللہ رواحہ نی بشیر بن نعمان سی کہ وہ شوہر خواہر اوسکی کا تہا رنجیدہ
ہوا باسم عظیم الہی کی قسم کہائی کہ ساتہہ اوسکی گفتگو نکرونگا اور مصلح زن و شوہر مین

ہوگا اور نیکی نکرونگا اور راہ مین اور دشمن اوسکی مین اصلاح نکرونگا پس گاہ
کرلوگون نے کہاکہ حق مین اوسکی احسان کرا اور نیکی کرکہا اوسنی کہ مینی قسم
کہائی ہی کیونکر نیکی کرون مین ساتہہ اوسکی اوسوقت مین حق تعالی نی یہہ آیہ
نازل کی کہ نکرو تو تم خدا کو بہانہ اور مشغل بر حق و باطل مین اور تقدیر این تبروا کے
لان تبروا ہی قولہ تعالی بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ مراد ساتہہ سوگند لغو کی یہہ ہی کہ بی
اختیار زبان پر جاری ہو جلدی مین اور اوسکو قصد قسم کہانی کا نرہا ہو پس
ایسی سوگند مین گناہ اوسپر نہین ہی لیکن مواخذہ اوس قسم پر کرگا جو کسب کیا ہو
تمہاری دلون نی یعنی عمدا اور قصد قسم کہائی ہو پس ایسی قسم مین کفارہ لازم ہی
اور اگر خلاف اسکی کری تو اسکا مواخذہ ہوگا اور بیان کفارات سورہ مائدہ
مین مذکور ہوگا اور خدا غفور حلیم ہی یعنی سوگند عمد مین بہی بحلم پیش آتا ہی جلدی
اوسکی عقاب نہین کرتا قولہ تعالی لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ ایلا بمعنی حلف کی ہی اور یہان قسم
کی مروی ہی کہ جاہلیت مین ہرگاہ کوئی مرد عورت اپنی سی نفرت کرتا تہا اور
بنابر غیرت کی طلاق دینی سی باز رہتا تہا کہ شاید کسی اور کی پاس جاوین بہذا قسم
کرتا تہا کہ چندی مقاربت نکرونگا اس صورت مین وہ عورت حیران اور مضطر
ہوتی تہی کہ نہ زمرہ بیوگان مین داخل ہی اور نہ شوہر دار مین حق تعالی نی اوسکو
پسند نکیا اور یہہ آیہ نازل کیا کہ واسطی اون لوگونکی کہ قسم کہاتی ہین ترک جماع
عورتون اپنی سی انتظار کرنا چار مہینی کا ہی قولہ تعالی تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ یعنی چار
مہینی منتظر رہا چاہی اگر اس اثنا مین شوہر اونکا رجوع کری اور مقاربت عمل مین

لاوی بعد کفارہ دینی کی پس غفور ہی کہ مواخذہ حلف قسم کا نہین کرتا اور ہرگاہ
کہ چار مہینی گذر جاوین اور وہ مقاربت نکری حاکم شرع کو لازم ہی کہ بعد طلب
شوہر کی حکم کری کہ یا رجوع کری یا طلاق دی اور اگر باز رہی ان دونوسی تو بعض کہا
جاوی تا ایکہ دونو امرون مین سی ایک کو قبول کری قولہ تعالی وَالْمُطَلَّقَاتُ
يَتَرَبَّصْنَ اور مراد مطلقات سی وہ عورتین ہین کہ بالغہ اور مدخولہ ہون اور حاملہ
نہون اور حیض آتا ہو اسواسطی کہ ساتہہ آیات اور اخبار متواترہ کی ثابت ہوا ہی
کہ اگر اس صفت پر وہ عورتین نہون اونکی واسطی یہہ حکم نہین ہی کہ جو اوپر
مذکور ہوا ہی اور وہ زنان مطلقہ بعد طلاق کی انتظار کرین کی تین قروء کا یعنی
طہر ہی یعنی تین دفعہ پاک ہونا حیض سی اور اوسکو عدہ طلاق کہتی ہین قولہ تعالی
وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ مروی ہی کہ اسمعیل بن عبداللہ غفاری نی زن اپنی قتیلہ کو
طلاق دیا اور وہ حاملہ تہی اور اسمعیل حمل سی آگاہ نتہا اور زن نی بجہت کراہت رجوع
کرنی اوسکی کی اظہار نکیا اور بعد کا اسمعیل واقف ہوا رجوع کیا زن اپنی کو گہر لیلیا لہذا
حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ الخ قولہ تعالی وَلَهُنَّ مِثْلُ
الَّذِي یعنی واسطی عورتونکی حقوق ہین اوپر مردونکی مانند اوس حقوق کے
کہ مردونکو ہی اوپر عورتونکی خوبی معیشت اور نیکی معاشرت مین اس وجہہ سی کہ
زن مانند دار شوہر ہو اور ناموس اوسکی نگاہ رکہی اور صلاحیت اور عفت کی
قدم باہر نرکہی اور تابع رہی اس طرح سی کہ جس کام مین چاہی وطی کرسکی مگر وقتی کہ
مانع شرعی ہو مثل ایام حیض وغیرہ کی اور مرد بہی ملاحظہ حال زن کا کری نفقہ دینی مین

اور حسن خلق ہین اور تعلیم کرنی اون چیزمین کہ جو متعلق ہین قولہ درجۃ
بعضون نی معنی درجہ کی فضیلت کی کہی ہین ایک اوس فضیلت سی یہہ ہی کہ جمیع
امور مین جو وہ اپنی شوہر کی اطاعت کری اور بعضون نی تخلیہ کی معنی کہی ہین یعنی ہرگاہ
کہ شوہر پاس اپنی مکانکو خلوت کردی تا اوسکو مانع مقاربت ہووا اور بعضون نی یہہ کہا ہی
کہ عورت بہی مثل مرد کی لذت اوٹہاتی ہی مقاربت سی اور واسطی مرد کی ایک زیادہ
فضیلت کی بسبب نفقہ دینی کی اور محافظت کرنیکی اور دو چند ہونی میراث مرد
اور زیادتی عقل کی خبر مین ہی کہ زن ابن حنبل نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار
کیا کہ یا رسول اللہ حق عورت کا مرد پر کیا ہی فرمایا کہ سخنان سخت ویرا اوکی
نکہی اور پاونکو رنج ندی اور بلاغت اور مہربانی ساتہہ اوکی زندگانی کری اور
جو کچھ کہ آپ کہاوی اوسی او نکو بہی کہلاوی اور پہناوی اور اونسی دوری
نکری میمونہ کہ زنان حضرت رسالت سی تہین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتی
تہی کہ بہترین مردونکی امت میری سی وہ ہین کہ با حسن وجوہ عورتونسی معاشرت
کرتی ہین اور بہترین زنان امت میری سی وہ ہین کہ با حسن وجوہ اپنی شوہرونسی
سلوک کرتی ہین اور جو عورت کہ ساتہہ شوہر کی اسطرحسی زندگانی کری
حق تعالی ہر شبانہ روز مین اجر ہزار شہید کا اوسکو عنایت کرتا ہی اور اوسکو
حور عین دیتا ہی اور ہر روز کی دیتا ہی تعظیم بزرگی۔

[illegible]

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ
طلاق دو بار ہی پس رکہنا ہی عورتونکو ساتہہ نیکی کی یا چہوڑ دینا ہی ساتہہ نیکی کی
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ
اور نہین حلال ہی واسطی تمہاری یہہ کہ لو تم اوس چیز سی کہ دیا ہی تمنی اونکو کچھ مگر یہہ کہ
يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ
خوف کرین دونون اس بات سی کہ نہ قائم رکہینگی وہ دونو احکام خدا کو پس اگر ڈرو تم اس بات سی کہ نہ قائم رکہینگی احکام
اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ
خدا کو پس نہین ہی گناہ اوپر اون دونو کی بیچ اوس چیز کی خلع کیا ہی عورت نی عوض اوسکی یہہ احکام
اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ
خدا کی ہین پس تجاوز کرو اوس سی اور جو شخص کہ تجاوز کری حدود خدا سی پس یہہ گروہ
هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى
وہ ہین ظلم کرنی والی پس اگر طلاق دیوی اسکو پس حلال نہین ہی اوسکی واسطی بعد اسکی تا آنکہ
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
وہ نکاح کری ایک شوہر سی غیر شوہر اول کی پس اگر طلاق دی اوسکو شوہر دوسرا پس نہین گناہ اوپر اون دونون کی یہہ کہ
يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
رجوع کرین وہ دونو اگر ظن غالب رکہین کہ قائم رکہینگی وہ دونو حدود خدا کو اور یہہ حدود خدا کی ہین
يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
کہ بیان کیا ہی اونکو واسطی اوس گروہ کی کہ جانتی ہین اور جسوقت کہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچین وہ مدت اپنی کو

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ

پس نگاہ رکھو اونکو ساتھہ نیکی کی یا رہا کرو اونکو ساتھہ نیکی کی

لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ

اور نہ باز رکھو تم اونکو واسطی ضرر پہونچانیکی تا کہ ظلم کرو تم اونکو اور جو شخص کریگا اوسکو پس تحقیق

ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

ظلم کیا اوس نے اپنی جان کو اور نہ لو تم آیات خدا کو ہنسی اور یاد کرو نعمت خدا کو

عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ

جو اوپر تمہاری ہی اور جو چیز نازل کی بیچ اوپر تمہاری قران سی اور حکمت سی وعظ کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور خوف کرو خدا کا اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتھہ سب چیز کی دانا ہی

قولہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ منقول ہی کہ جاہلیت مین عدد طلاق کے پہر رجوع کرنا تہا

اور اکثر ہوتا تہا کہ زن کو طلاق دیتی تہی اور ہر گاہ انقضای عدہ قریب ہوتی

تہی رجوع کرتی تہی اور بار دیگر طلاق دیتی تہی ایک روز ایک عورت نزدیک عایشہ

کی آئی اور شوہر کی کہ پیوستہ اوسکو طلاق دیتا تہا نالش کی اور یہہ حکایت جمیع

شریف حضرت کی پہونچی اوس وقت مین یہہ آیت آئی کہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ یعنی طلاق

رجعی دو دفع ہی فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ یعنی نگاہ رکہنا اوسکا

ہی بعد دو طلاق کی وقتی کہ رجوع کری مرد ساتھہ نیکی معاشرت کی قولہ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ

مردی ہی کہ ثابت ابن قیس وجلیلہ کو بہت دوست رکہتا تہا اور نام اوسکا جمیلہ

تہا بیٹی اُبی کی اور ہمشیرہ عبد اللہ بن ابی سلول کی اور زوجہ اوسکی اوس سی

دشمنی رکہتی تہی اور کسی وجہ سی اوس سی سازش نکرتی تہی ایک روز حضرت کی

پہر اپنی کی شکایت شوہر کی کی پہر نی کچہہ التفات نکیا دوسری دن پہر شکایت کے

پہر نی کہا کہ جا خانہ شوہر مین اور رو جوئی اوسکی کر اور راضی کر اوسکو ہر گاہ کہ کہا

کہ پہر نہین سنتا خدمت حضرت رسالت مین آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ بہت کراہت

رکہتی ہون مین شوہر سی بخدا کہ سر میرا اور ثابت کا کبہی جمع ہو امر فرمائیے کہ تا مجکو

طلاق دی حضرت نی ثابت کو طلب کیا اور فرمایا کہ یہہ زن تیری کیون شکایت

کرتی ہی کہا اوسنی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مجکو تجہہ خلق پر بہیجا ہی کہ روی زمین

زمین کے کسیکو اس سی زیادہ دوست نہین رکہتا زن نی کہا کہ یا رسول اللہ سچ

کہتا ہی اور مین اوسکو سرزنش نہین کرتی ہون دین کی جہت سی یا جہت خلق

اور حسن معاشرت سی لیکن جہت اسکی یہہ ہی کہ بہت سیاہ ہی اور کوتاہ قد

اور قبیح منظر ہی ایسی سی کراہت رکہتی ہون مین اگر طلاق مجہی نہ دیگا تو خوف ہی

کہ مجہسی وہ امر صادر ہو کہ موجب ہلاکت میری کا ہو حضرت نی ثابت کو کہا کہ کیا

کہتا ہی تو کہا کہ یا رسول اللہ ایک نخلستان بعوض مہر کی دیا ہی مینی فرمائی

کہ مجہی پہیر دی تا طلاق اوسکو دون مین ان نی کہا کہ یا رسول اللہ مین نخلستان

تو کیا بلکہ ساتہہ اور کچہہ زیادہ کرکی حوالہ کرون حضرت نی فرمایا کہ یہی نخلستان

کافی ہی اور کچہہ غیری زن نی نخلستانکو رد کیا اور مرد نی طلاق دی اور اسکو

خلع کہتی ہین اور اول اسلام مین کہ خلع واقع ہوا یہہ تہا اوس وقت مین یہہ آیت

نازل ہوئی کہ جو کچھ کہ تم نے انکو دیا ہوئی لیو اوس سی بعوض طلاق کی مگر یہہ کہ جانو
کہ رعایت حقوق کی نکر سکونگی قولہ حُدُوْدُ اللّٰہ یعنی پس اگر ڈرو تم ابہی
احکام شرع با ازواج لبعضی امارات سی کہ نہ اقامت کرینگی مرد و زن حکمہای
خداکو درباب زوجیت کی پس نہیں گناہ ہی اونپر و نوپر بیچ اوس چیز کی کہ
دی ہو عورت نی مرد کو واسطی نکل جانیکی عقد نکاح سی بطریقہ خلع کی اور بیچ
طلاق دینی مرد کی اوس عورت کو اس صورت مین یہہ احکام مذکورہ طلاق اور
رجوع اور خلع سی حدود خدا کی ہین پس نہ تجاوز کرو انسی اور جو شخص کہ تجاوز کرے
حدود خدا سی پس وہ گروہ ظالمون سی ہی پس اگر طلاق دی مرد عورتکو
بعد دو طلاق کی پس نہیں حلال ہوتی ہی وہ عورت واسطی اوسکی بعد
طلاق سوم کی تا وقتیکہ نکاح کری اور سی سوائی شوہر اول کی اور مباشرت کرے
کری منقول ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کو تین طلاق اوسکو رفاعہ نی دینی بعد
اسکی عقد شوہر دیگر مین آئی تہی شوہر اول نی چاہا آشتی کرنی کو قبل از مباشرت شوہر
ثانی کی حضرت نی منع کیا اور فرمایا کہ چاہتی ہی تو کہ پہر شوہر اول سی رجوع
کری اور حال آنکہ لذت جماع شوہر دوسرے کی حاصل نہیں ہوئی اور شوہر دوسرے
نی بہی لذت جماع کی تجہسی نہیں پائی یعنی بدون مباشرت شوہر دوسرے کی رجوع
کرنا درست نہیں ہی اور حکمت اس منع مین یہہ ہی تا لوگ بار بار طلاق دینی مین
مضر نہون قولہ او کسر حوھن یعنی رہا کرو اور ترک کرو اون عورتونکو
تا آنکہ عدہ سی باہر آوین اور مالک نفس اپنی کی ہوں بطریق نیک رہا کر نیکی بعد

کہ ہر گاہ قریب ہو انقضای عدہ تو رجوع کرو اونسی بقصد ضرر پہونچانیکی اہل تفسیر
فرماتا ہی وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ حق تعالی
لعنت کرتا ہی کہ جو مسلمان کہ مضرت یا مکر وہ پہونچاوی اور مراد معروف سی اس
مقام مین حق یا عقل یا شرع ہی امر معروف اسو اسطی کہتی ہین کہ معرفت اسکی
صحت کی حاصل ہو بخلاف منکر کی کہ اوسمین معرفت عدم صحت کی ہوتی ہی
پس جس چیز کی معرفت صحت معلوم ہو وہ معروف ہی اور جسکی عدم صحت معلوم ہو
وہ منکر ہی قولہ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ یعنی یاد کرو نعمت خدا کو کہ تمکو عطا کی ہی
از انجملہ ایک نعمت شرف اسلام ہی اور بعثت سید انام کی اور آسانی تکلیف
احکام مین خصوصا درباب نکاح اسو اسطی کہ شرایع امم سابقہ مین جسکو زوجہ نے
عورتسی نکاح درست تہا مگر پیغمبرونکو اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ مین یا جہار
عورت نکاح درست ہی اور امم سابقہ مین رجعت بعد طلاق کی مستلزم وہ تا حین حیات
نکاح اونسی درست نہوتا تہا حال آنکہ شرع محمدیہ مین رجعت بعد طلاق اول و دوم کی و نکاح
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اور ہر گاہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہونچیں وہ عورتیں مدت عدہ اپنی کو پس نہ منع کرو تم اونکو
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ
اونسی نکاح کرین شوہران سابق اپنی کو وقتی کہ راضی ہوں شوہران درمیان اپنی ساتھ نیکی کی وہ چیز کہ مذکور ہوئی
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ
پند دیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ ہو تم مین کہ ایمان لایا ہو ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی یہہ نصیحت

ازكى لكم واطهر والله يعلم وانتم لا تعلمون ○

پاکیزہ تر ہی واسطی تمہاری اور طاہر تر ہی اور خدا جانتا ہی اور تم نہیں جانتی ہو

والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن

اور ماوران دودہ دیتی اولاد اپنی کو دو برس کامل واسطی اوس کی

اراد ان يتم الرضاعة وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن

کہ چاہی تمام کرنی مدت دودہ پلانیکو اور اوپر پدران کی ہی رزق دودہ پلانی والیون کا اور کپڑا

بالمعروف لا تكلف نفس الا وسعها لا تضار والدة

بطریقہ اعتدال نہیں تکلیف دی گئی ہی نفس مگر بقدر طاقت اپنی کی ضرر پہونچا دی والدہ

بولدها ولا مولود له بولده وعلى الوارث مثل ذلك

ساتہہ فرزند اپنی کی اور نہ والد ساتہہ فرزند اپنی کی اور اوپر وارث کی ہی مانند اسکی

فان ارادا فصالا عن تراض منهما وتشاور فلا جناح

پس اگر چاہین والدین جدا کرنیکو رضا مندی طرفین سی اور مشورت سی پس نہین ہی گناہ

عليهما وان اردتم ان تسترضعوا اولادكم فلا جناح عليكم

اوپر اون دونو کی اور اگر چاہو تم دودہ پلوانا اولاد اپنی کو پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری

اذا سلمتم ما آتيتم بالمعروف واتقوا الله واعلموا ان الله

وقتیکہ تم ادا کرو وہ چیز کہ مقرر کی ہی تمنی بوجہ نیک کی اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم بدرستیکہ خدا

بما تعملون بصير ○ والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا

ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم بینا ہی اور وہ لوگ کہ مرجاوین تم مین سی اور چہوڑ جاوین زنان کو

يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا فاذا بلغن اجلهن

انتظار کرینگی ساتہہ ذات اپنی کی چار مہینی اور دس رات پس وقتیکہ تمام ہو چکی عدت اونکی

فلا جناح عليكم فيما فعلن في انفسهن بالمعروف

پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ کرین بیچ نفسون اپنی کی ساتہہ نیکی کی

والله بما تعملون خبير ○ ولا جناح عليكم فيما عرضتم

اور خدا ساتہہ اوس کی کہ عمل مین لاتی ہو تم جانتا ہی اور نہین گناہ ہی اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ اشارہ

به من خطبة النساء او اكننتم في انفسكم علم الله انكم

ساتہہ اوسکی خواستگاری عورتون کی کہ عدت مین ہین یا پوشیدہ کرو تم بیچ نفسون اپنی کی جانتا خدا ہی کہ تم

ستذكرونهن ولكن لا تواعدوهن سرا الا ان تقولوا

قریب ہی کہ یاد کرو گی تم اونکو اور لیکن نہ وعدہ کرو تم اونسی جماع کا مگر یہ کہ کہو تم

قولا معروفا ○ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب

سخن نیک اور نہ قصد کرو تم باندہنا نکاح کا تا اینکہ پہونچی عدت تمام

اجله واعلموا ان الله يعلم ما في انفسكم فاحذروه و

مدت اپنی کو اور جانو تم بدرستیکہ خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ بیچ دلون تمہاری کی ہی پس ڈرو خدا کو اور

اعلموا ان الله غفور حليم ○

جانو تم بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہی بردبار ہی

فائدہ واذا طلقتم النساء منقول ہی کہ جمیلہ دختر یسار کو کہ ہمشیرہ معقل کی تہی

ابو دحداح شوہر اوسکی نی طلاق دی اور ترک کیا تا اینکہ عدۃ اوسکی منقضی ہو گئی

اوسکی ارادہ نکاح کیا برادر اوسکا متقل غضب مین ہوا کہ خواہر اپنی کو اوس سی
تزویج کیا اور اوسی پھرتی کی کہ اوسکو طلاق دیدی اور اب ارادہ نکاح کرتا ہی
قسم بخدا ہرگز اوسکو تزویج نکرونگا اوسوقت حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی کہ ہرگاہ
کہ طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچین نہایت مدت اپنی کو یعنی عدت اونکی تمام
ہو پس منع کرو تم اونکو کہ نکاح کرین شوہران پیشین سی وقتیکہ راضی ہوین ہر ان
اور زنان درمیان اپنی ساتھہ وجہ شرع کی مانند نکاح حلال اور مہر جائز اور حسن
معاشرت کی وہ چیز کہ ذکر ہوتی پند دیا جاتا ہی اوس سی وہ شخص کہ ہو تم مین
سی کہ ایمان لایا ہو بخدا اور بروز قیامت یہہ نصیحت لینا تمہارا پاکیزہ ہی واسطی تمہارے
از روی معاشرت اور زندگانی کی اور طہارت ہی نجاست گناہ سی کہ وہ واندیشہ
گناہ کا ہی اور خدا جانتا ہی صلاح مردون اور زنان کی کہ رغبت ملکر نکاح کر
حال انکہ تم نہین جانتی ہو مروی ہی کہ معقل نہایت مرد صالح اور خدا ترس تہا ہرگاہ
پیغمبر خدا نی یہہ آیت تلاوت کی کرنا آغاز کیا اور عرض کے کہ یا رسول اللہ ابی امر
توبہ کی مین بعد کفارہ قسم کی خواہر اپنی ابو دحداح سی تزویج کی اور معنی عضل لغت
حبس کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی منع کی ہین اور بعضون نی معنی تنگی
کی کہی ہین قولہ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ ہرگاہ حق تعالی نی اول طلاق
کا ذکر کیا ہی بعد اسکی احکام اطفال کی اور ترتیب کرنی اور شیر دہی کی بیان کرے
کہ وہ عورتین کہ مفارقت واقع ہو بسبب طلاق کی درمیان زن و شوہر کی اور طفل
شیر خوار رکھتی ہون وہ دودہ پلاوین فرزندان اپنی کو دو برس کامل واسطی اوسکی کہ

کہ ارادہ کوی کامل کرنی شیر دہی کو اور اوپر پدران کی ہی رزق اونکا اور لباس اونکا
ساتھہ طریقہ اعتدال کی اور مرضعہ سی استحباب معلوم ہوتا ہی بدلیل قول
حق تعالی کی وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ یعنی اگر ارادہ کرو تم شیر دیکا زنان شیر دہندہ سی فرزندان اپنی کو
پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری وقتیکہ تسلیم کرو تم دودہ پلانی والیونکو جو چیز
کہ مقرر کی ہی تمنی بطریقہ نیک موافق شرع کی اور ڈرو تم خدا سی درباب
عوض لینی اجرت شیر کی دودہ پلانی والیونسی اور تقصیر کرنی حق فرزندان مین اس
مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ اجورہ دینا مرضعہ کا عرصہ دو سال مین واجب ہی کہ جسکو
دو سال پلانا منظور ہو اور از جملات ہی کہ یہہ حد شیر دہی کی سب اطفال کی واسطی ہی یا
بعضونکی ابن عباس نی کہا ہی کہ یہہ اوس طفل کی حق مین ہی کہ چہہ مہینی کا ہو لد
اور اگر سات مہینی کا ہو تو اوسوقت مین تئیس مہینی تو دودہ پلانا ہی اور اگر نو مہینی
ہو تو اکیس مہینی دودہ پلانا ہی اور یہہ امر معلوم ہوتا ہی قول حق تعالی سی کہ
حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اور دلالت کرتی ہی اوس پر روایت کہ روایت کی
ہی اصحاب نی علی سی اس باب مین کہ جو اکیس مہینی سی کم دودہ پلاوی پس ہی
ظلم اوپر طفل کی اور ثوری و اصحاب ہمارے نی کہا ہی کہ یہہ حد سب لڑکونکی حق
مین ہی قولہ فَلَا جُنَاحَ یعنی نہین گناہ ہی اوپر تمہاری ای حکام شرع کی یا وارثان
اور اولیای اونکی یا شوہران اونکی اور بعد اسکی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ سی اعیان نکاح مین اور تعریض ضد تصریح کی ہی

یعنی بولنا ایسی کلام کا کہ متضمن ہو دلالت اوسکی مراد پر ... مِنْ خِطْبَةِ ...

اوس ذکر کو کہتی ہین کہ جس سی خواہش نکاح معلوم ہو ... سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ

یعنی قریب ہی کہ یاد کرو تم اور اون عورتونکو اور نہین ممکن تمسی کہ اونسی اظہار

رغبت کا نکرو واسطی خوف اس امر کی کہ کوئی اور نکاح اونسی کری بنا بر

اس مصلحت کی خدائی یہ نہ درست رکہا خواہستگاری اون عورتونکی اور

... تمین وجہین مین ایک پوشیدہ کہ ناچیز نفس کی اور دوسری ...

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ

نہین گناہ کچھ اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتونکو جب تک کہ نہ جماع کیا ہو تم نی اونکو یا

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى

معین کیا ہو تمنی واسطی اونکی مہر واجب اور فایدہ مند کرو تم اونکو اوپر تونگر کی ہی بقدر اوسکی اور اوپر

الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

تنگدست کی ہی بقدر اوسکی فایدہ دینا ساتھہ نیکی کی اور حق ہی اوپر نیکو کارو کی

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

اور اگر طلاق دو تم اونکو قبل اسکی کہ جماع کیا ہو تمنی اونکو حالانکہ تحقیق مقرر کیا ہو تمنی واسطی اونکی

فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

مہر واجب کو پس نصف دینی ہی اوسکا کہ واجب کیا ہی تمنی مگر یہ کہ بخش دین وہ عورتین یا بخش دے وہی

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ

وہ شخص کہ ہاتھہ اوسکی بندہنا نکاح کا ہی اور بخشنا تمہارا ... نزدیک تر ہی واسطی پرہیزگاری کی

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور نہ بھلاؤ تم احسانکو درمیان اپنی ... تحقیق کہ خدا ساتھہ اوسکی کہ عمل کرتی ہو تم دیکھنی والا ہی

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

نگہبانی کرو اوپر نمازہای فریضہ کی اور نماز درمیان کی اور کہڑی ہو واسطی خدا کی

قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

حالتِ فرمانبرداری مین پس اگر ڈرو تم پس پیادہ یا اوپر سواریون کی ... پس جب امن پاؤ تم پس یاد کرو

اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

خدا کو جیسا کہ تعلیم کیا اوسنی تمکو اوس چیز کو جو نہی تم کہ جانتی تہی تم اور جو شخص وفات دئی جاوین

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ښ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا

تمسی اور چہوڑ جاوین جوروؤنکو ... اونکی وصیت واسطی جوروں اونکی کی نفقہ دینی کی

اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ

ایک سال تک نہ نکال دینا اونکا پس اگر نکل جاوین ... پس نہین گناہ اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ کرین بیچ

اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ

ذات اپنی کی نیکی سی نکاح سی اور خدا تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہی اور واسطی زنان طلاق دی گئی

مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

فایدہ دینا ہی ساتھہ نیکی کی اعتدال کی حق ہی اوپر پرہیزگارو کی اسیطرح بیان کرتا ہی خدا

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ع

واسطی تمہاری احکام اپنی کو شاید کہ تم سمجہو

قوله لا جناح منقول ہی کہ عادت عرب کی یہہ تہی کہ اگر طلاق دیتی تہی اور بعدہ
مراجعت کرتی تہی رسول خدا اسکو پسند نکیا اور فرمایا کہ کیا ہی اس قوم کو کہ احکام
خدا کو بازی سمجہتی ہین چاہتی عورتون کو طلاق نہ دین مگر وقتیکہ متہم ہون اور دلمانی
اونسی حاصل ہو صحابون نی اوسوقت گمان کیا کہ بعوض ہر طلاق کی گناہ سی واقع
ہوا ہی گنہکار ہوئی حق تعالی نی واسطی دور ہونی اس وہم کی یہہ آیت نازل کی
کہ نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ نہ جماع کیا ہو تمنی
اونسی یا معین کیا ہو تمنی واسطی اونکی مہر واجب کو اور فائدہ مند کرو
اونکو بعد طلاق کی مروی ہی کہ ایک مرد نی انصار سی ایک عورت سی نکاح کیا اور صیغہ
عقد مین ذکر مہر نکیا اور قبل از دخول اوسکو طلاق دیا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
سید عالم نی فرمایا کہ اوسکو فائدہ مند کر اگرچہ ٹوپی تاج ہو بالجملہ حاصل یہہ ہی کہ متعہ دنیا
اوسکو واجب ہی اور فائدہ دینا بقدر حال طلاق دینی والی کی ہی قوله علی المحسنین
یعنی یہہ فائدہ مند کرنا حق واجب ہی اوپر نیکو کارونکی اور فقہا نی تصریح کی ہی کہ متعہ
اوپر غنی کی دینا اسپ کا یا جامہ قیمتی کا یا دس دینار طلا کا ہی اوپر متوسط کی پانچ
دینار کا یا جامہ میانہ کا اور اوپر فقیر کی ایک دینار یا ایک انگشتری ہی صلوة
الوسطی یعنی مداومت کرو اداہی نماز ہای فریضہ پر اونکی وقتونمین ساتہہ ملاحظہ
کرنی شروط اور آداب اونکی کی خصوصا اوس نماز کو کہ نماز ہای پنجگانہ مین متوسط ہی
یا وہ نماز کہ زیادتی اور فضیلت رکہتی ہی بقیہ نمازہا پر اور صلوة وسطی مین کئی اقوال ہین
ایک یہہ ہی کہ نماز ظہر مرادی یہہ زید بن ثابت اور ابن عمر اور ابی سعید خدری اور

سلمہ اور عائشہ سی مروی ہی اور ابی جعفر اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی
اور یہہ قول ابی حنیفہ اور اونکی اصحاب کا ہی اور ذکر کیا ہی بعضی ائمہ زیدیہ نی کہ روز
جمعہ مین نماز جمعہ مرادی ہی اور ظہر مراد اور روزونمین ہی اور روایت کیا ہی اسکو علی
علیہ السلام سی اور بتحقیق کی نماز ظہر وسط النہار مین واقع ہی اور اول نماز سی ہی کہ
واجب کی گئی ہی منقول ہی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی نی فلک دنیا مین ایک حلقہ خلق کیا ہی کہ ہر گاہ آفتاب
اوس سی زائل ہوتا ہی تمام چیزین تسبیح حق تعالی کی کرتی ہین اور حکم کیا ہی خدا نی
اس ساعت مین اداکرنی نماز کو اور یہہ ساعت ایسی ہی کہ کشادہ کیجاتی ہین درہای
آسمانکی اور بند نہین ہوتی ہین تا اینکہ نماز ظہر ادا کرین اور اس ساعت مین دعا قبول
ہوتی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد نماز عصر ہی عباس اور حسن سی یہہ مروی ہی
اور مروی ہی علی علیہ السلام سی اور ابن مسعود سی اور قتادہ سی اور ضحاک اور
ابی حنیفہ سی اسطرحسی صاحب مجمع البیان نی لکہا ہی اور مصنف مدارک نی لکہا ہی کہ یہہ
قول ابی حنیفہ اور جمہور کا ہی اور صاحب خلاصة المنہج نی یہہ لکہا ہی کہ اکثر اصحاب ہمارے
اسی طرف گئی ہین اور یہی قول اصح اور اشہر ہی اور دو طرف مین اوسکی دو نماز ہین
کہ جس مین قصر درست ہی ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا اور دو نماز ایسی ہین کہ
جسمین قصر درست نہین ہی ایک نماز صبح اور ایک نماز مغرب اور تیسرا قول یہہ ہی
کہ مراد نماز مغرب ہی یہہ ابن عباس سی مروی ہی اسواسطی کہ نمازون مین قصر
ہی نہ طویل ہی اور حدیث کی ہی ثعلبی نی اسناد خود عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نے افضل نماز نزدیک خدا مغرب ہے کہ نہین کم کیا اوسکو خدا نے
مسافر اور غیر مسافر سے شروع کیا ہے خدا نے ساتھ اسکی نماز شب کو اور ختم کیا ساتھ اسکی
نماز دن کو پس جو شخص کہ ادا کرے نماز مغرب کو اور بعد اسکی دو رکعت نماز
ادا کرے حق تعالی واسطے اوسکی جنت مین ایک قصر بناتا ہے اور جو شخص کہ بعد اسکی چار
رکعت ادا کرے گناہ تیس برس یا چالیس برس اسکی کا عفو کرتا ہے اور چوتہا قول یہ ہے
کہ نماز عشا مراد ہے اور یہہ بعضو نسے مروی ہے اسواسطے کہ یہہ نماز ایسی ہے کہ اسکی دو
طرف مین دو نمازین ہین کہ جسمین قصر درست نہین ہے یعنی نماز مغرب اور نماز صبح
اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جو شخص نماز عشا ادا کرے جماعت مین حال اوسکا
مثل اوس شخص کی ہے کہ نصف شب اسطے عبادت کی کہڑا رہے اور جو شخص کہ نماز
صبح ادا کرے جماعت مین مانند اوس شخص کی ہے کہ تمام شب اسطے عبادت کی قائم رہے
اور قول پنجم یہہ ہے کہ مراد نماز صبح ہے یہہ مروی معاذ اور ابن عباس اور جابر بن
عبداللہ اور عطا اور عکرمہ اور مجاہد سے ہے اور یہہ قول شافعی کا ہے اور کہا
انہون نے ہے کہ نماز بیچ لیل اور نہار کی درمیان مین ہے اور تاریکی شب اور
روشنی روز کی درمیان مین ہے اور نماز منفرد ہے کہ دو طرف جمع ہوتی ہے اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول حق تعالی کا اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا یعنی گواہی دیتے ہین
اوسکو فرشتگان شب اور فرشتگان روز اور دیوان شب اور دیوان روز مین
لکہی جاتی ہے اور دلالت کرتی ہے اسکو آخر آیت کی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ یعنی
کہڑے ہو تم بیچ اوسکی درحالیکہ قنوت پڑہنے والی ہو اور ابو رجائی عطاری نے کہا ہے

کہ نماز صبح پڑہی مینے بیچ مسجد بصرہ کی ساتھ ابن عباس کی اور قنوت پڑہا بیچ اوسکی قبل
رکوع کی اور بلند کیا دونو ہاتہونکو پس ہرگاہ کہ فارغ ہوئے کہا یہہ صلوات وسطی ہے
کہ حکم کیا ہے خدا نے ہمکو کہڑے ہون بیچ اسکی درحالیکہ قنوت پڑہنے والی ہون اور نقل
کیا ہے اوسکو ثعلبی نے بیچ تفسیر اپنی کی اور روایت کی ہے باسناد خود مرفوعا انس سے
کہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قنوت پڑہتی تہی نماز صبح مین تا اینکہ دنیا سے انتقال
کیا اور معنی قنوت لغت مین ہمیشگی کرنا امر پر اور بعضون نے کہا ہے کہ معنی اطاعت
کی ہین اور یہی معنی مداومت کی ہین دعا پر اور بعضون نے کہا ہے کہ معنی قنوت کی یہہ ہین
کہ ذکر کرنا خدا کا ہے درحالت قیام اور قول ششم یہہ ہے کہ مراد ایک نماز ہے نماز ہا
پنجگانہ سے کہ نہین معین کیا ہے خدا نے اور پوشیدہ کیا ہے اوسکو جملہ بیچ نماز مفروضہ مین
تا محافظت کرین سب نماز ونکی جیسا کہ پوشیدہ کیا ہے لیلۃ القدر کو شبہاے ماہ رمضان مین
اور جیسا اسم اعظم اپنی کو پوشیدہ کیا ہے اور اسمین قولہ فَاِنْ خِفْتُمْ اور نماز
خوف دو رکعت ہے سفر اور حضر مین مگر مغرب کہ وہ تین رکعت ہے اور مروی ہے
کہ علی علیہ السلام نے لیلۃ الحریر مین نماز ہای پنجگانہ کو باشارہ ادا کیا تہا اور بعضون
نے کہا ہے کہ تکبیر ادا کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے جنگ احزاب مین نماز باشارہ
پڑہی تہی اور اگر اہل نماز کو بجماعت ادا کرین تو کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ ماموم دو
فریق ہون ایک فریق سامنا مخالف کا کرے اور ایک فریق ساتھ امام کی نماز ادا
کرے اور ادا کرنا دونو فریق کا نماز کو ساتہہ پیش نماز کی دو طرح سے ہوسکتا ہے
ایک یہہ ہے کہ ہر فریق کی واسطے پیش نماز مکرر نماز پڑہیگا اور اوسکو نماز بطن النخل کہتی ہین

اور دوسری طرح یہہ ہی کہ اگر دشمن غیر جہت قبلہ مین ہوا اور خوف ہو کہ اگر سب لوگ
نماز کو ادا کرین تو دشمن ہجوم کر دیگا پس اس صورت مین ایک فریق مقابلہ دشمن مین
ہوا اور فریق ثانی نماز کو ساتہہ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری
رکعت کی واسطی کہڑا ہوا اور طول دیگا تا یہہ فریق ایک رکعت ادا کر کی مقابلہ دشمن کو
جاوین اور وہ فریق باقی اوس دوسری رکعت مین داخل ہوون امام اپنی تشہد کو طول
دیگا تا اینکہ وہ دوسری رکعت ادا کر کی سلام مین پیش نماز کی ساتہہ شریک ہوون
اور اگر نماز مغرب ہو تو فریق اول کی ساتہہ ایک رکعت اور فریق ثانی کی ساتہہ
دو رکعت بطریق اول کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی ہین اور اگر نوبت
سیف کشی کی پہنچی تو ادا کرنا نماز بحد امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت
چلنی کی ویا در حالت سواری اور اگر ممکن ہو تو قربوس زین پر سجدہ کری والا
اشارہ کری اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط
تکبیرۃ الاحرام کہہ لی اور اگر اشارہ بہی ادا کرنا ممکن نہو بعوض دو رکعت کی دو تکبیر
اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع و سجود اور قرأت کی ایک تسبیحات
اربع کافی ہی اور در صورت امکان مذکورین والا تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو والا
ایال اسپ پر یا نمدزین پر یا غیر اسکی اور خوف دزد اور درندہ اور سیل [illegible]
داخل ہی اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی ہین اور موحل یعنی جو کہ کل مین پہنس گیا ہو
اور غریق نماز پڑہین کی بحد امکان اشارہ کری اور ان دونو کو قصر کرنا نماز مین درست نہین ہی
مگر یہہ حال سفر مین یا خوف مین لاحق ہو رحال جمیع راحل کی ہی مثل صحاب کہ جمع [illegible]

کی وقیام جمع قائم کی اور معنی اسکی یہہ مین برپا ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹہری ہوا ہو کر یا آج
الب کی ہی مانند فرسان جمع فارس کی اور جو خبر کو اور ایک خبر کی ہوا وسن
الب ... ہو الذین یتوفون منقول ہی کہ رسم عرب مین یہہ تہا کہ وہ عورتین کہ جنکا
شوہر مرجاتا تہا ایک سال عدت ویہتی تہین اور جا بجا ہی کہنہ اختیار کرتی تہین
ترک زینت کی اور وارثان شوہر کی ساتہہ بسر کرتی تہین یا ورثہ ایک گہر اوسکی
ساتی تہی اوسی مقام مین اور اگر صحرانشین ہوتی تہی تو پلاس سی ایک خانہ
بنادیتی تہی اور ایک سال اوس گہر سی باہر نہ آتی تہی او نفقہ وارثان شوہر اوس
مدت تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی ہر گاہ
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتہہ
اوحضرت کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور ماں در پدر
چہوڑ گیا حضرت نی ترکہ اوسکا سوای زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور ارشاد کیا
کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا چاہیئی اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
یتوفون منکم الخ اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات ہون
اسواسطی کہ متوفا قابل امر ونہی نہین ہوتا اور ابو عمرو اور حمزہ اور حفص نی وصیۃ کو
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ای فلیوصوا وصیۃ یعنی پس کہو
وصیت کرو ایک وصیت کو اور زجاج اور غیر اوسکی نی مرفوع پڑہا ہی فعلیہم
وصیۃ یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہہ حکم متاعا الی الحول کا اول
اسلام مین تہا اور بعد اسکی ساتہہ آیۃ یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا

اور دوسری طرح یہہ ہی کہ اگر دشمن غیر جہت قبلہ مین ہوا اور خوف ہو کہ اگر سارے ہی لوگ
نماز کو ادا کرین تو دشمن ہجوم کر دیگا پس اس صورت مین ایک فریق مقابلہ دشمن مین
ہوا اور فریق ثانی نماز کو ساتھ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری
رکعت کی واسطی کہڑا ہوا اور طول دیگا تا یہہ فریق ایک رکعت ادا کری مقابلہ دشمن کی
جاوین اور وہ فریق ثانی اسی دوسری رکعت مین داخل ہوون امام اپنی تشہد کو طول
دیگا تا اینکہ وہ دوسری رکعت ادا کری سلام مین پیش نماز کی ساتھ شریک ہوون
اور اگر نماز مغرب ہو تو فریق اول کی ساتھ ایک رکعت اور فریق ثانی کی ساتھ
دو رکعت بطریق اول کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی مین اور اگر نوبت
سیف کشی کی پہنچی تو ادا کرنا نماز بحد امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت
چلنی کی ویا در حالت سواری اور اگر ممکن ہو تو قربوس زین پر سجدہ کری والا
اشارہ سی اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط
تکبیرۃ الاحرام کہہ لی اور اگر اشارہ سی بہی ادا کرنا ممکن نہو بعوض دو رکعت کی دو تکبیر
اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع و سجود اور قرات کی ایک تسبیحات
اربع کافی ہی اور در صورت امکان وضو کرین والا تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو والا
ایال اسپ پر یا نمدزین پر یا غیر اسکی اور خوف دزد اور درندہ اور سیل سبب آمیزش
داخل مین اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی مین اور موتحل یعنی جو کہ گل مین پہنسا ہو
اور غریق نماز پڑہین کی بحد امکان اشارہ سی اور ان دو کو قصر کرنا نماز مین درست نہین ہی
مگر یہہ حال سفر مین یا خوف مین لاحق ہو رجال جمع راجل کی ہی مثل صحاب کہ جمع صاحب

ی

ی وقیام جمع قائم کی اور معنی اسکی یہہ ہین پیادہ ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹہری ہوا ور رکبانا جمع
راکب کی ہی مانند فرسان جمع فارس کی اور جو چیز کہ اوپر ایک چیز کی ہو اوسی
راکب کہتی قولہ عز وجل یتوفون منقول ہی کہ رسم عرب مین یہہ تہا کہ وہ عورتین کہ جنکا
شوہر مرجاتا تہا ایک سال عدت دیکہتی تہین اور جامہای کہنہ اختیار کرتی تہین سال تمام
ترک زینت کی اور وارثان شوہر کی ساتھہ بسر کرتی تہین یا ورثہ ایک گہر اوسکی لئے
بنا دیتی تہی اوسی مقام مین اور اگر صحرانشین ہوتی تہی تو پلاس سی ایک خانہ جدا
بنا دیتی تہی اور ایک سال اوس گہر سی باہر نہ آتی تہی اور نفقہ وارثان شوہر اوس
مدت تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی ہر گاہ
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتھہ
انحضرت کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور مادر و پدر
چہوڑ گیا حضرت نی ترکہ اوسکا سوائی زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور ارشاد کیا
کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا جاہئی اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
یتوفون منکم الخ اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات ہون
اسواسطی کہ متوفا قابل امر ونہی نہین ہوتا اور ابو عمرو اور حمزہ اور حفص نی وصیۃ کو
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ای **فلیوصوا وصیۃ** یعنی پس چاہئے کہ
وصیت کرو ایک وصیت کو او زجاج اور غیر اوسکی نی مرفوع پڑہا ہی **فعلیہم**
وصیۃ یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہہ حکم **متاعا الی الحول** کا اول
اسلام مین تہا اور بعد اسکی ساتھہ آیۃ **یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا**

کی بسبب سواکی فلا جناح علیکم یعنی پس نہین ہی گناہ اوپر تمہارے اسی واسطی اون عورتون کی
احکام شرع کی بیچ اوس چیز کی کہ کرین وہ بیچ نفسون اپنی کی اختلاف ہی رحم
یہانتک مین بعضون نی کہا ہی کہ نہین گناہ ہی قطعہ کرنی نفقہ مین اور قطع کرنی محل
سکونت مین حسن اور سند اسی مروی ہی کہ کہا اونہون وہ تو نی کہ یہہ دلیل ہی ساقط
ہونی نفقہ پر بسبب باہر آنی اونکی محل سکونت سی اور نفقہ واجب ہی اوس صورت
مین کہ اوس محل سی باہر نہ آوین والا حق اونکا باطل ہوتا ہی اور بعضون نی یہہ کہا
کہ گناہ نہین ہی اوپر تمہارے اس بات مین کہ تم نہ منع کرو اونکو نکلنی سی اسواسطی کہ
حفظ اونکو بقدر یکسال واجب نہین ہی بلکہ خدا نی اونکو اختیار دیا ہی رہنی اور
نہ رہنی مین اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین گناہ ہی اوپر تمہارے اس امر مین کہ نکاح اونسی
کرو بعد انقضائی عدت کی اور یہہ وجہ حسن ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی اذا خرجن
من العدۃ بانقضاء السنۃ فلا جناح ان یتزوجن یعنی وقتیکہ خارج ہوویں عدت سی سال
کی گذرنی اور یکسال کی پس نہین حرج ہی کہ نکاح کیا جاوی اونسی اور معروف سی وہ طریقہ مراد ہی
کہ موافق شرع کی ہو یعنی طلب کرنا شوہر کا اور زینت کا موافق شرع کی ہو نہ کہ
خلاف اوسکی قولہ وللمطلقات مطلقات سی وہ عورتین مراد ہین کہ جنکو طلاق دیا ہو
اور اونسی مباشرت واقع نہوئی ہوا ور مہر کا بہی ذکر نکیا ہو انسو اسطی کہ متعہ دینا
اونکی واسطی ہی والا در صورت ذکر مہر نصف مہر ہی اگر مباشرت واقع نہوئی ہو
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ
کیا نہین دیکہا تو نی طرف اون لوگون کی کہ نکلی وہ گہرون اپنی سی حال آنکہ وہ ہزارون تہی

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ
واسطی خوف موت کی پس کہا واسطی اونکی خدا نی کہ مر جاؤ تم بعد اوسکی زندہ کیا خدا نی اونکو تحقیق خدا صاحب فضل ہی
عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اوپر لوگون کی اور لیکن بہت لوگ نہین شکر کرتی ہین خدا کا اور جنگ کرو بیچ راہ
اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ
خدا کی اور جانو تم تحقیق خدا سنوا ہی دانا ہی کون ہی وہ شخص کہ قرض دی خدا کو
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَ
قرض نیک پس زیادہ کرتا ہی خدا واسطی اوسکی زیادتی بہت اور خدا تنگ کرتا ہی اور
يَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
کشادہ کرتا ہی اور طرف اوسکی رجوع کرو گی کیا نہین دیکہا ہی تو طرف سردارون کی فرزندان یعقوب کی
مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ وقف لازم
بعد از وفات موسی کی وقتیکہ کہا اونہون نی واسطی نبی کی کہ بہیج اوپر ہمارے واسطی ہمارے ایک بادشاہ کہ جنگ کرین
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
بیچ راہ خدا کی کہا نبی نی کیا قریب ہی تمکو اگر فرض کیا جاوی اوپر تمہارے
الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جنگ کرنا یہہ کہ نہ جنگ کرو گی تم کہا اونہون نی اور کیا ہی واسطی ہمارے کہ نہ جنگ کرین بیچ راہ خدا کی
وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
حالانکہ تحقیق نکالی گئی ہین ہم گہرون اپنی سی اور فرزندون اپنی سی پس جس وقت کہ فرض کیا گیا اوپر اونکی جنگ کرنا

تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ وَقَالَ

تو پھر گئی مگر تھوڑی اونمین سی اور خدا جانتا ہی ستمگارونکو اور کہا

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا قَالُوْٓا اَنّٰى

واسطی اونکی نبی اونکی نی تحقیق خدا نی بھیجا واسطی تمہاری طالوت بادشاہ کو کہا اونہون نی کیونکر

يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

ہووی واسطی اوسکی سلطنت اوپر ہمارے حال آنکہ ہم زیادہ تر حقدار ہین ساتھ بادشاہی کی اوس سی اور نہین دی گئی

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً

فراخی مال سی کہا شمویل نی تحقیق خدا نی اختیار کیا طالوت کو اوپر تمہاری اور زیادہ کیا اوسکو کشادگی

فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

بیچ دانش اور بدن کی اور خدا دیتا ہی ملک اپنی کو جس شخص کو چاہتا ہی اور خدا کشایش والا ہی

عَلِيْمٌ ○ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ

دانا ہی اور کہا واسطی اونکی نبی اونکی شمویل نی تحقیق نشانی بادشاہی اوسکی یہ ہی کہ آویگا تمکو صندوق

فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ

کہ بیچ اوسکی باعث تسکین کا ہی جانب رب تمہاری سی اور بقیہ اوس چیز کی کہ چھوڑا تھا اولاد موسی اور اولاد

هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ع

ہارون کی کہ اوٹھاتی ہین اوسکو فرشتی تحقیق کہ بیچ اوسکی البتہ دلیل ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم ایمان لانی والی

فائدہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ الخ مراد اس آیہ سی اہل اردوان

سی کہ ایک قریہ ہی حوالی واسطی سی کہ بسبب طاعون اکثر لوگون نی جلاوطنی اختیار کی

تھا

تھا اور وہ لوگ جلاوطنی اختیار کی تھی اور وہ لوگ کہ اوس قریہ مین رہی اکثر ہلاک ہوئی پھر گاہ کہ طاعون برطرف ہوا پھر اوس قریہ مین داخل ہوئی اور اتفاق کیا کہ بار دیگر اگر طاعون آوی تو ہم سبکی سب اس قریہ سی باہر جاوینگی سال دوم پھر آمد طاعون ہوئی تمام اہل اوس دیہ کی باہر گئی اور تھی بقول ابن عباس کی چار ہزار لوگ تھی تا اینکہ درمیان دو پہاڑ کی اوتری تھی فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا پس کہا واسطی اونکی خدا نی کہ مر جاؤ سب مر گئی تا اینکہ چوپائی تک بسبب شامت گناہ کی اور پھر گاہ کہ ایک مدت پھر گذری کہ گوشت اور پوست بوسیدہ ہو کر خاک ہو تھا اور سوای استخوان کی کچھ باقی نہ رہا تھا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ پس زندہ کیا اونکو حضرت نی اوسوقت کہ حزقیل خلیفہ تیسری موسی کی تھی ساتھ قوم اپنی کی اوس موضع مین گذری اور بنظر عبرت اور تعجب کی ملاحظہ کرتی تھی وحی کی خدا نی کہ ای حزقیل چاہتا ہی کہ قدرت دکھاؤن کہ مردونکو کیونکر زندہ کرتا ہون حزقیل نی عرض کی کہ ہان ای پروردگار پھر سی خطاب ہوا کہ ای حزقیل کہ فلان کلمہ کہو کہ تا اونکو زندہ کرون مین پھر گاہ کہ اوس کلمہ کو پڑھا سبکی سب زندہ ہوئی اور برخاستہ ہوئی اور کہتی تھی کہ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یعنی تسبیح کرتی ہین ہم تیری ای خدا ساتھ شکر تیری کی کہ نہین ہی کوئی شریک تیرا فائدہ وَقَاتِلُوْا پھر گاہ کہ اوس قصہ مین دلیر کرنا مسلمانونکا اور راغب کرنا اونکا جہاد پر تھی اور توکل کرنا قضائی الٰہی پر اسیواسطی بعد اسکی حقتعالی فرماتا ہی وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی کافرونکو راہ خدا مین واسطی ظاہر کرنی دین اسلام کی بدون چلی اور خوف کی

اس باعث سی کہ بہاگنا موت سی نامرد و بخیلین کا تہا جیسا کہ حکایت سابق سی ظاہر ہوا کہ
چاہتی کہ بدل قوسی جہاد کرو اور جانو تم کہ حق تعالی شنوا ہی قول اون لوگونکو کہ
بعذر ہائی ناپسندیدہ جہاد سی باز رہتی تہی اور دانا ہی ساتہہ سب باز ماندگان جہاد
کی اور سبکو موافق نیات جزا دیگا قولہ تعالی مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا الخ
یعنی کون ہی وہ شخص کہ قرض دیوی خدا کو مراد اوس سی بندگان درماندہ ہین یعنی بقصد ثواب
انکو قرض حسنہ دی اور قرض حسنہ یہہ ہی کہ بوقت طلب قرض اونسی عذر نکری
منت اون پر نہ رکہی یا طمع زیادتی عوض کا نکری حدیث صحیح سی ثابت ہی کہ در بہشت
مرقوم ہی کہ ثواب قرض دینیکا اٹہارہ ہی اور ثواب صدقہ دینیکا دس برابر ہی مروی
ہی کہ بعد نزول اس آیہ کی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی روز
قیامت کو بعضی بندونسی کہیگا کہ ای بندہ میری مینی تجہسی طعام طلب کیا نہ دیا تونی مجہی
پانی طلب کیا نہ پلایا تونی تجہسی جامہ طلب کیا تونی نہ دیا بندہ عرض کریگا کس وقت
تونی طلب کیا اور مینی نہ دیا حق تعالی اوسوقت کہیگا کہ فلان بندہ گرسنہ نی تجہسی طعام طلب کیا
اور فلان بندہ پیاسی نی تجہسی پانی طلب کیا اور فلان بندہ برہنہ نی تجہسی جامہ طلب کیا
تونی کسی کو نہ دیا قسم بجلال خود کہ آج کی دن تجہپر فضل نکرونگا جسطرحسی کہ تونی اونپر رحم نکیا
بالجملہ بیان سی معلوم ہوا کہ ہاتہہ سائل کو حق تعالی نی گویا اپنا ہاتہہ مقرر کیا ہی تا معلوم
ہو کہ جو چیز کہ سائل کو دیتی ہین گویا خدا کو دیتی ہین مروی ہی کہ حق تعالی نی داود کو
خطاب کیا کہ ای داود اگر مجہکو درخانہ اپنی پر دیکہی تو کیا خبر ہو یگا عرض کی کہ بار خدایا
مجہکو طاقت نہین ہی کہ جواب تیرا دون ارشاد ہوا کہ وہ درویشان نالان

تیری دستگیری پس جو کچہہ کہ چاہی حق تیری مینی عمل مین لاوی تو در حق درویشونکی بجالا
حدیث صحیح مین وارد ہی کہ امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ دست اپنی کو وقت
صدقہ دینی کی بوسہ دیتی تہی لوگون نی پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہی حضرت نی فرمایا
کہ ہاتہہ صدقہ دینی والی کا اول دست خدا مین پڑتا ہی بعد اسکی سائل کی ہاتہہ مین
حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص کہ قرض برادر مومن کو
دیوی حق تعالی بعوض ہر درہم کی کوہ احد اور کوہ طور سینا کی برابر ثواب نامہ
عمل مین اوسکی لکہتا ہی اور قرض حسنہ کی معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ مال حلال
سی قرض دیوی اور کچہہ ایذا بعد اوسکی نہ دیوی اور واقدی نی یہہ کہا ہی کہ قربۃً الی اللہ
ہو اور بطیب النفس ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ بخوبی ہو نہ ساتہہ خست کی اور ارادی
یہہ ہی کہ قرض حسنہ یہہ ہی کہ یہہ جمیع سب باتین پائین جناب صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ ہرگاہ نازل ہوئی یہہ آیہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا یعنی جو
شخص کہ عمل نیک کری پس واسطی اوسکی بہتر اوس سی ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ نی پروردگار میری اور زیادہ کر بعد اسکی یہہ آیہ نازل ہوئی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو شخص کہ عمل نیک کری پس واسطی اوسکی دس برابر
اوس عمل کی ہی بعد اسکی پیغمبر خدا نی سوال کیا کہ ای پروردگار اور زیادہ کر
اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوئی کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً یعنی جو شخص کہ قرض دیوی خدا کو قرض حسنہ زیادہ کریگا
واسطی اوسکی زیادتی ہای بسیار کہ سوای خدا کی کوئی اوسکو شمار نہین کر سکتا ہی

فَصَارِ عَفوَ میں چار قراءت ہیں ابو عمرو اور نافع اور حمزہ اور کسائی نے ساتھ رفع الف کا
اور ضمہ فاکے پڑہا ہے بنا بر عطف کے اوپر یقرض کے اور عاصم نے ساتھ الف اور نصب کے
بنا بر استفہام کے اور ابن کثیر اور ابو جعفر نے ساتھ تشدید ساتھ ضمہ فاکے بدون الف
اور ابن عامر اور یعقوب نے بہ تشدید ساتھ فتحہ فاکے بدون الف کے فائدہ
قبل اسکے حاشیہ کہ متعلق اس آیہ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ کے تھا ایک حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
ذکر ہوئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دینا والدین اور اقربا کا دینے سے فی سبیل اللہ
سے بہتر ہے اور اس موضع سے دینا فی سبیل اللہ کا یہہ کچھ ثواب رکھتا ہے کہ جو دعوے
مسائل میں ذکر ہوا پس دینا والدین وغیرہ کا بدرجات بہتر اور افضل دینے سائل
تہا قولہ اِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ مراد نبی سے یوشع ابن نون ہیں اور بعضوں کے قول
اصح شمویل ہیں کہ حق تعالی نے اونکو بعد یوشع کی طرف بنی اسرائیل کے بہیجا تہا
اور تفسیر مجمع البیان میں لکہا ہے کہ زبان عرب میں ترجمہ شمویل کا اسمعیل ہے
اور امام ابی جعفر علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ مراد نبی سے اس مقام میں شمویل ہیں اور اکثر
مفسروں کا اتفاق اسی پر ہے قولہ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا مروی ہے کہ جالوت اور
اعوان اوسکے نے اولاد بادشاہان اور رئیسان کو اسیر کیا تہا اور مجموعہ وہ اسیر چار سو
چالیس نفر تہے اور کئی گروہ کو گہروں اونکے سے نکال دیا تہا اس جہت سے بنی اسرائیل
جنگ کرنے میں اونسے مبالغہ رکہتے تہے پس جب کہ فرض کیا گیا اون پر جنگ کرنا
تو پہر گئے اور فرمان برداری نہ کی مگر تہوڑے دن نے کہ تین سو تیرہ نفر تہے بعدد اہل بدر کے

قولہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ مراد شمویل نے بنا بر کہنے بنی اسرائیل کے حق تعالی سے دعا کی کہ ایک بادشاہ
اونکے واسطے معین فرما حق تعالی نے ایک ظرف پر از روغن اور ایک عصا بہیجا اور فرمایا
کہ جو تیرے گہر میں آوے اور یہہ روغن جوش مارے اور یہہ عصا برابر اوسکے قامت کے
ہو وہ بادشاہ اونکا ہے شمویل نے اس سخن کو بنی اسرائیل سے کہا مدت تک کوئی
بنی اسرائیل سے گہر میں شمویل کے آیا لیکن کسی کے واسطے روغن جوش میں نہ آیا اور عصا
برابر نہوا تا آنکہ ایک مرد زراعت پیشہ یا دباغ کہ شاوون نام رکہتا تہا اور بوسطہ درازی
قامت کے اوسکو طالوت کہتے تہے شمویل کے گہر میں آیا فی الحال روغن نے جوش مارا
اور وہ عصا اوسکے قد سے برابر ہوا اور واسطے اونکے نبی اونکے نے کہا بدرستیکہ خدا نے
برپا کیا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ کہا اون لوگوں نے کہ کس طرح سے ہو گئی
اوسکی بادشاہی اوپر ہمارے اور حال آنکہ ہم زیادہ حق تہے ساتھ اس سلطنت کے
اوس سے اس واسطے کہ ہم اولاد یہودا سے ہیں اور پادشاہی بوراثت اوسکے
ہمکو پہنچی ہے اور ہم صاحب ثروت وجاہ ہیں اور طالوت ایک سقی یا دباغ
اور دیا گیا ہے فراخی مال سے قولہ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ یعنی زیادتی دی اوسکو اوپر زیادتی کشادگی
کی بیچ علم کے یعنی علم سیاست اور تدبیر مملکت داری میں اور حفظ عدالت میں درمیان
رعیت کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد علم سے آداب حرب کا ہے اور کشادگی
بیچ جسم کے یعنی زیادتی دی جسم اونکو بیچ شکل اور قامت میں اسواسطے کہ
طالوت مرد خوشنما ہے اور باجمال تہے سر اوسکا اپنی اہل زمان سے بلند تر تہا اور خدا
دیتا ہے ملک اپنا جسکو کہ چاہتا ہے اور خدا واسع الفضل ہے دانا ہے استحقاق ہر شخص کا

التابوت سکینۃ آخر کار جب ہرسل نے اس کلام کو سنا بار دیگر بالحاح پوچھا کہ علی
طالوت کی کوئی علامت چاہئے تا دل ہمارے فرمان برداری پر اوسکی رغبت کرے
اشموئیل نے خدا سے اس امر کی درخواست کی حق تعالی نے علامت بادشاہی اوسکی سے
آگاہ کیا اشموئیل نے کہا اونسے کہ علامت بادشاہی طالوت کی یہ ہے کہ آوے تمکو
ایک صندوق کہ بیچ اوسکی سکینہ ہے جانب رب تمہارے سے اور اوس صندوق میں
صورتیں سب پیغمبروں کی آدم سے تا بخاتم پیغمبران منقوش تہیں اور وہ تابوت
چوب شمشاد سے تہا کہ طلا زرنیت کیا تہا اوسکا تین گز طول تہا اور دو گز عرض اور
مراد سکینہ سے وہ چیز ہے کہ باعث تسکین کی تہی اور بعضوں نے کہا ہے سکینہ
ایک جانور تہا بمقدار گربہ کی زمرد سے اور دو چشم مثل مشعل کی روشن تہیں
کہ کسیکو طاقت دیکہنے کی نتہی اور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے
کہ موہنہ اوسکا مشابہ روئی انسان تہا اور دو بازو تہی کہ وقت کارزار تابوت سے
باہر آتا تہا اور مثل باد تند کی جانب حملہ دشمن پر کرتا تہا اور جمعیت دشمن پراگندہ کردیتا
تہا اور بنی اسرائیل ہمیشہ لڑائی میں آگی صف لشکر کی رکہتی تہی اور بسبب اوسکی
اطمینان خاطر رہتی تہی اور بقیہ تہا اوس چیز سے کہ چہوڑ گئے تہی آل موسی اور ہارون نے
مراد اوس سے انبیائی بنی اسرائیل میں فرزندان عم موسی سے تہی اور وہ چیزیں کہ اوس
تابوت میں باقی رہیں یہ ہیں نعلین اور عصا اور جامہائی موسی اور عمامہ ہارون
اور قدرے ترنجبین کہ صحرا میں نازل ہوئی تہی اور ریزہ ہائی الواح اور جالوت
بادشاہ کی قوم اس تابوت کو بنی اسرائیل سے لیگئی تہی اور جس موضع میں رکہتی تہی

آفت

آفت ایل اوس موضع کو پہنچتی یعنی آخر الامر جرالی ایک مزبلہ کی مدفون کیا حق تعالی
نے فرمایا کہ علامت بادشاہی طالوت کی وہ ہی کہ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ یعنی فرشتے
اوسکو اوٹہا کر بلاد جالوت سے نزدیک تمہارے لاوینگی اور بعضی یہ کہتے
ہیں کہ حق تعالی بعد موسی کی تابوت کو آسمان پر لیگیا تہا اور بعد [illegible] اوسکی
علامت بادشاہی طالوت کی فرشتوں کو حکم کیا کہ تابوت کو زمین پر لاوین
وقت نازل ہونے تابوت کی بنی اسرائیل دیکہہ رہی تہی

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
پس جبکہ جدا ہوا طالوت ساتہ لشکروں کے کہا طالوت نے بیشک خدا آزمانے والا ہے تمکو ساتہ نہر کے پس جو شخص پیئے گا اوس سے
فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهُ مِنِّي اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا
پس نہیں ہے مجہہ سے اور جو شخص کہ نہ چکہے اوس سے پس تحقیق وہ مجہہ سے ہے مگر وہ کہ لے ایک چلو ساتہ ہاتہ اپنے کے پس پیا انہوں نے
مِنْهُ اِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
اوس سے مگر تہوڑے سے اونمیں سے پس جبکہ گذر گیا نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تہے ساتہ اوسکے
قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ
کہا انہوں نے کہ نہیں قوت ہے آج ہمکو ساتہ جالوت بادشاہ اور لشکر اوسکے کہا اون لوگوں نے کہ یقین جانتے تہے
اَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ
تحقیق کہ وہ ملاقات کرنے والے ہیں خدا کے بہت کم گروہ کم سے غالب ہوئے ہیں گروہ بہت کے ساتہ حکم خدا کے
وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا
اور خدا ساتہ صبر کرنے والوں کے ہے ۝ اور جب ظاہر ہوئے واسطے جالوت کے اور لشکر اوسکے کہا انہوں نے

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

کہا اے پروردگار ہمارے ڈال ہم پر صبر کو اور ثابت رکھ قدمون ہمارے کو اور مدد دے ہمکو اوپر قوم

الْكَافِرِينَ ۝ فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ

کافرون کی پس شکست دیا انہون نے کافرون کو ساتھ حکم خدا کے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو اور دیا داؤد کو

اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ

خدا نے بادشاہی اور حکمت اور تعلیم کیا اوس چیز سے کہ چاہا خدا نے اور اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا لوگون

بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى

بعض کو ساتھ بعض کے البتہ فاسد ہو جاتی زمین بسبب ظلم کے اور لیکن خدا صاحب فضل کا ہے اوپر

الْعَالَمِينَ ۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

عالمون کے یہ نشانیان خدا کی ہین کہ تلاوت کرتے ہین ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے اور تحقیق تو البتہ پیغمبرون سے ہے

قولہ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بقول شہرہ اسی ہزار جوان باقوت و شوکت تھی کہ شہر
ایلیاس سے متوجہ حرب جالوت کی ہوئی تہی اور ہوا نہایت گرم تہی پس حق تعالی
جوان اونکا ذکر کرتا ہی کہ ہر گاہ جدا ہوئی طالوت بموجب فرمان شموئیل کی شہر
ایلیاس سے ساتھ لشکر کی کہا طالوت نی باخبار شموئیل کی یا الہام ربانی کی تحقیق
خدا آزمانی والا ہی تمکو ساتھ نہر پانی کی کہ درمیان اردو کی اور فلسطین کی
ظاہر ہوئی تہی و سلی منجان ہونی عاصی اور مطیع اور منافق کی پس جو کوئی کہ نوش
کریگا اوس پانی سے نہین ہی ہم سے یعنی ہماری مذہب پر نہین ہی اور جو شخص کہ نہ
چکہی گا اوس سے تحقیق وہ ہم سے ہی مگر وہ شخص کہ اٹھاوی ایک چلو پانی کا ساتھ

ہاتھ اپنی کی پس پیا انہون نی زیادہ ایک چلو سے مگر تھوڑی اون مین سے مروی
ہی کہ وہ تین سو تیرہ شخص تھی کہ پانی بقدر کفدست پیا تھا اور ایک روایت مین
کہ چار ہزار تھی اور بقیہ مردمان اوس پانی سی سیراب ہوئی اور ظروف پانی کی
بہر لئی اور جس ہی کہ پانی سیر ہو کر پیا تہا اب کی موہنہ کالی ہو گئی تہی اور ہر چند
پیتی تہی تشنگی غلبہ کرتی تہی چنانچہ کنارہ نہر پر رہ گئی اور شرف فتح و نصرت کو نپاوا
قولہ لَا طَاقَةَ لَنَا یعنی علمائی تواریخ سی مروی ہی کہ اوس لشکر سی چہتر ہزار پہر گئی
رہ گئی اور ہر گاہ چار ہزار باقی نی لشکر جالوت کو دیکہا تین ہزار تین سو تیرہ نفر نی
بیدل ہو کر کہا کہ ہمکو طاقت جنگ جالوت کی نہین ہی اور کہا اون لوگون نی تحقیق
کہ جانتی تہی یقینا کہ ہم ملاقات کرنی والی ہین اپنی خدا سے اور شمار مین وہ صاحبان
یقین تین سو دس نفر تہی کہ از روی اخلاص اور عقیدت کی کہا اونہون نی کہ
كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً قولہ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ الخ
مروی ہی کہ داود بن ایشا نی جالوت کو تہر کوپن سے مارا اور وہ پتھر خود پر لگا کہ خود کو توڑ
کیا اور سر اوسکا پہوٹ کر مغز نکل آیا اور لشکر اوسکی کو قتل کیا اور جالوت اولاد
عملیق بن عاد سے تہا اور مرد عظیم الجثہ اور شدید الشوکت تہا اور ہیبت پہونچا ہی کہ
سلاح اوسکا [illegible] مین بقدر ہزار رطل کی تہا تخمینا جسکا بند مین قریب آتہ من کی ہوتا
اس سی ہوتا ہی اور خود اوسکا تین سو رطل تہا تخمینا دو نیم من [illegible] لشکر
اسلام نی نجوبی استیلا پایا اور کفار مغلوب ہوئی ہر گاہ طالوت نی شجاعت اور فراست
داود کی دیکھی دختر اپنی داود سی تزویج کی اور ملک [illegible] داری کی انکشت [illegible]

میں پہنچائی اور ایسی تخت پر بٹھلایا اور داؤد نی طریقہ عدل کا جاری کیا کہ تمام خلق مطیع
اوسکی ہوئی چنانچہ حق تعالی فرماتاہی کہ دی اوسکو خدا نی بادشاہی اور پیغمبری ساتہ
زبور کی اور تعلیم کیا داؤد کو اوس چیز سی کہ چاہا یعنی دیا علم شریعت کا اور یا مراد
علم زرہ سازی کا ہی کہ بی اعانت آگ کی آہن سی زرہ بناتی تہی اور یا مراد علم
زبان دانی جانوران پرند اور چوپایی کا اور یا علم صوت کا تہا یعنی خدا نی قادر کیا تہا
کہ ایسی خوش آواز ایسی چاہتی پڑہیں اور یہہ قصہ جناب صادق علیہ السلام سی
اسطرحسی مروی ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حق تعالی نی وحی کی تہی نبی انکو
کہ قتل کریگا جالوت کو وہ شخص کہ جسکی قدر پر زرہ موسی کی ٹہیک ہو اور اسم اوسکا
داؤد ہو اور بیٹا ہو اوریشا کی اوس زمانی میں تہی کہ چہوٹی اونمین سی داؤد تہی پس وحی
کیا خدانی طالوت کی طرف تم اسرائیل کی اور جمع کیا اوسنی لوگون کو واسطی جنگ
کی پہلی ایشا کو مع فرزندان طلب کیا اور کہا وہ کہ ایشا مع فرزندان حاضر ہوئی ایک
ایک اونکی فرزند کو زرہ موسی پہنائی کسیکی قد سی چہوٹی تہی اور کسیکی قد سی بڑی
پس ایشا سی کہا کہ کسی فرزند اپنی کو گہر میں چہوڑا ہی ہو کہا کہ آری صغیر تہین چہوڑ آیا
ہون واسطی چرانی گوسفندونکی کہا کہ اوسکو طلب کر چنانچہ بموجب طلب کی داؤد
حاضر ہوئی اور زرہ پہنائی اوسکی قد پر درست ہوئی تہا پس ہمراہ [illegible] لوگونکی
جنگ آراستہ ہوئی داؤد مقابل جالوت کی کہڑی ہوئی اور جالوت اوسدن ایک
فیل پر سوار تہا تاج مرصع سر پر اور ایک یاقوت درخشندہ اوس تاج سی پیشانی
پر لٹکتا تہا پس داؤد نی ایک پتہر دست راست اونکی کی بیچ کا پس فوج دست

راست بہاکی بعد اوسکی ایک پتہر دست چپ کو بیچ کی پس فوج دست چپ بہاگی
بعد اوسکی تیسرا پتہر مارا کہ جای شکن یاقوت کی لگا اور پیشت سر سی نکل گیا اور جالوت
واصل جہنم ہوا اور فیل سی زمین پر گر پڑا بعضون نی کہا ہی کہ دنیا ملک اور حکمت کا بعد
وفات طالوت کی تہا اسواسطی کہ ریاست کرنا غیر نبی کا اوپر نبی کی درست نہین ہی
اور بعضون نی کہا ہی درست ہی وقتیکہ کرتا ہو وہی غیر نبی امر کو بمشورہ نبی کی اور
حکم اوسکی کرتا ہو قولہ تعالی دَفعُ اللہِ النّاسَ یعنی اس آیتین تین اقوال مین ایک یہہ
اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا کافرونکو بسبب لشکر مسلمین کی تو غالب ہو تی کفار اور
خراب کرتی بلادکو یہہ قول ابن عباس اور مجاہد سی مروی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی
کہ اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا فاجرونسی ہلاکت کو بسبب نیکونکی کہ ہر آینہ تباہ ہوتی زمین
باعث فسق و فجور سی روایت کیا ہی جمیل نی ابن عبداللہ علیہ السلام سی کہ دفع کرتا ہی
خدا بسبب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی ہماری شیعونسی ہلاکت تارک الصلوۃ کو اور اگر
سب کی سب نماز نکریں تو ہر آینہ ہلاک ہون اور تحقیق کہ خدا دور کرتا ہی بسبب اوس
دینی ایک شخص کی شیعیان ہماری سی ہلاکت اوس شخص کو کہ زکوۃ نہ دی اور اگر
سب ترک زکوۃ کریں تو ہلاک ہون اور بدرستیکہ خدا دفع کرتا ہی بسبب اوس شخص
کی کہ حج [illegible] ہماری سی ہلاک اوس شخص کو کہ حج نکری اور اگر سب ترک حج
کریں تو ہلاک ہون اور قریب اوسکی وہ روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ نی کہا
اگر نہوتا کہ بندی ہین خدا کہ رکوع کرتی ہین اور اطفال کہ دودہ پیلای جاتی ہین اور بہائم
کہ چرائی جاتی ہین ہر آینہ ارزاں کیا جاتا تمپر عذاب اور روایت کیا ہی جابر بن عبداللہ

کہا کہ دو متابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تحقیق کہ بسبب صلاح ایک مرد مسلمان کی
اصلاح کرتا ہی فرزندان اوسکی کی اور فرزندان فرزندان اوسکی کو اور ہمسایہ کو اور
ہمسایوں کو اور ہمیشہ حفظ الٰہی مین رہتی ہین اوسوقت تک کہ وہ شخص درمیان اونکی ہی
اور میرا قول یہہ ہی کہ اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا فساد کو بسبب بادشاہ یا زیادہ تر نیکی کے
ہر آئینہ فاسد ہوتی زمین اسواسطی کہ خوف سلطان زیادہ نہوتا ہی وعدہ و وعید قرآنی سے
اور حق تعالی صاحب فضل و رحمت ہی اوپر عالم کی یعنی مومنون پر دنیا اور آخرت مین

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ
رسل مذکور ہوئی برتری دی ہمنی بعضی انکی کو اوپر بعضون کی بعضی انمین سی وہ ہین کہ کلام کیا خدا اور بلند کیا
بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ
بعضونکو اونمین سی درجی بہت اور دیا ہمنی عیسی بن مریم کو معجزاتی روشن اور قوت دی ہمنی اوسکو ساتھ روح
الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
پاک کی اور اگر چاہتا خدا تو نہ مخالفت کرتی وہ لوگ کہ بعد انبیا کی تھی پیچھی اسکی کہ آئی اونکو
الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ
نشانیاں روشن اور لیکن اختلاف کیا اونہوں نی پس بعض اونمین کا وہ ہی کہ ایمان لایا اور بعض اونمین سی وہ ہی کہ کافر ہوا
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ع
اور اگر چاہتا خدا باکراہ تو نہ اختلاف کرتی وی اور لیکن خدا کرتا ہی جو کچھ کہ چاہتا ہی

قوله منهم من كلم الله یعنی وہ انبیا ہین کہ جن سی کلام کیا ہی خدا نی مثل آدم اور موسی اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توضیح حق از جملہ صفات الٰہی کی یہہ ہی متکلم ہوا ہی اور یہہ معنی

اوسکی یہہ ہی کہ خلق کلام کرتی ہی جس جسم مین کہ چاہتی ہی اسواسطی کہ کلام متضمن حروف
اور اصوات کو ہی اور یہہ لازم جسم کو ہی اور خدا جسم سی منزہ ہی اسواسطی کہ وہ
صورت جسم ہونی خدا کی احتیاج لازم آتی ہی اور احتیاج شایان خدا کی نہین ہی اور
صفت تکلم قدیم نہین ہی جسطرح سی کہ صفت خلق کی قدیم نہین ہی اسواسطی کہ بوقت
تکلم متکلم کہلاتا ہی اور وقت خلق کی خالق اور اس صفت کا قدیم نہوتا باعث نقص
حق تعالی کا نہین ہی آری اگر نقص ہی تو اس مین ہی کہ خدا قادر خلق وغیرہ پر نہووے
لہذا امامیہ اثنا عشری صفت قدرت کو قدیم جانتی ہین اور عین ذات سمجھتی ہین
مثل روشنی کی کہ ذات وصفت اوسکی دو روشنی ہین اور وجہ قائل ہونی عینیت
صفات کی یہہ ہین کہ تا خدا کو احتیاج طرف غیر کی لازم نہ آوی بخلاف اہل سنت
وجماعت کی کہ صفات حق تعالی کو غیر ذات اور قدیم سمجھتی ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ مصنف
کتاب ملل ونحل کا کہ اہل سنت وجماعت سی ہی ذکر کرتا ہی مشبہہ حشویہ نی زیادہ کیا ہی
تشبیہ پر کلام اپنی کو درباب قرآن کی بدرستی کہ حروف اور اصوات اور رقم
لکھی گئی ہین ازلی اور قدیم ہین اور کہا ہی شارح مقاصد نی کہ حنابلہ اور حشویہ کہتی
ہین بدرستیکہ یہہ آوازین اور حروف ساتھہ پیدرپی ہونیکی اور ترتیب بعضونکی
اوپر بعضونکی اور ہونا حرف دوم کا ہر کلمہ سی بعد حرف اول مقدم کی ثابت تہی بیچ
ازل کی اور قائم [illegible] ذات باری تعالی ہین اور تحقیق جو سنا جاتا ہی آواز قاری یونسی اد
[illegible] ہی [illegible] قرآن سی نفس کلام خدا ہی قدیم اور کفایت کرتا ہی از
[illegible] اوپر جہل [illegible] کی وہ کلام کہ نقل کیا ہی بعضونی [illegible] کہ جلد [illegible]

خلاف بہی قدیم ہی اور بعضون نی کہاہی کہ وہ جسم کہ جس سی لکہا جاتاہی قرآن
پس منظم اور آراستہ ہوتی ہین حروف اور رقوم وہ بعینہ کلام اللہ تعالی ہی او
تحقیق ہوگیا قدیم بعد اسکی کہ حادث تہا اور اگر کوئی کہی کہ اشاعرہ اسکی قائل نہین
ہین بلکہ کہتی ہین کہ ایک چیز کلام نفسی ہی کہ قائم بذات الٰہی ہی پس اون پر الزام
حنابلہ وغیرہ ہیو کا جواب ہین اسکی کہا جاتاہی کہ نی الواقع مثل حنابلہ کی بظاہر قول
سخیف یعنی بد قائل نہین ہین لیکن بعد تامل کی معلوم ہوتاہی کہ قول انکا بہی خالی
از سخافت نہین ہی اولا اس جہت سی در صورت تغایر صفت تکلم کی اور قدیم ہو
احتیاج بطرف غیر لازم آتی ہی اور قباحت اسکی صاحبان عقول کا مد پر مخفی نہین
ہی اور قدیم ہونا غیر خدا کا منافات رکہتاہی ساتہہ قول حق تعالی کی کان اللہ
ولم تکن معہ شیء یعنی تہا خدا اور نہ تہی ساتہہ اوسکی کوئی شی اور ثانیا اس
جہت سی کہ منشا قائل ہونا اس قول کا اشاعرہ کو یہہ ہی کہ وہ سمجہی ہین کہ صادق ہی
مشتق مین قیام مبدأ کا ضرور ہی مثل اسکی کہ عالم اوسکو کہتی ہین کہ جسمین علم قائم
ہو اسیطرح سی متکلم اوسکو کہتی ہین کہ جسمین کلام قائم ہو حال آنکہ یہہ قاعدہ کلیہ
نہین ہی اسواسطی کہ دہقان اوسکو کہتی ہین کہ دہن یعنی روغن [illegible] حداد
آہنگر کو کہتی ہین پس صادق آئی مشتق مین دہقان اور حداد [illegible] قیام مبدأ کا
ضرور نہین ہی یعنی روغن اور آہن ہمیشہ اون دونوں کی ساتہہ نہین رہتاہی
فعال لما یرید یعنی موت دی یعنی اوسکو [illegible] او [illegible]
کی کہ جبرئیل نی ہونکا تہا او [illegible] ولو شاء اللہ یعنی اگر [illegible] خدا چاہتا [illegible]

ساتہہ اکراہ واجبار کی تو نہ اختلاف کرتی وہ لوگ کہ جو بعد اونہین انبیا کی تہی پس از
اوس چیز کی کہ آئین اونکو نشانیان روشن ولکن اللہ یفعل ما یرید یعنی محققین علمای
امامیہ سی مثل محقق طوسی وغیرہ کی قائل ہوئی ہین کہ ارادہ حق تعالی کا عین علم
با صلح ہی یعنی علم اس بات کا کہ فلان چیز وقتی از اوقات معین مین ہونا اوسکا
صلاح ہی اور اس علم کا نام ارادہ ہی اور شبہہ نہین ہی کہ ارادہ باین معنی
قدیم ہی اور عین ذات حق تعالی ہی مثل سائر صفات ذات کی نہ کہ صفات
فعل کی مانند خلق وغیرہ کی اور ہرگاہ وہ کہا بعضی علماؤن نی کہ مقصود اوس شارع
کو امتحان کرنا خدا کا ہی سب وقتون مین تمام جہتون سی تاکہ نزدیک کری بندون کو
بطاعت اور دور کری معصیت سی اور باقی رہی خوبی وعاقبت کی اور صدقہ
دینی کی اور صلہ رحمی کی اور در صورت قدیم ہونی ارادہ کی توہم ہوتاہی کہ بندونکو
دخل طاعت اور معصیت مین اور داخل ہونی بہشت اور دوزخ مین ہاتہ اونکی ہشیاری
واسطی ضرور ہونی مراد حق تعالی کی موافق ارادہ کی اور ارادہ مین تغیر وتبدل
ممکن نہین ہی اور بجہت قدیم ہونی ارادہ کی اور ایضا توہم ہوتاہی کہ در صورت
قدیم ارادہ واکثر آیات اور حدیث انبیا اور اوصیا [illegible] لازم آتاہی اس بات سی
کہ اون آیات اور احادیث سی معلوم ہوتاہی کہ ارادہ [illegible] تعالی حادث ہوتاہی
بحسب مصالح او [illegible] مفاسد کی لہذا اونہون نی معنی ارادہ کا [illegible] بیان مین کلام
مطابق [illegible] اون آیات مین سی یہہ ہی انما قولنا لشیء اذا اردنا
ان [illegible] لہ کن فیکون حاصل اس آیہ کا یہہ نہین ہی کہنا ہمارا واسطی کسی چیز

جبکہ ارادہ کرتی ہین ہم اوسکو تو کہتی ہین ہم ہو جا پس ہو جاتی ہی اور حق تعالی
فرماتا ہی مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً یعنی
کہ کون ہی وہ شخص کہ بچاوی تمکو خدا سی اگر وہ کری ساتھہ تمہارے برے کا یا ارادہ
کری ساتھہ تمہاری رحمت کا اور حق تعالی فرماتا ہی يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ پس ان آیات سے
معلوم ہوتا ہی کہ ارادہ حق تعالی کا حادث ہی بعد از جملہ اون احادیث سی جو
ہی کہ بیچ کتاب توحید ابن بابویہ علیہ الرحمہ کی مذکور ہی کہ راوی نی ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی سوال کیا کہ ہمیشہ خدا مرید ہی یعنی ارادہ کرنی والا ہی حضرت نی فرمایا کہ مرید
نہین ہوتا ہی مگر یہہ کہ مراد اوسکی ساتھہ ہو بلکہ ہمیشہ عالم اور قادر ہی اور روایت کے
ہی صفوان ابن یحیی نی کہ سوال کیا مینی ابو الحسن علیہ السلام سی ارادہ خدا کی کیا معنی
ہین اور ارادہ مخلوق کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ ارادہ مخلوق کا قصد ہی اور
وہ چیز ہی کہ ظاہر ہوتا ہی بعد اوسکی مقصود واسطی اوسکی اور ارادہ خدا کا حادث کرنا ہے
بتحقیق اور ایضا امامیہ قائل ہین کہ ارادہ حق تعالی کا سبب چیز کو لاحق نہین ہوتی مثل
کفر کا فر کی یا ظلم کی یا اور بد ان کی بخلاف اشاعرہ کی کہ قائل ہوتی ہین کہ ارادہ
حق تعالی کا سب اش[illegible]ـلق ہوتا ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ آیات اس
بابمین مختلف وا[illegible]ی ہین چند آیتین موافق مذہب امامیہ کی ہین اور چند آیتین
موافق مذہب [illegible]ی چنانچہ موئیدات مذہب امامیہ کی یہہ آیتین ہین كُلُّ ذَٰلِكَ
كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا حاصل اسکا یہہ ہی کہ کل وہ [illegible]
اوسکی نزدیک رب تیری کی مکروہ ہی اور کراہت ضد [illegible] کی ہی [illegible]

فرماتا ہی وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ یعنی خدا دوست نہین رکھتا ہی فساد کو اور حق تعالی
فرماتا ہی لَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ یعنی نہین راضی ہی واسطی بندو ونکی کفر کو اور حق تعالے
فرماتا ہی کہ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ارادہ کرتا ہی خدا
ظلم کو واسطی بندو ونکی اور اس قبیل بہت آیتین ہین کہ ذکر اونکا موجب طوال ہی اور موئیدات
مخالفین سی یہہ آیتین ہین مَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا حاصل یہہ ہے
کہ جس شخص کو چاہی خدا فتنہ اوسکی کو پس نہین مالک ہوتا خدا سی کسی چیز کا اور حق تعالے
فرماتا ہی مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ جس شخص کو چاہی خدا گمراہ کرتا ہی اوسکو اور حق تعالے
فرماتا ہی إِنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ یعنی خدا حائل ہوتا ہی انسان مین یہہ آیتین ظاہر
اونکی مذہب کی تائید کرتی ہین پس اگر کوئی کہی کہ تاویل کرنا مردمان احد المذہبین
کا آیات مخالفہ مذہب اپنی کو ممکن ہی پس قول فیصل حق و باطل مین اور تمیز ان
دونون مین چاہتی تا اینکہ تاویل امامیہ کا بجا اور اولی ہو اور تاویل اشاعرہ کا
اور بیجا ہو والا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی [illegible] اسکا اسطرح سی دیا چاہئی کہ تمیز حق
و باطل مین عقل ہوتی ہی اور یہہ کلیہ ثابت ہی کہ جس چیز کہ ادلہ قاطعہ عقلیہ دلالت کرتی ہین
اوسکو مسلم رکہتی ہین اور آیات مخالفہ کو تاویل کرتی ہین اور بجملہ ادلہ کہ یہہ اشاعرہ ولا
کو ممکن نہین ہی اسواسطی کہ وہ عقل سی دست بردار ہوتی ہین اور [illegible] ہین کہ حسن اور قبح
کسی چیز کا ع[illegible] نہین ہوتا ہی الحال اول قاطعہ عقلیہ ا[illegible] مین جسنا چاہئی
کہ [illegible] بعد لحاظ [illegible] حق تعالی نی کفر کا فر کا [illegible] یا ہو اور حالانکہ اوسکو حکم
[illegible]ن کری پس سبحانیکہ ثانی خدا کا [illegible] ہی اسواسطی کہ حق تعالی جانتا ہے

کہ ساتھ ارادہ اپنی کی کفر کو کافر مین خلق کرتا ہون پس امر کرنا ایمان کا اسوقت کہ
محض عبث اور بیفایدہ ہی پس اس دلیل سی معلوم ہوا کہ مذہب اشاعرہ کا کہ جو قایل
ہین کہ کفر اور شر بارادہ خدا ہوتی ہین باطل ہی اور ہر گاہ کہ اس دلیل سی مذہب
اونکا باطل ہوا حقیت مذہب امامیہ کی اس قول مین ثابت ہوئی کہ ارادہ حق تعالی کا
سب چیزون کو لاحق نہین ہوتا اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر کافر کا مراد حق تعالی
ہو پس چاہئی کافر بنا بر کفر اپنی کی قابل ثواب ہو اس واسطی کہ کفر کو کافر اس صورت
مین موافق ارادہ خدا کی بجا لایا ہی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر بارادہ خدا ہو
پس قضا و قدر خدا کی ہوگا اور راضی ہونا بقضای حق تعالی کی واجب ہی اور ثابت
ہوا ہی کہ راضی ہونا بکفر کفر ہی پس لازم آتا ہی راضی ہونا کفر پر ایک وقت مین
اور یہہ اجتماع نقیضین ہی چوتھی دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر کافر مراد خدا ہو ایمان لانا اونکا
محال ہوا اسواسطی کہ لابد ہی اس صورت مین کہ مراد خدا واقع ہو پس تکلیف کرنا
بایمان اسوقت مین اونکو تکلیف بمحال ہی اور پانچوین دلیل آیتین اور حدیثین
ہین کہ جو مذکور ہوئین پس [illegible] اوصاف ملاحظہ کیا چاہئی یہہ بہتر ہی کہ ان دلایل
مذکورہ اور اون آ[illegible] کو کہ دلالت اوپر عدم تعلق ارادہ حق کی ساتھ کفر و شر
کی رکھتی ہین د[illegible]ویز اپنا کری اور اون آیتون کو کہ جن سی عموم تعلق ارادہ حق
تعالی معلوم ہوتا ہی تاویل کری یا یہہ بہتر ہی کہ آیات عموم تعلق ارادہ خدا کو دستاویز
اپنا کری اور اون ادلہ قطعیہ عقلیہ کو اور اون آیتون کو کہ [illegible] مذہب اونکی ہین پس
پشت پھینکی اور تاویل کری [illegible] ہمیشہ [illegible] وہ شخص کہ [illegible] صاحب عقل کامل اور فہم شامل

ہوگی

رکھتا ہو [illegible] کرتا ہی الحمد للہ کہ نہایت حق امامیہ مین مصداق اس آیہ کا زیبا اور بجا ہی
فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اس آیہ کی یہہ ہین پس بشارت دی
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اون لوگونکو کہ سنتی ہین قول کو پس پیروی کرتی ہین احسن قول
کو یہہ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کی ہی اونکو خدا نی اور یہہ وہ لوگ ہین کہ وہی صاحبان
عقل ہین اسواسطی کہ دونون قول مین امامیہ نی احسن قولکو اختیار کیا ہی کہ تعلق ارادہ
حق تعالی کفر اور شر کو نہین ہوتا اور حق اشاعرہ مین مصداق اس آیت کا
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا نہایت زیبا ہی اور معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ مانند گدھی کی
کہ لادی جاتی ہین ساتھ کتابین بزرگی اور تاویل ان آیتون کہ جو خلاف مذہب امامیہ کی
اسطرحسی ممکن ہی پس لفظ فتنہ کی کہ آیہ اول مین ہی معنی اوسکی عذاب کی ہین
چنانچہ حسن بصری اور قتادہ سی یہہ منقول ہی اور اسی معنو نکو بھی جبائی نی اختیار
کیا ہی اور قرینہ اسکا یہہ ہی کہ حق تعالی نی [illegible] قول اپنی مین فتنہ سی عذاب مراد
لیا ہی مثل قول حق تعالی کی ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ [illegible] چکھو تم عذاب اپنی کو اور
تاویل مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ کی یہہ ہی کہ ہر گاہ [illegible] اختیار کفر و معصیت کی کرے
خدا الطاف اپنی کو باز رکھتا ہی پس گویا کہ باز رکھتا ہی الطاف کا گمراہ کرنا
ہی اور تاویل إِنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ یہہ ہو [illegible] نی کہا ہے
کہ مراد اس سے [illegible] کہ حق تعالی حایل ہوتا ہی درمیان مرد کی اور دل اسکی
کی [illegible] وقت کی کہ ہر گاہ [illegible] فائدہ نہین ہوتی

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ یَأْتِیَ

اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو دو تم ہم نے جو تمکو روزی دی ہے اوس میں سے پہلے اس سے کہ آوے

یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ

وہ دن کہ نہیں ہی خرید و فروخت بیچ اوس کی اور دوستی اور نہ شفاعت اور کفار

هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ لَا تَأْخُذُهُ

وہی ظلم کرنے والے ہیں خدا ایسا ہی کہ نہیں ہی کوئی خدا مگر وہی کہ زندہ ہی اور قائم تدبیر خلق نہیں پکڑتی اوسکو

سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ مَنْ

غنودگی اور نہ خواب واسطے اوسکے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی کون ہے

ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ أَیْدِیهِمْ

وہ شخص کہ شفاعت کرے نزدیک اوسکے واسطے گنہگار کی مگر ساتھ اجازت اوسکی کے جانتا ہے خدا جو کچھ کہ آگے اونکے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیطُونَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

اور جو چیز کہ پیچھے اونکے ہی اور نہیں احاطہ کر سکتے ہیں لوگ ساتھ کسی چیز کی علم اوسکی سی مگر ساتھ اوس کی کہ چاہے

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا یَئُودُهُ حِفْظُهُمَا

گھیر لیا ہی کرسی اوسکی نے آسمانوں کو اور زمین کو اور نہیں دشوار ہی اوسکو نگاہ رکھنا ان دونوں کا

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ فِی الدِّینِ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ

اور وہی ہے بلند بزرگ ہی نہیں اجبار ہی بیچ دین کی تحقیق ظاہر ہی راہ راست

مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

راہ کج سی پس جو شخص کہ منکر ہووے طاغوت یعنی غیر خدا کی اور ایمان لاوے ساتھ خدا کی پس تحقیق کہ پکڑا اوس نے

آیۃ الکرسی

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیعٌ عَلِیمٌ ۝

ساتھ رسی مستحکم کی نہیں ہی انقطاع واسطی اوسکی اور خدا سننے والا ہی دانا ہی

اللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِینَ آمَنُوا یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّورِ

خدا یار ہی اون لوگوں کا کہ ایمان لائے ہیں نکالتا ہی خالق اونکو تاریکیوں سے طرف روشنی کی

وَالَّذِینَ كَفَرُوا أَوْلِیَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ یُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے دوستدار اونکے بت اور شیاطین ہیں نکالتے اونکو روشنی سے

إِلَی الظُّلُمَاتِ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِیهَا خَالِدُونَ ۝

طرف تاریکی کی اس کفر کی یہ ملازمان آتش دوزخ کی ہیں بیچ اوسکی ہمیشہ رہنے والے ہیں

ع

قولہ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو یعنی خدا اوس کی پرستش کے ہی کہ نہیں کوئی خدا مگر وہی کہ زندہ ہی قائم اصل اللّٰہ
کی الٰہ ہی جسطرح اصل ناس کی اناس ہی پس دور کیا گیا ہمزہ اور عوض اوسکی
الف لام تعریف کا ملایا گیا اور الٰہ اسم ہی اجناس سی کہ واقع ہے ہر معبود حق اور
باطل پر لیکن لفظ اللّٰہ کی مخصوص ہے خدا برحق سی اور غیر خدا کی اس لفظ کو بول نہیں
سکتی اور یہ اسم ذات باری ہی اسواسطی کہ یہ موصوف ہوتا ہی اور صفت واقع
نہیں ہوتی مثل اسکی کہ کہا جاتا ہی اللّٰہ واحد صمد یعنی اللّٰہ ایسا ہی کہ واحد ہی
بے نیاز ہی اور نہیں کہا جاتا ہی الواحد اللّٰہ یعنی واحد ایسا ہی کہ اللّٰہ ہی اور سوائے
اگر لفظ اللّٰہ ہی صفت واقع ہو پس موصوف کوئی باقی نہیں [illegible] تکمیل اصل آیہ
سی [illegible] حق تعالیٰ کی معلوم ہوتی ہی اگر کوئی کہی کہ جو شخص کہ منکر
وحدانیت کا [illegible] کو مسلم نہ کہیگا اس جہت سی کہ وہ الٰہی قائل بثبوت [illegible]

چرجانی اینکہ قائل قرآن ہو جواب مین اوسکی کہا جایگا کہ یہہ مسلم ہی لیکن غرض ہماری
یہہ ہی کہ عقل اور نقل ایک دوسری کی تائید کرتی ہی دلیل نقل تو یہہ آیہ ہی کہ جو اوپر مذکور
ہوئی اور دلیل عقل کہ مسکت خصم ہی یہہ ہی کہ اگر فرض کیے جاوین کہ دو خدا ہین اور
من جمیع الوجوہ یکسان ہین اور باہم مشورہ و انتظام امور دین و دنیا کرتی ہین اور
بایکدیگر رشک اور حسد نہین کرتی ہین پس اس وقت مین ہم مدعی سی پوچھین گے
کہ مثلاً جس وقت کہ ایک خدا نے آفتاب کو بوقت صبح برآمد کیا اور بلند ہونے لگا آیا
دوسرے کو طاقت اور قدرت ہی کہ آفتاب کو نکلنے دے اور بلند ہونے دے اگرچہ
کرتی وہ دونو مشورہ ہین لیکن اوکی قوت کو ہم پوچھتی ہین پس اگر مدعی کہی کہ طاقت
منع کی ہی پس اس صورت مین خدائی اول عاجز ہوتا ہی اور عجز شایان خدا کی
نہین ہی اور اگر اوسکو طاقت منع کی نہین ہی تو یہہ عاجز ٹھہرتا ہی پس شایان خدائی کے
کی نہ ہا اور اگر دونو کا مطلب بر نہ آیا دونو عاجز ہوئی شایان خدائی دونو نہی
پس اس سی معلوم ہوا کہ خدا ایک ہی اور ہر گاہ کہ عقل سی ثابت ہوا کہ خدا واحد ہے
پس معترض سی کہا جایگا کہ ہمارے [illegible] شرع مین ہی وہ چیز وارد ہی کہ جو موافق عقل
کی ہی اور عقلا نے حی ہونے [illegible] تعالی پر اتفاق کیا ہی لیکن معنی حیات مین جمہور نے
اختلاف کیا ہی متکلمین [illegible] کیا ہین کہ حیات ایسی صفت ہی کہ جس کی نسبت کرنا علم
اور قدرت کا [illegible] ہی اور اشاعرہ کہتی ہین کہ حیات ایک صفت ہی وراء صفت
قدرت اور علم کی بلکہ [illegible] زائد ہی کہ بسبب اوسکی ذات حق تعالی کو قدرت اور
علم متصف ہوتا ہی نہ کہ جمادات [illegible] رہ کی ذات اسواسطی کہ در صورت عدم اوس

صفت

صفت کی اگر حق تعالی حی ہووی تو چاہیی کہ جمادات وغیرہ بہی متصف بحیات
ہون والا مخصص ہونا بعضی کا بعضی سی بدون مخصص لازم آتا ہی اور ضعف
اسکا مخفی نہین ہی لیکن اولاً پس اس جہت سی کہ بنا اس دلیل کی اسپر ہی کہ
ذاتین فی حد ذاتہ برابر ہون اور حال آنکہ یہہ ممنوع ہی اسواسطی کہ ذات حق تعالے
کی مخالف سب ذاتون سی ہی اور ثانیاً اس جہت سی کہ در صورت ہونی صفت
حیاتکی بہی اعتراض لازم آتا ہی اسواسطی کہ ہونا اس صفت کا حق تعالی مین نہ کہ
جمادات مین آیا محتاج مخصص کا ہی یا نہین شق اول پر ہونی مخصص کی واسطی
اور مخصص چاہیی اور اسیطرح سی الی غیر النہایہ تسلسل لازم آتا ہی اور پر شق ثانی کے
کی مخصص ہونا ذات حق تعالی کا نہ کہ اور جمادات کا بدون مخصص لازم آتا ہی پس
جو جواب کہ اشاعرہ اسکا دینگی ہم بہی وہی دینگی خلاصہ اس چیز کا کہ اعتقاد
کرنا جسکا واجب ہی یہہ ہی کہ خدا حی [illegible] یا معنی کہ ذات اوسکی ایسی ہی کہ علم
اور تدبیر کیا بدون زیادتی مبدء حیات [illegible] علم اور قدرت کی اور معنی قیوم کے
یہہ ہین یعنی قائم بتدبیر اور نگہبان خلق ہی حدیث صحیح مین وارد کہ حی و قیوم
بہترین نامہای خدا سی ہین اسی واسطی روایت صحیح [illegible] ہی کہ اکثر دعا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ تہی یا حی یا قیوم اور خبر مین وارد ہی [illegible] اسم واقع
بلیات مین اور اصل قیوم کی قیووم تہی بروزن فیعول [illegible] پس جس وقت کہ
یا اور واو جمع ہوئی [illegible] اول انکا ساکن ہو تو اوس [illegible] واو کو یا سی بدل کرتی ہین
اور یا کو یا [illegible] مین ادغام [illegible] تی ہین قولہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یعنی نہین لیتی

ہی نہ کچھ غنودگی کہ مقدمہ خواب کا ہی اور نہ خواب کہ باطل کرنی والا حواس کا ہی
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہی کہ قوم موسی نی کہا موسی سی کہ
خدا بہی خواب کرتا ہی موسی نی عرض کی کہ بار خدایا تو آگاہ ہی گفتار اس قوم سی
خطاب آیا کہ مجکو اے موسی آگاہ کرتی ہین ہم ایک شبانہ روز تو نہ سوے موسی امر الٰہی بجا
کو بجا لائی بعد اسکی حق تعالی نی ایک فرشتہ کو نازل کیا دو شیشہ باریک کی ہمراہ اوس
اوس فرشتہ نی کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ آجکی شب ان دو شیشوں کو ہاتہ میں نگاہ
رکہہ تا اینکہ صبح ہو موسی نی بحکم الٰہی اون شیشوں کو ہاتہ میں رکہا او اپنی تئین ضبط
کرتی تہی تا سو نجاتین آخر الامر خواب نی غلبہ کیا اور ہاتہ سی شیشی چہوٹ پڑی اور
بلکہ بکر ضرب کہا کر ٹوٹ گئی فی الحال جبرئیل نازل ہوئی اور کہا حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ تو خواب میں دو شیشہ نگاہ نہ رکہہ سکا اگر میں سو جاؤن تو آسمان اور زمین کو
کون نگاہ میں رکہی کا لہذا یہہ آیہ نازل ہوئی تا شبہہ اس امر کا کسی کی دل میں نہ
گذری وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ اور لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ کی یہہ معنی
ہین واسطی اوسی کی ہی ملک اور ہیچ اری کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور واسطی اسکی
تصرف ہی بیچ اون دونون کی جسطرح سی کہ چاہی اور لفظ مَنْ کی مَنْ ذَا الَّذِي
يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ مین استفہام انکاری ہی یعنی نہین شفاعت کرتا
روز قیامت میں کوئی واسطی کسی کی مگر باذن خدا اور يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ مین کئی وجہین کہی ہین ایک یہہ ہی یعلم ما بین ایدیہم
سی مراد وہ چیزین کہ گذر گئی دنیا مین اور ما خلفہم سی مراد آخرت ہی یہہ وجہ

سدی کی اور مجاہد سی منقول ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد یعلم ما بین ایدیہم
سی وہ غائب چیزین مین کہ قبل اوس شخص کی ہوتی ہین اور ما خلفہم سی وہ
چیزین مین کہ بعد اوسکی ہونگی اور یہہ وجہ ابن جریج سی منقول ہی اور تیسری وجہ
یہہ ہی کہ ما بین ایدیہم سی وہ چیز مراد ہی کہ ابہی نہین ہوئی بلکہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور
ما خلفہم سی وہ مراد ہی کہ زمانہ ماضی مین ہو چکی ہین اور یہہ وجہ ضحاک سی ہی وقولہ
وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ اور آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ علم صفات خدا سی ہی
پس اگر کہی کوئی کہ اضافت علم کی طرف خدا کی تغایر کو چاہتی ہی اسواسطی کہ مضاف
اور مضاف الیہ مین تغایر ضروری ہی پس معنی آیہ کی بنا بر مذہب اشاعرہ کی درست ہی
مین کہ وہ صفات حق تعالی کو غیر ذات سمجہتی ہین بخلاف مذہب امامیہ کی کہ وہ عینیت
صفات کی قائل ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ تغایر مضاف اور مضاف الیہ مین مسلم لیکن
تغایر سی مفہوم مین مراد ہی اور مفہوم علم اور مفہوم ذات باری مین یقینا تغایر ہی پس
اضافت کی واسطی تغایر کفایت کرتا ہی اور اگر یہہ تغایر کفایت نکری پس چاہی کہ
اضافت وجود کی طرف ذات باری کی درست نہو اسواسطی کہ وجود بنا بر مذہب ابو
الحسن اشعری کی عین حقیقت موجود ہی پس جو جواب اسکا اشاعرہ دینگی ہمارا بہی
جواب ہی اور دلیل امامیہ کی اختیار کرنی عینیت صفات پر یہہ ہی کہ اگر صفات حقیقی
غیر ذات ہون پس اس صورت مین استفسار کیا جا سکتا قائل اوسکی سی کہ وہ صفتین
ہونی اپنی مین محتاج غیر خدا مین کہ نہین اگر کہو کہ ہونی اپنی مین غیر کی محتاج ہین یعنی ہر گاہ
کہ وہ غیر اون صفتون کو پیدا کری اوسوقت ذات خدا مین پائی جائین اس صورت مین

اندر محتاج غیر کا ہوا ہر گاہ کہ وہ عالم کردی تو یہہ عالم ہوا اور اسیطرحسی اور
صفتوں مین بہی اور اگر یہہ کہی کہ وہ صفتین اپنی پیدا ہونی مین خدا کی محتاج ہین تو ہم کہینگی
ہر گاہ کہ خدا پیدا کرے اوسوقت ذات خدا مین پائی جائین پس اسوقت مین کہا
جائیگا کہ خدا فاعل بالایجاب ہی اون صفتون کا مثل آتش کی کہ جلانی اپنی مین
فاعل بالایجاب ہی کہ اوس سی جلانا چہوٹ نہین سکتا اور اس صورت مین
نقص خدا لازم آتا ہی یا خدا فاعل بالاختیار اون صفتونکا ہی پس اس
صورت مین اشاعرہ قدیم ہونی صفات سی دست بردار ہون اس واسطی کہ صفات
اسوقت مین حادث ہوتی ہین اور اگر وہ صفتیں نہ محتاج خدا کی ہون اور نہ غیر خدا کے
ہونی اپنی مین تعدد واجب الوجود کا یا قدما ونکا لازم آتا ہی اس صورت مین اشاعرہ
کو چاہئی کہ توحید حق تعالی سی دست بردار ہون اور یا اس ایت سی و حدیث سی دست بردار ہون
کان اللہ و لم یکن معہ شئ لیکن اس صورت مین تا سی یعنی پیروی خلیفہ ثانی کی سی
ہی حسبنا کتاب اللہ سی باز رہنی مین بخلاف [illegible] ب امامیہ کی کہ کوئی اعتراض اونپر
لازم نہین آتا ہی اور اگر کوئی کہی کہ اشا[illegible]ین سی کہ فاعل بالایجاب ہونا خدا کا
اپنی صفات کمال مین نقص نہین [illegible] نقص ہی تو اون صفتون کا کہ صفت کمال نہو
پس جواب اس کا یہہ ہی کہ [illegible] سلم نہین رکہتی مین اور عہدہ مین اثبات اسکا
تمہاری اسواسطی کہ تم مدعی ہو کہ صفات غیر ذات خدا مین پس مدعی کی واسطی چاہئی
کہ استدلال اور شاہد لائی نہ منکر کو اور علاوہ اسپر یہہ ہی کہ شارح مقاصد کا کل
دفاعت سی بہی [illegible] کہا ہی کہ فاعل جب ہونا نقص ہی خواہ صفات کمال خواہ

غیر صفات کمال مین جو [illegible] وسع کرسیہ السموات اس آیت مین چند [illegible] ہین
ایک اون مین سی یہہ ہی وسع علمہ السموات والارض یعنی احاطہ کی ہی علم اوسکا آسمانو
اور زمین کو یہہ ابن عباس اور مجاہد سی مروی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد
کرسی عرش ہی اور کرسی کو کرسی اسواسطی کہتی ہین جہت ترکیب بعضی کی اوپر بعضی
کی اور تیسرا یہہ ہی کہ مراد کرسی سی تسلط اور قدرت ہی یعنی قدرت اوسکی احاطہ
کئی ہی آسمانو کو اور زمین کو اور چوتہا قول یہہ ہی کہ کرسی ایک تخت ہی نیچی عرش
کی اور عطائی روایت کی ہی کہ تمام آسمان اور زمین بہ نسبت کرسی کی مثل حلقہ
کی ہی صحرا مین اور اسیطرح کرسی نسبت عرش کی یعنی بہ نسبت عرش کی کرسی
چہوٹی ہی اور روایت کی اصبغ بن نباتہ نی بدرستیکہ علی علیہ السلام نی فرمایا
کہ آسمانہا اور زمین اور جو چیز کہ بیچ اون دونوکی ہی مخلوقات سی بیچ شکم کرسی
کی ہی اور واسطی کرسی کی چار فرشتہ پیدا ہوئی ہین کہ اوسکو اوٹہاتی ہین
باذن خدا کی ایک فرشتہ اون مین سی [illegible] ت بصورت انسان کی ہی اور وہ
بزرگترین صورتہا ہی نزدیک خدا کی ہی اور دعا اور تضرع کرتا ہی طرف خدا کی اور
طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی بنی آدم کی اور دوسرا فرشتہ مشابہ
صورت گاو نر کی ہی اور وہ سردار بہایم کا ہی کہ وہ دعا اور تضرع کرتا ہی طرف
خدا کی اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق بہایم کو اور تیسرا فرشتہ مشابہ
صورت نسر کی ہی اور وہ سردار پرندونکا ہی دعا اور تضرع کرتا ہی طرف خدا کے
اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی تمام پرندونکی اور فرشتہ چوتہا

مشابہ صورت اسد کی ہی کہ وہ ہمیشہ دردمند و گناہی دعا اور تضرع کرتا ہی طرف حق کی
اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی تمام فرزند و نکی اور آنحضرت نی فرمایا
ہی نہ تہا اون سب صورتون بہتر کا فرشتہ یہانتک کہ ایک قوم نی بنی اسرائیل سی
عبادت کو سالہ کی کی اوسوقت پست ہو گیا وہ فرشتہ واسطی حیا اس امر کی کہ بندون
نی عبادت کی اوس چیز کی کہ مشابہ صورت اوس فرشتہ کی تہی اور خوفناک تہا
ہی عذاب خدا سی اور نہین شاق ہی حق تعالی پر نگاہ رکہنا اسمانون اور زمین کا
قولہ وھو العلی العظیم یعنی وہی حق تعالی بلند ہی ضد اور مثل سی اور نشان نقصان
نقص سی اور بعضون نی کہا ہی کہ بلند ہی از روئی قدرت اور قہر کی اور جلال
اور بزرگی اور عظیم ہی شان اوسکی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی
ہی کہ جو شخص ان دو آیتون کو وقت شب پڑہی حق تعالی اوسکو سب بلاؤن سی اور
آفتون سی نگاہ رکہتا ہی صبح تک اور صبح کو پڑہی تو محفوظ رہتا ہی شب تک اور
وہ دو آیتین یہ ہین ایک آیۃ الکرسی اور دوسری اول سورہ حم مومن سی والیہ
المصیر تک اور اونحضرت سی منقول ہی کہ جس گہر مین آیۃ الکرسی پڑہی جائی
شیاطین تیس دن تک اوس گہر مین داخل نہین ہوتی اور چالیس دن تک
جادو و ساحر کا اثر نہین کرتا ہی مردمان اوس گہر کو اور اون حضرت سی
منقول ہی کہ عظیم ترین آیتون کی قرآن مین آیۃ الکرسی ہی جو شخص کہ اسکو تلاوت
کری حق تعالی دو فرشتون کو حکم کرتا ہی کہ نامہ عمل اوسکی مین عملہای نیک لکہو اور
گناہونکو محو کرو تا روز دیگر اوسوقت تک آیۃ الکرسی پڑہی تہی اور جو شخص

کہ بعد نماز فریضہ کی تلاوت کری کوئی چیز مانع نہین ہوتی اوسکو دخول بہشت سی
مگر موت یعنی بعد از موت فی الحال داخل بہشت ہوتا ہی اور اون حضرت نی
فرمایا ہی کہ بہترین سورہای قرآن سورہ بقرہ ہی اور بہترین آیات سورہ بقرہ آیۃ
الکرسی ہی اور جابر انصاری سی منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی پڑہی بعد ہر نماز فریضہ کی درہای ہفت آسمان کشادہ
ہوتی ہین تا اینکہ حق تعالی اوسکو بنظر رحمت کی دیکہتا ہی اور گناہونکو اوس کی
عفو کرتا ہی اور بعد اسکی ایک فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ عملہای نیک اوسکی لکہی اور
کردارہای بد کو محو کرتا ہی تا روز دیگر اوس ساعت کہ آیۃ الکرسی پڑہی تہی اور
جو مومن کہ آیۃ الکرسی پڑہی اور ثواب اوسکا اہل کو بخشی حق تعالی
چالیس قندیلین نور کی قبر ہر مومن مین داخل کرتا ہی اور اگر مشرق سی مغرب تک مومن
ہون قبرین اونکی نور سی بہتر ہی اور قبرین اونکی کشادہ ہوتی ہین اور ہر ایک مومن
کی واسطی ایک درجہ بلند ہوتا ہی اور واسطی پڑہنی والی اوسکی کی ثواب ساٹھ نبی کا
عطا کرتا ہی اور بعد و ہر حرف کی آیۃ الکرسی کی ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہی کہ واسطی
اوسکی تسبیح کرتی ہین قیامت تک اور حضرت نی فرمایا ہی کہ یہ آیہ عظیم ترین آیات
قرآن کا ہی اور واسطی اوسکی ایک زبان ہی کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرتی ہی نزدیک
عرش کی باز اون حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی پڑہی بعد ہر فریضہ
کی حق تعالی بذات خود متوجہ قبض روح اوسکی کی ہوتا ہی ثواب ملتا ہی جہاد کا ہمراہ پیغمبر و
راہ خدا مین اور مرتبہ شہادتکا عبد اللہ مسعود نی نقل کیا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ

والہ نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی عظیم ہے مخلوقات سے امام جعفر صادق علیہ السلام
اے آباے کرام اپنے سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا
کہ جس گاہ آیۃ الکرسی نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ایک
آیۃ نازل ہوئی ہے گنج عرش سے اور ہر بت مشرق اور مغرب میں منہ کے بل گر پڑا اور
ابلیس کو خوف پیدا ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ شب کو حادثہ عظیم واقع ہوا ہے
پس لازم ہے کہ تمام اطراف عالم کو گشت کرو میں پس تمام ملکوں میں پھرنے
لگا تا بحدیکہ مدینہ میں پہنچا ایک مرد سے پوچھا کہ کل کی شب کو کیا حادثہ ہوا ہے اور کیا
عظیم نازل ہوا ہے کہا اوس شخص نے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمکو
خبر دی ہے کہ آیۃ عظیم کنجہائے عرش خدا سے نازل ہوئی ہے اور ہیبت اوسکی سے
تمام بتہائے عالم گر پڑے کہ ابلیس نزدیک قوم اپنی کے گیا اور اس خبر سے آگاہ
کیا سبکے سب غمگین ہوئے اور بار اون حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی
پڑہے بوقت باہر جانے گہر کی حق تعالی ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے کہ اوسکے واسطے استغفار
اور دعا کرتے ہیں اوسوقت تک گہر میں داخل ہوا اور حق تعالی تنگدستی اور
درویشی کو اوس سے دفع کرتا ہے پھر حضرت فرماتے ہیں کہ پچاس کلمہ آیۃ الکرسی میں ہیں
اور ہر کلمہ میں پچاس برکت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے
کہ جو شخص کہ ایکبار آیۃ الکرسی پڑہے حق تعالی ہزار مکروہ مکارہ آخرت سے دور کرتا ہے
اور ہزار مکروہ مکروہات دنیا سے دور کرتا ہے کہ کمترین مکارہ دنیا درویشی ہے
اور کمترین مکروہات آخرت عذاب قبر ہے اور نیز منقول ہے کہ جو شخص مداومت

کرے

کرے بعد ہر فریضہ کے فقر و درویشی سے امان میں ہوتا ہے اور ساتھ خلائق کے محتاج
نہیں ہوتا اور حق تعالی فضل و کرم اپنے سے مال بسیار عطا کرتا ہے اور روزی
اوسکی فراخ کرتا ہے اور ایسی جگہہ سے روزی پہونچاتا ہے کہ اوسکے خیال میں بہی
نگذرا ہوا اور جو شخص کہ صبح و شام پڑہے شر دزد اور حرامی سے باز رہتا ہے اور عذاب
آتش سے محفوظ رہتا ہے اور مال اور اسباب اوسکا جلنے سے محفوظ رہتا ہے اور خواب
پریشان دیکہنے سے اور خواب میں ڈرنے سے اور سانپ اور بچھو سے اور ضرر جن اور
انسان سے محفوظ رہتا ہے اور اگر آیت الکرسی کو لکہہ کر زراعت میں دفن کرے
آفتوں سے اور نقصان سے محفوظ رہتی ہے اور برکت عظیم اوسمیں پیدا ہوتی ہے اور
اگر دوکان میں رکہے نفع اوسکو زیادہ ہوتا ہے اور اگر رستانہ خانہ میں رکہے ہرگز
دزد اوس گہر میں نہیں جاتا ہے اور اگر آیۃ الکرسی کو بہت پڑہے قبل از موت کے
منزل اپنی کو بہشت میں دیکہتا ہے عبداللہ بن عوف نے روایت کی ہے کہ ایک
شب خواب میں دیکہا میں نے کہ قیامت ظاہر ہوئی ہے اور ہیبت لوگوں پر ظاہر ہوئی ہے
اور خلائق حساب کے واسطے صف باندہے ہوئے کہڑے ہیں مجکو لائے اور موقف عرصات
میں حاضر کیا اور محاسبہ لیکر بہشت میں لائے مجکو قصرہائے بلند اور زمین بہی
دکہلائی کہ حسن و خوبی اوسکا دیکہکر حیران ہوا میں کہا مجہسے کہ درہائے قصر کو شمار
کر ہر گاہ اونکو شمار کیا میں نے پچاس در تھے بعد اوسکے کہا گیا اوسکی شمار کر جوقت شمار کیا
میں نے ایک سو چھتر تہے کہا مجہسے یہ سب واسطے تیرے ہیں اوسوقت میں تعجب کرتا ہوا
خواب سے بیدار ہوا اور شکر خدا کا کیا میں نے اور بعد از صبح نزدیک محمد ابن

کی کیا مین کہ اوسوقت مین تعبیر خواب مین کامل تہی اس خوابکو اوسنی کہا مینی کہ اے
جواب مین کہا کہ ایت الکرسی کو بہت پڑہتا ہی توکہا مینی کہ آرسی تسنی کہین جی ہانا
کہا اس جہت سی معلوم کیا مینی کہ ایۃ الکرسی کی پچاس کلمہ ہین او رایک سو پچاس حرف
مین اور ہر کلمہ او سکو سنا مینی تعجب کیا مینی حفظ اور علم اوکی سی اور مہارت اوسکی
تعبیر خواب اور علم قران مین اسقدر ہی پس مجہی کہا کہ ای عبد اللہ جو شخص کہ
ایۃ الکرسی بہت پڑہی سکرات مرگ اوسپر اسان ہوتی ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ سی
مروی ہی کہ فرمایا علی سردار بشر کی ہین اور سردار عرب کی محمد صلی اللہ علیہ
والہ ہین اور یہہ فخر نہین اور سردار فرس کا سلمان ہی اور سردار روم کا صہیب
اور سردار حبشہ کا بلال ہی اور سردار پہاڑون کا کوہ طور ہی اور سردار
درختونکا سدر ہی اور سردار مہینونکا رجب اور محرم اور صفر ہین اور سردار دنونکا
جمعہ ہی اور سردار کلام کا قران ہی اور سردار قران کا سورہ بقر ہی اور
سردار ایات بقر کا ایۃ الکرسی ہی قولہ لا اکراہ فی الدین اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک
یہہ ہی کہ حق اہل کتاب مین نازل ہوئی ہی کہ جنسی جزیہ لیا جاتا تہا یہہ قول مروی حسن
اور قتادہ اور ضحاک سی ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ جمیع کفار مراد ہین بعدہ منسوخ ہوئی
ساتھہ ایہ جہاد کی یہہ سدی وغیرہ سی منقول ہی اور تیسرا قول یہہ ہی کہ نہ کہو اوس
شخص کو کہ جو داخل ہووین مین بعد حرب کی کہ وہ باکراہ ایمان مین داخل ہوا ہی
اسواسطی کہ جسوقت راضی ہوا بعد حرب کی اور درست ہوا اسلام اوسکا پس نہین ہی وہ
باکراہ ایمان لایا ہو زجاج سی مروی ہی اور چوتہا قول یہہ ہی کہ نازل ہوئی ہی در حق

اون

اونکی دو شخصونکی کہ فرزند ابو الحصین انصاری تہی او ر وہ نصرانی ہوگئی تہی اور
ابو الحصین نی خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین عرض کیا کہ کسیکو بہیجی اونکی طلبکو
اور بعد انی اونکی بہید اور تنبیہ کیجی کہ پہر اسلام لاوین اوسوقت مین یہہ ایہ نازل
ہوئی یہہ ابن عباس وغیرہ سی منقول ہی اور پانچوان قول یہہ ہی کہ دین مین اکراہ
اور اجبار از جانب خدا نہین ہی بلکہ بندہ مختار ہی اسواسطی کہ دین درحقیقت اعتقاد
قلبی سی ہی یعنی دل سی چاہتی کہ ایمان لاوی اور اگر باجبار ایمان لاوی گویا کہ وہ
ایمان درحقیقت نہین لایا جسطرحسی کہ اگر کوئی باجبار کلمہ کفر کہی درحقیقت کفر نہین
اور مراد دین سی وہ دین ہی کہ جس سی راضی ہو خدا کہ وہ بہتر دین ہی ہر چند کہ
چار اقوال سابق بہی محتمل ہین لیکن قول پنجم ونہایت متانت اور مناسبت
مقام کی ہی اولا اس جہت سی کہ قبل اسکی ایہ گذری ولو شاء اللہ ما اقتتلوا و
لکن اللہ یفعل ما یرید اس ایہ سی یہہ مفہوم ہوتا ہی کہ اگر خدا اکراہ اور اجبار چاہتا
تو نہ اختلاف کرتی وہ لوگ لیکن حق تعالی کرتا ہی اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی بحکمت
اور مصلحت اور وہ یہہ ہی کہ لگام اختیار قبضہ قدرت بندون مین دیا ہی اور مضطر
اور ملجا نہین کیا ایمان لانی مین اس جہت سی کہ یہہ منافی حکمت اور مصلحت کی ہی
اور بعد اسکی حقتعالی نی وحدانیت اور قدرت اپنی بیان کی اور بعد اسکی کہا
قولہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پس اس صورت مین معنی لا اکراہ
فی الدین کی مطابق قول پنجم کی نہایت مناسبت رکہتی ہین اور گویا کہ یہ آیتین ایک
سلک مین منتظم ہوتی ہین اور ثانیا اگر یہہ معنی مراد نہ لیجی تو تخصیص یا تقیید لازم

ہی بنابر مذہب اشاعرہ کی اور یہہ خلاف اصل ہی اور ثالثاً اس وجہ سی کہ آیہ
لا اکراہ فی الدین کو تاویل کرنا بدون ضرورت اور دلیل قطعی کی بقول حق تعالی
کی لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه باليمين ولقطعنا منه الوتين
درست نہین اور معلوم ہی بنابر مذہب اشاعرہ کی اس آیہ مین تاویل بہت لازم
آتی ہی بخلاف مذہب امامیہ کی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہر گاہ اشاعرہ قائل
ہین کہ خالق افعال بندونکا خیر او شر سی حق تعالی ہی پس اس صورت مین لامحال
اکراہ اور اجبار لازم آتا ہی حاصل انکہ حق تعالی فرماتا ہی لا اکراہ فی الدین
پس لابد کہ وہ تاویل کرین اس آیہ کو بخلاف امامیہ کی کہ بندونکو فاعل خیر و شر
اپنی افعال کا جانتی ہین پس اس صورت مین تاویل لا اکراہ فی الدین کی مطلقاً
اور اصلا لازم نہین آتی پس اگر کوئی کہی کہ اگرچہ یہہ آیہ بنابر مذہب تمہاری کی تاویل نہین
کی جاتی لیکن مثلا ختم الله علی قلوبهم کی اور اس قبیل اور آیتونکی کہ جنسی خالقیت خدا کے
افعال بندونکی ظاہرہ پر مفہوم ہوتی ہی لابد کہ تم اونکی تاویل کرو پس کہا جائیگا کہ جواب
اسکا تعلیقہ ہی یفعل ما یرید سی معلوم ہوتا ہی مگر باقی رہا یہہ امر کہ اوس مقام مین
دلائل قاطعہ عدم تعلق ارادہ حق تعالی اور کفر اور شرور کی مذکور ہوئی ہین اس
مقام مین دلیل قطعی عقلی اوپر عدم خالقیت حق تعالی کی افعال بندونکو کیا ہی اور جو
منافی ہوئی قول حق تعالی کی والله خالق کل شیء کی پس دلیل یہہ ہی کہ اگر خالق فعل
... حق تعالی ہوجائی کفر کافر بخلق خدا ہوا اس صورت مین باوجود منافی ہونی لا یرضی
لعبادہ الکفر کی سخافت حق تعالی لازم آتی ہی اسو سطی کہ اولا خلق کفر کیا بعد

اوسکی حکم ایمان کیا اور ثانیاً ظلم حق تعالی لازم آتا ہی اسو سطی کہ قتل انبیا اور اوصیا
اور زنا اور لواطہ اور شرب خمر ہر گاہ سب یہہ امور بخلق خدا ہون عذاب کرنا ان چیزون پر
بندونکو ظلم صریح ہی اور حق تعالی فرماتا ہی کہ لیس بظلام للعبید بخلاف مذہب امامیہ
کی کہ کسی طرحسی قباحت لازم نہین آتی ہی اور توضیح اسکی درصورت تمثیل یہہ ہی کہ اگر ایک
حکیم عاقل ہو کہ تا جان اوسکو نفس مذہب امامیہ اور اشاعرہ سی حاصل ہوا ہو کہ
اوسکی پاس کہیجیی کہ ایک بادشاہ ہو کمال قدرت اور شوکت مین اور نہایت
تسلط اور اقتدار مین اور ارادہ اوسکا متعلق ہو کہ امتیاز دیا چاہتی بندگان مطیع
اور بندگان عاصی مین اور وہ بادشاہ بنابر اسکی چند بندونکو سبب تہدید شکر او رسوال
کی کسی سمت کو اپنی ممالک محروسہ سی روانہ کری اور ارشاد کری کہ ہمنی مہلت یکسال
تمکو دی ہی لازم ہی تمکو اس عرصہ مین ہماری دوستونکو نوازش اور دشمنونکو ذلیل
اور مخذول کرنا اور لحاظ علیہ پرورش رکھیو اور اوامر ہماری بجالانا اور مناہی سی
باز رہنا اور زنہار نافرمانی اور سرکشی اور عصیان نکیجیو اور اگر مطابق ہماری کہنی
کی عمل مین لاوگی بانواع انعام اور خلعت فاخرہ سرفراز ہوگی اور اگر نافرمانی
اور سرکشی کروگی ہرچند بنابر اسکی کہ ہماری شان سی خلف وعدہ نہین مہلت یکسال
دینگی بلکہ بواسطہ رسل اور رسایل کی تخویف اور تہدید اور یاد دہی کرینگی ہم
لیکن جسوقت کہ سال تمام ہوگا بانواع عقوبت اور ایذا عذاب مین مبتلا کرینگی ہم
پس یقین ہی کہ وہ حکیم بعد استماع اس حکایت کی لامحالہ کہیگا کہ وہ بادشاہ در
کمال عدالت اور خوبی کی معلوم ہوتا ہی اور بسیط حسن و امن جلال اوسکا ظلم ...

جو ملوث نہین ہوتا ہی اور اگر اوس حکیم عاقل سی یہہ کہی کہ اس باتین کیا فرماتی ہو
کہ ایک بادشاہ ہو کہ شوکت اور اقتدار بیش از بیش رکہتا ہو اور وہ اپنی بندو
ارشاد کری کہ مین تمکو بجمیع وجوہ مجبور رکہتا ہون اور جو افعال کہ بجالاؤ گی سب کا
خالق مین ہون اور جس شخص سی کہ چاہونگا بدون رجحان کی امر خیر جاری کر
کی اصلا اوسکو اوس امر خیر پر قدرت اور اختیار نہین ہی بلکہ وہ محل بیرا ہو گا او
اوسکو بعوض امر خیر کی کہ فاعل اوسکا نہین ہی بانواع انعام سرفراز کرونگا
اور خلعتہای فاخرہ عطا کرونگا اور جسی کہ چاہونگا بدون تقصیر کی بزور او
شرور اور معصیت کو ہاتہہ پر اوسکی جاری کرونگا اور درحقیقت خالق اون
کا مین ہون اور اوسکو بعوض ان امور بد کی بانواع عذاب مبتلا کرونگا اور
سعید امین خود ظالم نہین ہون بلکہ اوس بندہ نی اپنی نفس پر ظلم کیا ہی
وہ حکیم عاقل یقیناً کہی گا کہ یہہ بادشاہ درنہایت ظلم اور جور ہی اور نہایت در
اور کاذب ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی برتر ہی خدا اسی ساتہہ نہایت
بلندی کی اور معنی واللہ خالق کل شیٔ کی یہہ ہین کہ خالق کل شی کا ہی خواہ بواسطہ ہو
اور خواہ بیواسطہ ہو پس خالق افعال بندون کا حق تعالی بواسطہ ہی علاوہ یہہ کہ
بنا بر مذہب اشاعرہ کی بہی عموم خالقیت حق تعالی باقی نہین رہتی اسواسطی کہ صفات
حق تعالی کو قدیم جانتی ہین اور خالق اوسکا حق تعالی کو نہین جانتی اور معنی ختم کی
یہہ ہین کہ حق تعالی الطاف اور توفیقات اپنا کہ جو مومن سی بجا لاتا ہی کافر سی
باز رکہتا ہی کہ پہر توفیق اوسکو رغبت ہونیکی طرف امر خیر کی نہین رہتی تکملہ در

ذکر عدد ویہ قولہ العروۃ الوثقی بارہ حرف مین اکہتر اتین سی جو تن ہوتی ہین نکلی یہ
یہہ عبارت حب امیر المومنین علی البہی صلوات اللہ علیہ اور بینات
اوسکی چارسی ایک ستہہ ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت حب علی ابن ابیطالب
وصی نبی اللہ اور مجموع زبر و بینات کا اکہتر اتہہ سی بیندرہ ہوتی ہین نکلی یہہ
اوسی یہہ عبارت حب النبی و علی و الحسن و الحسین و علی و محمد و جعفر
و موسی و علی و محمد و علی و الحسن و المہدی قولہ الذین امنوا اوس حرف مین زبر اوسکی
نواسی ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت فہؤلاء اقوام یتولون علیا والاولاد
اور بینات اوسکی بالیسی بہتر ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی وہؤلاء
اقوام یحبون آل المصطفی قولہ الطاغوت سات حرف مین زبر اوسکی اکہتر
چارسی ستیالیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی غاصب
حق آل الاحمد وعدو وہم بینات اوسکی تین سی تیس ہوتی ہین نکلی یہی
یہہ عبارت وہی عدو ال العباء واولادہم

وانقطاع

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ
آیا نہین دیکہا تو نی طرف اوس شخص کی کہ مناظرہ کیا ساتہہ ابراہیم کی بیچ پروردگار اوسکی بسبب اسکی کہ دیا تہا اوسکو اللہ نی بادشاہی
إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَ
وقتیکہ کہا ابراہیم نی پروردگار میرا وہ ہی کہ زندہ کرتا ہی اور موت دیتا ہی کہا نمرود نی کہ مین زندہ کرتا ہون اور
أُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
مارتا ہون کہا ابراہیم نی پس بدرستیکہ خدا لاتا ہی سورج کو جانب مشرق سی

فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

پس لاتو اوسکو جانب مغرب سی پس حیران کیا گیا وہ شخص کہ کافر ہوا تہا یعنی نمرود اور خدا ہدایت نہین کرتا

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ

گروہ ستمگارون کو کیا نہین دیکہا ہی تو مثل اوس شخص کی کہ گذرا اوپر قریہ کی حال یہہ کہ وہ گرا تہا

عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا

اوپر چہتون اپنی کی کہا اوس شخص نی کسطرح جی اوٹہاویگا اسکو خدا بعد مرنی اوسکی کی

فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ

پس موت دی اوسکو خدا نی سو برس پہر بعد اوسکی زندہ کیا اوس شخص کو کہا ایک فرشتہ نی کسقدر ٹہیرا تو کہا اوس نی ٹہیرا مین

يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ

ایکدن یا تہوڑا سا دن کہا فرشتہ نی بلکہ ٹہیرا تو سو برس پس دیکہہ تو طرف

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَ

کہانی اپنی کی اور شراب اپنی کی کہ نہین تغیر پایا ہی اور دیکہہ تو طرف گدہی اپنی کی اور

لِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

کرداننی مین ہم تمکو نشانی واسطی لوگون کی اور دیکہہ طرف ہڈیون اوسی گدہی کی کسطرح سی ترکیب دیتی ہین

ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

بعد اوسکی پہناتی ہین ہم اوسکو گوشت پس جس وقت کہ ظاہر ہوا واسطی اوسکی کہا جانتا ہون مین تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے

قَدِيرٌ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ

قادر ہی اور یاد کر جس وقت کہا ابراہیم نی پروردگار میری دکہلا تو مجکو کسطرح سی زندہ کرتا ہی تو مردونکو

قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ

کہا خدا نی کیا نہین ایمان لایا ہی تو کہا ابراہیم نی ہان ایمان لایا ہون اور لیکن تا مطمئن ہو قلب میرا کہا خدا نی پس لی تو

أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ

چار جانورونکو پرندونسی اور جمع کر اونکو طرف اپنی بعد اسکی کر دے ٹکڑی کر کی اوپر ہر کوہ کی

مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ

اونسی ایک جز کو پس بلا اون کو آوین گی تجکو در حالت جلدی کی اور جان تو

ع أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

تحقیق خدا غالب ہی دانا بحکمت ہی

توضیح اِنَّهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ دلیل ہی واسطی حجت ابراہیم کی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ لان اٰتٰه اللّٰهُ الْمُلْكَ یعنی مخاصمت اور منازعت کی نمرود نی ابراہیم سی درباب پرورش کنندہ اوسکی کی کہ مین رب ہون اور یہہ منازعت اسواسطی تہی کہ دیا تہا اوسکو خدا نی ملک اور بادشاہی اور یہہ منازعت اسوقت تہی کہ ابراہیم نی کہا کہ رب میرا پروردگار ہی کہ زندہ کرتا ہی اور موت دیتا ہی کہا نمرود نی کہ مین زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون ایک زندانی کو طلب کیا اور اوسکو آزاد کیا اور کہا کہ زندہ کردیا اور دوسری کو کہ بیگناہ تہا طلب کیا اور قتل کیا اور کہا یہہ مارتا ہی اور کمان اوس مردک کا یہہ تہا کہ زندہ کرنا ساتہہ معاف کرنیکی ہی اور مارنا ساتہہ قتل کی ہی جاہل تہا وہ معنی نہ جانتا تہا کہ مارنا اور زندہ کرنا فعل خدا کا ہی اسواسطی کہ زندہ کرنا اور مارنا سبب خلق حیات اور ممات کی ہی جسم مین اور یہہ دونو افعال بندی کے

نہیں ہیں اور یا نمرود جانتا تہا کہ یہہ افعال خدا سے نہیں ہیں لیکن کیا اوسنے اس بات کو
واسطے الزام ظاہر ہونیکے کہ حضار مجلس جانیں کہ کیا خوب ہی جواب دیا اسنے اور حضرت
ابراہیم کو ممکن تہا کہ جواب اسکا نمرود کو دیتے لیکن معلوم کیا کہ جواب اسکا عوام پر
بخوبی ظاہر نہوگا لہذا او حضرت نے اسکی جواب سے بلکہ اس دلیل سے اعتراض کیا
اور دوسری دلیل کہ روشن تر تہی معرض اظہار میں لائے اور فرمایا بدرستیکہ
خدا آفتابکو مشرق سے طالع کرتا ہے پس لا تو مغرب سے پس مبہوت اور حیران ہوا
وہ شخص کہ کافر ہوا تہا یعنی نمرود کو باز طاقت جواب دینے کی نرہی اور مانند بیہوش
کے خاموش رہا شیخ حق مصنف مدارک کا کہ اہل سنت وجماعت سے ہے ذیل اس آیت
لکہتا ہے کہ یہہ آیہ دلالت رکہتی ہے بطلان مذہب معتزلہ پر درباب اصلح کے اور ہرگاہ
معتزلہ موافق امامیہ کے قایل ہوئے ہیں لہذا توضیح اور تحقیق اس مقام کی بوجہ احسن
جاتی ہے پس مخفی نرہے کہ مذہب امامیہ میں ثابت ہے کہ ہر فعل افعال حق تعالی سے
کمال حکمت اور مصلحت پر مشتمل ہے اگرچہ بعضے مواضع میں عقول بشری دریافت اسکے
سے عاجز ہوا اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ ہرگاہ ثابت ہوا ہے کہ حق تعالی علیم اور
حکیم اور غنی اور قادر تمام ممکنات پر ہے اور جو شخص کہ متصف بایں صفات ہو فعل
عبث یا قبیح اوس سے ممکن نہیں ہے بلکہ جو چیز کہ کمال بہتر اور اصلح ہو اور کوئی مفسدہ
اوسمیں متصور نہو ترک اوسکا اوس جناب سے شایان نہیں ہے اور عقل مستقیم حاکم ہے
کہ عمل میں لانا اصلح کا عموماً ہر شخص کی واسطے نہیں ہے اس جہت سے کہ نکرنا اصلح کا
واسطے اوس شخص کی کہ جو لیاقت اصلح کی رکہتا ہو قبیح ہے اور اسیطرحسے کرنا اصلح کا

اوس شخص کی واسطے لائق خذلان ہو قبیح ہے اور اگر کہے کوئی کہ لڑکا کہ اوسنے تمام عمر بفقر و فاقہ
اور رنج بسر کی ہو اور راحت میں ہمیشہ خدا اوسکو عذاب کرے پس اس صورت میں ہوا نے
رعایت اصلح کی اوسکی حق میں نکی اور یہہ اعتراض اکثروں نے لکہی ہیں جواب اسکا یہہ
کہ ہم کلیۃ عموم اصلح کے قائل نہیں ہیں چنانچہ ذکر کیا ہے کہ اگر بندہ بسبب کفر وغیرہ کے
قابل خذلان ہو اصلح اوسکی حق میں تحسین کرنا اور دوسرا جواب یہہ ہے کہ پیدا کرنا کا
کاہل خدا ہے اور یہہ پیدا کرنا فی نفسہ بہتر اور اصلح ہے اسواسطے کہ ہستی اوسکی سبب
تحصیل ثواب اخروی ہے در حالت صحت نفس اور نہونے موانع دیگر کی پس اگر کا
باختیار خود سعادت دائمی کو اختیار نکرے خلق کرنا اوسکا خدا کو کس وجہ سے خالی از
مصلحت اور بہتری ہوگا اور واسطے تائید اس مذہب کی سوال اور جواب ابو الحسن
اشعری کا اپنی استاد ابو علی جبائی سے ذکر کیا جاتا ہے کہ تا بخوبی حقیقت اسکی ظاہر ہو اور
وہ یہہ ہے کہ ابو الحسن اشعری نے اپنی استاد سے پوچہا کہ کیا فرماتے ہو در حق تین برادر
کہ ایک نے تمام عمر طاعت میں بسر کی دوسرے نے معصیت میں تیسرے نے صغر سن میں
وفات پائی ابو علی جبائی نے کہا کہ اول جنت میں ہوگا دوسرا عذاب دوزخ میں تیسرا
نہ ثواب دیا جائیگا اور نہ عقاب کیا جائیگا بعد اسکی اشعری نے کہا کہ اگر تیسرا کہے کہ مجہے
کس جہت سے حیات ندی کہ میں عمل صالح کرتا اور داخل بہشت ہوتا کہتا ہے جبائی نے کہ
حق تعالی اوسکو ارشاد کریگا کہ میں جانتا تہا کہ اگر زندہ رہیگا تو فسق اور فساد کریگا
لہذا تجہے حیات ندی پہر کہا کہ اگر دوسرا کہے اوسوقت کہ مجہے کسواسطے صغر سن میں
موت ندی کہ میں دنیا میں گناہ نکرتا اور داخل نار نہوتا پس جبائی کو جواب نہ آیا

اوس روز سی ابوالحسن اشعری مذہب اپنی استاد سی کہ معتزلی تہا دست بردار ہوا او
ہرگاہ کہ یہ اعتراض مذہب امامیہ پر بہی لازم آتا ہی لہذا جناب والد ماجد علیین مکان
نی کتاب عماد الاسلام مین ازطرف جبائی اسطرحسی جواب دیا ہی کہ جبائی کو نزروا ترتہا
کہ کہتا جواب مین کہ حیات دینا تجکو عبث تہا اسواسطی کہ تیری ہونی مین مطلقا اور اصلا
مصلحت نہ واسطی تیری اور نہ واسطی غیر کی تہی لیکن واسطی نفس تیری کی پس اس جہت سی اپنے
کہ مین جانتا تہا کہ تجہسی کفر سرزد ہوگا ولیکن غیر کی واسطی پس اس جہت سی کہ مین
جانتا تہا کہ تجہسی غیر کو فائدہ متصور نہین ہی پس اس مقام مین اگر وہ سائل کہی پس مجھے
کسواسطی صغر سن مین موت نہ دی کہ مین آتش مین مغضوب ہوتا اوسوقت مین حکم تہا
کہ خدا ارشاد کری کہ میری علم مین گذرا تہا کہ تیری صلب سی اولاد صالح پیدا ہوگی باعث
انتظام اکثر امور کا ہوگا تو لیکن ہونا کفر کا تجہسی ہرگاہ کہ باختیار تیری ہوا ہی مجہپر کیا
الزام ہی اور اگر کوئی اعتراض کری کہ بعضی کفار جسمین کہ اوکی ہونی مین کچہ مصلحت
ظاہر نہوئی مثل فرعون وغیرہ کی جواب اسکا اسطرحسی دینگی ہم کہ مصالح معدود
نہین ہین تا کہ تم کہو کہ اسمین کوئی مصلحت پائی نہین گئی بلکہ افراد مصالح کی بیشمار ہین اور
دریافت ہونا مصلحت کا ہمکو مقتضی اسکی نہین ہی کہ اوس امر مین اصلا مصلحت ہووے
بلکہ ہمکو وہ مصلحت نہ ہونا معلوم ہو لیکن اوسمین فی نفسہ کوئی مصلحت ہو اور عقول بشر
دریافت اوسکی سی عاجز ہون اور علاوہ اسکی ممکن ہی کہ شاید مصلحت باقی رکہنی
فرعون مین یہ ہو کہ ہرگاہ اوسنی باختیار خود باوجود ظہور آیات کی کفر اختیار کیا
اس حال پر اوسکو چہوڑ دیا کہ اور طغیان اور سرکشی کری کہ تا بوجہ اکمل عذاب اوسکا

کیا جاتا ہی اور احتمال یہ ہی کہ تا نیک اور بد کا امتحان اوسکی وجود سی ہو کہ کون اوسکی
کہنی پر عمل کرتا ہی اور کون نہین کرتا ہی اور احتمال یہ ہی کہ ہونا فرعون کا اور حکایات
اوسکی کا عبرت ہو واسطی بنی آدم کی روز قیامت تک اور علاوہ یہہ ہی کہ بمجرد عدم معرفت
کرنی عقول ناقصہ کی اون مصلحتون کو کہ جو حق تعالی نی اوسمین رکہی ہین لازم کرنا
اس امر کا کہ افعال حق تعالی تمام عبث اور خالی مصلحت سی ہین ظاہر ہوتا ہی کمال
حماقت اور جہل سی ہی قولہ اَوْ كَالَّذِي یعنی یا نہ دیکہا تو نی مرید بہ بصیرت
مثل اوس شخص کی کہ گذرا اوپر قریہ کی درحالتیکہ گرا تہا بر سقفہائی خود اور مراد
اوس شخص سی عزیر ہین اور معنی قریہ کی لغت مین جمع کی ہین اور دیہ کو قریہ اسواسطی
کہتی ہین کہ لوگ اوسمین جمع ہوتی ہین اور اس مقام مین مراد قریہ سی بیت المقدس
ہی کہ بخت نصر نی اوسکو خراب کیا تہا اور مراد عَلَىٰ عُرُوشِهَا سی یہہ ہی کہ پہلی سقفین
اون مکانونکی منہدم ہوئی تہین اور بعد اوسکی دیوارین اور لغت مین ہر مرتفع
کو عرش کہتی ہین مروی ہی کہ ہرگاہ عزیر کا گذر بیت المقدس پر ہوا درحالیکہ وہ دراز
گوش پر سوار تہی اور ہمراہ اونکی قدری انجیر اور قدری شیرہ انگور تہا کہا کہ کسطرح سے
زندہ کریگا اوسکو خدا اور مراد زندہ کرنی قریہ سی آباد کرنا اور حیات دینا اہل اوسکی
کا ہی پس وفات دی عزیر کو خدا نی سو برس بعد اسکی زندہ کیا خدا نی بصورت
اول کی اور منقول ہی کہ ہنگام وفات وقت چاشت تہا اور جس روز کہ زندہ
کیا ہنوز آفتاب غروب نہوا تہا اور اوسوقت عزیر چشم اپنی ملتی تہی اوسوقت انکو فرشتہ
نی بحکم خدا پوچہا كَمْ لَبِثْتَ یعنی کس قدر درنگ کی تمنی کہا کہ دیر کی مینی اگر وہ

اور ہر گاہ کہ آفتاب غروب نہیں ہوا بعد اسکے کہا کچھ کم دن سی فرشتہ نی کہا اسطرح کی
نہیں ہی کہ تمنی گمان کیا ہی بلکہ سو برس کا عرصہ ہوا ہی عزیر نی بعد اسکی دیکہا کہ اوس
مکان کی اوضاع بطرز دیگر ہیں نہایت متعجب ہوئی مرتبہ دیگر فرشتہ نی کہا پس دیکہہ تو
طرف کہانی اپنی کی اور شیرہ انگور کی اصلا تبدیل اوسمیں نہیں ہوا اور یتسنہ
مشتق سنہ سی ہی اسی عالم یتغیر السنون یعنی نہیں متغیر کیا برسون نی اوسکو اور نظر
کر طرف حمار کی کہ استخوان اوسکی باقی ہیں اور گوشت اور پوست کہل گیا ننشزھا
معنی اسکی بڑا سمجھا اوٹھاتی ہیں یعنی کسطرحسے ترکیب دیتی ہیں بعضی کو اوپر بعضی کی
معنی اسکی برابطہ زندہ کرینگی ہیں اور قرات اول حمزہ اور کسائی سی مروی ہی
اور قرات اول بنابر اس قول کی ثم نکسوھا لحما نہایت مناسب ہی بہر حال یہ
کہ نظر کر تو طرف استخوان دراز گوش کی کہ کسطرح سے ترکیب دیتی ہیں اور بعد اسکی
پہنایا لباس گوشت کو مروی ہی کہ عزیر استخوانونکو دیکہ رہی تھی اسی اثنا میں ندا آئی کہ اے
گوشت و پوست ریختہ اور متفرق شدہ یکجا ہوئی الحال وہ اجزا مجتمع ہوئی اور صورت
دراز گوش ظاہر ہوئی اور حیات اوسکو دی اور بولنے لگا پس ہر گاہ عزیر نی آثار
ہائی قدرت بطریق معاینہ اور مشاہدہ کی دیکہا کہا عزیر نی بدرستی کہ خدا اوپر ہر چیز
کی قادر ہی ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر گاہ عزیر دراز گوش پر سوار ہو کر اپنی گہر
کی طرف آئی دیکہا کہ دیوار ہائی خانہ خلاف عادت بلند ہوئی ہیں اور سرا پر آگندہ
دی اور ایک جاریہ اونکی تہی کہ وقت جانی عزیر کی بیس سال تہی اور وقت مراجعت
کی ایکسو بیس برس کی ہوئی تہی اور نابینا ہو گئی تہی اوس جاریہ نی پوچہا کہ کون ہے

دیتا

دیتا ہی جواب میں عزیر نی کہا کہ یہ گہر عزیر کا ہی جاریہ نی کہا کہ اوسوقت عزیر روتی
لگی جاریہ نی کہا تو کون ہی کہ عزیر کو پہچانتا ہی حال آنکہ سو برس اونکو ہوتی ہیں کہ گم ہو گئی
ہیں اور کوئی شخص نام اونکا نہیں جانتا ہی کہا اونہون نی کہ میں عزیر ہون کہ حق تعالی
نی مجکو سو برس موت دی تہی اور اب زندہ کیا ہی مجکو مشکل اول اوس جاریہ عجوزہ
نی کہا کہ وہ موسی پر تمہاری علامت کیا ہی عزیر نی دعا کی کہ دونو چشم اوسکی بینا
ہوئیں اور عزیر کو پہچانا اور کہا میں گواہ ہون کہ تم عزیر ہو پس نزدیک بنی اسرائیل
کی گئی اور اس خبر سی آگاہ کیا وہ متعجب ہوئی اور ملازمت عزیر کو آئی اور فرزند عزیر
سو برس کی تہی کہا اونہون نی کہ عزیر کی دو شانون میں ایک خال تہا مثل ستارہ
روشن کی مجہی اوسکو دکہلا تو عزیر نی جامہ اپنا اوٹہایا اور اوس خالکو دکہایا کہ
اوسوقت یقین ہوا کہ پدر اوسکی ہیں بعد اسکی بنی اسرائیل نی کہا کہ بخت نصر نی سب توریت کو
جمع کرکی جلا دیا اور کوئی نسخہ اوسکا باقی نہیں ہی مگر ایک نسخہ درمیان ہمارے رکہا ہی کون نی چہپایا
اگر تم عزیر ہو توریت کو از بر پڑہو اور ہم اوسکو مطابق کریں تو ہم حق رکہتی ہیں اوسوقت حقتعالی ایکسا مشکیزہ کو
ساتہہ ایک ظرف پانی کی بہیجا اور عزیر سی کہا اسسی پانی کو پیو وقتیکہ پیا تمام توریت اوسکو
یاد ہو گئی اور حق تعالی نی اسکو معجزہ اونکا مقرر کیا اور توریت کو بنی اسرائیل کی آگی
پڑہنی لگی اور ایک حرف کمی اور زیادتی معلوم نہ ہوئی اور جسوقت کہ عزیر گہر سی
باہر گئی تہی پچاس سال تہی اور زن اونکی حاملہ تہیں اور ہر گاہ کہ عزیر آئی فرزند اونکا
سو برس کی تہی اور اب پچاس کی تہی فخذ اربعة یعنی تو لی چار پرندونکو کہ وہ
کبوتر اور مرغ اور زاغ اور طاؤس ہیں کہ انکو قطع کر اور مخلوط کر پرونکو ساتہہ خون

کی کی اور معنی صُرْهُنَّ کی قطع کرنیکی ہین موافق روایت ابن عباس اور سعید بن جبیر اور
حسن کی اور موافق روایت عطا اور ابن زید کی معنی ضم کرنی کی ہین آور سبب
سوال ابراہیم مین اختلاف واقع ہوا ہی بعضون نی کہا ہی مثل حسن اور قتادہ و ضحا
ک کی آور مروی ہی صادق علیہ السلام سی بہی کہ ابراہیم نی دیکہا کہ دریا کی کنارے
ایک بہت چیز ڈالی ہی اور درندہاے صحرائی اور ہوائی اور جانوران دریائی
گوشت اوسکا کہاتی ہین اوسوقت سوال کیا ابراہیم نی خدا سی کہ مین جانتا ہون
ای رب میری کہ تو جامع اس جیفہ کا ہی شکم ہائی درندہ اور پرندہ اور جانوران
دریائی سی پس دکہلا تو مجکو کس طرحسی زندہ کرتا ہی میت کو تا بچشم مشاہدہ کرون
اور ابن عباس اور سعید ابن جبیر اور سدی نی کہا کہ ایک فرشتہ نی بشارت دی
ابراہیم کو کہ بتحقیق تمکو خدا نی خلیل قرار دیا ہی اور دعا کہ تم کروگی قبول ہو
بانیکہ اگر زندہ کرنی میت کی بہی دعا کروگی خدا اوسکو حیات دیگا اوسوقت حضرت
ابراہیم نی سوال کیا خدا سی کہ زندہ کر مردیکو تا اطمینان قلب میرا ہو کہ مجکو خلیل اپنا
مقرر کیا ہی آور دعا میری قبول ہی اور محمد بن اسحاق بن یسار نی کہا ہی کہ سبب
اس سوال کا تہا کہ نمرود کہا ہی در باب زندہ کرنی کی دعوی کہ کہتا تہا اوسنی
کہ مین زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون چنانچہ ایک زندانیکو طلب کر کی چہوڑ دیا
اور ایک انسان بیگناہ کو قتل کیا اور کہا کہ جلانا اور مارنا یہ ہی اوسوقت مین
ابراہیم نی کہا کہ یہ زندہ کرنا نہین ہی اور خدا سی سوال کیا کہ دکہلا مجکو کہ جس طرحسی
زندہ کرتا ہی تو مردیکو کہ زندہ جانی زندہ کرنیکو آور مروی ہی کہ فرزند وعدہ قتل

کا کیا تہا اگر زندہ نہ کریگا خدا اس حیثیت سی کہ مین بمشاہدہ چشم دیکہون پس اوسوقت نمرود
ابراہیم نی کہا کہ ای رب میری دکہلا تو زندہ کرنیکو تا اطمینان قلب ہو کہ وہ جبار
مجہی قتل نکریگا اور بعضون نی کہا ہی ابراہیم علیہ السلام نی چاہا کہ زندہ کرنیکو بچشم
سر دیکہون مین کہ خاطر میری وسواس شیطانی سی مطمئن رہی ہر چند علم زندہ کرنی
موتی کو باستدلال اور برہان جانتا ہون مین اور صاحب مجمع البیان نی اکثر
قوی تر اقوال کا شمار کیا ہی اور رائی ناقص مین تقویت قول محمد بن اسحاق کی اولی
معلوم ہوتی ہی واسطی مناسبت مقام کی خصوصا بلحاظ اسکی کہ انبیا کو وسواس
شیطانی لاحق نہین ہوتا کہ اطمینان قلب اوسکی سی حاصل کرین فقاعل اور منقول ہی
کہ ابراہیم علیہ السلام نی پرندونکو ذبح کیا اور تمام اجزا اونکی پارہ کئی اور باہم
ملائی اور بعضون نی کہا کہ ہاون مین خوب کوفتہ کیا اور چار ریاسات کو پہنچا
اور سر اونکی ہاتہ مین لئی رہی اور آواز دی کہ ای کبوتر اور ای طاؤس
اور ای زاغ اور ای مرغ آؤ بطرف سرون اپنی کی پس بقدرت خدا اجزا
ہر ایک کی جدا ہوتی اور اپنی سرون سی ملی اور زمین پر دوڑی ... اونکی
کہ ابراہیم نی امتحان کی سر پر ایک نگاہ [illegible]

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ
مثل اون لوگون کی کہ صرف کرتی ہین مالہائی اپنی کو بیچ راہ خدا کی مانند مثل دانہ کی ہی کہ جمائی
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ
سات خوشون کی بیچ ہر خوشہ کی سو دانہ ہین اور خدا زیادہ کرتا ہی [illegible]

يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ

چاہتا ہی اور خدا واسع القدرت ہی دانا ہی جو لوگ کہ صرف کرتی ہیں مالہای اپنی کو راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ

خدا میں بعد اوسکی نہیں پی در پی کرتی ہیں احسان کو اور ایذا کو واسطی اونکی ہی ثواب

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ قَوْلٌ

نزدیک پروردگار اونکی کی اور نہین خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوتی ہیں سخن

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

نیک اور عفو کرنا سائل سی بہتر ہی صدقہ سی کہ آوی در پی اوسکی رنج اور خدا غنی

حَلِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ

ہی بردبار ای وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہو نہ باطل کرو صدقات اپنی کو ساتھہ احسان کی

الْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

اور رنج دینی کی مانند اوس شخص کی کہ دیتا ہی مال اپنا واسطی دکھانی لوگوں کی اور نہیں ایمان لاتا ہی ساتھہ خدا

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ

روز قیامت کی پس مثل اوسکی مانند مثل پتھر چکنی کی کہ اوپر اوسکی خاک ہی پس پہونچا اوسکو باران

وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ

بزرگ قطرہ پس کیا اوسکو صاف نہیں قادر ہوتی اوپر کسی چیز کی اوس چیز سی کہ کسب کیا اونہوں نی اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ

نہیں ہدایت کرتا ہی قوم کافروں کو اور مثل اون لوگوں کی کہ دیتی ہیں مالوں اپنی کو

ابتغاء

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ

واسطی طلب کرنی رضامندی خدا کی اور واسطی ثابت کرنی بعضی نفسوں اپنی کی مانند مثل باغ کی ساتھہ بلندی کی

اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ

کہ پہنچی اوسکو باران کہ قطرہ اوسکی بڑی ہیں پس دیا میوہ اپنا دو چند پس اگر نہ پہنچی اوسکو باران بزرگ قطرہ پس شبنم اور خدا

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ

ساتھہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم بینا ہی آیا دوست رکھتا ہی ایک تم میں سی یہہ کہ ہو واسطی اوسکی ایک باغ درختان خرما

وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور انگور وہ کہ جاری ہوں نیچی درختوں اوسکی نہریں واسطی اوسکی بیچ اوسکی تمام انواع میوی

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ

حال انکہ پہنچا ہوا سکو پیری اور فرزند واسطی اوسکی ناتوان پس پہنچی اوس باغ کو ہوائی تند کہ بیچ اوسکی

نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ ع

آگ ہو پس جل جاتی وہ باغ اسیطرح سی بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہاری نشانیاں شاید کہ تم فکر کرو تم

قوله وَاسِعٌ عَلِيْمٌ یعنی خدای بسیار بخشش ہی کہ بعوض ایک درہم کی سات سو اور

زیادہ اسی عطا کرتا ہی اور دانا ہی دینی والوں او مقدار دینی کی ضحاک سی مروی ہی

کہ جو شخص کہ دنیا میں ایک چیز دی بعوض اوسکی دس سی سات سو تلک عطا کرتا ہی بلکہ

زیادہ اس سی اور بیچ آخرت کی بعوض ایک کی دو ہزار عطا کرتا ہی خبر صحیح میں وارد ہی

کہ ایک روز امیر المومنین صلوات اللہ علیہ حجرہ فاطمہ علیہا السلام میں داخل ہوئی اور ملاحظہ

کیا کہ حسنین علیہم السلام کو سلاتی ہیں اور جناب غایت گرسنگی سی آرام نہیں کرتی

میں جناب فاطمہ نے کہا کہ یا ابن عم تمہیں بھی ان دونوں فرزندوں نے کچھ کھایا نہیں ہے
اور بحبت گرسنگی آرام نہیں کرتے ہیں جناب امیر صلوات اللہ علیہ باہر تشریف لائے اور
نزدیک عبد اللہ عوف کے گئے تا ایک دینار قرض لیں اوسی عبد اللہ نے ایک زرہ
اوسکی سو دینار تھی پیشکش کی اور عرض کی کہ قبول فرمائیے اوس جناب نے فرمایا کہ وہ
ہرگز میں نہ لونگا اور نہ قبول کرونگا میں اس جہت سے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے
کہ ہاتھ دینے والے کا بہتر ہوتا ہے ہاتھ لینے والے سے اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ کسی کی مجھ پر منت
یا احسان ہو لیکن ایک دینار مجھے قرض دے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ
ثواب صدقہ کا دس برابر ہے اور ثواب قرض کا اٹھارہ برابر پس ایک دینار اوس
سے قرض لیا اور متوجہ بازار ہوئے کہ تا واسطے اولاد امجاد اپنی کے کچھ مول لیں مقداد
کو دیکھا کہ سر راہ بیٹھے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایسی ہوائے گرم میں کس واسطے یہاں بیٹھے ہو
عرض کی کہ چار دن ہوتے ہیں کہ کھانا میں نے نہیں کھایا ہے اور بے طاقت ہو کر گھر سے باہر
آیا ہوں کہ تا کچھ سد رمق حاصل کروں اوس جناب نے دینار اوسکے حوالے کیا اور فرمایا
کہ تم اسکے سزاوار ہو اس واسطے کہ ہمکو تین روز ہوتے ہیں اور تمکو چار دن کہ کھانا نہیں کھایا
مقداد نے اوسکو لیا اور امیر المومنین طرف مسجد کے تشریف لائے حق تعالیٰ نے یہ
آیہ کو شان اوسکی میں نازل کیا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
یعنی باوجود اس بات کے کہ آپ نہایت احتیاج اور فاقہ میں ہیں غیر کو اپنی اوپر اختیار
کرتے ہیں **تنبیہ** حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے کہ یہ آیہ
منسوخ ہوئی ہے اول یہ حکم جاری تھا اور مردمان اوس زمانے کو کہ عمل کیا تھا مطابق

اس

اس آیہ کی ثواب حاصل ہوا اور بعد اسکی خدا نے منع کیا اس سے بطور ترحم کی اوپر لوگوں کی
اور بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا
وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا حاصل معنی اسکی یہ ہیں وہ لوگ کہ مالکو صرف کرتے ہیں
اور حد اعتدال سے باہر نہیں جاتے اور بیچ صرف کرنے میں تنگ گیری نہیں کرتے ہیں اور وہ
درمیان ان دونوں حالت کی میانہ روی اختیار کرتے ہیں پس اس آیہ سے خلاف آیہ اول
کی معلوم ہوتا ہے روز دیگر امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی قریب
سوار آیا اور رکیب پر از راہ رکھ دیا اور فی الحال غایب ہوا حضرت اوسکو لیکر نزدیک
پیغمبر خدا کے آئے اور صورت واقع کو بیان کیا رسول اللہ نے سریہ کو کھولا اور عطا
کیا سات سو دینار زر سرخ اوسمیں تھے فرمایا کہ اے علی اوس اعرابی کو پہچانا تم نے علی نے
عرض کیا میں نے نہیں پہچانا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے
کہ حق تعالیٰ نے اوسکو حکم کیا کہ ایک گنج کو کہ خزانے دنیا سے اوٹھا کر تمکو دے بعوض اوس
دینار کی کہ مقداد کو دیا تھا تم نے اور یہ عوض دنیا میں تھا اور آخرت میں عوض اوسکا
نعمتہائے چند در چند تمکو عطا کریگا کہ کسی چشم نے نہ دیکھا ہوا اور کسی گوش نے نہ سنا ہو اور
کسی کی خاطر میں خطور کیا ہو امیر المومنین صلوات اللہ نے فرمایا کہ بہت فرمایا ہے خدا
اور رسول خدا نے مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ قول ادنی
یعنی درویش کو وقت صدقہ دینے کی بقول بد یا فعل بد مانند ترشروئی کی اظہار آزار
رنجیدہ نکرے پس ایسی صورت میں عطا دینے والے کی ثواب ہے نزدیک رب اوسکے
اور نہ خوف ہے کہ شاید ثواب کم ہو جائے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں فوت ہونے ثواب سے

مروی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی کہ جس شخص نی کہ منت رکہی صدقہ دینی مین حق تعالی
اوس سی کلام نہین کرتا ہی اور نظر رحمت نہین دیکہتا اور گناہ اوسکی امرزیدہ نہین ہوتی
اور علامت رکہنی سی یہ مراد ہی تعریف اور ثنا کی ہی فقیر سی اور اسی واسطی حق تعالی نی شان
امیر المومنین اور فاطمہ اور حسنین مین وقتی کہ تصدق کیا تہا مسکین اور یتیم اور اسیر پر
بسبیل حکایت فرماتا ہی **لا نرید منکم جزاء و لا شکورا** یعنی نہین ارادہ کرتی ہم تمسی
جزا کو اور نہ شکر گذاری کو **قولہ تعالی غنی** یعنی حق تعالی بی نیاز ہی صدقہ دینی اون لوگونکی
کہ منت رکہتی ہین اور آزار دیتی ہین فقیرونکو اور بردبار ہی کہ تعجیل نہین کرتا ہی عقوبت
منت رکہنی والون کو اور آزار دینی والون کو خبر مین وارد ہی کہ حضرت امیر المومنین
اور حضرت خضر سی ملاقات ہوئی جناب امیر نی خضر سی کہا کہ سخن حکمت کہو تا مین یاد رکہون
خضر نی کہا کسقدر خوب ہی شفقت اور رحمت تونگرونکی درویشون پر جہت رغبت ثواب کے
امیر المومنین نی فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ اس سی زیادہ کیا بہتر ہی حضرت خضر نی کہا کہ نہین
جانتا ہون جناب امیر نی فرمایا کہ نیکو تر اس سی تکبر درویشونکا ہی تونگرون سی جہت اعتماد
اوپر خدا کی اور منت نہ کہینچنا تونگرون سی **قولہ صلدا** یعنی وہ پتہر کہ خالی اور پاک ہو گرد
اور خاک سی اور صفوان وہ پتہر ہی شفاف ہو کہ اوپر اوسکی خاک جمی ہو پس صفوان
کو تشبیہ دی ہی منت سی اور خاک سی کہ اوسپر جمتی ہی نسبت وہی ہی اون نفقونکو
کہ بہر [illegible] ہوون اور ہر گاہ کہ قطرات باران عذاب سحاب خناب بانی سی برسان
ہوتی ہین آثار اون نفقون کی محو ہو جاتی ہین اور مثل سنگ بیحاصل کی رہ جاتی ہین
اور تمام اعمال اہل ریا کی اسی طرح پرسن **قولہ تعالی لا یہدی القوم الکافرین** اس آیہ مین نفی وجہین

ہین

ہین ایک یہ ہی کہ خدا لطف نہین کرتا ہی ساتہہ کفار کی کہ بر وجہ اکراہ و اجبار ہدایت کرین
اسواسطی کہ یہہ منافی حکمت کی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ ثواب نہین دیتی جاتی کفار
اوپر اعمال اپنی کی او جہت کفر کی کہ وہ مانع ثواب کا ہی اور مومنین ثواب دیتی جاتی ہین
اسواسطی کہ مانع ثواب کا کہ کفر ہی نہین پایا جاتا ہی انمین اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ
یہہ ہین کہ نہین ہدایت کرتا خدا کفار کو طرف جنت کی بسبب اعمال انکی کی اور چوتہی وجہ یہ ہی
کہ نہین عطا کرتا کفار کو وہ الطاف اور توفیق کہ مومن کو عطا کرتا ہی **قولہ و تثبیتا من انفسہم**
جس شخص نی کہ مال اپنا واسطی رضا خدا کی دیا اوسنی واسطی بعض نفس اپنی کی یعنی جس شخص نی مال
اور روح دونوکا کیا تمام نفس اپنی کو ثابت کیا اور بعضی کہتی ہین کہ مراد تثبیت سے تصدیق کرنا ہی اسلام اور
تحقیق جزا کی یعنی واسطی تصدیق انکی اسلام اور قوت یقین اور بصیرت کے اور تحقیق جانی جزا اور عوض کے
نفقہ دینا ہمارا ہو کا آنحضون انکی سی **قولہ فطل** یعنی چہا ہی اوسکو باران ضعیف کہ
کہ قطرات اوسکی چہوٹی ہوتی ہین کہ کافی ہوتا ہی واسطی [illegible] اسواسطی کہ صفات
اون لوگونکی پاک اور پاکیزہ اور ساتہہ نشو و نما کی ہین نزدیک خدا کی اور کسی وجہ
ضایع نہین ہوتی ہین اگرچہ باران متفاوت ہو کمی اور زیادتی مین اسواسطی کہ حق تعالی
تفضل اپنی اوسکو زیادہ کرتا ہی **قولہ فاحترقت** یعنی وہ باغ جل جاتا ہی بسبب
باد سموم کی اور صاحب متحیر اور مغموم ہوتا ہی غرض اس سی تمثیل حال اوس شخص
کی ہی کہ اعمال نیک کرتا ہو اور اوسکو ریا باطل کرتا ہو ساتہہ حال اوس شخص کی
کہ باغ پرمیوہ رکہتا ہو کہ معیشت اوسکی اوسپر موقوف ہو اور بعد اسکی باد سموم چلے
اور اوس باغ کو نابود کری اور صاحب اوسکا فوت ہونی اوسکی سی حسرت کہائے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو دو خرچ طیبات اوس چیز سی کہ کسب کیا تم نی اور اوس چیز سی کہ نکالا ہم نی

لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم

واسطی تمہارے زمین سی اور نہ قصد کرو تم ردی چیز کو اوس میں سی کہ دو تم حال آنکہ نہیں ہو تم

بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ

لینی والی اوسکی مگر یہ کہ بند کرتی ہو تم چشم اوسکی بیچ اوسکی اور جانو تم تحقیق کہ خدا غنی ہی تعریف کیا گیا

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم

شیطان کہ وعدہ کرتا ہی تمکو محتاجی کا وقت دینے کے اور حکم کرتا ہی تمکو ساتھ کام زشت کے اور خدا وعدہ کرتا ہی تمکو

مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ

بخشش کا جانب اپنی سی اور زیادتی رزق کا اور خدا واسع الفضل ہی دانا ہی دیتا ہی خدا حکمت کو

مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

جس شخص کو چاہتا ہی اور جس شخص کو دیا حکمت کو پس تحقیق دیا گیا وہ نیکی بسیار کو

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم

اور نہیں نصیحت قبول کرتی آیات سی مگر صاحبان عقل کے اور اوس چیز کو کہ دیا تم نی نفقہ سی یا نذر کیا تم نی

مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ إِن تُبْدُوا

نذر سی پس تحقیق خدا جانتا ہی اوسکو اور نہیں ہی واسطی ظالموں کے کوئی مددگار اور ظاہر کرو تم

الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ

صدقوں کو پس بہتری وہ اور اگر چھپاؤ گی تم اوسکو اور دو گی تم اوسکو فقیروں کو پس وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

بہتر ہی واسطی تمہارے اور کفارہ کرے گا دور تمسی گناہوں تمہارے کو اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم خبردار ہی

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا تُنفِقُوا

نہیں ہی اوپر تیرے اونکی ہدایت ولیکن خدا ہدایت کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہی اور جو خرچ کرو گی

مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ

مال نیک سی پس واسطی نفسوں تمہارے کی ہی اور نہیں خرچ دیتی تم مگر واسطی طلب رضا کے خدا کی

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ لِلْفُقَرَاءِ

اور جو خرچ کرو گی تم مال نیک سی پورا دیا جاوے گا طرف تمہاری اور تم نہیں ظلم کی جاتی ہو واسطی فقیروں کے

الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي

وہ فقیر کہ جو گھیری گئی ہیں بیچ راہ خدا کی کہ نہیں طاقت رکھتی ہیں چلنی کی بیچ

الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم

زمین کے معلوم کرتا ہی اونکو جاہل تونگر لوگ جہت باز رہنی سوال سی پہچانتا ہی تو اونکو

بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ

ساتھ نشانیوں اونکی کی نہیں سوال کرتی لوگوں کو از روی الحاح کے اور وہ چیز کہ دیتی تم مال نیک سی پس تحقیق

اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ

خدا ساتھ اوسکے دانا ہی

ع ربع

قوله وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ یعنی جو چیز کہ ہم نکالتی ہیں واسطی تمہاری زمین سی مثل اوناج کی اور میوہ ونکی کہ زکوٰۃ اوس میں واجب ہی اور مثل معادنوں کی کہ اوس میں خمس واجب ہی

منقول ہی کہ ایام اصحاب انصار بوقت رسیدہ ہونی خرمونکی جو خرمی کہ پختہ اور تر و تازہ
ہوتی تہی مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ مین ایک گوشہ مین رکہتی تہی تا فقرا جہان سے
اوسی کہا وین ایک روز ایک مالدار دنیا دوست نی ایکصاع خرما کہ مطلق گوشت
نرکہتی تہی اور خشک اور بد تہی اوس متاع خالص مین رکہہ دیئی لہذا حق تعالی
نی اس حرکت سے منع کیا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ فرمایا وما یذکر
الا اولوا الالباب اس آیہ سے معلوم ہوتی ہی صاحبان عقل کی کہ بنا بر عقل
حسن و قبح اشیا کی معلوم ہوتی ہین اور یہہ خلاف مذہب اشاعرہ کی ہی کہ وہ
قایل ہین کہ حسن اور قبح کسی چیز کا عقل سی معلوم نہین ہوتا اور ہر گاہ کہ یہہ مقام
تفصیل طلب اور کثیر الفایدہ ہی بلکہ اکثر امور دین موقوف اوسپر ہین لہذا ادلہ
طرفین مع رد و قدح کی بیان کئی جاتی ہین تا حقیت مذہب امامیہ کی روشن اور
ظاہر ہو پوشیدہ نرہی کہ معنی حسن اور قبح عقلی کی یہہ ہین کہ قبیح اوس فعل کو کہتی ہین
کہ وہ فعل موصوف ایسی صفت سی ہو کہ ہر گاہ حکیم دانا کو علم اوس صفت کا حاصل
ہوا وسوقت مین اوس سی نفرت کری اور معنی حسن کی خلاف اسکی ہین اور
اس معنی مین درمیان اشاعرہ اور امامیہ کی نزاع واقع ہی دلیل امامیہ کی یہہ ہے
کہ بداہت عقل معلوم کرتی ہین بہتری اوپر حسن رہت کو لی کوکہ نفع دیتی ہو اور
انصاف کرنا طریقہ نیک سی اور بسیط حسی رد کرنا امانت کا اور نکالنا غریق کا
خصوصا وقتیکہ غریق جملا و صلحا و صلحای مومنین سی ہو اور یہہ نکالنی والی کو
خوف ضرر نہو اوسکی نکالنی سی اور بسیط حسی ہی ظلم اور دروغ او جہل کی

اور

اور قتل انبیا کا اور تکلیف کرنا زمین گیر کو پرواز کی درمیان آسمان اور زمین کی معلوم
ہوتی ہی اور ہمکو مطلقا فرق نہین معلوم ہوتا ظاہر ہونی حسن و قبح ان امور بدان
مین اور دیگر بدیہیات جلی اور روشن مین مثل شیرین ہونی اور ترش ہونی کسی
چیز کی یا گرم ہونی یا بارد ہونی کسی چیز کی پس جو شخص کہ امور سابقہ کی حسن یا قبح
کا منکر ہوا اور حقیقت منکر ترش ہونی اور شیرین ہونی چیزونکی ترش اور شیرین
کی ہوا اور وہ سوفسطائی ہو کہ مذہب اونکا یہہ ہی کہ جمیع امور جو اس ظاہر ہی ثبوت
ہوتی ہین ممکن ہی کہ خلاف مظنون تمہاری کی ہوں مثلا آتش کی کہ وہ از طرف خود
نہین جلاتی ہی بلکہ واہمہ تمکو جلا دیتا ہی پس ہر گاہ کہ وہ سوفسطائی ہوا طرف
مقابل عقلا نرہا اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ اگر تمام افعال مساوی ہوں اور ترجیح
رجحان کی کسی مین نہو پس منع کرنا خدا کا بعضی سی اور حکم کرنا بعضی کا ترجیح
بلا مرجح کا ہی اور در مقام خود باطل کیا گیا ہی اور دلیل تیسری یہہ ہی کہ اگر کوئی
عاقل نی ایک صحرا مین نشو و نما پائی ہو اور کا ہی کوئی شرع شرعہائی پیغمبروں سی
نہ پہنچی ہو اور کوئی احکام گوش زد اوسکی نہوا ہو پس اگر کوئی اوس سی پوچہی
کہ دو امر مین تجہکو اختیار دیا ہمنی جسکو چاہی اختیار کر ایک یہہ ہی کہ راست گوئی کو
پیشہ اپنا کر اور ایک درہم تجہکو دینگی اور دوسرا یہہ ہی کہ کذب اور دروغ کو پیشہ اپنا
کر اور ایک درہم تجہکو دینگی اس صورت مین یقین کلی ہی کہ امر اول کو اختیار کریگا
اور دوسری کو ترک پس اگر عقل حاکم بقبح دروغ اور حسن صدق کی نہین ہی تو
کس واسطی امتیاز اوسکو دونو امر مین حاصل ہوا اور صدق کو اختیار کیا دلیل چہارم

یہہ ہی کہ اگر حسن اور قبح عقل سی دریافت نہو اور منحصر شرع مین ہو یعنی فقط شرع سی
حسن اور قبح معلوم ہوتا ہو تو سزاوار ہی کہ کوئی امر حق تعالی سی قبیح اور بد نہوویں
اظہار کرنا معجزات کا پیغمبران قبلی کی ہاتہہ پر قبیح نہو اور فرق بیچ کاذب اور صادق
مین نرہی اور راہ تصدیق باب نبوت لازم آتی ہی اور دلیل پنجم یہہ ہی کہ اگر حسن اور
قبح منحصر بشرع ہو پس جتنا وعدہ و وعید خدا پر ہیکار اسواسطی کہ ہر گاہ خلف وعدہ
عقلا قبیح نہوا پس اگر حق تعالی خلف وعدہ کری تو کچہہ قبیح نہوا حال اوپر مخالفین کی
ایک دو دلیل پر کہ نہایت متین اور استوار مین مقتضای اینکہ مشتی نمونہ از خروارے
اکتفا کیا جاتا ہی ساتہہ جواب اوسکی کی اول یہہ ہی کہ اگر حسن اور قبح عقلی ہو چاہیی کہ
حق تعالی تکلیف بمحال نکرتا حال انکہ تکلیف بمحال کی ہی اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ جو چیز کہ علم حق تعالی مین شدنی ہی ہونا اوسکا واجب اور لازم ہی اور جو چیز ناشدنی ہے
نہین ہی محال ہی ہونا اوسکا اور تحقیق علم حق تعالی مین گذرا تہا کہ ابولہب ایمان نہ
لاویگا اور باوجود اسکی تکلیف بایمان کی اور اسیطرحسی سایر تکالیف کہ علم حق تعالی
مین گذرا تہا کہ ان تکلیفونکو مکلف نکرینگی جواب اسکا یہہ ہی کہ تکلیف ایمانی ابولہب کو
تکلیف بمحال نہین ہی اسواسطی کہ علم تابع معلوم کی ہوتا ہی اور حکایت کرنیوالا اوسکا
اور مرتبہ علم کا بعد مرتبہ معلوم ہی اور معلوم اصل ہی اور علم تابع اوسکی ہی اور
یہہ کلیہ تمہارا شکستہ ہوتا ہی درباب فعل حق تعالی کی اسواسطی کہ علم ہر فعل اپنی کا
قبل اوس فعل سی رکہتا ہی پس اس صورت مین چاہیی کہ حق تعالی اپنی افعال مین مضطر ہو
حالانکہ وہ قائل ہین کہ حق تعالی فاعل مختار ہی پس جو جواب اسکا اشاعرہ دینگے

وہی

وہی جواب درباب افعال بندگان کینین کی ہم اور واسطی توضیح اس مطلب کی ایک مثل
بیان کی جاتی ہی کہ علم کو بجای آئینہ بہتر کی تصور کیا چاہیی اور معلوم کو بجای صورتکی
پس جو نقص کہ صورت مین ہوگا وہی آئینہ مین نظر آویگا اسیطرحسی جو نیکی اور بدی
کہ معلوم مین ہوگی بیچ علم کی وہی متصور ہوگی نہ یہہ کہ جو آئینہ مین نظر آتی ہی بسبب تاثیر
کا صاحب صورت مین ہوا ہو مثلا یہہ کہ آئینہ مین دریافت ہوا کہ زید انکہین نہین رکہتا
ہی پس یہہ نظر نہ آنا آنکہونکا باعث کوری زید نہین ہوتا بلکہ کوری اوسکی کہ در
حقیقت تہی باعث نہ دیکہنی چشمون اوسکی کی کہ آئینہ مین ہوئی ہی دلیل دوسری
مخالفین کی یہہ ہی کہ اگر ظلم قبیح ہو پس جبری اوسکی یا بنظر محض ذات فعل سی
یا بنظر بصفات اوسکی سی ہی کہ اوسمین موجود ہین اور یا بنظر ساتہہ ان صفتونکی کہ
کہ اوسمین موجود نہین ہین یا بنظر ساتہہ مجموع دو صفتونکی ہی شق اول پر لازم آتا ہے
کہ تمام افعال قبیح ہون اسواسطی کہ جہت فعل ہونی سی تمام افعال اپنی ذات مین
برابر ہین پس اگر ایک فعل قبیح ہو تو چاہیی سب فعل ہون اور دوسری شق
پر کہا جاویگا کہ یہہ صفات لازم ہین یا کبہی جدا بہی ہوتی ہین اگر شق اختیار لازم ہونے
صفاتکا کرو پس وہی اشکال سابق جاری ہوتی ہی یعنی ہرگاہ کہ لازم ہونا
صفاتکا اختیار کیا گیا پس چاہیی سب افعال کو لازم ہو تو چاہیی سب افعال
قبیح نہین اور اگر اختیار جدا ہونی صفاتکا کیا جاوی کسی وقت مین پس اس صورت مین
لازم آتا ہی کہ ظلم بوقت عارض ہونی صفت کی قبیح ہوا اور ہونی اوس صفت کے
نیک ہوا اور اسکا کوئی قائل نہین ہی کہ ظلم ایکوقت مین قبیح اور ایک وقت مین

حسن ہو اور تیسری شق پر لازم آتا ہی کہ امر عدمی علت ثبوتی کا ہو یعنی نہونا صفت کا امر ثبوت
ہی علت ہو قبیح اوس فعل کا کہ امر ثبوتی ہی اور یہہ امر ممکن نہین ہی اسیواسطی کہ جو چیز کہ اثر
ہو گی علت ہستی دوسری کی نہو گی اور شق چہارم پر لازم آتا ہی کہ امر عدمی جز علت کا
ہو اور یہہ بہی باطل ہی جواب اول سی یہہ ہی اختیار شق اول کیا ہمنی کہ بدی افعال کی
جہتات اوسکی سی ہی اور اس صورت مین لازم ہوتی بدی تمام افعال کی مسلم نہین کہتی ہو اسطی
کہ حقیقت فعلونکی مختلف ہوتی ہی اور ہر گاہ کہ حقیقتین مختلف ہین پس ایک فعل کی بدی ہونی
بدی دوسری فعل کی لازم نہین آتی ہی اور جواب دوسرا یہہ ہی کہ اختیار شق دوسری کو کیا ہمنی اور
قائل ہوتی ہم ساتھہ لازم ہونی صفت کی اور کوئی اشکال اس صورت مین لازم نہین آتی اسواسطی کہ ہر گاہ کہ حقیقت
افعال مختلف ہین پس صفات لازمہ ہر فعل کی بسبب حقیقت اوس فعل کی مقتضی حسن یا قبح
ہو گی اور جواب تیسری شق سی یہہ ہی کہ اختیار کیا اوسکو ہمنی اور اوسکی قایل نہین ہین ہم کہ قبح
امر وجودی ہی تا تم کہو کہ امر عدمی علت امر وجودی کا ہوا ہی بلکہ قبیح وہ چیز ہی کہ منکر ناکا
سزاوار ہی عاقل اور قادر کو اور چوتھی شق سی جواب یہہ ہی کہ اختیار شق چہارم کیا ہمنی اور
بطلان اس امر کا کہ امر عدمی جز علت وجودیکا ہو مسلم نہین کہتی ہم بلکہ جائز ہی کہ امر عدمی جز
علت تامہ ہو دوسری شئی کی کہ نہونا مانع کا جو ہی تاثیر موثر تام کا فعل موقوف یعنی جزا اور ثواب
اوسکا تمام دیا جاتا قولہ لا یستطیعون یعنی اوسیواسطہ مشغول جہاد یا سایر طاعات کی طاقت نہین
رکہتی سفر کرنیکی زمین مین واسطی تجارت اور طلب رزق کی اور مراد اون لوگون سی مہاجرین فقرا چارسو
شخص کی مثل عمار اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان وغیرہ کی کہ مدینہ مین ملک
اور منزل نرکہتی تہی اور شب کو بسر کرین ملکہ مسجد پیغمبر مین کہ صفہ نام اوسکا ہی مسکن اونکا تہا

اور اسیواسطی اونکو اصحاب صفہ کہتی ہین اور وہ اونکو ملازمت پیغمبر خدا مین مشغول
رہتی تہی اور فقرا التفات کسب وغیرہ پر نکرتی تہی اور نہ کسیسی سوال کرتی تہی اسی
جہت سی حق تعالی نی بیان کیا ہی یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف یعنی نادان
اونکی خبر جانتا ہی اونکو مردمان غنی بسبب باز رہنی کی سوال سی اور پہچانیگا
تو اونکو ای محمد ساتہہ نشان اور علامات اونکی کی کہ وہ زردی رنگ اور
ضعف بدن اور خمیدگی پشت ہی اور وہ ایسی ہین کہ نہین سوال کرتی ہین لوگو
در حالت کہ الحاح کرنی والی ہون اور بعضون نی کہا ہی کہ اصلا اور مطلقا نہین
سوال کرتی ہین ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ اصحاب صفہ پر گذری اور فقر اور مسکنت اونکی دیکہکر فرمایا کہ جو شخص ہے
میری ایسی اس حال پر ہو کہ جیسی تمہارا حال ہی سزاوار ہی کہ وہ خورسند ہو کہ فردا
قیامت بہشت مین رفقاء میری ہوگا اور منقول ہی کہ فقراء صحابہ قیامت مین
حاضر ہونگی اور فرشتی کہینگی کہ حساب گاہ مین آؤ تا حساب تمہارا
لیا جائی جواب مین کہینگی کہ ہمین اسقدر نہین دیا کہ حساب اوسکا دین پس
بیحساب اونکو داخل بہشت کرینگی قبل از تونگرونکی قبل بقدر پانسو برس کی
تکملہ در رکوع پنجم یؤتی الحکمۃ من یشاء سترہ حرف ہین زبر اوسکی کمھر
تین سی ستائیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وھی طاعۃ اللہ والنبی عرفان الامام الحق

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ

جو لوگ کہ دیتی ہین اموال اپنی کو ساتہہ رات اور دن کی بیچ پوشیدگی کی اور ظاہر پس واسطی اون کی

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
ثواب اونکا ہی نزدیک پروردگار انکی اور نہیں خوف ہی اوپر انکی اور نہ وہ غمگین ہونگے
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي
وہ لوگ کہ کہاتی ہیں سود کو نہیں قایم ہونگے وہ مگر جس طرح سے کہ قایم ہوتا ہی وہ شخص
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ
کہ گراتا ہی اوسکو شیطان ازجہت مس کرنیکی یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ کہا اونھون نے سوا اسکی نہیں کہ بیع
مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ وقف لازم
مانند سود کی اور حلال کیا خدا نے فروخت کو اور حرام کیا سود کو پس جس شخص کو آیا اوسکو وعظ
مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ
جانب پروردگار اوسکی سی پس باز رہا پس واسطی اوسکی ہی جو گذرا اور امر اوسکا طرف خدا کی ہی اور جس شخص نے پھر کیا
فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ
پس وہ گروہ ملازمان آتش ہیں کہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے لیجاتا ہی خدا
الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝
سود کو اور زیادہ کرتا ہی صدقون کو اور خدا نہیں دوست رکھتا ہر ناشکر کرنیوالی گنہگار کو
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائی اور عمل کیے اچھے اور برپا رکھا نماز کو اور
آتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ
دیا اونھون نے زکوۃ کو واسطی انکی ہی ثواب نزدیک رب اونکی اور نہ خوف ہی اوپر انکے

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا
اور نہ وہ غمگین ہونگے اے وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو تم خدا سی اور ترک کرو
مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا
اوس چیز کو کہ باقی رہی ہے سود سے اگر ہو تم ایمان لانیوالی پس اگر نہ کروگے پس خبردار ہو
بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ
ساتھ جنگ کی خدا سی اور رسول اوسکی کی اور اگر توبہ کروگے تم پس واسطی تمہارے ہی اصل اموال تمہارے
لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ
نہ ظلم کروگے تم اور نہ ظلم کیے جاؤگے تم اور اگر ہو صاحب تنگی کا پس مہلت ہی طرف
مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
فراخی کی اور صدقہ دینا تمہارا بہتر ہی واسطی تمہارے اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم
وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
اور ڈرو اوس دن کو کہ بازگشت کیے جاؤگے تم بیچ اوسکی طرف خدا کی بعد اوسکے تمام دیا جائیگا ہر نفس کو جو کمایا
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ ع
اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے

ابن عباس سے منقول ہی کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی ہی حق علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں کہ
پاس اونکی چار درہم تھی ایک دن کو تصدق کیا اور ایک شب کو اور ایک تو
پوشیدہ اور ایک کو ظاہر اور یہہ ابی جعفر اور ابی عبداللہ سے مروی ہی اور بعض
تفاسیر میں بعد اس مضمون کی یہہ منقول ہی کہ ہر گاہ یہہ عمل سید اوصیا سے اس نہج

صادر ہوا اور سید انبیا آگاہ ہوئی استفسار کیا کہ اس عمل باعث اسکا کیا ہی کہ اس نہج
خاص پر تصدق کیا تمنی علی صلوات اللہ علیہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ طریقہ تصدق کا کہ خوشنودی خدا تعالی جسپر مترتب ہو خالی ان چار صورتونسے
نپایا مین اس جہت سی تمنا اسکی کہ ایک اونمین سی شرف قبول پہنچی اور رضامندی
اوسکی حاصل ہو اس نہج خاص پر عمل مین لایا مین ہر گاہ کہ پیغمبر خدا نی سنا فرمایا
کہ ای ابو الحسن جس چیز کا جویا تھا تو میسر ہوا اور جس چیز کا امید وار تھا حق تعالی نے
تجکو عطا کیا اور تفسیر ثعلبی مین لکھا ہی کہ یہہ آیہ علی کی حق مین نازل ہوئی ہی اور
روایت کی ہی ابن مغازلی اور شافعی نی بیچ کتاب مناقب اپنی کی اور فخر رازی
نی تفسیر کبیر مین لکھا کہ بیچ کئی روایت مین ایک یہہ ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نے
دینار چند صحاب صفہ پر تصدق کئی اور علی نی ساتھ ایک وزن وسق کی تمر سے
شبکو تصدق کیا پس حبیب ترو نو صدقون کا صدقہ علی صلوات اللہ علیہ کا ہوا
پس نازل ہوئی یہہ آیہ الذین ینفقون اموالہم پس صدقہ شب علی کا ہی اور صدقہ دن کا
صدقہ عبد الرحمان بن عوف کا ہی اور روایت دوسری ابن عباس والی ہی کہ
مؤلف نی سابق ذکر کیا ہی اور روایت تیسری یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو صاحب
کشاف نی کہ یہہ آیہ نازل ہوئی حق ابو بکر صدیق مین وقتی کہ تصدق کیا تھا چالیس
ہزار دینار کو دس دنکو اور دس رات کو اور دس پوشیدگی مین اور دس ظاہر
مین انتہی کلامہ اور تفسیر حسینی صاحب مدارک نی بہی مثل کشاف کی لکھا ہی اور
بعد اسکی کہا ہی کہ بعضی حق علی مین کہتی مین اور حق یہہ ہی کہ سوائی حق علی کی

کہنا

کہنا کہ یہہ آیت عمر کی حق مین نازل ہوئی ہی ناشی ہی کمال تعصب اور عناد اور حق پوشی سے
اور لدا اوسی اقوال اس واسطی کہ حق امیر المومنین مین نازل ہونا اس آیہ کا فریقین
مین ثابت ہی اور متفق علیہ کو ترک کرنا بنا بر اسکی لا تجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی نہین
جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کی درست نہین ہی پس بنا بر تعصب کی حق
سی تجاوز کرنا اور کہنا کہ حق امیر المومنین مین یقینا وارد نہین ہی بلکہ غیر کی حق مین
محتمل ہی کمال نا انصافی ہی اور معلوم نہین کہ اس اجماع مین کس وجہ کا نقص واقع
ہوا ہی کہ مسلم نہین رکہتی مین اور وہ اجماع کہ خلافت خلیفہ اولی پر واقع ہوا تھا
باوجود اسکی کہ بنی ہاشم اور ابن ابیطالب نی چندی بیعت کی تھی چنانچہ صحیح بخاری
مین لکھا ہی کہ تا حین جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ بیعت
نکی اور ثانیا اسواسطی کہ آخر آیہ کا لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون دلالت کرتا ہی کہ
اون لوگون پر خوف اور حزن نہین ہی اور کہنا ابی بکر کا لیتنی لم اکشف بیت
فاطمۃ یعنی کاش نکہولتا مین خانہ فاطمہ کو دلالت کرتا ہی کہ خلیفہ اول کمال خوف
مین تھی اوس حرکت سی کہ واقع ہوئی تھی خدمت فاطمہ صلوات اللہ علیہا اور علی
صلوات اللہ علیہ مین پس معلوم ہوا کہ اونکی حق مین یہہ آیت نازل نہین ہوئی اور
ثالثا اسواسطی کہ تصدق کرنا چالیس ہزار درہم کا خلیفہ ثانی سی اوسوقت نہایت بعید
بلکہ محال تھا اس باعث سی کہ خود و اطفال یہود کی معلم کری کرتی تہی اتنا مقدار مال جمع
بہم پہنچایا اور بعد اجمیع مفسرین نی لکھا ہی کہ ہر گاہ آیہ نجوی نازل ہوئی کسی نی
تصدق نکیا اور پیغمبر خدا سی متکلم نہوئی خوف تصدق سی سوائی علی صلوات اللہ

علیہ کی کہ ہر روز ایک درہم تصدق کرتی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی ہمکلام
ہوتی تہی پس معلوم ہوا کہ حال علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہی نہایت تنگ دست تہے
کہ اکدرہم بہی اونکو میسر نہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی متکلم نہوئی بلکہ معلوم
ہوا کہ ایک خرما ایک گروہ نان میسر نہا کہ تصدیق کرتی اسواسطی کہ آیۃ نجوی بے
مین قدر تصدق بیان نہین کی گئی کہ تا اوس قدر تصدق دینا لازم ہوتا پس معلوم
ہوکہ سوای حق علی کی کسی کی حق مین یہہ آیتہ سزاوار نہین ہی اور یہہ امر عاقل
متدین پر پوشیدہ نہین ہی اور معنی خبط کی لغت مین مارنا دست وپا کا بغیر حرکت
طبیعی پر ہی اور اس مقام مین مراد دیوانگی اور صرع ہی اور مزعوم عرب کا یہہ
تہا کہ ہرگاہ کوئی جن آدمی کو مس کرتا ہی عقل اوسکی زائل ہوتی ہی اور دماغ اوسکا
پریشان ہوتا ہی اور صرع دیوانگی عارض ہوتی ہی اسواسطی حق سبحانہ وتعالی نی
بنابر زعم اونکی کی کہ متعارف تہا بیان کیا ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ سود کی لینی والی
اور کہانی والی روز قیامت مین بشکل دیوانگان قبور سی محشور ہونگی اور
اہل عرصات اسی نشان سی پہچانینگی کہ یہہ سود خوار ہین قولہ اثیم مروی ہی کہ روز
قیامت مین شکم سود کہانی والونکی پر از مار ہونگی اور پوست اونکا اسقدر باریک
ہوگا کہ مار اونکی شکم سی نظر آوینگی اور مروی ہی کہ سود کی ہفتاد باب مین کمتر
اونکا نزدیک خدا کی مانند زنا کی ہی ساتہہ مادر کی قولہ وذروا یعنی ترک اور
واگذاشت کرو اوس چیز کو کہ باقی ماندہ ہی سود سی اگر ہو تم ایمان لانی والی حرمت
سود کی پس اگر نکرو تم پس آگاہ کرو حرب خدا ورسول سی اور حرب خدا کے

آتش دوزخ ہی اور حرب رسول کی شمشیر ہی اور لفظ فاذنوا مین دو قراءت ہی ایک
یہہ ہی مشتق اذن سے ہی وقتی کہ جانی اوسکو باب ثلاثی مجرد اور دوسری یہہ ہے
کہ صیغہ امر ہی باب افعال سی اور معنی اوسکی یہہ ہین آگاہ کرو اس حکم سی غیر کو
قولہ لا تظلمون یعنی نہ ظلم کرو تم قرضداروں پر بسبب لینی سود کی اور نہ ظلم کئے جاؤ تم
بسبب کم لینی اصل مال سی تکملہ در رکوع ششم الذین ینفقون اموالہم
باللیل والنہار سرا وعلانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون اس حرف مین زبر اوسکی چار ہزار تین سو ہوتی
ہین نکلے اوس سی یہہ عبارت وہی الآیۃ نزلت فی علی بن ابی طالب ج
کان معہ اربعۃ دراہم فتصدق بواحد لیلا وبواحد نہارا وبواحد سرا
٤١ ٥٥ ٩٦٣ ٢٥٠ ٩٤٣ ٢١ ٩٤١ ٢٥٤٢١ ٩ ٢١ ٣٦١
وبواحد علانیۃ

یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو جسوقت معاملہ کرو تم ساتہہ دین مدت معلوم پس لکہو تم اوسکو
ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ولا یأب کاتب ان یکتب
اور چاہی کہ لکہی درمیان تمہاری نویسندہ ساتہہ عدالت کی اور نہ باز رہی نویسندہ یہہ کہ لکہی
کما علمہ اللہ فلیکتب ولیملل الذی علیہ الحق
مثل اوس چیز کی کہ تعلیم کیا ہی اوسکو خدا نی پس چاہئی کہ لکہی وہ اور چاہئی کہ بتاوی وہ شخص کہ اوپر اوسکی قرض ہے
ولیتق اللہ ربہ ولا یبخس منہ شیئا فان کان الذی علیہ
اور چاہی کہ ڈری تانی الاخذ کو کہ پروردگار اوسکا ہے اور نہ کم کری اوس قرض سی کچہہ چیز پس اگر ہوی وہ شخص کہ اوپر

الحق سفيها او ضعيفا او لا يستطيع ان يمل هو فليملل

قرض ادا ان یا ناتوان یا نہ قدرت رکہتا ہو بیان کرنے کی وہ پس چاہیے کہ

وليه بالعدل واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم

ولی اوسکا ساتھ عدالت کی اور گواہ کر لو تم دو گواہ ہونے کو مردوں تمہارے میں سے پس اگر نہوں

يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء

وے دونوں دو مرد پس ایک مرد اور دو عورتیں اوس شخص سے کہ پسند رکہتے ہو تم گواہوں

ان تضل احداهما فتذكر احداهما الاخرى ولا يأب

کہ بہول جاوے ایک اون دونوں میں سے تو یاد دلاوے ایک اون کا دوسری کو اور نہ انکار کریں

الشهداء اذا ما دعوا ولا تسئموا ان تكتبوه صغيرا

گواہ جان وقتی کہ طلب کیے جاویں اور نہ ملال پذیر ہو یہ کہ لکہو تم اوسکو خواہ وہ قرض تہوڑا ہو

او كبيرا الى اجله ذلكم اقسط عند الله واقوم للشهادة وادنى

یا بہت ہو تا مدت اوسکی یہ لکہنا تمہارا راست تر نزدیک اللہ کے اور ثابت تر ہی واسطے گواہی کی اور نزدیک تر ہے

الا ترتابوا الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم

کہ شک نہ کرو تم مگر یہ کہ ہووے سوداگری حاضر کہ پہیرتے ہو تم اوسکو درمیان اپنے نقد

فليس عليكم جناح الا تكتبوها واشهدوا اذا تبايعتم

پس نہیں ہی اوپر تمہارے گناہ یہ کہ نہ لکہو تم اوسکو اور گواہ کر لو تم وقتی کہ خرید و فروخت کرو تم

ولا يضار كاتب ولا شهيد وان تفعلوا فانه فسوق بكم

اور نہ ضرر پہنچایا جاوے نویسندہ اور نہ شاہد اور اگر کرو تم ضرر پس تحقیق یہ گناہ ہی ساتھ تمہارے

واتقوا الله ويعلمكم الله والله بكل شيء عليم ○ وان

اور ڈرو تم خدا کو اور تعلیم کرتا ہی تمکو خدا اور خدا ساتھ تمام چیز کی دانا ہی اور اگر

كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهان مقبوضة فان امن

ہو تم اوپر سفر کی اور نہ پاؤ نویسندہ کو پس گرو ہو اسی چیز کو قبضہ کی گئی ہو پس اگر امین رکہے

بعضكم بعضا فليؤد الذي اؤتمن امانته وليتق الله ربه ولا

بعض تمہارا بعض کو پس چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین کیا گیا امانت اوسکی اور چاہیے کہ ڈرے خدا کو پروردگار اپنے سے اور نہ

ع تكتموا الشهادة ومن يكتمها فانه آثم قلبه والله بما تعملون عليم ○

چہپاؤ تم گواہی کو اور جو شخص کہ چہپاوے اوسکو پس تحقیق گنہگار ہی دل اوسکا اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم دانا ہی

قولہ اذا تداینتم بدین یعنی وقتیکہ معاملہ قرض کرو تم ایک مدت معین تک پس ضروری ہی کہ لکہو

اوسکو بیچ ایک کاغذ کی کہ مشتمل وصف مال اور نام دونوں معاملہ کرنے والوں کا اور قدر رقم

کی اور مدت معاملہ کی تا بر وقت حاجت کام آوے قولہ سفیہا اوس سفیہ سے مراد ہی بالغ ناقص العقل

کہ صرف اموال غیر اغراض صحیحہ میں کرے اور اکثر فریب کہاوے معاملہ میں اور ضعیف سے

کودک ہی اور پیری کہ بحد تخلل حواس پہنچا ہو قولہ من رجالکم یعنی اون لوگونسے کہ مومن ہوں تم سے یعنی

قولہ آثم قلبہ یعنی گنہگار ہی دل اوسکا اور دل کا محل کتمان و پوشیدہ کرنیکا اول ہی لہذا اسکا ہونیکی نسبت طرف دل کی

لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم

واسطے اللہ کے ہی جو کچہ بیچ آسمانوں کی ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور اگر ظاہر کرو تم جو کچہ بیچ نفسوں تمہاری کی ہی

او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب

یا چہپاؤ تم اوسکو محاسبہ کریگا تمکو ساتھ اوسکی خدا پس بخشیگا واسطے اوس شخص کی کہ چاہیگا اور عذاب کریگا

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ

جسکو چاہیگا اور خدا اوپر ہر شئی کی قادر ہی ایمان لایا محمد ساتھ اوس چیز کے

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

کہ نازل کیا گیا ہی طرف اوسکی جانب رب اوسکی ہی اور مومنین اور تمام ہیں لوگ ایمان لائی ہی ساتھ خدا کی اور فرشتون کی

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا

اور کتابون اوسکی کی اور رسولون کی نہیں فرق کرتی ہیں ہم درمیان کسی کی رسولون اوسکی سی اور کہا انہون نی سنا ہمنے

وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

اور اطاعت کی ہمنی بخشش تیری اے رب ہمارے اور طرف تیری ہی بازگشت ہی نہیں تکلیف کرتا ہی خدا

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

کسی نفس کو مگر ساتھ طاقت اوسکی کی واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ کسب کیا اور اوپر اوسکی ہی وہ چیز کہ کسب کیا ہی

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ

اے پروردگار ہمارے نہ عقوبت کر ہمکو اگر فراموش کرین ہم کسی طاعت کو یا خطا کرین ہم اے پروردگار ہمارے اور نہ بار کر تو اوپر ہمارے

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

بار گران کو جس طرح سی کہ بار کیا ہی تونی اوسکو اوپر اون لوگون کی کہ قبل ہمارے تھی اے پروردگار ہمارے اور نہ بار کر تو ہمکو ساتھ اوس چیز کے

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

طاقت نہی واسطی ہمارے ساتھ اوسکی اور عفو کر ہمسی اور بخش تو واسطی ہمارے اور رحم کر ہمکو تو کارساز ہمارا ہی

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع

پس نصرت دی ہمکو اوپر قوم کافرون کی

قولہ تعالیٰ اَوْ تُخْفُوْهُ اس آیۃ سی معلوم ہوتا ہی کہ محاسبہ تمام چیزونکا کہ جو دلمین خطور
مین لیا جاتا ہی اور نزدیک اہل سنہ کی وہ معاصی کہ خطور کرین دل مین اور قصد کرنیکا
نہ کیا ہو حق تعالیٰ مواخذہ اوسکا نہین کرتا ہی چنانچہ خبر مین ہی کہ ہرگاہ ابلیس کو حق تعالیٰ
نی مسلط کیا بحدیکہ مثل خون کی رگ و ریشہ فرزندان آدم مین سرایت کرتا ہی حضرت آدم
نی حق تعالیٰ سی مناجات کی کہ پس فرزندان میری کی واسطی کیا عطا کرتا ہی تو فرمایا کہ ہرگاہ
فرزندان تیری کرینگی ایک گناہ لکھا جائیگا اور نیکی دس برابر لکھی جاوی گی پس آدم
نی کہا پروردگارا زیادہ کر فرمایا کہ توبہ اونکی قبول کرونگا مین اوس تک کہ جان اونکی
حلقوم مین پہنچی آوے اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نی فرمایا کہ جو فرزندان تیری قصد
گناہ کا کریگا اوس قصد پر مواخذہ نکرینگی اور اگر عمل مین اوسکو لاویگا تو ایک گناہ لکھین
گی اور اگر قصد نیکی کا کریگا گو عمل مین نلاوی ایک ثواب لکھینگی اور اگر عمل مین لاویگا
تو دس ثواب اوسکی واسطی لکھی جائینگی پس بنا بر اس خبر کی معنی اس آیہ کی یہہ مین کہ جو
بندہ کہ قصد کرنی کسی چیز کا رکہتا ہو اور یقین کنندہ ہو بجا لانی اوس چیز کا تو مجازات
اوسکا لیا جاتا ہی چنانچہ اخبار مین وارد ہی کہ منتظر رہنی والا وقت صلوات کو مثل اوس
شخص کی ہی کہ نماز مین ہو اور منجملہ الطاف حق تعالیٰ سی ہی بندی پر خبر مین وارد ہی
کہ روز قیامت مین بندیکو حاضر کرینگی اور صحیفہ عمل اوسکی ہاتھہ مین دینگی اور وہ
نامہ اپنی مین ملاحظہ کریگا کہ اول اوس صحیفہ مین حج مقبول لکھا ہی ایکساعت حیران فکر
اور اندیشہ کریگا اور کہیگا کہ بار خدایا سہو اور غفلت تجہ پر روا نہین ہی اور تو عالم ہی
کہ دنیا مین حج نہین کیا مینی اور یہان حج مقبول لکھا ہی حق تعالیٰ فرماویگا کہ اگرچہ حج

نہین کیا تو نی لیکن ایک روز قافلہ حج کو جاتا تہا دیکہکر تو چشم پر آب ہوا اور کہتا تہا تو کہ کا
طاقت ہوتی مجکو کہ مین بہی انکی ساتہہ حج کو جاتا فلم المصنف یہہ آیة آخر سورہ بقر کی واسطے
جبرئیل شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہی چنانچہ صحیح مسلم مین
بروایت ابن مسعود وارد ہی کہ وہ حضرت شب معراج کو جبکہ سدرة المنتہی پہنچی
تین چیزین حق تعالی نی عطا کین اول نماز ہای پنجگانہ دوسری یہہ دو نوآیتین آخر
سورہ بقر کی تیسری آمرزش گناہان کبیرہ اس امت مرحومہ سی بعد توبہ کی اگر جبکہ
شرک نہ لایا ہو اور تبایع مین وارد ہی کہ جبکہ حضرت معراج کو گئی اور منزل قرب
پر پہنچی کہ جس سی مراد قاب قوسین او ادنی ہی حضرت عزتسی خطاب آیا کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ طلب کر مجہسی جس چیز کی کہ خواہش ہو حضرت نی عرض کیا التحیات
للہ والصلوات الطیبات الطاہرات المبارکات جواب مین حق تعالی
نی ارشاد کیا السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی واسطی موافقت کلام خدا کی کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
بعد اسکی حقتعالی نی فرمایا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ سید عالم نی مناجات
کی اس مضمون سی کہ مجکو شربت اس کرامت کا بدون مومنین کی گوارا نہین ہی حقتعالی
نی فرمایا والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ بعد اسکی حق تعالی نی پیغمبر خدا
استفسار کیا کہ امت تیری قبول احکام ہماری مین کیا کہتی ہی عرض کیا کہ وہ کہتی ہین
سمعنا واطعنا غفرانک وإلیک المصیر یعنی کہا انہون نی کہ سنا ہمنی اور اطاعت

کی ہمنی اور ترکیب غفرانک یہہ ہی اللہم اغفر لنا غفرانک یعنی خداوندا
بخش واسطی ہماری ساتہہ بخشش اپنی کی اور جبکہ کہ حق تعالی نی سنا کہ وہ یہہ کہتی
ہین فرمایا حق تعالی نی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی تکلیف کرتا خدا کسی
نفس کو مگر بمقدار کہ طاقت سی اور معنی وسع کی لغت مین مادون الطاقت ہی
اور وجہ وسعت کی یہہ ہی کہ جبکہ وہ جو کہ طاقت سی کمتر ہو تو اوس شخص کو وسعت ہی
اور تنگی نہین ہی اور اسی جا سی ہی کہ شبانہ روز مین زیادہ ہشت رکعت سی فرض
نکی اور تمام سال مین ایک مہینی سی زیادہ روزہ واجب نہین ہی باوجود اسکی
کہ بندی کو طاقت اس سی زیادہ کی ہی قولہ ان نسینا او اخطأنا اس آیہ مین چند وجہین
منقول مین ایک یہہ ہی کہ مراد نسینا سی ترک ہی مثل قول حق تعالی کی نسوا اللہ
فنسیہم یعنی ترک کیا انہون نی طاعت خدا کو پس ترک کیا خدا نی انکو اور
مراد خطانا سی اذنبنا ہی یعنی اگر گناہ کرین ہم اسواسطی کہ عاصی خاطی ہی کو عمدا
ہو پس گویا کہ معنی یہہ ہوئی کہ نہ عقوبت کر ہمکو اگر ترک طاعت کرین ہم یا مرتکب فعل
قبیح ہوین ہم اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ مین کہ اگر عارض
ہوین ہمکو ایسی اسباب کہ جنکی ہونی سی نسیان واقع ہوتا ہی اور غفلت و حیاءات
وغیرہ سی ہوی ہو یا عارض ہوین وہ اسباب کہ جنکی بعد خطا لاحق ہوتی ہو اور تیسری
وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ مین کہ نہ مواخذہ کر ہمکو اگر ترک کرین ہم فعل واجب کو
بنا بر سہو و غفلت کی اور معنی خطانا کی یہہ مین کہ بجا لاوین اوس امر کو کہ ترک اوسکا واجب
ہی بدون قصد کی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو ابن عباس اور عطا نی

یعنی نہ عذاب کر ہمکو اگر عصیان کرین ہم تیری خواہ بہول سی ہو خواہ عمد سی کہ جو فوق الطاقۃ
معنی اصر کی لغت مین ثقل کی اور اس آیہ مین دو وجہین منقول ہین ایک یہہ ہی کہ
سختی اسکی یہہ ہی کہ نہ حمل کر اوپر ہماری ایسی عہد کو کہ عاجز ہوون اوسکی بجالانی سی
پس عذاب کری تو ہمکو بسبب ترک اوسکی کی دوسری وجہہ یہہ ہی کہ نہ شدت کر اوپر ہماری
جسطرحسی کہ شدت کیا ہی تونی اوپر ان لوگونکی کہ قبل ہمارے تھے چنانچہ اخبار مین
وارد ہی کہ شبانہ روز مین حق تعالی نی امت موسی پر پچاس نماز واجب کی تہی
اور زکوۃ دینی بقدر ربع مال حکم ہوا تہا اور وقتی کہ جامہ نجس ہوتا تہا حکم تہا کہ قطع
کرو اوسکو اور نماز سوائی مسجد کی جائز نہتی اور ہرگاہ کہ پانی بہم نہ پہونچی تیمم کرنا
ترک کیا تہا اور وقت گناہ کی علامت گناہ ہونیپر ظاہر ہوتی تہی اور جسوقت کہ کسی گہر
مین معصیت مین کوئی مشغول ہوتا تہا اوپر دروازی اوسکی کی بخط روشن لکہا جاتا تہا
کہ فلان شخص فلانی امر مین مشغول ہی حق تعالی نی برکت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
والہ کی ان تکلیف کو امت مرحومہ سی باز رکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی
کہ یہہ دو آیہ کنجہای بہشت سی ہین اور حق تعالی نی دست قدرت اپنی کی دو ہزار
سال قبل خلق جہان کی اور زمین کی ان دونوکو مرقوم کیا تہا جو شخص کہ اسکو بعد نماز
عشا کی پڑہی گویا کہ تمام شب عبادت مین بسر کی اور فرمایا کہ جو شخص کہ ان دونوکو
پڑہی حق تعالی تمام مہمات دنیا اور آخرت کی کفایت کرتا ہی اور شیطان کو دور
پہرتا ہی اور خبر مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کیا لوگونی کہ ثابت
ابن قیس ابن شماس کی گہر سی نور مانند چراغ کی روشن ہی فرمایا کہ آخر سورہ بقرہ

تلاوت کرتا ہی عبد اللہ عباس سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ
نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ بندہ ان دو آیہ کو تلاوت کری اور اس مقام کو
پہنچی کہ غُفْرَانَكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ حق تعالی فرماتا ہی کہ غفرت لک
یعنی بخشا مینی تجکو اور جسوقت بندہ کہتا ہی ربنا لا تؤاخذنا حق تعالی
فرماتا ہی کہ نہ عذاب کرونکا مین تجکو اور جسوقت کہ بندہ کہتا ہی وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ نہ تکلیف کرونکا مین تجکو اوس
امر کی کہ نہ طاقت رکہتا ہو تو اوسکی اور ہرگاہ بندہ کہتا ہی وَاعْفُ
عَنَّا حق تعالی فرماتا ہی کہ عفو کیا مینی اور وقتیکہ بندہ کہتا ہی وَاغْفِرْ
لَنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ درگذری ہم گناہ تیری سی اور جسوقت کہ
بندہ کہتا ہی وَارْحَمْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ رحم کیا مینی اور
ہرگاہ کہ بندہ کہتا ہی فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ حق تعالی
فرماتا ہی کہ نصرت کی ہمنی اور یاری دی ہمنی تجکو اوپر قوم کافرونکی
تکملہ در رکوع ششم وَالْمُؤْمِنُونَ کی حرف مین بینات اوسکی تین
۳۸۴
سی چوراسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبادت کہ ہُمُ الْمَعْصُومُونَ
۲۳۳
اور زبر اوسکی دو سی اوتیس ہوتی ہین اور مجموع اونہین دونوکا
۶۱۳
چہ سی تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ہٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ النُّجَبَاءُ
۸۸ ۳۸۲ ۴۳

آیاتہا ۲۰۰ کلماتہا ۳۴۸۰ سورۃ آل عمران مدنیۃ حروفہا ۱۴۵۲۵ رکوعہا ۲۰

بسم الله الرحمن الرحيم

ابتدا کرتا ہوں ساتھ نام خدا کی کہ رحمان ہی اور رحیم ہی

الم ۞ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۞ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

خدا نہیں کوئی معبود سوای اوسکی زندہ ہی سب کا تھامنے والا ہی نازل کیا ہی اوپر تیری قرآن کو

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلُ

ساتھ حق کی در حالیکہ تصدیق کرنیوالی ہی اوس کی کہ آگی اوسکی ہی اور نازل کیا ہی توریت کو اور انجیل کو آگی نازل کرنی قرآن

هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللهِ لَهُمْ

در حالیکہ راہ نماینده ہی واسطی آدمیون کی اور نازل کیا فرق کرنی والی کو بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کیا انہون ساتھ آیات خدا کی واسطی انکی

عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۞ إِنَّ اللهَ لَا يَخْفٰى

عذاب سخت ہی اور خدا غالب ہی صاحب انتقام ہی بدرستیکہ خدا نہیں چھپی اوسپر

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۞ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي

اوپر اوسکی کوئی چیز بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کی وہ ایسا خدا ہی کہ تصویر کرتا ہی تمکو بیچ

الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞ هُوَ الَّذِي

رحمون کی جس طرح چاہتا ہی نہیں کوئی معبود سوای اوسکی وہی ہی غالب اور حکمت والا وہ ایسا خدا ہی

أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ

کہ نازل کیا اوپر تیری قرآن کو بعضی اوس کتاب سی آیات روشن ہین کہ وہ ہین اصل قرآن کی

وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا

اور دیگر ہین متشابہ ہین پس لیکن وہ لوگ کہ بیچ دلون انکی کے ہی میل طرف کجی کی پس پیروی کرتی ہین

تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ

اوس چیز کی کہ متشابہ ہی اوس قرآن سی واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور واسطی طلب کرنی تاویل اوسکی کی اور نہین جانتا

تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ ۘ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ وقف لازم

تاویل اوسکی کوئی مگر خدا اور وہ لوگ کہ ثابت قدم ہین بیچ علم کی کہتی ہین ایمان لائی ہم ساتھ اوس کی سب

عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۞ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا

نزدیک صاحب ہمارے کی ہی اور نہین نصیحت پاتی مگر صاحبان عقول ای پروردگار ہمارے نہ پھیر دلون ہمارے کو

بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

بعد اسکی کہ ہدایت کی تونی ہمکو اور دی ہمکو نزدیک اپنی سی رحمت بدرستیکہ تو ہی دینی والا

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ع ١

ای پروردگار ہمارے بدرستیکہ تو جمع کرنی والا لوگون کا بیچ دن کہ نہین شک بیچ اوسکی بدرستیکہ خدا نہین خلاف کرتا وعدہ

ابن عباس نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورۂ آل عمران روز جمعہ پڑہی حق تعالی فرماتاہی فرشتونکو کہ اوپر اوسکی صلوات بہیجین تا وقتیکہ آفتاب غروب کری اور بریدہ نی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورہ بقرہ اور آل عمران کو پڑہی روز جمعہ کو یہہ دونو سورتین روز قیامت مین مانند دو قطعہ ابر کی بالای سر اوسکی کی سایہ کرین گی اور نہ جانتا ہو تو سیکہی کہ وہ زہر دو دین مین یعنی دونو سورتین درخشندہ ہین اور روشنی دینی والی مین اور روایت دوسری مین آیاہی کہ جو شخص کہ شب جمعہ کو سورۂ آل عمران پڑہی فردای قیامت کو حق تعالی دو پر اوسکو عطا کریگا کہ مثل برق کی صراط سی گذر جائیگا

الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ مروی ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ اسم اعظم الٰہی تین
سورتون مین ہی ایک یہہ کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کہ سورہ بقر مین واقع
ہی اور دوسری الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کہ سورۂ آل عمران مین ہی تیسری
وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ کہ سورہ طٰهٰ مین ہی اور آصف بن برخیا بسبب اونکی
ہمونکی تخت بلقیس کا سبا سی سلیمان کی پاس لائی اور اسی آیہ اول اس سورت سی بیچ
گروہ نجران کی نازل ہوئی ہی اور یہہ ساٹھہ سوار تھی کہ بحث مناظرہ کی مدینہ مین
آئی تھی اور پیشوایان اونمین سی تین شخص تھی ایک عاقب کہ امیر انکا تھا اور دوسرا
ایہم کارگذار اور مدبر انکا تھا اور تیسرا ابو حارثہ بن علقمہ تھا کہ مدرس انکا تھا اور یہہ
تینو بادشاہان روم اور حکام روم سی تھی القصہ سب جامہائی فاخر پہن کر
بارہ آستکی تمام مسجد رسول مین آئی وقتیکہ وہ حضرت نماز عصر پڑھ چکی تھی نزدیک
اونکی بیٹھی اور ہر طرح سی باتین کرنی لگی تا آنکہ وقت اونکی نماز کا آیا اجازت چاہی
اور روبمشرق کیا اور سنکہہ بجایا اور نماز اپنی مین مشغول ہوئی بعد انفراغ نماز کی
پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اسلام لاؤ عاقب اور ایہم نی کہا کہ ہم قبل از تیری خلقت کی دین
مین داخل ہوئی ہین حضرت نی فرمایا کہ تمکو نسبت کرنا زن اور فرزند کی طرف خدا کی
اور عبادت صلیب کی اور کہانا خنزیر کا اسلام سی باز رکھتا ہی اون لوگون نی
کہا ہم کیا نسبت کرنی فرزندی عیسی کی حق پر مین اگر عیسی فرزند خدا نہین ہی باپ
اونکا کون ہی کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ ہیچ مذہب تمہاری کی خدا کو فنا روا نہین
ہی اور تم جانتی ہو کہ عیسی کو اجل ہونی کی اور اعتقاد رکھتی ہو کہ تصویر صورت عیسی کی

تھی رحم مریم مین تقدیر خدا سے تھی اور یہی قائل ہو کہ عیسی کو اکل و شرب تھا اور رنج
کو دکے سی بزرگی کو پہنچایا اور خواب بیداری انکو لاحق ہوتی تہی اور حق تعالی
ان سب امور سی منزہ ہی اور وہ اس دلیل سی قائل ہوئی اور مجلس سی اوٹھ کر چلی
ہوئی حق تعالی نی اسی آیتہ ولہا اس سورہ سی اون لوگونکی حق مین نازل کین اور
ہر گاہ نزاع ان لوگونکی اول الوہیت عیسی مین تھی اور دوسری ثبوت خاتم الانبیا
مین لہذا اول سورہ مین ذکر الوہیت الٰہی اور حیات اور قیومیت کا کیا ہی بعد کی
بیان حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی چنانچہ فرماتا ہی نَزَّلَ
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ نازل کیا خدا نی اوپر تیری قرآن کو بتدریج ساتھہ عدل و داد کے
کی درحالیکہ تصدیق کرنی والا ہی قرآن واسطی اون کتابونکی کہ قبل اسکی نازل ہوئی
تھین درباب توحید اور نبوت اور معاد کی اور سائر اصول دین کی اور نازل کیا
توریت اور انجیل کو قبل از نازل کرنی قرآن کی درحالیکہ راہ نمایندہ مین مردونکو
تھا مین مردمان بنی اسرائیل کو ساتھہ طریقہ حق کی اور نازل کیا خدا نی کتابہائی دیگر
کو کہ جدا کنندہ ہین حق و باطل مین اور یا مراد فرقان سی معجزات انبیا ہین کہ فارق
حق و باطل مین ہین هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ یعنی تصویر کرتا ہی حق تعالی بصورتہائی مختلف
کی مانند کوتاہ اور دراز کی اور مرد و عورت کی اور سفید و سیاہ کی اور نقص اور
کمال کی اور زشتی اور زیبائی کی اور عیسی کو قدرت سطح پر رکھتی اسواسطی کہ رحم
مریم مین مصور ہوئی تہی پس اس صورت مین کسطرح سی اپنی تصویر کی مصور ہوئی

فائدہ محکمات یعنی محکم اور متشابہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ جو وجہ ترجمہ
اور دلالت کی مراد اوس عبارت سی ظاہر ہوا اسکو محکم کہتی ہین اور متشابہ خلاف
اسکی ہی کہ معنی اوسکی مشتبہ ہین مثل محکم کی نمونہ مثل اس آیہ کی ہی وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا
تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ یعنی حکم کیا رب تیری نی اس بات کا کہ عبادت نکرو مگر اوسیکی اور
مثال متشابہ کی اس آیہ کی ہی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یعنی بندہ برابر ہوا یا عرش خدا
اور لغت مین استوا کی کئی معنی ہین مثل برابر ہونی بیٹھنی والی کی تخت پر اور معنی قہر
اور غلبہ کی بہی آئی ہین پس معلوم نہین کہ مراد حق تعالی اس سی کیا ہی پس وہ شخص
کہ دل اوسکی مین کجی اور انحراف ہی مثل مجسمہ کی اس آیہ کو تاویل کرتی ہین موافق
خواہش اپنی کی چنانچہ وہ کہتی ہین کہ مراد اس سی یہہ ہی کہ خدا بیٹھنی والا ہی عرش پر
اور اس سی جسمیت حق تعالی معلوم ہوتی ہی اور وہ لوگ کہ جو راسخون فی العلم
ہین یعنی وہ لوگ کہ جو خالص اور کامل ہین علم حق مین اور سلسلۂ علم اونکا منتہی ہوتا ہی
بہ باب مدینہ علم کہ باتفاق فریقین در شان علی بن ابیطالب علیہ السلام فرمودہ نبوی
کہ جنکی شان مین نازل ہی وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ثابت ہی وہ
لوگ اس آیہ کی یہہ معنی کہتی ہین کہ استوا بمعنی قہر اور غلبہ کی ہی اور بمعنی جلوس کی اور معنی
جلوس کی خدا پر روا نہین ہین اولا اس دلیل سی کہ آیہ دیگر محکم ہی خلاف اسکی واقع
ہوئی ہی وہ یہہ ہی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ یعنی مانند اوسکی کوئی چیز نہین ہی پس اس سی
معلوم ہوتا ہی خدا جسم نہین رکہتا ہی اور متشابہ معارضہ محکم کا نہین کرسکتا ہی وثانیا
یہہ ہی کہ مذہب علی صلوات اللہ علیہ کا یہی ہی کہ خدا جسم نہین رکہتا ہی چنانچہ ناظرین کلام حضرت

ہی مثل کتب نہج البلاغہ وغیرہ مین ظاہر اور روشن ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ محکم ناسخ
کو کہتی ہین اور متشابہ منسوخ کو اور تیسرا قول یہہ ہی کہ محکم وہ ہی کہ اوسمین ایک ہی وجہ
سی تاویل ہوسکتی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ کئی وجہ سی تاویل کرسکتی ہون یہہ معنی
مروی محمد بن جعفر بن زبیر اور ابو علی جبائی سی ہین اور معنی دوسری ابن عباس
سی مروی ہین اور چوتہا قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی الفاظ مکرر
نہون اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی الفاظ مکرر ہون مانند قصہ موسی وغیرہ کی یہہ
معنی ابن زید سی مروی ہین اور پانچوان قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ معلوم
کیا جاتی معین ہونا تاویل اوسکی کا اور متشابہ وہ ہی جسکی تاویل معین کی گئی ہو
مثل قیام قیامت کی یہہ جابر بن عبد اللہ سی مروی ہی اور بیچ تفسیر اہلبیت علیہم السلام
کی مذکور ہی کہ مراد راسخین فی العلم سی اہلبیت نبوت ہین کہ علم انکا علم رسول سی ہی
اور علم رسول علم جبرئیل سی ہی اور علم جبرئیل لوح محفوظ سی ہی اور کتابت لوح
محفوظ کی جانب رب العزۃ سی ہی توہم نہو کہ ہر گاہ تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین یہہ
امر وارد ہی پس اولا کس جہت سی ذکر نکیا کہ مراد راسخین سی اہلبیت نبوت ہین جواب
مین کہا جائیگا کہ ہر چند اولا ذکر علما کا ہی لیکن عبارت سابق سی معلوم ہوتا ہی کہ سردار
علما اور راسخین کی اہلبیت ہین پس یقینا وہ راسخین مین داخل ہونگی اور اگر کوئی کہی کہ کیا سبب
ہی کہ حق تعالی نی هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ کہا اور هُنَّ أُمَّهَاتُ الْكِتَابِ نکہا حالانکہ هُنَّ
أُمَّهَاتُ الْكِتَابِ بقاعدہ عربیت مناسب ہی جواب اسکا دو وجہ سی ہی اول یہہ ہی کہ اکثر
جو ایسا واقع ہوتی ہی ہیئت تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ گویا استفسار کیا جاتا ہی مَا أُمُّ

الکتاب اور باوجود اوسکے جو بین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ھن ام الکتاب اور نظیر اوسکی یہ ہی

کہ مثلاً کوئی کہی کہ من نظیر زید یعنی کون ہم مثل ہی زید کا اور اوسکی جواب مین کہا

جائیگا کہ نحن نظیرہ یعنی ہم نظیر اوسکی ہین اور دوسرا یہہ ہی کہ گویا آیات کو مجموعہ و منضم

کیا ہی اور اوسکو ام الکتاب کہا ہی **تکملہ** در رکوع نہم قولہ آیات محکمات

دس حرف مین بینات اوسکی پانسو پندرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ عبارت علی بن

ابیطالب و ولدہ الاطہار قولہ ام الکتاب آٹھ حرف مین زبر اوسکی چارسو پچانوے ہوتی ہین

نکلی اوس سی یہہ عبارت وھو امیر المؤمنین قولہ واخر متشابہات بارہ حرف مین بینات اوسکی

چارسو ترپن ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ھی ابوبکر و ابوحفص قولہ فاما الذین

فی قلوبھم زیغ بیس حرف مین بینات اوسکی سات سو پچاون ہوتی ہین نکلے اوس سے یہہ عبارت اولئک

اصحابھم وھی اھل الولایۃ قولہ والراسخون فی العلم سولہ حرف مین برا اوس کی

اکہتر اور وہی پندرہ ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت وھولاء امیر المؤمنین والائمۃ

ھی النقباء بینات اوسکی چہ سو ستانوے ہوتی ہین نکلی اوس سے یہ عبارت وھولاء علی و

الائمۃ الھدی اور مجموع اونہین دونو کا اکہتر نوسو بارہ ہوتی ہین نکلی اوس سے عبارت النبی و علی

والحسن والحسین و علی و محمد و جعفر و موسی و علی و محمد و علی والحسن والمھدی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہین ہرگز نہین غنی کرتی اونسی اموال انکی اور نہ فرزند اونکی

مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ

عذاب خدا سی کسی چیز کو اور یہہ لوگ وہین ہیزم آتش دوزخ کی عادت ان کفار کی مانند عادت قوم فرعون کے

وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ

اور وہ لوگ کہ آگی تھی قوم فرعون سی اونہون نی جھٹلایا ہماری آیات کو پس پکڑا اونکو اللہ نے بسبب گناہون انکی کے اور خدا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ

سخت ہی عذاب اوسکا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ان لوگون کو کہ کافر ہوئی ہین قریب ہی کہ مغلوب ہوگی تم اور جمع کئی جاؤگی تم

إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ

طرف دوزخ کی اور بد ہی قرارگاہ تحقیق تھی واسطی تمہاری نشانی بیچ دو گروہ کی کہ ملاقی ہوئی آپس مین ایک گروہ

تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ

جنگ کرتی تہی بیچ راہ خدا کی اور دوسرا گروہ کافر تہا دیکھتی تھی مومنین اونکو دو برابر اپنی ساتھ دیکھنی

الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي

آنکھ کی اور خدا قوت دیتا ہی ساتھ نصرت اپنی کے جسکو چاہتا ہے تحقیق بیچ اوسکی البتہ عبرت ہی واسطی صاحبان

الْأَبْصَارِ ۝ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ

بینائی کی زینت دیگئی ہی واسطی لوگون کی محبت خواہشون کی عورتون سی اور اولاد سے

وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

اور مال کثیر سی جمع کیا گیا ہو سونے اور چاندی سی اور گھوڑون نشان دار سے

وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ

اور چارپایون اور کشتزار سی یہہ مایہ حیات دنیا ہی اور خدا نزدیک اوسکی ہی

حُسْنُ الْمَآبِ ۝ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ

نیک بازگشت کہہ تو ای محمد آیا خبر دون تمکو بہتر اس سی واسطی اون لوگون کی کہ پرہیزگاری کی نزدیک

ربهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها وازواج

رب اپنے کی بہشتیں ہیں کہ جاری ہیں نیچے درختان اوسکی کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اوسکے اور جورویں

مطهرة ورضوان من الله والله بصیر بالعباد الذین

پاکیزہ ہیں اور خوشنودی ہی خدا سی اور خدا بینا ہی ساتھ بندوں کی ایسے وہ جو کہ

یقولون ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار

کہتے ہیں ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے ہیں پس بخش ہم کو گناہ ہمارے اور بچا ہم کو عذاب آتش دوزخ سے

الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین

اور صبر کرنے والے ہیں اور سچ کہنے والے ہیں اور تابع فرمان ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور طلب آمرزش کرنے والے

بالاسحار شهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم

بیچ اوقات سحر کے گواہی دیتا ہی خدا اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اوسکے اور گواہی دیتے ہیں فرشتے اور صاحبان علم

قائما بالقسط لا اله الا هو العزیز الحکیم ان الدین عند الله — نصف

اور حالی کہ قائم بعدل ہی نہیں ہی کوئی خدا سوا اوسکے غالب حکمت والا تحقیق دین پسندیدہ نزدیک خدا کے

الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد

اسلام ہی اور نہیں اختلاف کیا اون لوگوں نی کہ دی گئی ہیں توریت و انجیل کو مگر بعد ازین کہ

ما جاءهم العلم بغیا بینهم ومن یکفر بآیات الله فان الله سریع

حاصل ہوا اونکو علم بسبب حسد کے اور جو شخص کہ انکار کری ساتھ آیات خدا کی پس تحقیق خدا جلد

الحساب فان حاجوک فقل اسلمت وجهی لله ومن اتبعن

حساب کرنے والا ہے پس اگر مخاصمہ کریں وہ ساتھ تیرے پس کہہ تو یا محمد اسلام لایا میں ساتھ ذات اپنی کی خالص واسطے خدا کے اور جس شخص نے

اتبعن وقل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان

کہ پیروی کی میری اور کہہ تو یا محمد واسطے اون لوگوں کی کہ دی گئی ہیں کتاب اور جاہلان مکہ کو آیا اسلام لائے تم پس اگر

اسلموا فقد اهتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ

اسلام لائے پس تحقیق کہ راہ پائی اور اگر اونہوں نی پھیر لیا منہ پس نہیں ہی اوپر تیری مگر پہنچا دینا احکام

ع والله بصیر بالعباد

اور خدا بینا ہی ساتھ بندوں کی

قوله فئة اس گروہ سی مراد لشکر ظفر پیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی کہ بیچ جنگ بدر کی رکاب اون حضرت میں حاضر تھی اور شمار مردمان اوس لشکر کا یہ ہی کہ تین سو تیرہ تھی ستتر شخص مہاجرین میں سی تھی اور دو سو چھتیس [۲۳۶] انصار میں سی تھی اور صاحب علم ہی کہ صاحب نشان حضرت امیر المومنین علیہ السلام تھی اور تمام لشکر میں دو سوار تھی اور باقی پیادہ ایک مقداد اور دوسری مرثد بن ابی مرثد اور چھ شخص زرہ پوش تھی اور جمعیت لشکر کفار کی نو سو پچاس [۹۵۰] تھی سو سواران اسپ تھی اور باقی پیادہ اور سب زرہ پوش تھی اول جنگ کہ اسلام میں واقع ہوئی یہ تھی اور باوجود اس قلت کی بتائید الہی کفار پر غالب ہوئی اور تفسیر آیۃ قوله من النساء منقول ہی کہ زنان بدترین دام شیطان ہیں چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ زنان دام شیطان ہیں اور بھی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ چاہیے خلوت نکری کوئی شخص ساتھ زنان بیگانہ کی اسواسطی کہ شیطان تیسرا انہوں کا ہوگا اور چاہیے کا کہ ان دونوں سی امر شنیع صادر ہو اور اخبار میں وارد ہی کہ اکثر معاصی اور فتنہ کہ عالم میں واقع ہوئی ہیں

شامت زنان سی ہی قولہ قنطار یعنی مال بسیار کی ہی اور کہتی ہین کہ اٹھہ ہزار
مثقال طلا کو قنطار کہتی ہین اور نزدیک بعضون کی اسی ہزار مثقال نقرہ کی ہین اور
ابی عبداللہ علیہ السلام سی منقول ہی کہ قنطار اسقدر ہی کہ پوست ایک گاو نر بہر جاوی
دینار سرخ درہم سفید سی قولہ المسومۃ مسومہ مشتق ہی سوم سی اور معنی سوم کی
علامت کی ہین یعنی وہ گہوڑی کہ علامت نیکو رکہتی ہین حسن صورت اور خلقت کی
اور بہتر رفتار سی اور لوگ بجہت مشغول ہونی ان چیزونکی عبادت الہی سی غافل
ہوتی ہین قولہ مُطَهَّرَةٌ یعنی حورین پاکیزہ ہین اون آلایشون سی کہ عورتونکو دنیا
مین لاحق ہوتی ہی مثل حیض اور نفاس کی یا پاک ہین نقص خلقت سی اور خلق سی
قولہ وَاُولُوا الْعِلْمِ شک نہین ہی کہ اولوا العلم شامل مجتہدین امامیہ رضوان اللہ علیہم
کی ہی اور اہلبیت نبوی علیہم السلام تو بطریق اولی مراد ہین جابر سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ ایک ساعت کہ عالم بستر اپنی پر تکیہ کری اور علم دین مین فکر کری
بہتر ہی عبادت ہفتاد سالہ سی اور انس سی مروی ہی کہ تعلیم کرو علم کو پس تحقیق
کہ سیکہنا اوس کا خالصا للہ حسنہ ہی اور درس اوسکا تسبیح ہی اور بحث
رکہنا علم حق سی جہاد ہی اور سکہلانا اوسکا جاہل کو صدقہ ہی اور یاد دلانا اوسکا
اہل اوسکی تو موجب قرب حق تعالی ہی اسواسطی کہ علم موضع شناخت حرام و
حلال ہی اور منارہ ہی راہ جنت اور نار کا اور رفیق ہی وحشت مین اور صاحب
ہی غربت مین اور حدیث کرنی والا ہی تنہائی مین اور دلیل ہی سرور اور ضرر
مین اور سلاح ہی اوپر اعدا کی رغبت کرتی ہین ملائکہ کہ حلقہ مجلس علما مین حاضر ہوتی

ہین

ہین لیو پر پرو نکواون سی فتنی مین اور نماز مین برکت اوسکی واسطی طلب کرتی ہین
اور جو تر و خشک ہی استغفار اوسکی واسطی کرتی ہین بحدیکہ ماہیان دریا اور جانور
اوسی دریا کی اور درندہ زمین اور جانور اوسکی اور جہان اور ستارگان
آگاہ ہو کہ علم حیات قلب ہی جاہل سی اور نور بصر ہی اور قوت بدن ہی کہ پہونچاتا ہی بندیکو
ساتہہ منازل ابرار و نیکی اور مراتب بادشاہان ابرار کی اور ساتہہ درجات بلند
آخرت اور دنیا کی اور فکر کرنا علم مین برابر روزہ کی ہی اور درس دینا برابر ہی
بیداری شبکی کہ عبادت مین بسر کی ہو اور بسبب علم پہچانا جاتا ہی حلال اور حرام اور
سبب صلہ رحمی کا ہی اور حق عبادت اوسکی سبب سی ادا کیا جاتا ہی اور علم پیشوا
عمل کا اور عمل تابع اوسکی ہی ملہم ہوتی ہین اوس سی ابرار اور محروم ہوتی ہین اوس سی
اشرار انس نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص اس آیہ شہادہ
کو پڑہی اور آخر کو کہی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ حق تعالی بعد ہر حرف
کی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ واسطی اوسکی استغفار اور آمرزش طلب کرتا ہی تا روز
قیامت اور حق تعالی آتہہ دروازی بہشت کی اوسکی واسطی کہولتا ہی اور سات
دروازی دوزخ کی بند کرتا ہی اور جو شخص کہ وقت خواب اس آیہ کو پڑہی حق تعالی
ستر ہزار فرشتی پیدا کرتا ہی تا روز قیامت واسطی اوسکی استغفار کرتی ہین اور ابو غالب
قطان نی کہا ہی کہ ایک وقت واسطی تجارت کی کوفی کو گیا مین اور ہمسایہ اعمش مین
اوترا مین آخر شب کو اعمش نی آیہ شہادت کو مکرر پڑہا اور ہر بار آخر اوسکی مین
کہتا تہا کہ وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ

وَهِيَ عِنْدَ اللّٰهِ وَدِيْعَةٌ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ہر گاہ کہ دن ہوا
نزدیک اوسکی گیا مین اور کہا مینی کہ شب گذشتہ آیہ شہادت پڑہتا تہا تو اور رحم
اوسکی مین کئی کلمہ اور پڑہتا تہا اس باب مین کوئی کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
سی سنا ہی تو نی کہا کہ ہی کہا مینی کہ مجکو اوس سی آگاہ کر اوسنی کہا جب تک
ایک برس خدمت نکریگا تو ہرگز اوس سی آگاہ کرونگا مین اور وہ شخص
کہتا ہی کہ مین بر سر راہ تہا مجرد اسکی کی جناب بار کیا ہوا کہولا مینی اور ایک
سال خدمت اوسکی کی مینی جب مدت آخر کو پہنچی کہا مینی کہ اے شیخ سال تمام ہوا کہا
اوسنی کہ آگاہ ہو حدیث کی مجکو ابو وائل نی ابن مسعود سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ اس آیہ کو پڑہ اوس طریق پر کہ مینی پڑہا تہا حق تعالی روز قیامت کو
پڑہنی والی اوسکی کو حاضر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اے بندے میرے ساتھ میرے کیا وفا
تو نی کہ وہ توحید ہی اور مین سزاوار تر ہون اوس شخص سی کہ وفا ساتھ عہد کے
کری اے فرشتو میرے دروازے بہشت کو واسطے اسکی کہولو کہ جس سی چاہے داخل ہو
اور بہی اون حضرت سی مروی ہی کہ دو فرشتے ہوا مین ملاقی ہوئی ایک نی دوسرے
سی پوچہا کہ کہان سی آتے ہو اوسنی کہا کہ نزدیک بندہ عاصی سی کہ اتنی کار و معصیت
مین بسر کیا اور خدا کو آزردہ کیا اب دیوان عمل اوسکا کہ سیاہ ہو رہا ہی آسمان پر
لیجاتا ہون اوس دوسرے فرشتے نی کہا عجب حالت ہی کہ مین نام اوسکی برات
آزادی آتش دوزخ سی زمین پر لیجاتا ہون اوس فرشتہ نی کہا ہر گاہ کہ تو نے
جدا ہوا آیہ شہادت کے پڑہا اوسنی حق تعالی نی فرمایا کہ مینی گناہ اوسکا بسبب اوس آیت

اور معرفت اوسکی کی نجات اور ابو سعید بن جبیر سی روایت ہی کہ اطراف کعبہ
مین تین سو ساٹھ بت نصب کئی تہی ہر گاہ کہ یہ آیہ نازل ہوئی گر پڑی
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کرتی ہین ساتھ آیات خدا کی اور قتل کرتی ہین نبیون کو بغیر حق کے
وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اور قتل کرتی ہین اون لوگون کو کہ حکم کرتی ہین ساتھ عدل کے لوگون سی پس بشارت دی انکو ساتھ عذاب
اَلِيْمٍ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ
دردناک کی وہ گروہ کہ نیست و نابود ہو گئی ہین اعمال اونکی بیچ دنیا اور آخرت کی اور نہین ہی واسطے اونکے
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى
کوئی مددگار آیا نہین دیکہا تو طرف لوگون کی کہ دی گئی ہین حصہ توریت سی بلائی جاتی ہین طرف
كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ ذٰلِكَ
توریت خدا کی تا کہ حکم کری بیچ اونکی پس پہر جاتی ہین ایک گروہ اونمین سی اور حالیکہ وہ ترک کرنی والی ہین یہ
بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ
بسبب اسکی کہ کہا اونہون نی کہ ہرگز نہ پہنچیگی ہمکو آتش مگر روز ہای چند اور فریب دیا اونکو بیچ دین اونکی
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ
اوس چیز نی کہ افترا کرتی تہی پس کیا حال ہوگا جب جمع کرینگی ہم اونکو واسطے روز کی کہ نہین شک بیچ اوسکی اور پورا دیا جاویگا
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
ہر نفس جزا اوسکی کہ کسب کیا ہی اور وی نہ ظلم کئی جاوینگی کہہ تو اے محمد کہ اے خدا اور اے مالک ملک

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ
عطا کرتا ہی تو ملک جسکو کہ چاہتا ہی تو اور لے لیتا ہی ملک جس شخص سی کہ چاہتا ہی تو اور عزت دیتا ہی جسکو کہ چاہتا
تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ
اور ذلیل کرتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہی تو ساتھ ہاتھ تیرے کے بہتر ہی تحقیق کہ تو اوپر ہر شی کی توانا ہی داخل کرتا
اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
رات کو بیچ دن کی اور داخل کرتا ہی تو دن کو بیچ رات کی اور باہر لاتا ہی زندہ کو مردی سی
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
اور باہر لاتا ہی مردی کو زندہ سی اور روزی دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تو بی شمار
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ
نہ پکڑیں مومن کافروں کو دوست سوائی مومنوں کی اور جو شخص کہ
يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَ
کریگا اسکو پس نہیں ہی دوستی خدا سی بیچ کسی چیز کی مگر یہ کہ ڈرو تم ضرر انکے سی ڈر اور ڈراتا ہی
يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي
ڈراتا ہی تمکو خدا عذاب نفس اپنی سی اور طرف اللہ کی ہی بازگشت کہہ تو اے محمد اگر چھپاؤ تم اوس چیز کو کہ بیچ
صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
سینوں تمہارے کی ہی یا ظاہر کرو تم اوسکو جانتا ہی اوسکو خدا اور جانتا ہی اوس چیز کو کہ بیچ آسمانوں کی ہی اور اوس چیز کو کہ بیچ
الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ
زمین کی ہی اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہی اوس دن پاویگا ہر نفس اوس چیز کو کہ عمل کیا ہی اوسنی

خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ
بہتر سی حاضر کیا گیا اور اوس چیز کو کہ عمل کیا ہی برائی سی دوست رکھتا ہی ہر شخص اگر کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے
ع أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ
زمان دراز ہو اور ڈراتا ہی تمکو اللہ عذاب اپنی سی اور خدا مہربان ہی ساتھ بندوں کی

نزول الم تر الی الذین الخ منقول ہی کہ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں اکثر
ایک زن اشراف اہل خیبر سی مرتکب زنا کی ہوئی اور توریت میں حکم رجم تھا و علمای
کی نزدیک پیغمبر خدا کی آئی باینداس امر کی کہ اس حد میں حکم تخفیف ہو یعنی امیدوار
تھی کہ سوائی رجم کی تازیانہ مارنی کا یا اور تعزیر کا حکم ہو کہ وہ یہ تخفیف بسبب شرف
پہونچا مطابق حکم توریت کی حکم کیا نعمان بن عوف اور عمران حارث
نی کہا کہ ظلم کیا تمنی ہم پر اسواسطی کہ اوپر اوس کی حد رجم واقع نہیں ہی رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتی ہو تم بیچ کتاب توریت کی حکم اوپر رجم کا ہی کہا اونہوں نی
کہ اسطرح سی نہیں ہی حضرت نی فرمایا کہ توریت کو لاؤ پس کتاب توریت آئی حضرت نی
فرمایا کہ تم میں سی کون ایسا ہی کہ دانا تر ہو ساتھ توریت کے کہا اونہوں نی کہ ایک مرد اعور
یعنی یک چشم فدک میں رہتا ہی اور اوسکو ابن صوریا کہتی ہیں اوسکو طلب کیا اور
مدینہ میں خدمت پیغمبر خدا میں حاضر ہوا اور توریت پڑہنی لگا ہر گاہ کہ آیہ رجم پہنچا آنحضرت
نی عبد اللہ بن سلام اوٹھا اور اوس آیہ کو پڑہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حکم
یہ موافق حکم توریت کی ہی اور حکم توریت میں اسطرح سی تھا کہ مرد زن دار اور زن
شوہر دار ہر گاہ زنا کریں اور شاہد گواہ اس امر پر گواہی دیں اوسوقت اونکو رجم

کیا چاہتی اور اگر زن حاملہ ہو درنگ کرین کی تا لڑکا جنی وہ اور بعد اوسکی سنگسار
کرین کی پس پیغمبر خدا نی اونکو حکم رجم کیا اوس وقت حق سبحانہ وتعالی نی یہہ آیت نازل کی
قولہ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا منقول ہی کہ جنگ احزاب مین
جبکہ خندق کہودتی تہی ایک سنگ عظیم ظاہر ہوا کہ آہن اوسپر کارگر نہوتا تہا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی اوس پتہر پر نگاہ کی اور تبر آہنی سلمان فارسی سی لیکر
آستین مبارک چڑہا کر اور بقوت روحانی بتائید ربانی ایک ضرب ایسی ماری کہ دو حصہ اوس
پتہر سی ٹوٹ گیا اور برق اوسمین سی ایسی چمکی مانند روشنی چراغ کی شب تاریک مین
اور درخشندگی اوس آتش سی کوہ ہائی مدینہ روشن ہوئی مدائن تک اور کنگرا
ایوان کسری کی لوگونکو نظر آئی پیغمبر خدا اور صحابون نی تکبیر کہی اور ہرگاہ ضربت
دوسری ماری تہائی اوس پتہر کی اور ٹوٹ گئی اور روشنی اوس سی چمکی کہ
صنعاء یمن نظر آئی پیغمبر خدا اور اصحابون نی تکبیر کہی اور جسوقت کہ ضربت تیسری
ماری قیاصرہ اور خانہ ہائی روم نظر آئی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی پہر تکبیر کہی
بعد اسکی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جبرئیل نی مجکو خبر دی ہی کہ عنقریب آثار دین اسلام
باطراف عالم پہونچیگا اور تمام نواحی اور جوانب سحر اہل اسلام ہونگی تمام صحابہ شکر خدا
اس نعمت مین مشغول ہوئی اور مردمان منافق ٹہٹہا کرنی لگی اور کہا اونہون نی
کہ عجب کار ہی کہ یہہ مرد خوف کارزار مشرکان عرب سی خندق کہودتا ہی اور ہمکو
ساتھ مسخر ہونی روم اور فارس کی وعدہ کرتا ہی حق تعالی اس آیہ کو بہیجا کہ کہہ تو ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کہ بار خدایا تو صاحب ملک کا ہی دیتا ہی تو بادشاہی کو جسکو کہ چاہتا ہی

اور چھین لیتا ہی تو بادشاہی کو جس سی کہ چاہتا ہی تو ہی جلد سی حکومت کم اور اطراف
اوسکی کی تہی کہ کفار قریش سی لیکر تا زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حوالہ کی
اور ملک روم اور فارس اولادونمین اوس حضرت کی رحمۃ کو ارزانی کی اور مفسرون نی
کہا ہی کہ مراد ملک سی نبوت ہی کہ بنی اسرائیل سی لیکر اولاد اسمعیل کو دی اور مراد
ہی کہ ساتھ ائمہ معصومین کی عطا فرمائی اور معنی تولج اللیل فی النہار کی یہہ ہین کہ
راتکو دنمین زیادہ کرتا ہی تو بتدریج مثل اسکی کہ اول جدی مین کہ دن نہایت کم
ہوتا ہی اور سرطان مین نہایت زیادہ ہو جاتا ہی اور بسیط حسی برعکس اور خارج
کرتا زندہ کا میت سی مثل خارج کرنی حیوانکی ہی نطفہ سی یا مثل مرغکی ہی تخم سی اور
درخت کا دانہ سی اور برعکس اسکی نطفہ کو اور دانہ کو تخم کو حیوان اور درخت اور
مرغ سی نکالتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ باہر لاتا ہی مومن و طیب کو خبیث و کافر سی منقول ہی کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک ایک زوجہ اپنی کی آئی ایک زن پاکیزہ منظر خوبصورت اوسکی حضور مین
تہی اوسکو دیکہا حضرت نی پوچہا کہ یہہ کون ہی کہا کہ ایک الہامی اپنا ہی حضرت نی پوچہا
کہ کون سی نالہ مین کہا کہ خالدہ بیٹی اسود بن عبد یغوث کی اور یہہ خالدہ مومنہ تہی اور اسود
کافر تہا اسوقت حضرت نی فرمایا کہ سبحان الذی یخرج الحی من المیت الخ
معاذ بن جبل نی روایت کی ہی کہ مین بسبب مطالبہ قرض خواہ کی ایک جمعہ کو نماز
مین حاضر نہوا پیغمبر خدا نی فرمایا کہ کیا خبر تجکو نماز جمعہ سی مانع ہوئی عرض کیا مین نی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ یوحنا ایک یہودی کا اوپر میری قرض تہا اوسنی مجہو روکا کہ مین نماز مین حاضر
ہوتا فرمایا کہ اس آیہ کو پڑہ بغیر حساب تک اور بعد اوسکی کہو کہ یا رحمن الدنیا

وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا فَاقْضِ عَنِّي دَيْنِي جو شخص کہ اس آیہ
کو پڑہی ہمیشہ سے اگر قرض اوسکا اسقدر ہو کہ زمین اوسکی گنجایش نرکہتی ہو حق تعالی
اوسکو ادا کرتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ حق تعالی نی چاہا کہ سورہ حمد اور آیۃ الکرسی اور آیہ شہادت
اور آیہ ملک زمین پر نازل کری یہہ آیات عرش مجید پر آویختہ تہین اور حق تعالے
مین اور اون مین کوئی حجاب نتہا عرض کی بار خدایا ہمکو زمین پر بہیجتا ہی تو کہ اہل
معصیت ہی حق تعالی نی فرمایا کہ قسم بعزت وجلال اپنی کی کہ کوئی بندہ مومن بعد ہر
نماز فریضہ کی نہین پڑہتا مگر یہہ کہ اوسکو حظیرہ قدس مین جگہہ دیتا ہون مین اور ہر روز
ستر مرتبہ نظر رحمت اوسپر کرتا ہون مین اور ہر روز ستر حاجت اوسکی روا کرتا ہون
کہ کمترین اون حاجتونکا آمرزش ہی اور دشمنون سی اوسکو نگاہ رکہتا ہون مین
اور اعدا پر نصرت دیتا ہون مین اور کوئی چیز بہشت سی مانع نہین ہوتی ہی مگر موت
قوله تعالی تُقٰةً وَيُحَذِّرُكُمُ اس آیہ مین تصریح کی ہی کہ مومنونکو واجب ہی تقیہ کرنا
مخالف دین سی اور جب ظاہر ہووی اونکی گردنی ہی مو۔ روایت کیا ابن بابویہ قمی نی رسالہ
اعتقادیہ مین لکہا ہی کہ تقیہ واجب ہی وقت ظہور صاحب الزمان علیہ السلام تک جو
شخص کہ تقیہ کو ترک کری گویا ترک نماز کی جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی لوگون نی
عرض کیا کہ ہم ایک شخص کو دیکہتی ہین کہ مسجد مین باواز بلند لعن کہتا ہی دشمنون
تمہاریکو اور نام ہر ایک لیتا ہی فرمایا کہ خدا اوسکو رحمت اپنی سی دور کری ہمکو
معرض دشمنان مین لاتا ہی اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ

مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے برا کہو تم اون لوگون کو کہ دعا کرتے
ہین وہ غیر خدا سی پس برا کہین گی وہ خدا کو ازروی جہل ونادانی کی اور پہر اون
حضرت سی منقول ہی کہ مقرب ترین تمہارا نزدیک خدا کی وہ شخص ہی کہ داناتر اور
زیادہ عمل کرنی والا ساتہہ تقیہ کی ہو اور فرمایا ہی کہ تقیہ دین میرا اور آبا میرے کا ہی
اور اون حضرت سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوائل اسلام مین اہل کفر
سی ملائمت کرتی تہی اور امیر المومنین علیہ السلام ساتہہ اہل خلاف کی بطریق ملاطفت
سلوک کرتی تہی اور ہرگاہ کہ قوت پیدا ہوئی اہل خلاف سی محاربہ کیا مروی ہی
کہ ایک مرد نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میری فریاد کو
پہنچو فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی کہ کفار قریش مین گرفتار ہوا تہا مین اور مجکو ایذا دی
تہی کہ تا کلمہ ناشائستہ نسبت کرون مین ساتہہ جناب تمہاری کی بے طاقت ہوا مین اور جو
کچہہ کہ ارادہ اون لوگون کا تہا زبان میری پر جاری ہوا فرمایا کہ دل تیرا کس طرح
پر تہا کہا کہ بہت کراہت رکہتا تہا مین فرمایا کہ اگر بار دیگر یہ اتفاق ہووی تجہکو کہ
تجہی کہیں اونکو اور دل مین کراہت رکہنا مخفی اور پوشیدہ نہ رہی کہ بہت سی امور
ہین کہ دلالت رکہتی ہین جواز تقیہ پر وسیلی نبی کی اور ائمہ معصومین کی اور غیر اونکی
کی چنانچہ ایک اونمین سی یہہ ہی کہ بیضاوی نی ذکر کیا ہی ذیل تفسیر اس آیہ مین قوله تعالی
فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی زندگی کی ساتہہ اونکی بہ تقیہ اور دوسرا یہہ ہی کہ صحیح
بخاری مین بیچ کتاب اکراہ کی باب قول حق تعالی مین إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ

اور قول حق تعالی کی إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً مین لکہا ہی کہ یہہ تقیہ ہی اور رکہا ہی او
اس مقام مین کہ کہا ہی حسن نی کہ تقیہ تا روز قیامت ہی اور تیسرا یہہ ہی کہ حق تعالی
فرماتا ہی رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ یعنی مرد مومن ہی آل فرعون سے
کہ پوشیدہ کرتا تہا ایمان اپنی کو پس اس آیہ سی تعریف پوشیدہ کرنی ایمان کی
معلوم ہوتی ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى
بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا الخ حاصل اسکا یہہ ہی وقتیکہ اسرار کہا نبی نی بعضی ازواج اپنی سی اور
منع کیا کسی سی اظہار نکرنا اگر تقیہ پیغمبر کو درست نہوتا تو شش جہت سی مبالغت کی بعضی
ازواج کو کہ اس راز سی کسیکو آگاہ نکرنا اور طرفہ تر یہہ ہی کہ صحیح بخاری مین لکہا ہی
کہ سورۃ التحریم اور بعد اسکی اس آیہ کو لکہا ہی وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ الخ اور بعد اسکے
لکہا ہی کہ عبد اللہ بن حنین کہتا ہی کہ سنا مینی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ کہتے
تہی کہ ارادہ کیا مینی اس بات کا کہ سوال کرون مین عمر سی پس کہا مینی یا امیر المومنین
کون مین وہ دو عورتین کہ جنہون نی افشاء راز پیغمبر کیا پس ہنوز کلام میرا تمام نہوا تہا
کہ کہا عائشہ اور حفصہ تہین اور پانچوان یہہ ہی کہ کشاف مین لکہا ہی ذیل تفسیر قول
حق تعالی کی لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ مین کہ ابو حنیفہ فتوی دیتی تہی پوشیدہ کی
مین ساتہہ واجب ہونی نصرت زید بن علی رضوان اللہ علیہم کی اور بہیجنی مال کی طرف
اونکی اور واجب ہونا خروج کا ساتہہ اونکی اوپر دزد متغلب کی کہ جنہون نی نام اپنا
بدروغ خلیفہ اور امام رکہا تہا مثل دوانیقی اور امثال اوسکی کی پس اگر تقیہ درست
نہ تہا پس کسواسطی ابو حنیفہ پوشیدہ گی مین فتوی دیتی تہی اور چہٹا یہہ ہی کہ روایت کی حمیدی

حمیدی نی اپنی کتاب مین بیچ مسند عائشہ کی حدیث اخیر مین متفق علیہ مین بہت طریق
سی کہا عائشہ نی بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ای عائشہ اگر نہوتی قوم
تیری قریب العہد جاہلیت سی اور بعضی روایت مین ہی کہ کفر سی اور بعضی مین کہ
شرک سی اور خوف نہ تہا کہ ہوتین مین انکار کرنی قلوب اونکی سی ہر آئینہ امر کرتا مین
منہدم کرنی کعبہ کو پس داخل کرتا اوسمین وہ چیز کہ خارج ہوگئی تہی اور برابر زمین
کی کرتا مین اوسکی دو دروازی ایک شرقی اور ایک غربی مقرر کرتا مین پس پہنچاتا
مین اوسکو بنائی ابراہیم تک پس نہ کرانا کعبہ کا خوف انکار لوگون سی تقیہ نہین کیا
ہی اور ساتوان یہہ ہی کہ فرار نبی کا مکہ سی اور پوشیدہ ہونا غار مین پس اگر تقیہ
جائز نہوتا تو چاہئی غار مین پوشیدہ نہوتی اور آٹہوان یہہ ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکو
حسین بن محمد بن حسن دیار بکری نی بیچ کتاب خمیس اپنی کی ذکر اسلام حمزہ مین اور
ترجمہ اوس عبارت کا یہہ ہی کہ تہی حمزہ بن عبد المطلب کہ اسلام لائی روز زد وکوب ابو بکر
کی اور یہہ زد وکوب اسطرح سی ہی کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمع ہوئی اور وہ
انتالیس تہی کہ الحاح کیا ساتہہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی درباب ظاہر ہونیکی پس کہا
حضرت نی کہ ای ابا بکر ہم قلیل مین پس ہموارہ الحاح کیا کیا ساتہہ اونکی تا اینکہ ظاہر
ہوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اطراف مسجد مین اور ایستادہ ہوئی ابو بکر لوگون مین
حالانکہ خطبہ پڑہتی تہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بیٹہی تہی اور تہی ابو بکر اول خطیب
کہ دعوت کی طرف خدا اور رسول اوسکی کی اور شدت کی مشرکون نی اوپر ابو بکر
اور مسلمانون کی پس مارا اونکو اطراف مسجد مین نہایت ضرب شدید سی اور کچلا ابو بکر کو

اور خوب زد وکوب کی اور قریب ہوا ابو بکر سی عتبہ بن ربیعہ فاسق اوس نی مارا
اونکو ساتھ نعلین اپنی کی موںہہ اونکی پر کہ اثر اوس کا موںہہ پر معلوم ہوتا تہا ناک
نپہچانی جاتی تہی منہ سی اونکی موںہہ اونکی سی اور رنوان ہیہی کہ ذکر کیا ہی فضل بن
روزبہان نی بیچ کتاب ابطال الباطل کی کہ تہی عمر بیچ حالت جاہلیت کی محبوب
اور معظم اور مقبول القول اور ریاست جوانان قریش کی تہی اور غلبہ اور
قوت منتہی ہوتا تہا طرف ابی جہل کی اور طرف ابی الحکم بن ہشام کی اور جب
مبعوث ہوئی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور غالب تہی کفار مسلمانوں پر اور
ضعیف تہا امر اسلام کا اور پوشیدہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ خانہ ارقم
مین واسطی خوف اور دبدبہ کفار کی اور نہ قادر تہا کوئی اظہار اسلام پر دعا کی
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ خداوندا عزت دی اسلام کو بسبب ابی الحکم بن ہشام
یا عمر بن الخطاب کی پس قبول ہوئی دعا رسول کی پس اسلام لائی عمر صبح
کو اوس شب کی کہ دعا مانگتی تہی اور داخل ہوئی اوپر رسول صلی اللہ علیہ کی اور
کامل ہوئی چالیس مرد واسطی کہ ساتھ اسلام عمر کی کامل ہوئی عدد مسلمین کے
ساتھہ چالیس کے اور کہا واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لات
اور عزی عبادت کی جائین ظاہر مین اور عبادت کیا جائی خدا پوشیدہ کی
مین پس نکلی عمر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور سائر اصحاب اور آگی ہوئی ابو بکر
اور حمزہ اور عمر تا اینکہ داخل ہوئی مسجد مین اور نماز پڑہی اونہون نی بیچ حرم کے
اور طواف کیا اور گئی گہرون اپنی مین اور کہا ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ نی کہ ہمیشہ ہم عزت مین رہی ابتدای اسلام عمر سی بعد اسکی تہی عمر وزیر تہی
واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی طول حیات مین اور نہ کرتی تہی پیغمبر کوئی امر
بمشورہ اونکی انتہی پس ان دونو روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ قبل از اسلام
عمر اور حمزہ پیغمبر خدا اور اصحاب اونکی نہایت تقیہ مین بسر کرتی تہی اور تفسیر مجمع
البیان مین لکہا ہی کہ اصحاب ہمارے قائل ہوتی مین کہ تقیہ جائز ہی نزدیک ضرورت
کی سب احوال مین اور کبہی تقیہ واجب ہوتا ہی وسوقت کہ اوسمین ایک نوع صلاح کا
ہو اور نہین جائز ہی ترک اسکا مثل اسکی کہ قتل مومن ہوتا ہو اور سبب تقیہ اصلاح ہوتی ہو
اور قتل سی وہ بچتا ہو پس اسوقت مین تقیہ واجب ہی اور واجب ہی اوسوقت مین
کہ یقین ہو یا ظن غالب ہو کہ فساد دین مین ہوتا ہی اور کہا ہی شیخ مفید علیہ الرحمہ نی
کہ تقیہ کبہی واجب ہوتا ہی اور کبہی جائز ہوتا ہی بدون وجوب کی اور کسیوقت تقیہ
کرنا افضل ہوتا ہی ترک تقیہ سی اور کبہی ترک تقیہ افضل ہی تقیہ سی اگرچہ کرنی والا
تقیہ کا اسوقت مین معذور ہی اور معاف ہی از روی تفضل ومہربانی کی اور شیخ
ابو جعفر طوسی نی کہا ہی کہ ظواہر آیات دلالت کرتی ہی کہ تقیہ در صورت خوف
نفس واجب ہی اور بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ تقیہ وقت خوف کی
جائز ہی اور اظہار حق بہی جائز ہی روایت کیا ہی حسن نی کہ مسیلمہ کذاب نی
دو شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی گرفتار کئی پس ایک سی کہا کہ آیا تو گواہی
دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا کہ آری کہا مسیلمہ کذاب نی کہ
آیا تو گواہی دیتا ہی کہ مین رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ ہان تم بہی نبی ہو بعد اسکے

دوسرے کو بلایا کہا کہ تو گواہی دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا اونہون
کہ بلی کہا مسیلمہ نی کہ گواہی دی تو کہ مین بہی رسول خدا ہون کہا اونسی کہ مین بہرہ
ہون تین مرتبہ مسیلمہ نی تکرار کی اونسی وہی جواب دیا پس مسیلمہ نی اوسکو قتل کیا
پس پہونچی یہہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو پس فرمایا کہ کیا نقص ہی واسطی اوس
مقتول کی کہ گذرا اوپر صدق اپنی کی اور فضیلت عمل مین لایا پس مہیا ہووا واسطے
اوس فضیلت کی اور لیکن دوسرا کہ پس کیا اوسنی تقیہ کو بنا بر رخصت خدا کی پس گناہ
نہین اوپر اوس کی پس بنا بر اوس روایت کی معلوم ہوا کہ تقیہ رخصت ہی یعنی جائز ہی
اور اظہار حق فضیلت ہی انتہی **فائدہ** اور بظاہر خاطر قاصر مین یہہ آتا ہی کہ طریقہ
جمع ان روایتونکا اسطرح سی محتمل ہی کہ درصورت کو رانہ ہونی خطر حق کی اور نہ
باقی رہنی اختیار کی اگر تقیہ نکری تو اظہار حق افضل ہی اگرچہ ہلاکت نفس ہو والا
قوله مختصر الخ کتاب تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہی کہ کیفیت ظاہر ہونی عمل مین اختلاف
ہی ابی مسلم وغیرہ نی لکہا ہی کہ صحیفہ اعمال بدی اور نیکی کی آخرت مین حاضر ہونگی
اور اسیکو اختیار کیا ہی قاضی نی اور بعضون نی کہا ہی کہ جزا عمل نیک و بد ثواب
اور عذاب سی دیکہا جائیگا اور اعمال حاضر نہین ہو سکتی ہین اور اعمال اعراض ہین
کہ باطل ہوگئی ہین کہ نہین جائز ہی اعادہ اونکا اسواسطی کہ اعادہ معدوم محال ہی کہ
اعمال دیکہی جائین اور جناب والد ماجد علیین مکان نی کتاب موعظہ حسنہ مین بعد
نقل اس عبارت کی لکہا ہی کہ ہرچند بابعد القولین مشکل ہی اسواسطی کہ احتمال مجاز کا اکثر
کلام مین جائز ہو سکتا ہی لیکن شک نہین ہی کہ ظواہر اکثر آیات کا کہ اوس جملہ سی

ایک

ایک آیۃ مذکور ہی اور دوسری یہہ ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل
مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی جو شخص کہ عمل کریگا بقدر ذرہ کی خیر سی دیکہیگا اوسکو اور
جو شخص کہ عمل کرتا ہی بقدر ذرہ کی بدی سی دیکہیگا اوسکو و دلالت کرتی ہی اس امر پر
کہ اعمال بذاتہا دار آخرت مین حاضر ہوتی ہین بلکہ ظواہر اکثر آیات اور احادیث سی
دریافت ہوتا ہی کہ اعمال اس دار مین بصورت جواہر ظاہر ہوتی ہین ہرچند پہلی مثل
اعراض سی ہون اور تماحال محال ہونی اعادہ معدوم پر دلیل تمام نہین ہوئی ہی
اور اسیطرح سی معلوم ہوتا ہی کہ دار آخرت مین بصورت جواہر ظاہر ہونگی ازانجملہ یہہ ہی
کہ جناب امیر المومنین نی فرمایا ہی بدرستیکہ فرزند آدم کو ہرگاہ کہ پہنچتا ہی وہ روز کہ
آخر ایام دنیا ہی اول ایام آخرت ہی نظر مین اوسکی شبیہ مال اور فرزند اور اعمال کی
معلوم ہوتی ہی پس وہ شخص اول متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ مال کی اور کہتا ہی
کہ قسم بخدا کہ نہایت تجہسی رغبت رکہتا تہا مین اور واسطی حاصل کرنی تیری حرص
اور بخل اختیار کرتا تہا مین اب حال کیا ہو ساتہہ میری کر سکتا ہی تو پس وہ کہتا ہی
کہ لی مجہسی کفن اپنا کہ تجہکو زیادہ اوس سی مجہپر کچہہ حق نہین ہی بعد اسکی طرف شبیہ فرزندان
متوجہ ہوتا ہی کہ قسم بخدا اتکو دوست رکہتا تہا مین اور ہمیشہ حامی تمہارا تہا مین اور
دفع آزار اور ایذا کرتا تہا مین اسوقت مین تمسی کیا اعانت میری ہو سکتی ہی کہا
کہ ہم لیجاوینگی تجہکو قبر تک بعد اسکی متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ اعمال خیر کی اور کہتا ہی کہ
قسم بخدا کہ مین تجہسی بی رغبت تہا اور مجہپر نہایت گران تہا تو اب واسطی میری تجہسی
کیا ہو سکتا ہی تو عمل جواب مین کہیگا کہ مین قرین اور مصاحب تیرا ہون قبر مین اور

روز باہر آتی تیری اور روز محشر خلائق کی پس اگر وہ شخص دوست رکھنے والا عمل اوسکا آتا ہی ساتھہ نہایت
خوبصورتی کی اور خوبی لباس کی اور کہتا ہی کہ بشارت ہو تجھکو ساتھہ راحت ابدی کی
اور بہشت پر نعمت کی پس وہ شخص کہتا ہی اوس صورت سی کہ کون تو ہی کہ یہہ بشارت
مجھکو دیتا ہی اور ساتھہ اس عنایت کی خاطر ہم حیرت زدہ کی مطمئن کرتا ہی پس وہ
صورت کہتی ہی کہ مین عمل صالح ہون تیرا اس دنیای فانی سی کہ لائق کدورت
جسمانی اور روحانی سی گذشتہ ہی رحلت کر طرف بہشت عنبر سرشت کی کہ محل آسایش
اور راحت کا ہی پس وہ شخص دنیا سی رحلت کرتا ہی اور قبض روح اوسکی ہوتی
درحالیکہ وہ پہچانتا ہی غاسل اپنی کو اور سوگند دیتا ہی اوٹھانی والی اپنی کو کہ مجھی
جلدی لیچلو پس جس وقت داخل قبر کرتی ہین فرشتگان قبر یعنی منکر اور نکیر آتی ہین
حالت مین کہ بال اونکی زمین پر کھنچتی آتی ہین بسبب درازی کی اور شدت چلنی اونکی
سی زمین شگافتہ ہوتی ہی اور آواز اونکی مثل رعد کی ہی اور آنکھین اونکی مثل بجلی کے
ہین پس کہتی ہین اوس سی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین کہ اختیار کیا ہی تو نے
اور کون پیغمبر تیرا ہی کہ ایمان لایا ہی تو اور اسیطرح ہر ایک امام سی سوال کرتی ہین
پس وہ جواب مین کہتا ہی کہ خداوند عز و جل وعلا پروردگار میرا ہی اور اسلام دین میرا ہی
اور پیغمبر میرا محمد مصطفیٰ ہی بعد اوسکی اسماء دوازدہ امام لیتا ہی پس دعا کرین گی
اوسکو فرشتی اور کہین گی کہ ثابت رکھی تجکو خدا بیچ اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی
تو اور راضی ہوا ہی تو اور بعد اسکی قبر اوسکی وسیع کرتی ہین اور کشادہ کرتی ہین جہانتک
کہ نظر کام کری اوسکی پس کہولین گی واسطی راحت اوسکی کی ایک در بہشت کا اور کہین گی

سوئے ساتھہ خواب آسایش کی مثل جوانوں کی کہ سنت پروردہ ہون بعد اوسکی جناب
امیرالمومنین فرماتی ہین کہ اگر وہ شخص دشمن خدا سی ہو یہہ بدترین صورت عمل اوسکا
حاضر ہوگا اور نہایت بدبو اوس مین ہوگی پس وہ ازروی تمسخر کی کہی گا کہ بشارت
ہو تجھکو ساتھہ آب و طعام بسیار گرم کی اور دخول جہنم کی اور وہ شخص پہچانتا ہوگا
غاسل کو اور سوگند دیتا ہی اوٹھانی والی اپنی کو کہ جلدی لیچلو مجھی اور جبکہ قبر مین اوسکو
رکھتی ہین منکر اور نکیر داخل ہوتی ہین اور کفن اوسکا پھینک دیتی ہین اور کہتی ہین
کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا پس وہ عاجز ہی ادای
کا اقرار کرتا ہی اور جواب مین کہتا ہی کہ مین کچھہ نہین جانتا ہون پس وہ دونو فرشتی
نفرین اوسکو کرتی ہین اور کہتی ہین لا دریت ولا ھدیت یعنی نہ دریافت کیا
تونی اور نہ ہدایت پائی تونی بعد اوسکی عصای آہنی سر پر مارین گی ساتھ جسکی کہ کوئی
ذیحیات سوای انسان اور جن کی نہو گا کہ جزع اور اضطراب مین نہ آوی بعد اسکی کہولین گی
واسطی زیادتی عذاب کی ایک دروازہ طرف دوزخ کی اور کہتی ہین کہ سو رہ تو بہ بدترین حال کی
اور حق تعالی سانپ اور بچہو اونکو اوس پر مسلط کریگا کہ وہ اوسکو کاٹین گی جب تک کہ قیامت
قائم ہو اور اسی قبیل کی احادیث بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین اوپر متمثل ہونی اور
حاضر ہونی مکلف کی آخرت مین اور بعید نہین ہی کہ باختلاف دنیای اور آخرت کی
اشیا متبدل ہوتی ہین بحسب صورت اور ہیئت کی اور حق تعالی جمیع اعمال کو
نیستی سی ہستی مین لاتا ہو ہر چند اعراض ہون جسطرح کہ بعضی جواہر کو وجود
مین لاتا ہی انتہی ترجمہ کلامہم اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہم

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ

کہہ اے محمد اگر ہو تم کہ دوست رکھتے ہو خدا کو پس پیروی کرو تم میری تاکہ دوست رکھے تمکو خدا اور بخشے

لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

واسطے تمہارے گناہوں تمہارے کو اور خدا بخشنے والا رحیم ہے کہہ تو اے محمد طاعت کرو تم خدا کی اور رسول کی

فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ

پس اگر نافرمانی کرو تم پس تحقیق خدا نہیں دوست رکھتا ہے کافروں کو بدرستیکہ خدا نے برگزیدہ کیا آدم کو

نُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا

نوح کو اور آل ابراہیم اور آل عمران کو اوپر عالموں کے درحالیکہ فرزندان بعضی اونکے

مِن بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ

بعضی کے ہیں اور خدا شنوا ہے دانا ہے جس وقت کہا زن عمران نے پروردگار

إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ

تحقیق میں نذر کیا ہے واسطے تیرے وہ چیز جو بیچ شکم میرے کی ہے حالیکہ آزاد کی گئی ہے پس قبول کر تو مجھسے تحقیق تو

الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ

دانا ہے پس جس وقت وضع حمل ہوا کہا اوس نے پروردگار میرے تحقیق کہ جنا میں نے اوسکو لڑکی اور خدا دانا تر ہے ساتھ اوس چیز کی کہ جنی اور

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ

نہیں فرزند نر مانند دختر کے اور تحقیق میں نے نام رکھا اوسکا مریم اور تحقیق کہ میں پناہ لاتی ہوں اوسکو ساتھ تیرے

وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ

اور اولاد اوسکی کو وسوسہ شیطان رجیم سے پس قبول کیا اوسکو رب اوسکے نے ساتھ قبول اچھے

وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اور بڑھایا مریم کو پرورش کرنی نیک اور کفیل پرورش کا ہوا زکریا جبکہ داخل ہوتا اوپر اوسکے زکریا

الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ

بیچ حجرہ کے مریم کے پاتا نزدیک اوسکے روزی کہا اے مریم کہاں سے ہے واسطے تیرے یہ کہا مریم نے وہ

مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ

نزدیک خدا سے ہے بدرستیکہ خدا روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بے شمار اوس مکان میں

دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ

دعا کیا زکریا نے پروردگار اپنے کو کہا اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے فرزند پاکیزہ بدرستیکہ تو

سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ

شنوا ہے دعا کا پس پکارا اوسکو ملائکہ نے درحالیکہ کھڑا تھا نماز پڑھتا بیچ محراب کی

أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا

بدرستیکہ خدا بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھ یحیی کی درحالیکہ تصدیق کرنے والا ساتھ کلمہ کے خدا سے اور سردار اور بازرہنے والا عورتوں سے

وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ

اور نبی ہی نیکوں سے کہا کہ اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند حالانکہ تحقیق پہنچا مجھکو

الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ قَالَ رَبِّ

بڑھاپا اور زن میری بانجھ ہے کہا ایسے ہی خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے کہا زکریا نے پروردگار

اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا

کردان واسطے میرے ایک علامت کہا علامت تیری یہ ہے کہ نہ کلام کرے تو لوگوں سے تین دن مگر اشارہ

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ ع

اور یاد کرو پروردگار اپنی کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو

قولہ آلِ عِمْرَانَ آل عمران سی مراد موسی اور ہارون ہین کہ یہہ دونو اولاد عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد آل عمران سی عیسی ہین اور مادر اونکی مریم ہین کہ دختر عمران بن ماثان ہین اور درمیان ان دونو کی فاصلہ ایکہزار اٹہہ سو برس کا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین وارد ہی کہ مراد آل عمران سی علی بن ابیطالب اولاد اونکی ہین اور عمران اسم شریف ابوطالب ہی اور احادیث متواترہ ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم سی اس باب مین وارد ہوئی ہین اور ابن عباس اور ابوذر اور انس نی بہی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ فرمایا آل ابرہیم مین ہون اور آل عمران علی صلوات اللہ علیہ السلام اور حاصل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ سب انبیا اور اولاد اونکی کو برگزیدہ کیا مینی اور فضیلت دی مینی اوپر عالمیان کی اور یہہ ایہ دلالت رکہتی ہی اسبات پر یہہ گروہ افضل ہین فرشتگان سی قولہ اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ یعنی یاد کر ای محمد کہ ہرگاہ کہا زن عمران ابن ماثان نی کہ نام اوسکا حنہ دختر فاقورا تہا وقتی کہ ہوئین بہ مریم کہا اونہون نی کہ ای پروردگار میری تحقیق کہ مینی نذر کی ہی واسطی تیری وہ چیز کہ جو بیچ شکم میری کی ہی درحالیکہ آزاد کیا گیا ہو قید تعلق دنیا سی اور اوسکو مشغول با مردنیا گردونگی مین تا مخصوص تیری عبادت مین مشغول رہی اور خدمت مسجد بیت المقدس مین مشغول رہی اور اوس زمانہ مین خدمت مسجد کو اعظم عبادات سی جانتی تہی اور فرزند کو اپنی بجہت اس کام کی نذر کرتی تہی کہ تا اوسکو پاک و پاکیزہ رکہین اور چراغ روشن کرین

اور

اور بعد حین خدمت کی اوس مسجد سی باہر نہ جاتین اور اسی حال پر رہتین جبتک کہ بالغ ہوتین اور بعد بلوغ اختیار تہا اوسکو رہنی اور نہ رہنی مین اور اوس وقت مین نذر اولاد ذکور مین ہوتی تہی اور کوئی لڑکی اپنا اور علما اوسکی سی یہہ کہا کریہہ کہ ایک یا دو فرزند کو محرر کرتا تہا واسطی خدمت بیت المقدس کی اور ہرگاہ کہ حنہ نی اس طرح سی نذر کی شوہر اوسکی عمران نی کہا کہ کیا یہہ کیا تہا کہ کیا تمنی شاید کہ شکم تمہاری مین دختر ہو کہ وہ واسطی خدمت مسجد کی نہین سزاوار ہی اوس وقت زبان حنہ پر جاری ہوا یہہ کلمہ فَتَقَبَّلْ مِنِّي اِنَّكَ قولہ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ الخ مینی اسکا نام رکہا مینی اوسکا مریم اور معنی مریم کی کنیز خدا ہین تفسیر ثعلبی مین مذکور ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ بہترین زنان چار عورتین ہین ایک مریم دختر عمران اور دوسری آسیہ زن فرعون اور تیسری خدیجہ بنت خویلد اور چوتہی فاطمہ بنت محمد صاحب بزرگی نی نقل کی ہی کہ ہرگاہ خدیجہ حاملہ بفاطمہ ہوئین کہا اونہون نی کہ بار خدایا تو دانا ہی کہ مین زن عمران سی بہتر ہون اور محمد عمران سی بہتر ہین مین اس فرزند کو محرر کرتی ہون حق تعالی نی وحی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہ خدیجہ سی کہو کہ اوسکو پہیر چہوڑ کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہی اور مادر اماموں کی ہی اور آزاد کردہ دوزخ سی ہی خدیجہ نی کہا اگرچہ یہہ دختر ہی دل میرا خوشحال ہی اس واسطی کہ وہ مادر اصفیا اور مادر اماموں کی ہی قولہ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا یعنی ضامن پرورش مریم کی زکریا ہوئی اور اپنی گہر لیجا کر ایک دایہ اونکی واسطی مقرر کی ہرگاہ کہ حد طفولیت سی متجاوز ہوئین بیت المقدس مین لائی ایک غرفہ اونکی واسطی ترتیب دیا اور جسوقت زکریا اس حالت اونکی سی فارغ ہوتی تہی در اوس غرفہ کا قفل سی محکم کرتی تہی اور کنجی اوسکی اپنی ساتہ

رکھتی تھی تا بحدیکہ مریم بزرگ ہوئین اونکا انوار ولایت اونسی ظاہر ہوئی اسطرحسی جبکہ زکریا
داخل غرفہ ہوتی تھی پاتی تھی نزدیک اونکی روزی کو اور وہ روزی یہہ تھی کہ میوی
موسم گرما موسم سرما مین حاصل ہوتی تہی اور برعکس اسکی میوی جاڑیکی گرمین مین موجود
ہوتی تھی کہا زکریا نی کہ ای مریم یہہ کہانسی ہی کہا مریم نی کہ یہہ روزی نزدیک اللہ کی
ہی پس اگر کوئی کہی کہ وقت طفولیت مین رزق کیونکر کہاتی تہین اور دودہ نہ پیتی
تہین جواب اوسکا یہہ ہی کہ ممکن ہی کہ قبل از کرامات با خرق عادت ہوا اور پوشیدہ
نہ ہی کہ یہہ اعتراض بنابر اوس روایت کی ہی کہ زکریا نی دایہ اونکی واسطی مقرر کی تھی
قولہ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا مریم کو پروردگار نی ساتہہ قبول نیک کی اور
اسطرحسی نشو و نما اونکی ہوئی کہ ہرگاہ یہہ سالگی پہونچین عبادت مین سب جانب پر
غالب ہوئین چو اوس زمانی مین تھی مروی ہی کہ ہرگاہ مریم متولد ہوئین مادر اونکی
ایک کپڑی مین لپیٹ کر بیت المقدس مین لائین خادمونسی کہا کہ لو اسکو یہہ محرر ہی
لوگون نی اختلاف کیا اسوجہ سے کہ عمران اوسوقت مین امام مسجد تھی لوگ اونکی تعظیم
کوشش بہت کرتی تہی اسی جہت سی ہر شخص خواہش تربیت مریم کی تھی جملہ خادمین
زکریا نی کہا کہ مین اولی ہون ساتہہ تربیت مریم کی اسوجہ سے کہ خالہ اونکی میری گہر مین
ہی لوگ راضی نہوئی بعد اسکی بنابر قرعہ راضی ہوئی اسطرحسی کہ قلمون اپنی کو کہ جس
کتابت توریت کرتی تھی کنارہ شہر اردن پر جوئی آب مین ڈالین جس شخص کا قلم سر
آب ہو وہ مریم کی پرورش کری چنانچہ قلم زکریا بر سر آب ہوا کفالت مریم مین مشغول
ہوئی قولہ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ الخ اس آیہ مین دو وجہین مین ایک یہہ ہی کہ حکایت

قول مریم ہی اور دوسرا یہہ کہ کلام خدا ہی بطریق مخالف اور موالف سی بصحت تمام
کہ ایکروز حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی زمانہ قحط اور تنگ سالی میں جناب فاطمہ
مین قدم رنجہ کیا اور فرمایا کہ کچہہ طعام ہی کہ پدر تیرا تین روز سی گرسنہ ہی اور جناب فاطمہ
اور حسنین اور امیر المومنین علیہم السلام نے کئی روزسی کچہہ نوش نہ فرمایا تھا جناب فاطمہ حجرہ مین
تشریف لی گئین اور سجادہ پر دو رکعت نماز پڑہی اور مناجات کی کہ الہی غیب سی طعام
ہمکو بہیج اور دل پر ہمکو اندوہ گرسنگی پدر اور شوہر اور فرزندان سی نجات دی بعد اس
دعا کی ایکطرف خالی تہا دیکہا کہ دمواوس سی باہر آتی ہی ہرگاہ قریب اوسکی گئین دیکہا
کہ طعام سی مملو ہی اوسکو اوٹہا کر حضور پدر بزرگوار مین لائین اور امیر المومنین اور فرزندونکو
حاضر کیا اور سرپوش اوس ظرف کا اوٹہایا نان ہائی لطیف اور گوشت ہائی لذیذ
اوسمین دیکہا اور خوشبو اوس سی مشک کی سی آتی تہی سید عالم نی کہا اَنّٰی لَكِ هٰذَا
یعنی کہانسی واسطی تیری یہہ پہنچا فاطمہ علیہا السلام نی بالہام الہی فرمایا کہ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ کہ نزدیک خدا سی ہی تحقیق کہ خدا روزی دیتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی بیشمار
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ الحمد للہ حق تعالی نی تجہکو مثل مریم بنت عمران کی
کیا جسطرحسی کہ حق تعالی نی اوسکو روزی دی تہی اور زکریا نی اونسی پوچہا کہ یہہ رزق
کہانسی ہی یہی کلام اونہون نی بہی جواب مین کہا تہا کہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پس سب
بزرگوارون نی اوس سی کہایا اور سیر ہوئی اور باوجود اسکی وہ کہانا کم نہوا بحدیکہ
اوس سی ہمسایونکو بہی بہیجا قولہ حَصُوْرًا یعنی درحالیکہ باز رکہنی والا ہو نفس اپنی کو مناہی و
لہو و لعب سی مروی ہی کہ سن سہ سالگی مین یحیی ساتہہ ایک جماعت کو دکان کی گذر

کہ بازی مین مشغول تھی او نھون ترغیب کی تم بھی بازی مین مشغول ہو یحیی علیہ السلام

نی کہا کہ ہمکو واسطی بازی کی خلق نہین کیا ہی امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ کی

پوچھا لوگون نی کہ کوئی فضیلت فضایل امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی بیان کیجیے

فرمایا کہ طویل یا مختصر لوگون نی عرض کی کہ مختصر فرمایا کہ ہم مین کہ کبھی قصد گناہ

کا نہین کیا ہی جسطرح سمجھو کہ یحیی پیغمبر نی کبھی قصد معصیت کا نہین کیا اور ابن عباس

سی مروی ہی کہ حصور وہ شخص ہی کہ کبھی عورت سی مقاربت کی ہوا ور یحیی

بہت مشغول ہوئی عبادت اور طاعت کی اور متوجہ ہوئی امور آخرت مین وجہ کی

تکملہ رکوع قوم آل ابراهیم ہوں مرف مین ثنات اوسکی مین ہو بالحسین نوع مین نکلے اوس سے بہیہ عبادت وہو لا آل عمران

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ

اور وقتی کہ کہا ملایکہ نی ای مریم بدرستیکہ خدانی قبول کیا تجھکو اور پاک کیا تجھکو اور قبول کیا تجھکو

عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي

اوپر عورات تمام عالم کی ای مریم اطاعت کر تو واسطی پروردگار اپنی کی اور سجدہ کر تو اور رکوع کر تو

مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ

ساتھہ رکوع کرنی والون کی یہ قصہ مریم وغیرہ کا اخبار پوشیدہ سی ہی کہ وحی کرتی ہین ہم اوسکو طرف تیری اور تو نہ تھا

لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ

نزدیک علمای بیت المقدس کے وقتی کہ ڈالتی تھی وہ قلمون اپنی کو کون ہووی ضامن تربیت مریم کا اور نہ تھا تو نزدیک اونکی وقتی کہ

يَخْتَصِمُونَ ۝ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ

منازعہ کرتی تھی یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا فرشتون نی ای مریم بدرستیکہ خدا بشارت دیتا ہی تجھکو ساتھہ کلمہ

مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ

اپنی جانب کی کہ نام اوسکا مسیح عیسی بن مریم ہی در حالیکہ باجاہ و شرف ہی بیچ دنیا اور آخرت کی اور مقربون

الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

مقربون سی ہی اور کلام کرتا ہی لوگون کی ساتھہ بیچ جھولی کی اور بڑی سن میں اور درحالیکہ وہ صالحون سی

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ

کہا مریم نی ای پروردگار میری کہانسی کا ہوگا واسطی میری فرزند حالانکہ نہین مس کیا مجھکو کسی آدمی نی کہا جبرئیل نی اسیطرح ہی کہ

اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

خدا خلق کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہے وقتی کہ حکم کرتا ہی کسی امر کو پس نہین ہی کہ کہتا واسطی اوسکی کہ ہو تو پس ہو جاتا ہے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۝ وَرَسُولًا

اور تعلیم کرتا ہی اوسکو خدا کتاب جانبی کی شی کو اور حکمت کو اور تعلیم کرتا ہی توریت اور انجیل کو درحالیکہ وہ رسول ہی

إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ

طرف فرزندان یعقوب کی اور کہتا ہی تحقیق کہ آیا ہون تم پاس ساتھہ نشانی کی رب تمہاری سی بدرستیکہ پیدا کرتا ہون واسطی تمہاری

الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ

مٹی سی مانند شکل پرندہ کی پس پھونکتا ہون بیچ اوسکی دم اپنی پس ہو جاتا مرغ زندہ ساتھہ حکم خدا کی اور اچھا کرتا ہون

الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ

کور مادر زاد کو اور جسکو دھبّی سفید ہون اور زندہ کرتا ہون مردونکو ساتھہ حکم خدا کی اور خبر دیتا ہون ساتھہ اوس چیز کی کہ کھاتی ہو تم

وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

اور جو ذخیرہ کرتی ہو تم بیچ گھرون اپنی کی بدرستیکہ بیچ اوسکی ہر آئینہ علامت ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم ایمان لانیوالی

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ

اور سچا بتانیوالا ہون اوس چیز کی جو آگی میری ہی توریت سی اور تاکہ حلال کرون واسطی تمہاری بعض وہ چیز کہ

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

کہ حرام کی گئی تہی اوپر تمہاری اور لایا ہون مین ساتہہ تمہاری ایک نشانی پروردگار سی پس ڈرو خدا کو اور اطاعت کرو میری

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

تحقیق کہ خدا پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی پس عبادت کرو تم اوسکی یہہ راہ راست ہی

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ

پس جس گاہ کہ دریافت کیا عیسی نی اون سی کفر کو کہا کون ہی مددگار میرا در حالیکہ رجوع کرنی والا ہی طرف خدا کی کہا

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

اصحاب عیسی نی ہم ہین مددگار دین خدا کی ایمان لائی ہین ہم ساتہہ خدا کی اور گواہ ہو تو اے عیسی ساتہہ اس کی تحقیق ہم فرمانبردار ہین

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے پروردگار ہمارا ایمان لائی ہین ہم ساتہہ انجیل کہ نازل کیا تو نی اور پیروی کی ہم نی عیسی کی پس لکہہ ہمکو ساتہہ اون لوگون کی کہ گواہ ہین

ع وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

مکر کیا یہودیون نی اور جزا مکر کی دی خدا نی اور خدا بہتر جزا دینی والا مکارون کا ہی

فوقہا علی نساء العالمین اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ مریم کو فضیلت ہی نساء عالمین
اور رجال ائمہ نساء مین فاطمہ زہرا داخل ہین اور خلاف اوس روایت سی ہی کہ جو ابن عباس
سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ فاطمہ دختر میری سیدہ زنان
عالم ہی خلق اولین اور آخرین سی وہ پارہ جگر میری ہی اور نور چشم میری ہی اور روح

میری

میری کہا ہی اور میوہ دل میری ہی ہر گاہ کہ محراب مین وہ علی عبادت کی کہڑی ہوتی ہی نور
اوسکا فرشتون کو روشنی دیتا ہی جسطرح سی کہ ستارگان اہل زمین کو روشنی دیتی ہین
حق تعالی فرشتون کو خطاب کرتا ہی کہ دیکہو سیدہ زنان میری کو کسطرح سی عبادت مین با
خضوع اور خشوع متوجہ ہی تمکو گواہ لیتا ہون مین کہ اوسکو اور شیعیان اوسکی کو
آتش دوزخ سی نجات دی مینی اور جسطرح سی کہ حق مریم مین کہا واصطفاک وطہرک
حق تعالی اسیطرح اہلبیت رسول کی حق مین فرماتا ہی ویطہرکم تطہیرا اور جسطرح
کہ حق مریم مین کہا ہی بتول اور اسیطرح سی حق فاطمہ مین بہی بتول وارد ہی چنانچہ منقول
ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی اکثر لوگون نی پوچہا کہ مریم کو بتول کیون کہتی ہین
کہ فرمایا ہی آپ نی کہ جسطرح سی مریم بتول ہی فاطمہ بہی بتول ہی اور بتول کی کیا معنی ہین
فرمایا کہ معنی یہہ ہین کہ مریم کو حیض نہوتا تہا فاطمہ کو بہی نہین ہوتا ہی اور معنی بتول کی
لغت مین قطع کی ہین پس ضرور ہی کہ یہہ آیہ مقید ہو اور قید اس آیہ مین دو وجہ سی ممکن
ہی ایک یہہ ہی کہ نساء عالمین کہ جو اوس زمانہ مین تہین اونپر مریم کو فضیلت تہی اور
یا یہہ کہ یعنی کہ فضیلت تہی مریم کو تمام نساء عالمین پر اس حیثیت سی کہ بدون شوہر کی
حضرت عیسی متولد ہوئی اور وجہ اول اقرب بصواب ہی قوله وارکعی اس آیہ سی
تاکید نماز جماعت معلوم ہوتی ہی کہ پہلی واسجدی کہا ہی اور بعد اوسکی وارکعی مع الراکعین
سی معلوم ہوتا ہی اور وجہ تقدیم سجود کی اوپر رکوع کی یہہ ہی کہ شریعت اونکی سجود
مقدم رکوع پر تہا اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ واو حرف عطف کا تقدیم اور تاخیر کو نہین چاہتا
منظور سجدہ اور رکوع کا بیان ہی کہ ذکر کرنی مین سجدہ کا ذکر پہلی ہو قوله بکلمة اس

ایہ مین دو وجہ منقول مین ایک یہہ ہی کہ نام مسیح کا ساتہہ کلمہ کی رکہا ہی اور وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ پیدا ہوئے ساتہہ کلمہ کن کی بدون والد کی اور دوسری وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی بشارت دی ہی اوسکی کتب سابقہ مین پس مطابق
اوسکی ہونا گویا ہونا اوسکا کلمہ کا ہی اور مسیح لقب ہی القاب ہائی شریف سی اور معنی اوسکی
مبارک کی ہین مثل حق تعالی کی وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنتُ اور بعضون نے
کہا ہی کہ مسیح اسواسطی اونکو کہتی ہین کہ جس بیمار کو مسیح کرتی تہی شفا پاتا تہا یا واسطی کہ
وہ مساحت زمین کی کرتی تہی ساتہہ سیاحی کی قولہ وَكَهْلًا یعنی کلام کرنا اونکا
لوگونسی حالت طفولیت مین اور پیری مین مساوی تہا قولہ وَمِنَ الصَّالِحِينَ یعنی
درحالیکہ جملہ انبیائی شائستہ سی ہی اور سخن کرنا عیسی کا زمان طفولیت مین معجزہ
اونکا تہا کہ لوگون پر ظاہر ہوکہ وہ پیغمبر خدا کے ہین اور مادر اونکی کو صاحب عفت جانین
اور فعل شنیع کا احتمال نہ لیجاوین مجاہد نی کہا ہی کہ ہرگاہ مریم تنہا ہوتی تہین عیسی
شکم اونکی مین سی کلام کرتی تہی اور ہرگاہ مشغول کسی امر کی ہوتی تہین شکم مادر مین
تسبیح پڑہتی تہی عبد اللہ عباس نی روایت کی ہی کہ وقتی کہ خدیجہ بفاطمہ حاملہ ہوئین
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک اونکی آئی دریافت کیا کہ خدیجہ باتین کر رہی ہین
پوچھا کہ ای خدیجہ کس سی باتین کرتی ہو کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ساتہہ
اس بچہ کی کہ شکم میری مین ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بشارت ہو تجھے
کہ جبرئیل نی مجہی خوشخبری دی ہی کہ یہہ فرزند دختر ہی کہ نسل اسکی سی ائمہ دین پیدا
ہونگی کہ بندگان خالص ساتہہ اونکی اقتدا کرین گی قولہ اُحْيِ الْمَوْتَى مروی ہی

کہ عیسی نی چار شخص کو زندہ کیا تہا ایک عازر کہ اونکی دوست تہا اور دوسرا
ایک پسر پیرزن تہا کہ فوت ہوگیا اور ماں اوسکی بہت بیتابی کرتی تہی اور قوم اوسکے
بہت جزع اور فزع کرتی تہی حق تعالی نی اوسکو بدعائی عیسی زندہ کیا اور تیسری
ایک عورت تہی کہ وہ فوت ہوئی تہی اور رحم قوم اوسکی بہت سی بیتابی کرتی تہے
بدعائی عیسی زندہ ہوئی اور چوتہا سام بیٹا نوح کا کہ قریب چار ہزار برس فوت ہوئے کو
ہی گذری تہی قوم اوسکی نی کہا کہ اگر تم اوسکو زندہ کرو تو ہم ایمان تمہار لاوین
عیسی بسر قبر اوسکی آئی اور فرمایا کہ قم باذن اللہ یعنی اوٹہہ تو بحکم خدا فی الحال قبر سکا
ہوئی اور سام باہر آیا کہ بال سر کی سفید ہوگئی تہی اور کہا کہ آیا قیامت برپا ہوئی
ہی عیسی نی کہا نہین لیکن مینی خدا سی درخواست کی تہی کہ زندہ کیا تجکو پس اوسنے
کہا کہ تو جوان مرگیا تہا بال تیری کس جہت سی سفید ہوگئی کہا ہر کا واواز تمہاری
سنی مینی معلوم ہوا مجہکو کہ قیامت برپا ہوئی ہی حول قیامت سی ہوئی سر میری
سفید ہوگئی پس عیسی نی کہا اوسکو مُتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ یعنی مرجا تو ساتہہ حکم خدا کی
فی الحال مرگیا قولہ بِمَا تَأْكُلُونَ منقول ہی کہ چالیس شخص نی باہم یکدگر اتفاق کیا
کہ ہر ایک طعام ہائی مخالف طیار کرتی تہی اور مقدار معین اوس سی کہاتی تہی اور قدر
اوسمین سی جاہائی متفرقہ مین رکہتی تہی اور بعد اونکی نزدیک عیسی کی آتی تہی اور
کہتی تہی کہ ہمکو آگاہ کرو کہ کیا کہایا ہی ہمنی اور کیا ذخیرہ کیا ہمنی اور کہان رکہا ہی
ہمنی جبرئیل آئی اور اونکو خبر دی عیسی نی ہر ایک کو آگاہ کیا قولہ لِأُحِلَّ یعنی تا کہ
حلال کرون مین واسطی تمہاری بعض اوس چیز کا کہ شریعت موسی مین حرام کیا گیا

تھا اوپر تمہارے مثل چربی روده کی سفید اور رکابی اور مثل گوشت ماہی کی اور
نہ تعظیم کرنا شنبہ کا قوله قَالَ الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریوں نے یعنی ایک جماعت
صیادوں نے کہ ساتھ اونکی ایمان لائے تھے کہ ہم یاری کرنے والے دین اوسکی کے
ہیں اور لغت میں معنی حور کی سفید ہیں اور ہر گاہ جامہائے سفید پہنتے تھے اس جہت
سے اونکو حواریوں کہتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ از قبیل گازروں کی تھے کہ کپڑوں کو
سفید اور پاک کرتے تھے اور یا یہہ مراد ہے کہ ہر گاہ ساتھ عیسی کے یکرنگ اور مخلص تھے
اس جہت سے بحواریوں مشہور ہوئے قوله وَمَكَرُوا یعنی مکر کیا یہودیوں نے
اس جہت سے کہ مخفی ایک جماعت کو واسطے قتل عیسی کی مقرر کیا اور صحیح یہہ ہے کہ بانواع
حیلہ ایک شب عیسی کو گرفتار کیا اور ایک گھر میں محبوس کیا اور قبل اس مکر کی
عیسی نے حواریوں کو جمع کیا تھا اور جو کچھ کہ وصیت کرنی تھی کی اور حواریوں سے
کہا کہ تم اطراف عالم میں متفرق ہو جاؤ اور ہر گاہ کہ اوس گھر میں محبوس ہوئے
یہودیوں نے ارادہ کیا کہ صبح کو اوپر دار کی کھینچیں کی پس تمام شب چوکی دی
اور علی الصباح جمع ہوئے اور سردار اپنی کو کہ یہودا نام کہا تھا اندرون خانہ
بھیجا کہ عیسی کو باہر لائے حق تعالی اوس شب کو عیسی کو آسمان پر لے گیا مجرد اسکی کہ
یہودا اوس گھر میں داخل ہوا اور عیسی کو نہ دیکھا حق تعالی نے صورت اوسکی شکل
صورت عیسی کی کر دی ہر گاہ کہ باہر آیا اور ارادہ کیا کہ کہے کہ عیسی اس گھر میں نہیں
ہے لوگوں نے اوسکو گرفتار کیا ہر چند فریاد کرتا تھا کہ میں یہودا ہوں لیکن نہ سنا اور
کھینچا اور تیر باران کیا اور اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ اوس شب میں کہ عیسی آسمان کو گئے

بست و یکم ماہ رمضان تھی کہ ایک شبہائے قدر سے ہے اور جناب امیر المومنین نے وقت
رحلت کی فرمایا ہے کہ واللہ اوس شب میں محمد ضربت رسیدہ کی قبض روح یوشع بن نون کی ہوئی اور عیسی آسمان کو گئے

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ

جس وقت کہا خدا نے اے عیسی میں تیری مدت کو تمام کرنے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں تجھکو طرف اپنی اور پاک کرنے والا ہوں تجھکو اون لوگوں سے

كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کہ ہوئے کافر اور کرنے والا ہوں ان لوگوں کو کہ پیروی کی تیری بلند تر اون لوگوں سے کہ جو کافر ہوئے تا روز قیامت

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ

پس طرف میری ہے بازگشت تمہاری پس حکم کروں گا میں درمیان تمہارے بیچ اوس چیز کی کہ تھے تم بیچ اوسکی کہ اختلاف کرتے تھے پس لیکن جو لوگ کہ

كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ

کہ کافر ہوئے پس عذاب کروں گا میں اونکو عذاب سخت بیچ دنیا اور آخرت کی اور نہیں ہے واسطے اونکی

نَاصِرِينَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ

مددگاروں سے اور لیکن وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہیں اور کیا کارہای نیک کو پس تمام دیگا اونکو مزدور اونکی

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَ

اور خدا نہیں دوست رکھتا ہے ستمگاروں کو یہہ کلام جو ذکر ہوا تلاوت کرتے ہیں ہم اوسکو اوپر تیرے جملہ علامات نبوت سے

الذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ

اور یاد کرنا حکم حلال و حرام کا ہے بدرستیکہ مثل عیسی کی نزدیک خدا کی مانند مثل آدم کی ہے کہ پیدا کیا اوسکو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ

خاک سے پس کہا خدا نے واسطے اوسکی ہو تو پس ہو گیا حق تیرے رب سے ہے پس نہو تو

الممترین ۝ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم

شک کرنی والونسی پس جو شخص کہ مجادلہ کری تجسی بیچ عیسی کی بعد اوس چیز کی آیا ہی تجکو علم سے

فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا

پس کہہ تو بیا آؤ طلب کرین ہم فرزندان اپنی کو اور فرزندان تمہاری کو اور زنان اپنی کو اور زنان تمہاری کو اور نفسوں اپنی کو

و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ۝ ان

اور نفسوں تمہاری کو پس لعنت کرین ہم پس کر دالین ہم لعنت خدا کو اوپر دروغ گوؤن کی بدرستیکہ

ھذا لھو القصص الحق و ما من الہ الا اللہ و ان اللہ لھو العزیز

یہہ ہر آینہ وہی قصہ حق ہی اور نہین ہی کوئی معبود سوا خدا اور تحقیق کہ خدا ہر آینہ وہی غالب

الحکیم ۝ فان تولوا فان اللہ علیم بالمفسدین ۝ ع

محکم ہی پس اگر پہرین وہ جہاد سی پس بدرستیکہ خدا دانا ہی ساتہہ مفسدون کے

قولہ انی متوفیک یعنی ہی عیسی بدرستیکہ مین تمام کرنی والا ہون تیری اجل تیری کو

اور تاخیر کرنی والا ہون مین اوسکو ساتہہ اس صفت کی کہ نگاہ رکہنی والا ہون تجکو قتل

ہو وسی جب تک کہ اجل مکتوب تیری پہونچی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ حق تعالے

نی روح عیسی کو قبض کیا اور اوسکو زندہ کر کی آسمان پر لیگیا قولہ رافعک اور بلند

کرنی والا ہون مین تجکو طرف اپنی یعنی طرف آسمان کی صحیح بخاری وغیرہ مین مذکور ہی کہ حضرت

رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ قریب ہی کہ پسر مریم آسمان سی نزول کری اور امام

تمہارا تم مین سی ہوگا نہ امت اور پیغمبر سی اور حافظ محمد بن یزید قزوینی نی بعد ذکر احادیث

الطویل کی نقل کیا ہی کہ بلا اوسکی سی یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام آسمان سی نازل ہونگی بیت المقدس

مین

مین اور امام اونکا صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ ہنوز آیا نہو گا کہ عیسی اونکی پیچہی اور

پیش نماز ی کا کرین گی اور منتظر اوسکے مین کی تا آنکہ حضرت صاحب الزمان تشریف

لاوین کی بعد اسکی عیسی دونو ہاتہہ اپنی دوش ہای امام پر رکہین گی اور کہین گی کہ

آگی کہڑی ہو اور امامت کرو کہ یہہ منصب تمہارا ہی کہ کمال الدین بن طلحہ نی کہ علما

اہل سنت اور جماعت سی ہی کتاب اپنی خطبہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی لیکن مولد اونکا

شہر سر من رای ہی بتاریخ بست و سوم ماہ رمضان کی سن دو سو اٹہاون مین اور لیکن

نسب اونکا از طرف پدر و مادر اسطرح سی ہی کہ باپ اونکی ابو محمد حسن الخالص بیٹی

متوکل اور وہ پسر محمد قانع کی اور وہ پسر علی الرضا کی اور وہ پسر موسی کاظم کی اور

وہ جعفر صادق کی اور وہ بیٹی محمد باقر کی اور وہ بیٹی علی زین العابدین کی اور وہ بیٹی

حسین زکی کی اور وہ بیٹی مرتضی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی ہین اور تحقیق مقدم

ہوا ذکر اسکا مفصلا اور مان اونکی ام ولد ہین اور نام اونکا صقیل اور بعضون نی

کہا ہی کہ حکیمہ ہی اور بعضون نی اور نام ذکر کیا ہی اور لیکن نام اونکا پس محمد ہی

اور کنیت اونکی ابو القاسم ہی اور لقب اونکا حجت اور خلف الصالح ہی اور بعضون نی

کہا ہی کہ منتظر ہی اور لیکن وہ چیز کہ وارد ہوئی ہی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ سی بیچ حق مہدی کے

احادیث صحیحہ سی پس بعضی اونمین سی یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو امام ابو داؤد

امام ترمذی نی ساتہہ سند اپنی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی کہ پہنچا ہی سند اپنی طرف ابو سعید

خدری کی کہا کہ سنا مینی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سی کہ فرمایا کہ مہدی مجہسی ہوگا

کہ وہ روشن پیشانی اور باریک اور بلند بینی ہی بہر یگا زمین کو از روی عدل کی حسطرحے

کہ پہر جاوی دینا جور و ظلم سی اور بادشاہی کریگا سات برس اور اس جملہ سی
وہ روایت کہ روایت کیا ہی اوسکو ابو داؤد نی بسند خود صحیح اپنی مین کہ علی صلوات اللہ
علیہ نی کہا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اگر نہ باقی رہی زمانہ مین الا ایک دن
ہر آئینہ مبعوث کریگا خدا ایک رجل کو اہلبیت میری سی کہ زمین کو پراز عدل و داد کریگا جیسے طرح
کہ پراز جور و ظلم ہو گی اور اوسی جملہ مین سی یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی
صحیح اپنی مین ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہا اونہون نی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ فرماتی تہی کہ مہدی ذریت میری سی ہوگا اور اولاد فاطمہ سی اور اسی جملہ سی
وہ روایت ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو قاضی ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رضی اللہ عنہ نے
کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا شرح السنت ہی کہ روایت کیا ہی امام بخاری نی اور
امام مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی کہ پہونچائی ہی سند اپنی طرف ابی ہریرہ کی کہا اونہی نی
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی کیسے طرحسی ہوگی تم وقتی کہ نازل ہوگا ابن مریم درمیان
تمہاری اور امام تمہارا تم سی ہوگا اور اسی جملہ سی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی
اوسکو ابو داؤد نی اور ترمذی نی بسند ہائی خود بیچ صحیحین کی کہ سند اوسکی پہنچائی
ہی طرف عبد اللہ بن مسعود کی بدرستیکہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ
اگر نہ باقی رہی دنیا سی مگر ایک دن ہر آئینہ دراز کریگا خدا اوس دنکو تا اینکہ مبعوث کری
خدا ایک مرد کو مجھسی یا اہلبیت میری سی کہ موافق ہوگا نام اوسکا نام میری سی اور پدر اوسکا
نام پدر میری سی اور زمین کو پراز عدل و داد کریگا جیسے طرحسی کہ پراز جور و ظلم ہوگی اور
اسی جملہ سی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو امام ابو اسحاق بن محمد ثعلبی نی بیچ

تفسیر

تفسیر اپنی کی کہ سند اوسکی انس بن مالک سی پہنچاتی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نی کہ ہم فرزندان عبد المطلب سرداران جنت مین ہین اور حمزہ اور جعفر اور علی اور حسن
اور حسین اور مہدی انتہی ترجمۃ کلامہ — **فائدہ** بمقتضای اینکہ الحق یعلو ولا یعلی
ہرچند اہل خلاف نی ارادہ پست کرنی کلمہ حق کا کیا لیکن ممکن نہو سکا ملاحظہ کیا جاہی کہ
یہہ اخبار معتمدہ کتب اہل سنت و جماعت مین مذکور ہوں اور اسیطرحسی ہر ائمہ اثنا عشر
اخبار اور احادیث کتب اہل خلاف مین مذکور ہون کہ امامت رکہتی ہون چنانچہ کتاب
سابق مین امامت ہر ائمہ پر روایتیں آئی ہیں اور بعد ملاحظہ کرنی اوسکی کی حق ناظرا
پر منکشف نہوان هذا الشیء عجاب یعنی بدرستیکہ یہہ شی عجیب ہی اللهم ارزقنا لقاء
المهدی صاحب الزمان علیه صلوات الله الملک المنان اور اخبار
امامیہ مین وارد ہی کہ جو شخص کہ اس دعا کو چالیس دن پڑہی حق تعالی اوسکو یاوران
صاحب الزمان سے کری گا روز خروج صاحب الزمان کی اور وہ دعا یہ ہی
اور جسکو پڑہا کری بسم الله الرحمن الرحیم اللهم رب النور العظیم ورب
الکرسی الرفیع ورب البحر المسجور ومنزل التوریة والانجیل والزبور و
رب الظل والحرور ومنزل الفرقان العظیم ورب الملائکة المقربین
والانبیاء والمرسلین اللهم انی اسئلک بوجهک الکریم وبنور وجهک
القدیم المنیر وملکک العظیم یا حی یا قیوم اسئلک باسمک الذی
اشرقت به السموات والارضون وباسمک العظیم یا حی قبل کل
حی ویا حی بعد کل حی یا حی لا اله الا انت

اللهم بلغ مولانا الامام الهادي المهدي الحجة القائم بامر الله صلوات الله
عليه وعلى آبائه الطاهرين عن جميع المؤمنين والمؤمنات في مشارق الارض
ومغاربها سهلها وجبلها وبرها وبحرها وعني وعن والدي وولدي و
اخواني واخواتي من الصلوات والتحيات زنة عرش الله ومداد كلماته
وما احصاه كتابه واحاط به علمه اللهم اني اجدد له في صبيحة هذا اليوم
وما عشت فيه من ايام حياتي عهدا وعقدا وبيعة له في عنقي لا احول
عنها ولا ازول ابدا اللهم اجعلني من انصاره واعوانه والذابين عنه والمسارعين
له في حوائجه والممتثلين لاوامره ونواهيه والسابقين الى ارادته و
المحامين عنه والمجاهدين معه والمستشهدين بين يديه اللهم فان
حال بيني وبينه الموت الذي جعلته على عبادك حتما مقضيا فاخرجني
من قبري مؤتزرا كفني شاهرا سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي
في الحاضر والبادي اللهم ارني طلعته الرشيدة وغرته الحميدة
واكحل عيني بنظرة مني اليه وعجل فرجه وسهل مخرجه واوسع
منهجه واسلك بي محجته وانفذ امره واشدد ازره وقو ظهره و
طول عمره واعمر اللهم به بلادك واحي به عبادك فانك قلت
وقولك الحق ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس فاظهر
اللهم لنا وليك وابن وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم رسولك
صلواتك عليه وآله في الدنيا والآخرة حتى لا يظفر بشيء من الباطل

الا

الا مزقه ويحق الله الحق بكلماته ويحققه اللهم اجعله مفزعا للمظلوم
من عبادك وناصرا لمن لا يجد له ناصرا غيرك ومجددا لما عطل من
احكام كتابك ومشيدا لما ورد من اعلام سنن نبيك محمد صلواتك عليه
وآله واجعله اللهم ممن حصنته من بأس المعتدين اللهم وسر نبيك
محمدا صلواتك عليه وآله برؤيته ومن تبعه على دعوته وارحم استكانتنا
من بعده اللهم اكشف هذه الغمة عن هذه الامة بحضوره وعجل اللهم لنا
ظهوره انهم يرونه بعيدا ونريه قريبا برحمتك يا ارحم الراحمين
هر دو کف دست بر ران زند سه مرتبه و هر مرتبه بگوید العجل پس بگوید یا مولای یا صاحب الزمان
صلوات الله عليك انا منتظر اليك حتى يمكنني الله من دولتك وسعادتك
ويمنك يا مولاي العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة يا صاحب الزمان
يا صاحب الزمان يا صاحب الزمان الامان الامان الامان الغوث الغوث الغوث
ادركني ادركني ادركني بحقك وبحق آبائك الطاهرين اللهم بحق محمد وآله
الطاهرين صل على محمد وآله وارزقني طلعته البهية البهجة برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين المعصومين
ائمة الدنيا والدين قوله ما جاءك من العلم تفسیر کشاف مین زمخشری نے کہ معتبر
علماے اہل سنت وجماعت سے ہے تفسیر سورہ آل عمران مین ذیل تفسیر آیہ مباہلہ مین تحریر کیا
کہ ترجمہ اوس عبارت کا یہ ہے روایت کیا ہے تحقیق ہر گاہ کہ بلایا نصاری کو طرف مباہلہ
کی یعنی بددعا کرنے کی کہا اونہون نے کہ ہمکو مہلت دیجئے تا فکر کرین ہم اور کل حاضر

ہوئی ہم و تمہی بایکدیگر خلوت کی اونہون نی کہا عاقب سی کہ ای صاحب رائی او سکا تہا
کہ ای عبد مسیح کیا مصلحت ہی کہا اوسنی قسم بخدا کہ تم جانتی ہو اے گروہ نصاری کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر مرسل ہی اور درباب عیسی حجت قاطعہ تم پر قائم کی قسم بخدا کہ
مباہلہ نکرو کسی گروہ نی اپنی پیغمبر سی مباہلہ نہین کیا کہ بزرک اونکی زندہ رہی ہون
اور طفل اونکی بڑی ہوئی ہون اور اگر مباہلہ کروگی سب کی سب ہلاک ہوگی اور اگر
الفت اپنی دین سی رکہتی ہو اور چاہتی ہو کہ دین اپنی سی دست بردار نہون پس اوس سی
مصالح کرو اور اپنی شہر وکو پہر چلو پس حاضر ہوئی روز دیگر نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور وہ حضرت کہ صبح تشریف لائی دست حسنین ہاتہہ مین تہا
اور حضرت فاطمہ پس پشت اونکی تہین اور حضرت امیر صلوات اللہ علیہ اونکی پیچہی اور
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اونسی فرمایا کہ جب مین دعا کرون تم آمین کہیو
پس اسقف نجران نی کہا اے گروہ نصاری دیکہتا ہون مین روہائی چند کو کہ اگر خدا سی
درخواست کرین زائل ہونی پہاڑکو ہر آئنہ پہاڑ دور ہو جائی اپنی جگہہ سی پس مباہلہ نکرو
کہ ہلاک ہوگی تم اور روی زمین پر کوئی نصرانی باقی نرہیگا قیامت تک پس نصاری
نی کہا کہ ای ابوالقاسم رائی ہماری یہہ قرار پائی ہی کہ ہم ساتہہ تمہاری مباہلہ نکرینگی
اور تمکو تمہاری دین پر چہوڑینگی اور ہم اپنی دین پر رہینگی حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ
مباہلہ سی انکار کرتی ہو پس مسلمان ہو کہ جو نفع وبطی مسلمانونکی ہی تمہاری واسطی
بہی ہو اور جو کچہ کہ مسلمانون پر لازم ہی تمپر بہی لازم ہو پس انکار کیا اسلام سی حضرت
نی فرمایا کہ مین تمہاری ساتہہ جنگ کرونگا کہا اونہون نی کہ ہمکو طاقت جنگ عرب

کی

کی نہین ہی لیکن صلح کرتی ہین ہم اس شرط پر کہ ہرسال دو ہزار حلہ دیا کرینگی جزیہ کی ایک
ہزار حلہ ماہ صفر مین اور ہزار حلہ ماہ رجب مین اور تیس زرہ عادی قدیم پس حضرت
نی اس شرط پر مصالح کیا اور فرمایا کہ بحق اوس خدا وند کی کہ جان میری دست قدرت
اوسکی مین ہی ہلاک ہونا اہل نجران پر معلق ہوا تہا اور اگر مباہلہ کرتی سبکی سب مسخ
ہوتی بصورت بندر اور خوک کی اور یہہ صحرا اونپر تمام آگ ہو جاتا ہر آئینہ خدا وند عالم
ہلاک کرتا نجرانکو اور اہل اوسکی کو بحدیکہ پرندی درختونپر ہلاک ہوجاتی اور میان ایک
سال کی تمام نصاری ہلاک ہوجاتی اور عائشہ سی روایت ہی بدرستیکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ خارج ہوئی درحالیکہ عبا صوف مخیزکی کہ علامت کی کی تہی موی
سیاہ سی اوڑہی تہی پس آئی حسن پس داخل کیا اونکو نیچی عبا کی پس آئی حسین پس داخل کیا اونکو
پس بعد اسکی فاطمہ اور علی کو داخل عبا کیا بعد اسکی فرمایا حضرت نی انما یرید
اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نہین ارادہ
کرتا اللہ مگر تا کہ لیجاوی تمسی ناپاکی کو ای اہلبیت اور پاک کری تمکو پاکیزگی اپنی کی توضیح
حق یہہ آیت دلالت رکہتی ہی اوپر حقیت رسول خدا اور امامت علی مرتضی کی اور
فضیلت مجموع آل عبا علیہم السلام کی ساتہہ چند وجہ کی اول یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کمال علم ہا اوپر حقیت ان لوکون کی رکہتی تہی اور اگر شبہہ حقیت اونکی کا یا
احتمال اوسکا ہوتا تو ہمراہ انکو لیتی جاتی اور دوم یہہ ہی کہ اونحضرت نی خبر دی کہ
اگر مجہسی مباہلہ کروگی عذاب حق تعالی تمپر نازل ہوگا اور برغبت تمام وہ حضرت مباہلہ
کرنی پر مستعد تہی اگر یقین حقیت اپنی کا نرکہتی ہوتی تو اسقدر مبالغہ نکرتی اسواسطی کہ کوئی

عاقل کہ جس امر مین کہ شائبہ دروغ یا کذب کا ہو عمل مین نہین لاتا کہ مبادا کذب ظاہر ہو جاے
اور معہذا وہ حضرت بالاتفاق داناترین عقلاے اولین اور آخرین سے تہے اور رسوا ہووے
مباہلہ سے باز رہنا نصاریٰ کا دلیل ہے کہ اونکو یقین حقیت اون حضرت کا حاصل تہا
مباہلہ سے باز رہتی اور یہہ مقتضاے غیرت سے یہہ ہے کہ انسان واسطے زوال غرض کے جان
دینا قبول کرتا ہے چنانچہ جنگ مین اکثر قوم عرب خوف فارسی زنان اور اولاد اپنی کو
ہمراہ لیتی تہی کہ بسبب حاضر اونکی کی جان دینا سہل ہے پس یہہ نکر ہو سکتا ہے کہ نصاریٰ
نے بعد گفتگوے بسیار کے مباہلہ پر تقرر پایا ہوا ور بعد اسکی تامل ایک شب مین ذلت جزیہ
کی اختیار کرین اور مباہلہ سے دست بردار ہون باوجود اسکی کی وہ جانتی تہی کہ وصول
قبول جزیہ غوث محبتو نہین نہی کی پس منشا اسکا سواے یقین ہونی حقیت نبی کی امر دیگر
خیال مین نہین آتا ہے اور چہارم یہہ ہے کہ اکثر اخبار مین وارد ہے کہ نصاری مانکید نکر
مباہلہ کرنی سے منع کرتی تہی اور کہتی تہی کہ حقیت اونکی پر ظاہر ہو چکی ہے انجیل و توریت
معلوم ہوا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان کہ کتب سماویہ مین علامات اوسکی لکہی ہین یہہ وہی ہے
اور بسبب اسکی مباہلہ سی انکار کرتی تہی اور پنجم یہہ ہے کہ اس قصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور جناب فاطمہ اور حسنین صلوات اللہ علیہم بعد حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بزرگترین خلق خدا سے مین اور عزیزترین لوگون سے نزدیک
اون حضرت کی تہی چنانچہ علمایان اہل خلاف کہ نہایت تعصب اپنی دین مین رکہتی مین
مانند زمخشری اور بیضاوی اور فخر رازی اور غیر اونکی نی کہ ساتہہ اس بات کی اقرار
کیا ہے اور زمخشری کہ سب سے متعصب تر ہے بیچ تفسیر کشاف کی بعد عبارت سابق

الذکر کی لکہتا ہے کہ اگر کوئی کہی کہ مباہلہ کرنا دشمن سی اسواسطی تہا کہ ظاہر ہووی کہ وہ
کاذب ہین یا دشمن اونکا کاذب ہی اور یہہ مخصوص اون حضرت کی تہا اور خصم اونکی
کی پس ہمراہ لی جانا لڑکونکا اور عورتونکا مباہلہ مین کیا فائدہ رکہتا تہا جواب یہہ ہی کہ
کی ہمراہ لینا اون لوگون کا مباہلہ مین دلالت کرتا ہی کہ کمال اعتماد اپنی حقیت پر
رکہتی تہی اسواسطی کہ ہمراہ لینی ایسی لوگون پر جرأت کی کہ عزیزترین اپنی اور پارہ ہاے
جگر اپنی اور محبوب ترین لوگون کی نزدیک اپنی معرض تلف اور ہلاک مین لائی اور
اکتفا نہ کیا اپنی اوپر نکیا اور دلالت رکہتا ہی اس بات پر کہ خصم کو کمال دروغگوئی تہی
کہ وہ خصم ساتہہ عزیز اور احبا اپنی کی ہلاک ہون اگر مباہلہ واقع ہو اور واسطی مباہلہ کی
پسران اور زنان کو مخصوص کیا اس واسطی کہ یہہ لوگ عزیزترین اقربا مین اور زیادہ
دوسرونسی محبت انکی اثر کرتی ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ آدمی اپنی تئین معرض ہلاکت مین
لاتا ہی واسطی حفاظت اونکی کی اور اسی سبب سی لڑائیون مین زن و فرزند کو ساتہہ لیجاتی
ہین کہ تاکہ گریز نکرین اور اسی جہت سی حقتعالی نی آیہ مباہلہ مین انکو نفس پر مقدم رکہا ہے
کہ تا آگاہ کرے کہ یہہ لوگ جان پر مقدم ہین اور بعد اسکی زمخشری نی کہا ہی کہ یہہ ایسی
دلیل ہی کہ اس سی قوی تر کوئی دلیل فضیلت اصحاب عبا پر نہین ہی انتہی کلامہ پس آگاہ
معلوم ہوا کہ حبیب ترین اور عزیزترین خلق کی تہی نزدیک انحضرت کی یہہ لوگ پس
چاہئی کہ بہترین خلق بہی ہون بعد اون حضرت کی اسواسطی کہ ہر عاقل متدین پر ظاہر ہی کہ
محبت اون حضرت کی از قبیل محبت اور ونکی واسطی رابطہ بشریت کی نہ تہی بلکہ جو شخص کہ
نزدیک خدا کی محبوب تر ہوتا تہا وہ حضرت اوسکو زیادہ دوست رکہتی تہی اور کیونکر ہو

حال انکہ آیات اور اخبار بسیار میں مذمت محبت اولاد کی اور اقربا کی اور پدران کی جہت دین کی وارد ہوئی ہی اور سیرت اون حضرت سی یہہ تہا کہ خویشان نزدیک کو اپنی سی دور کرتی تہی بسبب اسکی کہ دوست خدا نہ تہی اور بعید کو از جہت خوبی ایمان کے مانند مقداد اور سلمان اور امثال انکی کی دوست رکہتی تہی اور بشرف قرب اپنی مشرف کیا تہا چنانچہ حضرت سید الساجدین صلوات اللہ علیہ وصف اون حضرت میں فرماتی ہیں والی الابعدین وعادی فیک الاقربین یعنی دوستی کی راہ تیری میں بعید و اور دشمنی کی بیچ راہ تیری کی قریبوں سی اور ہرگاہ محبوب ترین خلق ہوئی نزدیک حق تعالی کے لی تو بہترین امت کی ہونگی پس اس صورت میں مقدم کرنا اور دنکو اوپر اون لوگونکی ذات میں از روی عقل کی قبیح ہی اور ششم یہہ ہی کہ فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر میں لکہا ہی کہ مسئلہ پانچوان یہہ ہی ایک مرد تہا رے میں کہ کہا جاتا تہا اوسکو محمود بن الحسن الحمصی اور تہا وہ متکلمین اثنا عشریہ سی اور تہا وہ کہ زعم کرتا تہا کہ علی صلوات اللہ علیہ افضل تمام انبیا سے میں سوای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہتا ہی اونسی دو چیز کہ دلالت کرتی ہی اوپر افضل ہونی کی قول حق تعالی کا انفسنا وانفسکم اور نہیں ہی مراد ساتہہ قول انفسنا کی کہ نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہوا سو سطی کہ انسان نفس اپنی کو نہیں طلب کرتا ہی بلکہ مراد ساتہہ انفسنا غیر نفس محمد ہی اور اتفاق کیا ہی لوگون نی اس بات پر کہ وہ غیر علی صلوات اللہ علیہ تہی پس آیت دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ نفس علی نفس محمد ہی اور نہیں ممکن ہی یہہ کہ ارادہ کیا جاوی اس آیہ سی کہ نفس علی بعینہ نفس محمد ہی پس مراد یہہ ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور یہہ مقتضی ہی کہ تمام وجہون سی برابر ہون ساتہہ نفس پیغمبر کی

عمل ساتہہ اس عموم کی ترک کیا گیا ہی بیچ حق نبوت کی دربارہ فضیلت کی واسطی قیام ہونی دلیلونکی اوپر اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تہی نبی اور نہ تہی علی نبی اور واسطی منعقد ہونی اجماع کی اوپر اس بات کی کہ محمد افضل ہیں علی سی پس باقی رہا عموم اس آیہ کا سوای انکی امر کی اور اجماع دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہیں سایر انبیا سی پس حضرت امیر بہی افضل ہوں سب انبیا سی پس یہہ وجہ استدلال کی ہی ساتہہ اس آیہ کی بعد اسکی کہا ہی اوس مردنی کہ تائید کرتی ہی اس استدلال کو وہ حدیث کہ جو مقبول ہی نزدیک موافق اور مخالف کی وہ قول ہی اونحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ دیکہی آدم کو بیچ علم اونکی کی اور نوح کو بیچ طاعت اونکی کی اور ابراہیم کو بیچ خلیل ہونی اونکی کی اور موسی کو بیچ قرب اونکی کی اور عیسی کو بیچ برگزیدہ ہونی اونکی کی پس چاہیی کہ نظر کری وہ طرف علی صلوات اللہ علیہ کی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اس بات کی کہ مجتمع تہی علی میں وہ اوصاف کہ جو متفرق ان انبیا میں تہا اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اس بات کی کہ علی افضل تہی سب انبیا سی سوائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور لیکن سایر شیعہ قدما اور متاخرین سی تحقیق استدلال کرتی ہیں ساتہہ اس آیہ کی اوپر فضیلت علی کی سایر صحابہ سی اور یہہ استدلال اس طرح سی ہی کہ ہر گاہ آیت مذکورہ دلالت رکہتی ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی تمام امور میں مگر اوس امر میں کہ بدلیل خارج ہو گیا ہوا اور نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی صحابہ سی تو یقینا پس نفس علی بہی واجب ہی کہ افضل سایر صحابہ سی ہو یہہ تقریر کلام شیعہ کی ہی اور جواب یہہ ہی تحقیق کہ جس طرح سی اجماع مسلمین منعقد ہوا ہی کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل علی سی ہیں

پس بسیط حسی اجماع منعقد ہوا ہی قبل از ظاہر ہونی شخص زنی کی کہ نبی افضل ہوتا ہی غیر نبی سی
اور اتفاق ہی کہ علی نبی نہ تہی پس لازم ہی یقین کرنا اس امر کا کہ حسب بسیط حسی ظاہر ہے یہہ محصول
ہی حق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین بسیط حسی بیچ حق سائر انبیا کی ہی تمام ہوا ترجمہ کلام رازی
کا پوشیدہ نہین ہی کہ کلام رازی مردود ہی چند وجہ سی اولا اس جہت سی کہ اجماع
کیا مراد ہی اگر کثرت مراد ہی پس یقینا حجت نہین ہی اور کافی ہی واسطی رد اوسکی کی قول
حق تعالی کا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ یعنی کم مین بندہائی شکر گذار میری اور قول
حق تعالی ہی وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً یعنی اور بہت ہی کہ گروہ کم غالب ہوا
مین گروہ کثیر پر اور کافی ہی قول سب کا کہ باتفاق فریقین ثابت ہی سَتَفْتَرِقُ
أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدًا یعنی قریب ہی کہ
پیدا ہوگی امت میری مین تہتر فرقی تمام ناری ہین مگر ایک ناجی پس اگر کثرت حجت ہو
تو چاہئی کہ بہتر فرقی ناجی ہون اور ایک ناری اور اگر اجماع کل امت مراد ہی پس حجت ہونا اوسکا
مسلم لیکن یہہ اجماع کہان ہی سو بطلی کہ یقین ہونا اس بات کا کہ علمائی شرق اور غرب کے
سب اوسکی اس امر پر متفق ہین یہہ ممکن نہین ہی خصوصا اور صورتیکہ خود مقر ہی کہ محمود بن الحسن الحمصی
افضل جانتی تہی علی کا انبیاء سابقین سی ثانیا اس جہت سے کہ دعوا کرنا اس امر کا حسب بسیط حسی کہ اجماع
عدم فضیلت علی کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہی پس بسیط حسی اجماع فضیلت علی کا
اوپر اور انبیا کی ہی باوجود مقر ہونی کی کہ محمود بن الحسن اس اجماع سی خارج ہی کمال ابلہی
عالم سی تعجب اور بیجا ہی اور ثالثا اس جہت سی کہ تقریر اخیر کا از طرف شیعیان کی تہی کہ
علی صلوات اللہ علیہ افضل انبیاء سابقین سی تہی مطلقا اور اصلا جواب اوسکی کا متعرض نہین ہوا ہی

نہین ہی مگر واسطی کمال ظہور آفتاب ترشع اور فضل اہلبیت علیہم السلام کا اور رابعا اس جہت
سی کہ یہہ فخر رازی خود قائل ہی کہ تقدیم مفضول جاہل کی فاضل پر درست ہی چنانچہ
خود استدلال کرتا ہی کہ جواز اس قاعدہ کا معلوم ہوتا ہی امیر کرنی جناب سید المرسلین
اسامہ بن زید کو ابوبکر اور عمر پر یا فقط عمر پر بنابر اختلاف روایت کی باوجود اسکی کہ
یہہ دونو بالاتفاق اسامہ سی بہتر تہی اور بسیط حسی امیر کرنا عمرو بن عاص کا ان دونو
پر پس بنابر مسلک فخر رازی وغیرہ سنیوں کی افضل ہونا رعیت کا امام اپنی سی درست ہوا
اگر امام اور نائب نبی کا افضل نبی سی ہو کسو بطلی جائز نہوا اور کسو بطلی تکلف اور سعی کرنا
کہ جناب امیر المومنین انبیاء سی افضل نہین ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ محی الدین عربی اپنی
تئین افضل خاتم المرسلین سی سمجہتا ہی اور خاتم الاولیا اپنی تئین جانتا ہی چنانچہ قیصری
شارح فصوص نی کہا ہی کہ اوسنی بیچ فتوحات اپنی کی خاتم الاولیا اپنی تئین شمار کیا ہی
اور مرتبہ ولایت کا اہل سنت اور جماعت افضل مرتبہ نبوت سی جانتی ہین اور جلال الدین
مولوی روم سی یہہ ہی کہ مدح شمس تبریز مین کہی ہین سر انبیا و اولیا حیران شدہ در حضرتش
یحیی و یعقوب و یوسف چرخ مطلق پیش او عیسی و موسی چہ باشد چاکران حضرتش جبرئیل
اندر قبولش سحر مطلق پیش او پس عیسی سنی کی آتش محبت مشتعل نہین ہوتی ہی کہ ہر گاہ
اسقدر سعی اور کوشش عدم افضلیت علی صلوات اللہ علیہ مین اوپر انبیاء سابقہ کی کرتی
ہین باوجود اسکی کہ انکو خلیفہ چہارم ہی جانتی ہین افضل ہونا محی الدین عربی اور شمس تبریز
کا اور تینون سی مردود اور مقدوح نہین جانتی ہین اور اصلا اور مطلقا در پی رد
و قدح انکی نہین ہوتی ہین باعث اسکا سوائی عداوت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی کو

امر خیال مین نہین آتا ہی اور عجب تر یہہ ہی کہ غزالی نی احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی مرید شیخ کا قوم اپنی مین مثل نبی کی ہی اور فخر رازی نی
امام سنیون کا ہی ابو ہریرہ سی روایت کرتا ہی جو شخص کہ نماز پڑہی پیچہی عالم کی علماء
پس گویا کہ نماز پڑہی اوسنی پیچہی نبیون کی [illegible] کتابون مین لکہا ہی علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی علماء امت میری کی مانند پیغمبران بنی اسرائیل کی ہین مقام
حیف ہی کہ باوجود ہونی ان احادیث کی اہل خلاف نزع کرتی ہین بیچ افضلیت علی بن
ابیطالب کی پیغمبران سابق سی تکملہ در رکوع چہاردہم قولہ ابناءنا سات حرف
ہین بینات اوسکی چارسی تینالیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی
ہم الحسن والحسین آل احمد قولہ ونساءنا سات حرف ہین بینات اوسکی
تین سی ستانوین ہوتی ہین مطابق اوسکی پیدا ہوئی یہہ عبارت وہی
الزہراء ولد النبی قولہ انفسنا سات حرف ہین بینات اوسکی چارسی ہوتی
ہین علاوہ اس سی یہہ عبارت علی مراد ہم ایضا علی نفس محمد جاء

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
کہہ تو ای محمد ای اہل کتاب آؤ تم طرف سخن [illegible] کہ درمیان ہمارے اور تمہارے ہی

أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر خدا کو اور نہ شریک کرین ہم ساتہہ اوسکی کسی کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو

أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ
خدایان غیر خدا سے پس اگر پہرین وہ [illegible] گواہ رہو تم ساتہہ اس بات کی کہ ہم مسلمان ہین

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ
ای یہود و نصاری کس واسطی مخالفت کرتی ہو تم دربارہ ابراہیم کی [illegible] اور نہین نازل کی گئی توریت

وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ
اور انجیل مگر بعد زمانہ ابراہیم کی کیا پس نہین سمجہتی ہو تم آگاہ ہو تم [illegible] جہگڑا کیا تم نی

فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
[illegible] کیون جہگڑا کرتی ہو تم بیچ اوس چیز کی کہ نہین [illegible] اور خدا جانتا ہی

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
اور تم نہین جانتی نہ تہی ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی

وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ أَوْلَى
ولیکن تہی میل کرنی والی باطل سی [illegible] فرمان بردار تہی اور نہ تہی وہ شرک کرنی والو سی بیشک نزدیکتر

النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
لوگون کی ساتہہ ابراہیم کی [illegible] وہ لوگ ہین کہ پیروی کی [illegible] اور یہہ نبی اور جو ایمان لائی

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ
اور خدا دوست ہی مومنون کا دوست رکہتی ہی ایک گروہ اہل کتاب سی یہہ کہ

يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ يَا أَهْلَ
گمراہ کرین تمکو اور نہین گمراہ کرتی وہ مگر نفسون اپنی کو اور نہین جانتی ہین وہ ای یہود و

الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ يَا أَهْلَ
نصاری کس واسطی انکار کرتی ہو تم ساتہہ آیات خدا کی حال آنکہ تم [illegible] ای اہل

ع ۱۵

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون
کتاب کسواسطی پوشیدہ کرتی ہو حق کو ساتھہ باطل کی اور چھپاتی ہو تم حق حالانکہ تم جانتی ہو
قولہ تعالوا الی کلمۃ منقول ہی کہ نصاری نجران ہر گاہ مدینہ میں داخل ہوئے
یہودان مدینہ سی در باب ابراہیم مناظرہ کیا یہود نے کہا کہ ابراہیم یہود تھے اور نصاری نے کہا
تہا کہ ترسا تھی پس واسطی محاکمہ کی نزدیک رسول خدا کی حاضر ہوئی اون حضرت نی
ارشاد کیا کہ ابراہیم نہ یہودی اور نہ ترسائی تہی بلکہ مسلمان تہی ہم کر وہ مسلمان نزاع کر
ترمیں جسی از روئی اعتقاد کرنی اونہین ابراہیم کی یہودیون نی کہا کہ مدعا تمہارا یہہ ہی
کہ ہم تیری حق میں وہ گمان کرین کہ ترسایان عیسی کی حق میں وہ گمان کرتی تہی اور
ترسایون نی کہا کہ غرض تمہاری یہہ ہی کہ ہم تمہاری حق میں وہ گمان کرین کہ یہودیون
نی عزیر کی حق میں کیا تہا حق تعالی نی بحبت رد دعاوی کی یہہ آیہ نازل کیا قل
یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کہدی محمد کہ ای اہل کتاب آؤ طرف
سخن راست اور درست کی کہ درمیان ہماری اور تمہاری ہو اور کسی پیغمبر نی اوسمین خلاف
نہ کیا ہو اور کسی کتب الہی میں خلاف اوسکی نہو اور وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ عبادت کرین ہم
الا خدا کی اور نہ شریک کرین ہم ساتھہ اوسکی کسی کو اور نہ لی بعض ہمارا بعضی کو خدا
اور مراد کلمہ سی کلام ہی کہ جسمین بیان ایک قصہ کا ہو اور اسی جہہ سی ہی کہ عرب قصیدہ
کو کلمہ کہتی ہین اور سواء بمعنی مسویۃ کی ہی اور لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
سی یہہ ہی کہ نہ کہو عزیر کو یا عیسی کو کہ پسر خدا ہی اسواسطی کہ بنابر بشریت کی ہم اور عزیر
اور عیسی بعضی میں بشر سی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ نہ لو تم علما کو رب اپنا اطاعت کر کی

انکی اطاعت اونکی کرو مثل اطاعت خدا کی اور تحقیق اس مقام کی انشاء اللہ العزیز اور
بشر طیات ستعار زیادہ تر اس سی ذیل تفسیر قول حق تعالی اتخذوا احبارہم
ورہبانہم اربابا من دون اللہ میں ہو کی فافہم جلیلہ اور ہر گاہ کہ اس آیہ
نفی شرک سی حق تعالی معلوم ہوتی ہی لہذا مناظرات اہل کتاب بیچ مذہب اور دین کی کہ جمع
ہو کر خدمت جناب سید المرسلین میں حاضر ہوئی تہی در باب نفی شریک کی اقوال اون لو
گون کی بہی ذکر کیا جاتا ہی کتاب احتجاج طبرسی میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی
منقول ہی کہ ایک روز نزدیک جناب سید المرسلین کی یہود اور نصاری اور دہری
اور ثنویہ اور مشرک عرب جمع ہوئی بعد اسکی یہودیون نی کہا کہ ہم قائل ہین اس بات کی
کہ عزیر بیٹا خدا کا ہی اور آئی ہین ہم کہ ساتھہ تمہاری اس باب میں مباحثہ کرین اگر تمنی
ساتھہ ہماری موافقت کی پس ہم سبقت کرنی ایسی کی طرف ثواب کی تم سی افضل ہوئی
اگر تمنی مخالفت ہماری کی پس ہم تمسی اس باب میں مخاصمہ کرینگی اور نصاری نی کہا کہ ہم
عیسی کو پسر خدا جانتی ہین اور دہریون نی کہا کہ ہم قائل اس بات کی ہین کہ عالم قدیم ہی
اور کوئی خالق نہین ہی اور ثنویہ نی کہا کہ نور اور تاریکی دونو خالق اور مدبر اس جہان کی
ہین مشرکون نی کہا کہ ہم اصنام کو خدا جانتی ہین اوسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ایمان لایا میں ساتھہ اوس خدا کی کہ وحدہ لا شریک ہی اور انکار
کیا ہی میںنی ساتھہ جبتو کی اور ساتھہ کل معبودون کی کہ جو سوائی اوسکی ہی اور فرمایا کہ حق تعالی
نی مجکو ساتھہ رسالت کی اوپر تمام عالم کی بہیجا ہی تا بشارت دینی والا اور ڈرانی
والا ہون قریب ہی کہ حق سبحانہ وتعالی رد کری مکر مکر کرنی والون کا بعد اسکی حضرت نی

فرمایا کہ اگر دو یہود تم جانتی ہو کہ بغیر حجت و برہان کی قول تمہارا اختیار کرون مین کیا
اونہون نی کہ یہہ منظور نہین ہی پس حضرت نی فرمایا کہ کس دلیل سی عزیر کو پسر خدا جانتی ہو
کہا اونہون نی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ جسوقت توریت ہماری درمیان سی غائب ہوئی
عزیر نی بار دیگر توریت کو واسطی ہماری پیدا کیا حضرت نی فرمایا کہ ہر گاہ یہہ کیفیت
اسکی ہوئی پس موسی کسواسطی سزاوار تر مثل ہونی کی نہوئی حال آنکہ اوس سی سہ چند دہ
چند کرامات زیادہ عزیر سی ظہور مین آئی ہی اور آدم کو کسواسطی پسر خدا نہین کہتی ہو اور
مراد تمہاری فرزند عزیر سی یہہ ہی کہ معاذ اللہ صلب حق تعالی سی پیدا ہوئی ہین پس تم
بسبب اس اعتقاد کی کافر ہوئی اسواسطی کہ حق تعالی کو وہ چیز ثابت کی کہ صفات مخلوق
ہی حق تعالی [illegible] سی نہایت بلند ہی یہودیون نی کہا کہ مراد ہماری فرزندی سی
بر سبیل ولادت نہین ہی بلکہ یہہ کہنا ہمارا اس قبیل سی ہی کہ کوئی علما ہمارا ایسی کسی کو ازراہ
گرامی او رعنائی کی کہتا ای پسر سبطر حسی گراو رسبطر حسی نگر حالانکہ بسا اوقات ایسی مواضع مین
اور علاقہ نسبت نہین ہوتا ہی پس سبطر حسی مراد ہی یہہ ہی کہ حق تعالی نی ازراہ
کرامت کی عزیر کو فرزند بنا لیا ہی نہ ازراہ ولادت کی اوسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر سبطر حسی ہی پس موسی کو کسواسطی یہہ منزلت ثابت نہین کرتی ہو کہ وہ
سزاوار تر مین ساتھہ اس منزلت کی عزیر سی اور بدرستی کہ حق تعالی فضیحت کرتا ہی
ہر باطل کنندہ کو ساتھہ اقرار اوسکی کی اور یہی اگر نظر القول بزرگان تمہاری کی مقام
بزرگی مین کہی کسی شخص کو کہ پسر اپنا کہتی مین اسواسطی عزیر کو پسر خدا کہتی ہو پس نظر ساتھہ
اسکی کی کہ بزرگ تمہاری کبھی کسی کو ایسی مقام مین بہائی یا پدر یا شیخ یا سید ہماری کہکر

تمہار خطاب کرتی ہین پس چاہتی کہ موسی کو بہائی یا شیخ یا پدر یا سید خدا کا کہکر خطاب
کرو واسواسطی کہ حق تعالی نی موسی کو بہ نسبت عزیر کی بہت گرامی کیا ہی پس قوم یہود متحیر
اور مبہوت ہوئی اور طاقت جواب دینی کی نرہی پس اونہون نی عرض کیا کہ مہلت دیجی تا ہم
فکر کرین حضرت نی فرمایا کہ بچشم انصاف اس باب مین تامل کیجیو تا حق تعالی
تمکو ہدایت کری بعد اسکی وہ حضرت طرف نصاری کی متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ مذہب تمہارا
یہہ ہی کہ قدیم عز و جل نی عیسی کو پسر اپنا کر دانا پس مراد تمہاری اس سی کیا ہی یا یہہ کہ
کہ حق تعالی حادث ہو گیا کہ عیسی حادث مین وجود مین لایا تا یہہ کہ عیسی قدیم ہو گیا کہ از
قدیم سی بہم پہنچا بر تقدیر اول قدیم حادث ہو گیا اور تقدیر ثانی پر حادث قدیم ہو گیا
اور یہہ محال ہی کہ قدیم حادث ہو یا حادث قدیم ہو نصاری نی کہا ای محمد بر سبیل
حق تعالی نی ہر گاہ اشیائی عجیبہ ہاتھہ عیسی سی ظاہر کئی اسواسطی اوسکو بر سبیل کرامت
بیٹا اپنا کیا حضرت نی فرمایا کہ جواب اسکا وہی ہی کہ جو درباب عزیر یہودیون کے
کہا گیا پس نصاری ساکت ہوئی سوای ایک شخص کی اونمین سی کہ اونسی کہ تم
ابراہیم کو کسواسطی خلیل اللہ کہتی ہو جو کچہہ کہ تم جواب اسکا دو گی وہی جواب ہمارا ہی
بیچ کہنی ہمارے کی کہ عیسی فرزند خدا ہی حضرت نی فرمایا کہ قیاس مع الفارق کیا تم نی اسواسطی
کہ معنی خلت کی احتیاج اور رفاقت کی ہین پس ہر گاہ کہ ابراہیم نی تمام خلق سی انقطاع کیا
اور بطرف محض ذات پاک اوسکی کی رجوع کیا جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حال انکی سی
بیچ اوسوقت کی کہ اونکو منجنیق مین رکھکر آگ مین ڈالا اور جبرئیل اوس حالت مین کہ قبل
انکی کہ جسم اونکا بیچ آگ کی پہنچی درمیان ہوا کی ملاقاتی ہوئی اور عرض کیا کہ حق تعالی

مجکو وسطی نصرت تمہاری کی بہیجا ہی حضرت ابرہیم نی اوسوقت مین کہا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ یعنی بس ہی مجکو خدا اور بہتر وکیل ہی مجکو حاجت نہین ہی طرف کسی کی سوائے
ذات حق سبحانہ تعالی کی پس اوسوقت مین حق تعالی نی اوسکو فرمایا کہ تو خلیل میرا ہے
اور فقیر اور محتاج میرا ہی اور قطع کرنی والا ہی سوائی میری سی آور اگر خلیل خلت سی ایا
کیا ہو معنی اوسکی وقت ہونی اسرار کی مین پس پہر بہی اسمین کچہ مضائقہ نہین ہی اسواسطے
کہ اس صورت مین تشبیہ لازم نہین آتی ہی اس جہت سی کہ محتاج ہونا اور وقف اسرار
ہونا قبیل صفات عارضی سی ہی کہ جنسیت ایک دوسرے کو نہین چاہتی ہی بلکہ ہر گاہ
کہ یہہ معنی پائی جاتین خلیل اوسکو کہتی ہین کہ مناسبت ہم جنسی کی نہو بخلاف علاقہ
فرزندی اور پدری کی کہ یہہ ایسی صفت ہی کہ زائل نہین ہوسکتی ہی اگرچہ پدر اوسکو ذلیل
وخوار کری اسواسطی کہ یہہ صفت مبنی ولادت پر ہی اور زوال ولادت کا بعد تحقیق کے
محال ہی پس بعضی نصاری نی کہا کہ ہمنی بعضی کتابون مین دیکہا ہی کہ حضرت عیسی نے
کہا ہی اَذْهَبُ اِلٰی اَبِیْ یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی پس حضرت نی فرمایا کہ
دست آویز تمہاری اگر وہ کتاب ہی پس بیچ اوس کتابکی اسطرح سی وارد ہوا ہی اَذْهَبُ
اِلٰی اَبِیْ وَاَبِیْکُمْ یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی اور باپ تمہاری کی پس چاہیی کہ تم
مخاطبین کو فرزندان خدا جانو جسطرح سی کہ عیسی کو جانتی ہو اور یہی اوس کتاب سی ظاہر
ہوتا ہی کہ جو وجہ کہ تمنی درباب فرزندی عیسی کی کہی ہی کہ حیثیت کرامت سی اور جاری
ہونی معجزاتکی ہاتہہ اونکی سی باطل ہوتی ہی اسواسطی کہ معلوم ہی کہ مخاطبین باوجود ہونی اونکی کے
فرزندان خدا ساتہہ ان کرامتونکی متصف نتہی اور حقیقت حال یہہ ہی کہ کلام عیسی کو باد

یادرکہا تمنی اور مطلب اوسکا نہ سمجہی تم کسو طرح جائز نہو کہ مراد عیسی کی کہنی اَبِیْ اور
اَبِیْکُمْ سی نوح یا آدم ہون اور منظور یہہ ہو حق تعالی مجکو اوٹہا کر لیجاتا ہی اوس جگہہ
کہ باپ میرا اور باپ تمہارا نوح اور آدم ہین پس نصاری سب خاموش ہوئی اور کہا
اونہون نی کہ تا حال مثل جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی گفتگو کرنی والا
اور نزاع کرنی والا ہمنی نہین دیکہا تہا بعد اسکی وہ حضرت طرف دہریہ کی متوجہ ہوئی
اور فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی ہی کہ قائل ہوئی ہو کہ تمام چیزین ابتدا اور تمامی نہین رکہتی
ہین اور قدیم سی موجود ہین اور ہمیشہ رہین کی اہل دہری نی جواب مین کہا کہ ہر گاہ ہمنی دیکہا کہ
سب چیزین اگلی سی موجود ہین اور فانی نہین ہوتی ہین جانا ہمنی کہ عالم قدیم ہی اور
فانی نہو گا حضرت نی فرمایا کہ جسطرح تمنی حادث ہونی عالم کو نہین دیکہا ہی اسیطرح
قدیم ہونی کو بہی نہین دیکہا ہی اسواسطی کہ جب تک خود چیز قدیم نہو گی قدیم ہونی اوس
چیز کو نہ دیکہہ سکی گی پس کسو طرح تمنی عالم کو قدیم جانا اور حال اسکہ قدم کا بعد حال
حدوث کا ہی بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ آیا تم تجویز کرتی ہو کہ روز وشب ایک وقت
مین اور ایک موضع مین جمع ہوسکتی ہین یا نہین اونہون نی کہا محال ہی کہ جمع ہون
حضرت نی فرمایا کہ پس کیا جائز ہی اس صورت مین کہ ایک اون دونو کو لیجی پس ایا
عقل حکم نہین کرتی ہی اس بات کی کہ دوسرا اوس سی چاہیی کہ جانب دیگر مین سابق ہو
پس اونہون نی کہا کہ آرہی اسیطرح سی ہی حضرت نی فرمایا کہ پس اسصورت مین تمنی حکم حادث
ہونی روز وشب کا کیا دون اس بات کی کہ حدوث اوسکا دیکہا ہو تمنی مولف کتاب ہی
کہ تفصیل اس قول کی یہہ ہی کہ منظور رہنے یہہ ہی کہ حادث ہونا روز وشب کا ثابت کیجیے

اور نقص پیدا ہونیکی یہہ ہی کہ ایک سلسلہ شب فرض کیجئی اور ایک سلسلہ روز اور وجود دن یا
شب کہ موجود ہی انتہا اوسکی تو ثابت ہی مگر گفتگو اسمین ہی کہ زمانہ سابق مین ابتدا رکھتی
یا نہین اوسکا بطلان حضرت نی اسطرح سی فرمایا کہ ہرگاہ روز کو یا شب کو لیجئی اور ایک
کو مطابق کرنا شروع کیجئی پس ضرور ہی کہ اوس طرف شب یا روز زیادہ رہی کہ جہان ایک
کہ وہ بعد زیادتی کی تمام ہوا اور وہ ہی ابتدا اوسکی ٹہری اور یہہ بعینہ دلیل برہان تطبیق
ہی کہ حکما اور متکلمین اکثر مواضع مین دست آویز ساتھہ اسکی کرتی ہین اور یہہ جملہ معجزات حضرت
سی ہو سکتا ہی اسواسطی کہ جو شخص علوم سی کچھہ مہارت نہ رکھتا ہو بلکہ امی محض ہو اشنائی مباحثہ مین کچھ
فرصت و تدبیر نہو ظاہر ہونا ایسی قسم استدلال کا اوس سی بدون معجزہ کی متصور نہین ہوتا
بعد اوسکی اون حضرت نی فرمایا کہ ایام اور لیالی خالی اس سی نہین ہین کہ جانب ازل مین
متناہی ہین یا غیر متناہی در صورت تناہی حدوث لازم آتا ہی و در صورت غیر متناہی
لازم آتا ہی کہ آخر اوسکا ساتھہ ہمارے نہ پہنچا ہو اور جو چیز کہ قدیم ہو کی آخر اوسکا کسطرح سی ساتھہ
ہمارے پہنچی کا اسواسطی کہ جس چیز کا قدم ثابت ہو محال ہی نیستی اوسکی بعد اوسکی حضرت نی
فرمایا کہ ہم دیکھتی ہین ان اشیا کو کہ بعض بعض کی محتاج ہین اسطرح سی کہ قوام محتاج کا بدون
محتاج الیہ کی متصور نہین ہوتا ہی پس ہرگاہ با وجود قدیم ہونی کی حال عالم کا یہ ہوا
کہو تم کہ در صورت حادث ہونی مین کس طرح سی ہوگا پس سب اہل دہر ساکت ہوئی
اور کہا اونہون نی کہ ہم اس بات مین فکر کرتی ہین بعد اوسکی وہ حضرت متوجہ ہوئی
ثنویہ کی طرف اور کہا کہ کیا چیز تمکو باعث ہوئی ہی کہ خالق عالم ظلمت اور نور دونونکو
جانا اونہون نی کہا کہ ہرگاہ دیکھا ہمنی عالم مین کہ خیر بھی ہی اور شر بھی ہی اور معلوم ہی

ہی کہ خیر و شر آپس مین ضد ہین پس انکار کیا ہمنی سبا تھا کہ ایک شخص خالق ضدین ہو آیا نہین
دیکھتا ہی تو کہ برف سی محال ہی کہ کار آتش بر آوی اور آتش سی کام برف کا البتہ ہمنی ثابت
کیا کہ خالق عالم کا ظلمت اور نور ہی نور سی خیر صادر ہوتی ہی اور ظلمت سی شر حضرت نی
فرمایا کہ آیا تم انہین بعد یافت کرتی ہو کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی اور
مانند اسکی آپس مین ضد رکھتی ہین اسواسطی کہ محال ہی کہ یہہ ایک محل اور ایک وقت مین جمع
ہون کہا اونہون نی کہ ہان ہی حضرت نی فرمایا پس تم کسواسطی واسطی ہر ایک کی کوئی خالق
قرار نہین دیتی ہو اور انہین دو نور پر کیون اقتصار کیا ہی بعد اسکی اون حضرت نی فرمایا تم
نور اور ظلمت آپس مین ضد رکھتی ہین اسواسطی کہ ظلمت نہایت پستی مین ہی اور نور نہایت
بلندی اور شرف مین پس کسطرح سی روا ہو کہ ظلمت اور نور آپس مین آشتی کر لی اس عالم کو
کہ در نہایت انتظام ہی خالق ہون پس ثنویہ سب ساکت ہوئی اور کہا اونہون نی کہ
اس باب مین ہم فکر کرتی ہین بعد اسکی وہ حضرت طرف مشرکین عرب کی ملتفت ہوئی اور
فرمایا کہ تم کسواسطی بتونکی عبادت کرتی ہو کہا اونہون نی کہ ہم اونکو وسیلہ کرتی ہین طرف خدا
کی حضرت نی فرمایا کہ آیا اونکی کان ہین اور اطاعت پروردگار اپنی کی کرتی ہین کہ آن سبب
مقرب درگاہ خدا ہوئی ہین اور تم اونکو وسیلہ اپنا کرتی ہو کہا اونہون نی کہ نہین بعد اسکی
اون حضرت نی فرمایا کہ بتونکو تمنی اپنی ہاتھہ سی درست کیا ہی پس اگر صلاحیت عبادت
کرنی کی رکھتی ہین چاہئی کہ وہ بت تمہاری عبادت کرین کہ تمنی اونکو بنایا ہی نہ یہہ کہ تم
اونکی عبادت کرو بدون سبب ایکی کہ وہ خدا کہ اعرف ساتھہ مصلحت تمہاری کی اور عالم ساتھہ
عواقب تمہاری کی ہی تمکو حکم کیا ہو ساتھہ تعظیم کرنی اور عبادت کرنی بتونکی پس جس وقت

حضرت نے اسکو فرمایا بعضون نے اونمین سے کہا کہ ہر گاہ حق تعالی نے حلول کیا تہا بیچ کل
بعضے لوگون مین اس جہت سے ہم ان بتونکو ساتہہ صورت اونکے بناکر عبادت کرتے ہین
اور بعضون نے کہا اونمین سے کہ از منہ سابقہ کی ایک قوم گذری ہین کہ عبادت حق تعالے
کی بہت کرتی تہی اور اطاعت اور فرمان برداری اونکی بہت بجا لاتی تہی اس جہت سے
صورتین اونکی بناکر پتہر سے عبادت کرتے ہین اور بعضون نے اونمین سے کہا کہ ہر گاہ حق تعالے
نے امر کیا ملائکہ کو ساتہہ سجدہ آدم کے اور اونہون نے سجدہ کیا اونکو پس ہم سزاوار تر ہین
اس بات سے کہ سجدہ اونکو کرین اور ہر گاہ سجدۂ آدم ہمکو میسر نہوا اس جہت سے اونکی صورتکو
سجدہ کرتے ہین واسطے تقرب کی جناب حق تعالی مین جسطرح سے کہ ملائکہ نے سجدہ آدم کو کیا واسطے
تقرب حق تعالی کے اور جسطرح سے کہ تم کہتے ہو کہ حق تعالی نے تمکو حکم کیا ہے کہ طرف کعبہ کے
سجدہ کرو پس تم طرف اوسکے سجدہ کرتے ہو اور ہر گاہ وہان سے دور جاتے ہو سجدہ طرف
ہو محرابون اوسکے کو کہ اپنے ہاتہہ سے تمنے درست کے ہین جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
اول طرف اونکے مخاطب ہوئے کہ جنہون نے کہا تہا کہ حق تعالی نے حلول کیا تہا بیچ کل
بعضے شخصونکے اور فرمایا ہر گاہ کہ تم قائل ہوئے حلول حق تعالی پر پس تمنے خدا کو مانند
ایک مخلوق کے جانا کہ جائے حلول احاطہ اوسکو کرتی ہے اور حال خدا کا بنابر رای تمہارے
مثل حال رنگونکے اور خوشبوئونکے اور ثقل اور خفت کے ہے کہ بیچ جسمونکے حلول کرتے
ہین پس کسطرح سے جائے حلول اور دیگر حالات حادث ہون اور حق تعالی باوجود حلول
کے قدیم ہوا اور ہر گاہ حال حق تعالی کا مثل حال تمام حادث چیزونکے ہو کہ بعضون کے حلول
کرتے مین پس چاہئے خدا فانی ہو جسطرح سے اور چیزین فانی ہوتی ہین اور اگر الزام کرو

الزام کرو بسبب حقیقتین حوادث کے بیچ حق تعالی کے مین پس چاہئے صفت حدوث کی بہی پہنچے
جائین اور حق تعالی اس سے برتر ہے اور ہر گاہ کہ حلول حق تعالی کا باطل ہوا پس سجدہ
کرنا بتونکا کہ مبنی حلول پر تہا باطل ہوا پس وہ خاموش ہوئے اور حضرت متوجہ ہوئے
طرف اون لوگونکے کہ جو کہتے تہے کہ سجدہ ہمارا واسطے بتونکے اس جہت سے ہے کہ وہ صورتین
مشابہہ صورت بعضے مقربان خدا سے ہین اور فرمایا کہ ہر گاہ تمنے عبادتکی بندگان حق تعالے
اس جہت کہ وہ خدا کی عبادت بہت کرتے تہے اور رو ہائے کریم اپنے کو خاک پر رکہتے تہے
پس اے صاحبان عقول ناقصہ واسطے عبادت رب العالمین کے کیا چیز باقی رکہی تمنے آیا نہین
جانتے تم کہ جملہ حقوق اوس شخص سے کہ تعظیم اور عبادت اوسکے تپر واجب اور لازم ہے
یہہ ہے کہ ساتہہ اوس تعظیم کے بندگان اوسکے کو ساتہہ اوسکے برابر کرو آیا تمنے دیکہا ہے کسیکو کہ بیچ تعظیم
اور تکریم بادشاہ کے غلام اوسکے کو برابر کرے پس وہ چپکے ہو رہے بعد اوسکے وہ حضرت
طرف فریق تیسرے کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمنے بیچ باب دستاویز اپنی کی مثل لائے
اور غلطی کی اور حال یہہ ہے ہمارا اور تمہارا برابر نہین ہے اسواسطے کہ ہم بندگان خدا ہین
اور مخلوق اوسکے اور ربط اوس سے بہم پہنچاتا ہے جو امر کرتا ہے اوسکو بجا لاتے ہین اور
جس چیز سے کہ ہمکو منع کرتا ہے باز رہتے ہین اور جس قسم کی کہ عبادت کا حکم کیا ہے اوسکو بجا
لاتے ہین اور اوس سے تجاوز نہین کرتے ہین اسواسطے کہ ہم خوف مین رہتے ہین اس بات
سے کہ در صورت تجاوز حق تعالی ہم سے غضب مین ہو اور کیونکر خوفناک نہوون ہم
حالانکہ حق تعالی نے ہمکو منع کیا ہے کہ کوئی چیز عبادت مین اپنی طرف سے اختراع کرین ہم
پس ہر گاہ حق تعالی نے امر کیا کہ جس شہر مین ہو طرف کعبہ کے سجدہ کرو پس ہم سبب فرمان

برداری علم اوسکی اس بات سی قدم باہر نہین رکہہ سکتی ہین کہ کسی غیر کو سجدہ کرین اور
ہرگاہ حق تعالی نی ملائکہ کو حکم کیا ساتہہ سجدہ آدم کی پس حکم تمکو نہین کیا کہ صورت آدم
کو بنا کر سجدہ کرو پس تمکو جائز نہین کہ سجدہ کرنی ملائکہ پر واسطی آدم کی کہ واقع ہوا تہا
قیاس کرو سجدہ اپنی کو کہ صورت مشابہ آدم کو کرتی ہو واسطی کہ تم نہین جانتی ہو کہ یہہ
تم کرتی ہو حق تعالی اوس سی راضی ہی یا نہین بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ خبر دو ہمکو
اس بات سی کہ ہرگاہ کوئی تم مین سی اجازت دیوی کہ فلان روز معین مین داخل
ہماری گہر کی ہونا آیا کسیکو جائز ہی کہ سوای روز معین کی بی اجازت مالک کی داخل
ہوا اوسکی گہر مین یا یہہ کہ کوئی شخص کسیکو گہوڑا دیوی یا ایک پارچہ دیوی پس اوس شخص کو
پہنچتا ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی گہوڑی یا کپڑی اوسکی لی لی اونہون نی جواب
کہا کہ ہمکو درست نہین ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی داخل اوسکی گہر مین ہون یا
گہوڑی یا کپڑی اوسکی لیلین حضرت نی فرمایا کہ پس کیونکر تجویز کرتی ہو تم سجدہ کرنی
بتونکو بدون اس بات کی کہ حق تعالی نی ہمکو اجازت سجدہ کی دی ہو پس سبکی سب خاموش
ہو گئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دیجیئی کہ تا اس بات مین فکر کرین جناب صادق
صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ قسم ذات پاک اوس خداوند کی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ کو برسالت بہیجا ہی کہ تیسری دن وہ سب اگر نزدیک رسول خدا کی مسلمان
ہوئی اور وہ پچیس شخص تہی ہر گروہ مین سی پانچ پانچ شخص تہی تمام ہوا رکوع پانزدہم
سپارہ سوم قولہ هذا النبی کہ نو حرف مین بینات اوسکی تین سی ایک [illegible]
ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وهو محمد الامی سید الانبیاء قولہ والله ولی

المؤمنین

المؤمنین سولہ حرف مین بینات اوسکے یہہ سی [illegible] ہوتی ہین نکلی اوس سی
یہہ عبارت وهو علی بن ابی طالب سید المؤمنین واولاده

وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ

اور کہا گروہ ایک نی اہل کتاب مین سی ایمان لاؤ ساتہہ اوسکی کہ نازل کی گئی ہی اوپر اون لوگون کی کہ

آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا

ایمان لائی ہین اول دن اور پہر جاؤ آخر روز کو تاکہ شاید وہ پہر جاوین اپنی دین سی اور نہ ایمان لاؤ تم دل سی

لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ

واسطی اوس شخص کی کہ پیروی کرتی ہین تمہاری دین کی کہہ ای محمد بدرستیکہ ہدایت ہدایت اللہ کی ہی [illegible]

يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ

حجت لاوین تم سی نزدیک پروردگار تمہاری کی کہہ ای محمد بدرستیکہ فضل بدست خدا کی ہی دیتا ہی جس شخص کو چاہتا ہی اور خدا

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

واسع الرحمت ہی جانتا ہی مخصوص کرتا ہی ساتہہ رحمت اپنی کی جسکو کہ چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن

اور بعض اہل کتاب سی وہ شخص ہی کہ اگر امین کرو تم اوسکو ساتہہ قنطار کی ادا کریگا وہ طرف تیری اور بعض اونمین وہ شخص ہی کہ اگر

تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

امین کرو تم اوسکو ساتہہ دینار کی ادا نہین کریگا اوسکو طرف تیری مگر یہہ کہ ہمیشہ ہی اوپر اوسکی ایستادہ یہہ خیانت بسبب اسکی ہی کہ

قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○

کہا اونہون نی نہین ہی اوپر ہمارے دربارہ جاہلان عرب کی کوئی گناہ اور کہتی ہین وہ اوپر خدا کی جہوٹ اور وہ جانتی ہین

بلیٰ من اوفیٰ بعہدہٖ واتقیٰ فان اللہ یحب المتقین ○ ان الذین

ہاں جو شخص کہ وفا کرے ساتھ عہد اپنے کی اور پرہیز کرے حرام سی پس تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگاروں کو تحقیق وہ لوگ

یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق

کہ بدل کرتی ہیں ساتھ عہد خدا کی اور قسموں اپنی کی قیمت کم کو وہ گروہ نہیں نصیبا ہی

لہم فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیمۃ و

واسطی اونکی بیچ آخرت کی اور نہ کلام کریگا اونسی خدا اور نہ نظر کریگا طرف اونکی روز قیامت کو اور

لا یزکیہم ولہم عذاب الیم ○ وان منہم لفریقا یلوٗن السنتہم

نہ پاک کریگا اونکو اور واسطی اونکی عذاب دکھ کا ہی اور تحقیق اونمیں ایک گروہ ہی کہ مروڑتی ہیں زبانیں اپنی

بالکتاب لتحسبوہ من الکتاب وما ہو من الکتاب ویقولون ہو

ساتھ پڑھنی کتاب کی تاکہ شمار کرو تم اوسکو توریت سی حال آنکہ نہیں ہی وہ توریت سی اور کہتی ہیں کہ وہ

من عند اللہ وما ہو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب

نزدیک خدا سی ہی حال آنکہ نہیں ہی وہ نزدیک خدا سی اور کہتی ہیں وہ اوپر خدا کی دروغ کو

وہم یعلمون ○ ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم و

حال آنکہ وہ جانتی ہیں کہ جھوٹ ہی نہیں ہی لائق کسی بشر کی یہہ کہ دیوی اوسکو خدا کتاب اور فہم اور

النبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن

پیغمبری پس کہی واسطی لوگوں کی کہ ہو تم بندہ ہی واسطی میری سوای خدا کی اور لیکن

کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب

ہو تم کاملین علم وعمل میں بسبب اوسکی کہ ہو تم کہ سکہلاتی ہو تم کتاب کو

الکتاب وبما کنتم تدرسون ○ ولا یامرکم

کتاب کو اور بسبب اوس چیز کی کہ ہو تم کہ درس پڑہتی ہو تم اور نہ حکم کرے تمکو

ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد

یہہ کہ پکڑو تم فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خدایان آیا امر کریگا تمکو ساتھ کفر کی بعد

اذ انتم مسلمون ○

اسکی کہ تم اسلام لانیوالے ہو

قولہ وقالت طائفۃ الخ منقول ہی کہ بارہ شخص نی خیبر اور عرینہ سی اتفاق کیا کہ اول روز دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ میں داخل ہوں از روی مکر وحیلہ کی اور آخر روز میں ظاہر کیا چاہتی کہ ہمنی اپنی کتاب میں تامل کیا بطلان تمہاری دین کا ہمپر روشن ہوا نشانیاں پیغمبر آخر الزمان کی کہ بیچ توریت کی ہیں محمد میں موجود نہیں ہیں کہ شاید کہ بسبب اس حیلہ کی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو تردد میں ڈالیں اور کہیں کہ اس طرح سی کہ اہل کتاب باطلاع تمام سخن از روی کذب اور دروغ کی کہیں گی اور باوجود علم اور انصاف کی حق سی تجاوز نہ کریں گی لہذا حق تعالی اونکی مکر سی خبر دیتا ہی وقالت طائفۃ من اہل الکتاب الخ قولہ ومن اہل الکتاب الخ مروی ہی کہ ایک شخص نی بارہ سو اوقیہ برابر طلا نزدیک عبد اللہ بن سلام کی امانت رکھا عبد اللہ نی تمام وہ طلا ساتھ اوسکی رد کیا اور اصلا اونمیں خیانت نکی اور ایک اور نی ایک دینار نزدیک فنحاص بن عازورا کی امانت رکھا اور اوس نی اوسمیں خیانت کی اور منکر ہوگیا لہذا حق تعالی بیان حال دونونکا کرتا ہی ومن اہل الکتاب الخ قولہ سبیل الخ یعنی اعتقاد یہودیوں کا یہہ تہا کہ جو شخص کہ توریت کو نجانی اور مذہب یہودی پر نہووی اوسکا مال کہانا ہمکو حلال ہی قولہ المتقین یعنی رسول خدا

سی مروی ہی کہ جو شخص کہ تین خصلت اوسمین ہوں منافق ہی اگرچہ نماز کرتا ہو اور روزہ رکہتا ہو
ایک یہہ ہی کہ دروغ بولتا ہو دوسری خلف وعدہ کرتا ہو تیسری امانت مین خیانت کرتا ہو
اور فرمایا ہی اون حضرت نی کہ تاجر امین راست گو فردائی قیامت کو ساتہہ صدیقون اور
شہیدونکی محشور ہوگا اور جو شخص کہ ادائی امانت کری حق تعالی ساتہہ اوسکی حور العین کو
تزویج کرتا ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ الخ منقول ہی کلبی سی کہ ایک جماعت علمائی یہود سی سال
قحط مین نزدیک کعب کی آئی اور قدری گندم درخواست کیا اونہون نی کعب سی کہا
کہ حق اس مرد مین کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی کیا کہتی ہو کہا اونہون نی کہ وہ پیغمبر خدا ہے
کعب اس سخن سی غضب ہوا اور کہا چاہتا تہا مین کہ بہت سا تمپر انعام کرون مین تمہی بسبب
اس سخن کی اوس نعمت سی محروم رکہا جاو تم یہان سی کہ ایک دینار رندہ و نکام مرو وہ لوگ پشیمان
ہوئی کہنی اپنی سی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دو کہ ہم جائین اور محمد کو دیکہین ہم
اور کتاب اپنی کو ملاحظہ کرین ہم اور اوصاف اوسکی کو اپنی کتاب سی مقابلہ کرین ہم
مخالف ہی یا موافق ہی اوسنی کہا کہ بہت بہتر ہی پس نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی
آئی اور صفات اوسکی کو مشاہدہ کیا ہر گاہ کہ نظر توریت مین کی صفات اوسکی کو موافق پایا
اون صفتونکو کہ ضد اوسکی تہین بجائی اوسکی لکہین اور نزدیک کعب کی آئی اور کہا اونہون نی
کہ ہمنی غلطی کی تہی صفات پیغمبر آخر الزمان کہ توریت مین لکہی ہین مخالف اس شخص کی ہین کہ
دعوی نبوت کا کرتا ہی پس اون آیات کو تغییر دیا تہا اور کعب کی نزدیک اس حال سی
بہت خوشحال ہوا اور بہت سا انعام کیا حق تعالی نی اس آیہ کو اونکی حق مین ذکر کیا ہی کہ اِنَّ
الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الخ قولہ تعالی قَلِیْلًا الخ منقول ہی کہ مراد ثمنا قلیلا سی چند صاع غلہ کی اور چند

بلند تر اوس سی تہا کعب تہی فراسی لیا تہا اور نعت پیغمبر کو تحریف اور تغییر دی تہی اور سبب اس
افترا کی نزدیک عوام کی سوگند کہاتی تہی وہ منقبتین کہ توریت مین لکہی ہین خلاف صفات
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قولہ تعالی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یعنی واسطی اونکی عذاب دردناک ہی کہ
الم اوسکا ہرگز منقطع نہین ہوتا ہی اسواسطی کہ صفات محمد کو تغییر دیتی تہی توریت مین اور
قسم جہوٹی کہاتی تہی حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ سوگند دروغ کہاتی واسطی مال مردم
خورسی کی حق تعالی دوزخ اوپر اوسکی واجب کرتا ہی اور بہشت اوسپر حرام کرتا ہے
اور سوگند دروغ گہرونکو ویران کرتی ہی اور گہرونکو لوگون سی خالی کرتی ہی قولہ تعالی
مَا کَانَ لِبَشَرٍ الخ بعد از بیان تحریف توریت کی ذکر افترا نصاری کا کہ جو بیچ حق عیسی کی
کہتی تہی کہ دعوی خدائی کا کیا ہی اور امت کو طرف عبادت اپنی کی بلایا ہی پس حق تعالی
بہت رد [illegible] کی فرماتا ہی مَا کَانَ لِبَشَرٍ الخ تکملہ شان دہم در سیپارہ سوم
اُولٰئِکَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُکَلِّمُهُمْ [illegible] حرف مین [illegible] اور
انکہہ [illegible] مین سی جو نشستہ ہوتی ہین [illegible] ابو بکر و عمر و عثمان [illegible]

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ

اور یاد کرو جب لیا خدا نی عہد پیغمبرون سے [illegible] جو دون مین تم کو کتاب [illegible]

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

[illegible]

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ

کہا خدا نی آیا اقرار کیا تم نی اور لیا تم نی اوپر اسکی [illegible] اقرار کیا ہم نی کہا خدا

فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين ○ فمن تولى بعد ذالك

کہا پس گواہ رہو اور میں بھی ساتھ تمہارے گواہوں سے ہوں پس جو شخص کہ پھر جاوے بعد اسکے

فاولئك هم الفاسقون ○ افغير دين الله يبغون وله اسلم

پس یہ گروہ وہی فاسقوں سے ہے آیا پس سوائے دین خدا کے طلب کرتے ہیں وحال آنکہ اسی کے حکم میں ہے

من في السموات والارض طوعا وكرها واليه يرجعون ○ قل

جو کچھ کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے از روی رغبت کے اور از روی اکراہ کے اور طرف اسکی رجوع کیے جاوینگے کہہ تو

امنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل

ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے اوپر ہمارے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی اوپر ابراہیم اور اسمعیل

واسحاق ويعقوب والاسباط وما اوتي موسى وعيسى و

اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان اونکے کی اور جو چیز کہ دی گئی ہے موسیٰ اور عیسیٰ کو اور

النبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له

پیغمبروں کو جانب پروردگار انکے سے نہیں فرق کرتے ہم درمیان ایک کے اونمیں سے اور ہم واسطے اوس کے

مسلمون ○ ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو

فرمانبردار ہیں اور جو شخص کہ طلب کرے سوائے اسلام کے کوئی دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے اور وہ

في الاخرة من الخاسرين ○ كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم

بیچ آخرت کے بیچ زیان کاروں سے ہوگا کس طرح سے ہدایت کرے خدا اوس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان کے

وشهدوا ان الرسول حق وجاءهم البينات والله لا يهدي

اور گواہی دی اونہوں نے ہر آئینہ کہ رسول حق ہے اور آئیں اونکو آیتیں روشن اور خدا نہیں ہدایت کرتا ہے

القوم الظالمين ○ اولئك جزاؤهم ان عليهم لعنة

قوم ستمگاروں کو وہ گروہ جزا اونکی یہ ہے کہ اوپر اونکے لعنت

الله والملائكة والناس اجمعين ○ خالدين فيها لا يخفف

خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کے درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اوس کے نہیں ہلکا کیا جاویگا

عنهم العذاب ولا هم ينظرون ○ الا الذين تابوا من بعد ذالك

اونسے عذاب دوزخ اور نہ وہ مہلت دیے جاوینگے مگر وہ لوگ کہ توبہ کی اونہوں نے بعد اسکے

واصلحوا فان الله غفور رحيم ○ ان الذين كفروا بعد ايمانهم

اور اصلاح کی پس تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے ہر آئینہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد ایمان لانے کے

ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم واولئك هم الضالون ○ ان

پھر زیادہ کیا اونہوں نے کفر کو ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ اونکی اور یہ گروہ وہی گمراہ ہیں ہر آئینہ

الذين كفروا وماتوا وهم كفار فلن يقبل من احدهم ملء

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر تھے پس ہرگز قبول نہ کیا جاویگا ایک کا اونمیں سے بھرنا

ع الارض ذهبا ولو افتدى به اولئك لهم عذاب اليم وما لهم من ناصرين ○

زمین کا سونے سے اگرچہ وہ فدیہ دیوے ساتھ اوسکے یہ گروہ کہ واسطے اونکے عذاب ہے دردناک اور نہیں واسطے اونکے کوئی مددگار

قوله ولتنصرنه یعنی یاد کر واسطے ساتھ تمہیں کی اور مدد کی اور اظہار کر

مدائح اور اوصاف اوسکی کی کہ جو بیچ کتب سابق کی مذکور ہیں جناب امیر المومنین صلوٰ

علیہ سے مروی ہے کہ حق تعالیٰ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا ہے مگر یہ کہ عہد لیا ہے کہ ساتھ محمد

اور آل اونکی کے ایمان لاوے اور قوم اپنی کو ساتھ ایمان لانے ان حضرت کے حکم کرے

قوله افغیر دین اللہ ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر گاہ اہل کتاب نی باہم مخاصمہ کیا
درباب اولیت ابراہیم کی اور ہر فرقہ نزدیک رسالت کی لیکئی اور ہر ایک یہودی و
نصاری نی کہا کہ ابراہیم ساتھ ہمارے اولی ہین اون حضرت نی فرمایا کہ یہود و نصاری ان
ابراہیم سی خالی ہین بمجرد اس سننی کی یہہ لوگ غضبناک ہوئی اور کہا کہ واللہ ہم راضی
نہین ہین ساتھ حکومت تیری کی اور دین تیرکو اختیار نکرین کی لہذا حق تعالی اونکی رد
مین فرماتا ہی افغیر دین اللہ یبغون الخ قوله طوعا مراد طوعا سی رغبت ہی بسبب نظر
کرنی دلایل کی اور حدیث مین مثل مومنان حقیقی کی اور مراد کرھا سی نفرت اور
کراہت ہی مثل منافقون کی کہ بجہت ضرب شمشیر اہل اسلام کی اظہار اسلام کرتے تھے اور یا
مراد طوعا سی اختیار ہی یعنی بعضی باختیار خود اسلام لائی ہین مانند ملائکہ کی اور
مومنین کی اور مراد کرہا سی وہ کافر ہین کہ جسوقت مسخر ہوتی ہین اور کوئی جائی گریز
نہین پاتی ہین اوسوقت ایمان لاتی ہین اور قتادہ نی کہا ہی کہ جو برضا و رغبت
ایمان لاتی ہین مومن ہین کہ باختیار خود ایمان لاتی ہین اوسوقت مین کہ ایمان نفع
دیتا تہا اونکو اور وہ لوگ کہ باکراہ ایمان لاتی ہین وہ کافر ہین کہ بوقت مرگ ہر گاہ معاینہ
عذاب کیا ایمان لائی اور کچھ فایدہ نہ دیا اونکو قوله قوما کفروا تفاسیر مین آیا ہی کہ یہہ بارہ
شخص تہی کہ بعد اظہار اسلام کی اور قبول شرائط ایمانکی روبرتافتہ دار الکفر مین داخل
ہوئی مانند طعمہ بن ابیرق کی اور حارث بن سوید کی اور مقیس بن ضبابہ اور امثال انکی
قوله الا الذین منقول ہی کہ برادر حارث بن سوید نی ان آیتونکو بواسطہ ایک امین
نزدیک حارث کی بہیجا بعد اطلاع کی حارث نی توبہ کی اور متوجہ مدینہ ہوا اور بوقت رجوع

رجوع طرف مدینہ کی انہین آیتونکو اور گیارہ شخص دوسری کی تلاوت کی اونہونے
توبہ سی انکار کیا لہذا حق تعالی نی اونکی خبر اس آیہ مین دی ہی کہ الا الذین تابوا
الخ قوله ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم یعنی قبول نہوگی توبہ اونکی نزدیک
دیکھنی بلا اور عذاب کی قوله ان الذین کفروا الخ یعنی وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے
ہین بعد ایمان لانی کی بعد اسکی زیادتی کی اونہون نی کفر پر یعنی ثبات قدمی اور
اصرار کیا کفر پر اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ نازل ہوئی ہی بیچ حق اون لوگونکی کہ
جو مرتد ہوگئی اور لاحق ہوئی مکہ مین اور زیادتی اونکی کفر مین یہہ تہی کہ وہ کہتی
کہ ہم مکہ مین ہین کی اور شک کرنی والی ہوئی اونکی نبوت مین قوله وما لہم من ناصرین کہ دور کری
قیامت مین کافرونکو مانند کرین کی اور اوس سی کہ ہین کی اگر تری پاس نقد پیچونی زمین کی طلا
ہوتا ایسی تہی اوس سی مرکر تا تو باز جواب ... لوگ ... دنیا مین ...

الجزو الرابع

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من
ہرگز نہ پہونچو گی نیکی کو تا ایکہ صرف کرو تم اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو تم اور وہ چیز کہ صرف کرتی ہو تم کے
شیء فان اللہ بہ علیم ۝ کل الطعام کان حلا لبنی
چیز سی پس درستیکہ اللہ ساتھ اوسکی دانا ہی تمام کہانی تہی حلال واسطی بنی
اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ من قبل ان تنزل
اسرائیل کی مگر وہ چیز کہ حرام کی تہی یعقوب نی اوپر نفس اپنی کی آگی اس سی کہ نازل کی جاوی
التوریۃ قل فاتوا بالتوریۃ فاتلوها ان کنتم صادقین ۝
توریت کہو ای محمد پس لاؤ تم توریت کو پس پڑہو تم اگر ہو تم راست گو

فمن افترى على الله الكذب من بعد ذلك فاولئك هم

پس جو شخص کہ افترا کرے اوپر خدا کے جھوٹ کو بعد اس ظاہر ہونے کے پس وہ افترا کرنے والا وہی

الظالمون ○ قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا

ستمگار ہی ہے کہہ تو اے محمد سچ کہا ہے پس پیروی کرو تم دین ابراہیم کی ...

وما كان من المشركين ○ ان اول بيت وضع للناس

اور نہ تھے وہ مشرکوں سے جو گھر کہ اول مقرر کیا گیا واسطے لوگوں کے

للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين ○ فيه ايات

البتہ وہ گھر ہے کہ بیچ مکہ کے ہے درحالیکہ وہ گھر مبارک ہے ... واسطے عالم کے بیچ اوس گھر کے نشانیاں ہیں

بينات مقام ابراهيم ومن دخله كان امنا ولله على

روشن ... مقام ابراہیم اور ... جو شخص کہ داخل ہوا ...

الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر

لوگوں کو حج کرنا خانہ کعبہ کا اوس شخص کو کہ جو قدرت رکھے طرف اوس کی جانے کی اور جس شخص نے انکار کیا

فان الله غني عن العالمين ○ قل يا اهل الكتاب لم

پس تحقیق خدا بے نیاز ہے تمام عالم سے کہہ تو اے محمد اے اہل کتاب کیوں

تكفرون بايات الله والله شهيد على ما تعملون ○ قل

انکار کرتے ہو تم آیات ہائے خدا سے اور خدا گواہ ہے اوپر اوس کے کہ عمل کرتے ہو تم کہہ تو اے محمد

يا اهل الكتاب لم تصدون عن سبيل الله من امن

اے اہل کتاب کیوں باز رکھتے ہو تم راہ خدا سے اوس شخص کو کہ ایمان لایا

تبغونها عوجا وانتم شهداء وما الله بغافل عما

درحالیکہ طلب کرتے ہو تم اوسکو ساتھ کجی کے حال آنکہ تم گواہ ہو اور نہیں ہے خدا غافل اوس چیز سے

تعملون ○ يا ايها الذين امنوا ان تطيعوا فريقا من

کہ عمل کرتے ہو تم اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو اگر اطاعت کرو تم ایک فریق کو اون

الذين اوتوا الكتاب يردوكم بعد ايمانكم كافرين ○

یہود و نصاری کے کہ دی گئی ہیں کتاب کو پھیر دیں گے تمکو بعد ایمان لانے تمہارے کی طرف کفر کے

وكيف تكفرون وانتم تتلى عليكم ايات الله وفيكم

اور کیونکر کافر ہوتے ہو تم حال آنکہ تم ہو کہ تلاوت کی جاتی ہیں اوپر تمہارے آیات خدا کی اور درمیان تمہارے

رسوله ومن يعتصم بالله فقد هدي الى صراط مستقيم ○ ع

رسول خدا ہے اور جو شخص کہ چنگل مارے ساتھ دین خدا کے پس تحقیق کہ ہدایت کی گئی طرف راہ راست کی

فائدہ لن تنالوا البر الخ منقول ہے کہ امام حسن ابن علی صلوات اللہ علیہ قند اور شکر کو تصدق فرماتے تھے باعث اسکا استفسار کیا فرمایا کہ میں ان دونو چیزوں کو دوست رکھتا ہوں اور حق تعالی فرماتا ہے لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون اور اس آیہ میں دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ زکوۃ واجبہ مراد ہے جیسے کہ قول ابن عباس کا ہے پس مراد یہ ہے کہ مال زبون کو واسطے زکوۃ مال چند کی نہیں شل کو عیب وار کو واسطے زکوۃ کو نہ دیں صحیح کی اور اسپر سب فقہا متفق ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے اور اگر مراد صدقہ سنتی ہے پس معنی اسکی یہ ہیں کہ کمال بہتری یہ ہے کہ دوست رکھتے ہیں مالوں اپنی کا صدقہ دیں وہی قولہ مما تحبون یعنی اوس مال سے کہ دوست رکھتے ہو

تم اور فقرا کی تصدق کر دیا بدن کو قوت اوسکی کو وقف محبت الٰہی کر دیا جان کو اوسکو
راہ خدا مین نثار کر دیا ابو طلحہ انصاری تہی ہر گاہ یہہ آیہ سنا نزدیک جناب رسالت
کی آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ ایک باغ رکہتا ہون کہ کوئی چیز اوس سی نزدیک میری
دوست تر نہین ہی جسجگہ کہ خدا حکم کری صرف مین لائیی حضرت نی درمیان اقربا او
کی قسمت کیا اور زید بن حارث نی کہا کہ ایک گہوڑا رکہتا ہون مین کہ اوس سی کوئی
دوست تر میری مال مین نہین ہی اوسکو صرف راہ خدا مین کیجئی حضرت نی وہ گہوڑا اسامہ
بن زید کو بخشا قولہ کُلُّ الطَّعَامِ الخ مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
مین ملت ابراہیم خلیل اللہ پر ہون یہودیون نی کہا کہ کسطرحسی تم کہتی ہو حالانکہ گوشت شتر و
شیر اوسکا کہاتی ہو باوجود اسکی کہ اوپر ابراہیم کی حرام تہی یہہ دونو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتی ہو تم اسوسطی کہ شرع ابراہیم مین یہہ دونو حلال تہی اونہون نی
کہا کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ جو چیز کہ آج ہمپر حرام ہی اوسوقت بہی حرام تہی حق تعالی نی جہت
تصدیق پیغمبر اپنی کی اور تکذیب کرنی یہودیون کی یہہ آیت نازل کی کُلُّ الطَّعَامِ
کَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ الخ قولہ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ منقول ہی کہ یعقوب کو ہر گاہ کہ مرض
عرق النسا لاحق ہوا نذر کیا کہ ہر گاہ خدا مجھکو شفا دی جو کہانا اور پینا کہ دوست تر ہو
اپنا اوپر حرام کرون حق تعالی نی اونکو شفا دی اوسوقت انہون نی گوشت شتر او
شیر کو کہ سب کہانی اور پینی مین دوست تر رکہتی تہی اپنی اوپر حرام کیا اسطرحسی وفا
کرنی نذر کی یہودیون نی نہ مانا اور کہا توریت مین انکی حرمت کا حکم ہی حق تعالی نی
فرمایا کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ یعقوب نی اوسکو بسبب نذر کی اوپر اپنی حرام کیا ہی قبل اسکی کہ

نازل کی جاوی توریت قولہ ذٰلِكَ الخ یعنی پس جو شخص کہ افترا کری اور باندہی اوپر
خدا کی جہوٹ کو یعنی حرام کرلی اوس چیز کی کو دعوی کرتی ہین پس اسکی کہ ظاہر ہوا کہ یہہ تحریم
یعقوب کی یعقوب کی جانب سی تہی نہ جانب علام الغیوب کی پس یہہ افترا کرنی والی ستمگارون سی
ہین کہہ تو اے محمد راست کہا خدا نی کہ تحریم جانب یعقوب سی تہی پس پیروی کرو تم ملت
ابراہیم کی قولہ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا الخ مراد اوس سی وہ گہر ہی کہ بیچ مکہ کی ہی اور
واضع اوسکا حق تعالی ہی اور مروی ہی کہ کعبہ اول خانہ ہی کہ آدم علیہ السلام نی بنایا تہا
کہ طوفان نوح سی خراب ہوا تہا اور بعد اسکی ابراہیم علیہ السلام نی بنا کیا اور روایت
صحیحہ مین آیا ہی کہ قبل آدم کی اوس موضع مین ایک گہر تہا کہ اوسکو بیت الضراح کہتی تہی
اور ملائکہ طواف اوسکا کرتی تہی اور ہر گاہ آدم زمین پر آئی حکم ہوا کہ حج کرو اور طواف
اوسکا کرو اور تا زمان طوفان مین اوسکو آسمان پر لیگئی اور ملائکہ آسمان پر اوسکا طواف
کرتی ہین اور مجاہد اور قتادہ اور سدی سی روایت ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ اول
بقعہ زمین سی کہ روی آب پر وضع کیا ہی کعبہ تہا حق تعالی نی اوسکو کف سفید سی پیدا
کیا ہی بعد اسکی دو ہزار سال ملائکہ کو حکم کیا کہ زمین کو اوسکی نیچی سی کہینچ کر اطراف عالم
مین پہیلاؤ مکہ اور بکہ دو نام مین وطی بلد الحرام کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مکہ شہر کا
نام ہی اور بکہ موضع مسجد کا نام ہی اور معنی بکہ کی مزاحمت کی مین وطی ازدحام لوگون کی
بیچ اوسکی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ لیا گیا ہی قول عرب سی تَبُكُّ أَعْنَاقَ
الْجَبَابِرَةِ أَيْ تَدُقُّهَا یعنی توڑ ڈالتا ہی گردنین جبابرہ کی وقتی کہ قصد کرتی مین اوس خانہ کا
قولہ مُبَارَكًا درحالیکہ وہ گہر کثیر الخیر اور کثیر المنفعت ہی اوس شخص کو کہ حج و عمرہ اوسکا بجا لاوی

اور روایت مین آیا ہی کہ جو شخص کہ اوسمین کری لاکہہ حسنی لکہی جاتی ہین اور ایک
دینار تصدق دینا برابر لاکہہ دینار کی ہی اور ہر جگہہ مین اور دیکہنا طرف خانہ کعبہ کی برابر ہی
کرنا ہی ساتہہ عبادت اول دنیا سی آخر دنیا تک اور تمام گناہ طواف کرنی والی کی
بخشی جاتی ہین قولہ فیہ آیات بینات الخ یعنی اوس خانہ مبارک مین نشانہای روشن
مین واسطی معلوم ہونی شرف و بزرگواری اوسکی کی ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ کوئی مرغ
بالاتی اوسکی سی پرواز نہین کرتا ہی بلکہ نزدیک پہنچتا ہی اوسکی طرف دیکر متوجہ ہوتا ہی
اور جانوران درندہ کہ حرم کعبہ مین رہتی ہین کسی حیوانکو ضرر نہین پہنچاتی ہین اور جو شخص
قصد کرانی خانہ کعبہ کا کرتا ہی ہلاک ہوتا ہی مانند اصحاب فیل وغیرہ کی اور مرغان و
اوس موضع مین لوگونسی نہین بہاگتی ہین اور مردمان بیمار بشرف صحت مشرف ہوتی ہین
اور حاجیان فقیر غنی ہوتی ہین اور فراخ روزی ہوتی ہین اور کوئی پرندہ وہان
فضلہ نہین ڈالتا ہی اور جو شخص کہ خانہ کعبہ کو نظر کرتا ہی چشم اوسکی اشکبار ہوتی ہی اور
ہر روز ہزار فرشتی اوسمین داخل ہوتی ہین روز قیامت تک کہ کوئی اونمین سی بار
دیگر داخل نہونگی اور اولیاء اللہ ہر شب اطراف خانہ کعبہ مین حاضر ہوتی ہین اور حاجیان
طواف کرتی ہین قولہ مقام ابراہیم موضع استادن ابراہیم کو مقام ابراہیم کہتی
ہین اور وہ ایک پتہر ہی کہ اثر قدم اون حضرت کا اوسپر ہی اور یہہ آیت مشتمل تین
نشانیونپر ہی اول در آنا قدم ابراہیم کا اوس پتہر مین کعبین تک دوسری باقی رہنا
اوس نشانکا مدتہای طویل مین تیسری محفوظ رہنا اوس پتہر کا دشمنون سی اور یہہ اثر
قدم اون حضرت کا بیچ اوس وقت کی ہوا تہا کہ دیوارہای کعبہ کو بلند کرتی تہی اور ایک تہم

پتہر نیچی قدم اپنی کی رکہ کر بلند ہوتی اوسکو کرتی تہی اوسوقت دونو قدم وکی اوسمین در آگئی
تہی ابو حمزہ ثمالی نی روایت کیا ہی کہ علی ابن الحسین زین العابدین صلوات اللہ علیہما نی
فرمایا ہی کہ ای ابو حمزہ جان تو کہ بہترین بقعہ عالم مین درمیان رکن یمانی اور مقام
ابراہیم کی ہی اگر کوئی مرد عمر دراز پاوی مثل عمر نوح کی کہ پچاس کم ہزار برس کی تہی
اور اس مدت مین دنکو روزہ رکہی اور شبکو بخضوع و خشوع کہڑی ہو کر اس مکان
شریف مین عبادت کری اور مر جاوی بغیر محبت ہمارکی کچہہ نفع اوسکو ندیگی عبادت
اور یہہ مقام ابراہیم عطف بیان ہی آیات بینات سی اور درست ہی بیان کرنا جماعت
کا ساتہہ واحد کی اسواسطی کہ فقط مقام ابراہیم بمنزلہ نشانہای کثیرہ کی ہی قولہ کان
آمنا یعنی موضع امنیت ہی قتل و غارت سی یعنی جو گنہگار کہ پناہ اوسکو حرم مین لاوی
حرم مین ہو حرام ہی کہ دست تعرض ساتہہ اوسکی دراز کری جب تک کہ وہان رہی
اور نقل کیا ہی لوگون نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ جو شخص کہ داخل حرم ہو واسطی ادای حج
اور عمرہ کی پناہ مین ہوتا ہی عقوبت گناہون کی کہ قبل از حج کئی ہون بلکہ بخشا جاتا ہی
تمام گناہون سی ابو جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص کہ حرم مین آوی اور
اعتقاد رکہتا ہو تمام اون چیزون کا کہ حق تعالی نی اوسپر واجب کی ہین امن مین ہوتا
ہی آخرت مین عذاب دوزخ سی اور ومن دخله کان آمنا عطف بیان ہی
واسطی آیاتکی اگرچہ یہہ جملہ ابتدائیہ یا شرطیہ ہی از حیثیت معنونکی ہو واسطی دلالت
کرتا ہی درامنیت داخل ہونی والی اوسکی کی پس گویا تقدیر یون ہی کہ بیچ اسکی آیات
بینات مقام ابراہیم و امن داخلہ اور یہہ دونو نشانیان بمعنی جمع ہو جاتی

ہی یہہ کہ ترک کی جاوین یہہ دونون آیتین اور ترک کی جاوین غیران دونونکی پس گویا
کیون کہا گیا ہی کہ بیچ اوسکی آیات بینات مین ایک مقام ابرہیم ہی اور دوسری
امن داخل ہوسکی کا وکثیر سواهما یعنی اور بہت ہین سوا ان دونونکی قولہ سبیلا
یعنی جو شخص کہ توانائی رکہی طرف اوس گہر کی جانی کی اور وہ کیا ہی کہ صحت بدن سے
اور ہونا زاد و راحلہ کا اور نفقہ واجب النفقہ کا اور پناہ مین ہونا دشمن سی اور حدیث
مین آیا ہی کہ جو شخص واجب الحج ہو اور حج نکری ساتہہ یہود و نصاری کی محشور ہوگا
قولہ ومن کفر فان اللہ غنی الخ ترک حج کو نسبت بکفر کرنا واسطی تاکید کی ہی اور مبالغہ ہی
اوپر وجوب حج کی اور اشارہ اسکا ہی کہ ترک اوسکا بزرگترین کبائر سی ہی اور موجب
شدت عذاب ربانی اور غضب سبحانی کا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ
حدیث کہ روایت کیا اوسکو محمد بن فضیل نی امام موسی کاظم علیہ السلام سی کہ
اون حضرت نی ذیل تفسیر آیہ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا مین فرمایا ہی کہ
زیانکارترین لوگون کی عمل مین وہ ہین کہ حج اسلام کو تاخیر مین ڈالتی ہین اور
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ مراد ساتہہ قول حق تعالی کی وَنَحْشُرُ
هُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى یعنی حشر کرینگی ہم اونکو روز قیامت کی کور کرکے اوپر حج واجب
اور ادا نکرین حق تعالی روز قیامت مین اونکو نابینا محشور کریگا حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ نماز پنجگانہ ادا کرو اور روزہ ماہ رمضان رکہو
اور ادائی زکوۃ کرو اور حج خانہ خدا بجا لاؤ تا بہشت پروردگار اپنی مین داخل ہو
قولہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا منقول ہی کہ شاس بن قیس ایک مرد پیر یہودی

یہودی تہا کہ نہایت سنگدل اور شدید الکفر والعناد اور کینہ ور اور حاسد اور حریص
اور بد گو مسلمانون کا تہا ایکروز مجمع اوس اور خزرج مین آیا دیکہا کہ یہہ جلوگ کہ
ہوئی از روی محبت اور بکمال دوستی کی باہمدیگر بیٹہی ہین اور ایام جاہلیت مین
ہمیشہ درمیان انکی جنگ وجدال ہوتا تہا برکت اسلام ہوئی وہ خصومت بمحبت
مبدل ہوئی اور جسوقت کہ شاس نی اتحاد اور دوستی انکی دیکہی آتش حسد وکینہ
کی اوسکی مین روشن ہوئی ایک شخص سی کہا اوس سی کہ درمیان جوانان اوس
اور خزرج کی بیٹہہ تو اور جنگہای سابق کو یاد دلا تو اور ایک قصیدہ کہ مذمت
قوم خزرج مین کہا تہا دیا اوسکو اور کہا کہ اسکو پڑہ تو اوسنی بموجب کہنی کی
عمل کیا قوم خزرج نی بعد سننی اوس قصیدہ کی زبان ساتہہ ہجو اوسیونکی دراز کی
قوم اوس نے تحمل نکیا اور دشنام دینی لگی آخر کار نوبت بکارزار پہنچی جبرئیل
ان آیتونکو لیکر نازل ہوئی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی معرکہ اونکی مین آنکر
فرمایا کہ باوجود اس بات کی کہ مین تمہاری درمیان ہون داعیہ رسم کفر نہین چہوڑتی
ہو تم سنکر کہ خدا نی کیا فرمایا ہی بعد اسکی حضرت نی ان آیتونکو تلاوت کیا انہون
نی استغفار کیا اور ہتہیار پہینک دیئی اور اشک ریزان باہمدیگر معانقہ کیا
اور جانا انہون نی کہ فرمان برداری یہود کی کفر ہی قولہ کافرین یعنی اگر
متابعت شاس اور تابعین اوسکی کی کروگی تمکو وہ مرتد کرینگی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ
ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو ڈرو خدا کو حق ڈرنی اوسکی کا اور نہ مرو تم مگر

انتم مسلمون ۝ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا
درحالیکہ ہوو تم مسلمان ۔ اور چنگل مارو تم ساتھ رسی خدا کی درحالیکہ سب جمع ہو اور نہ پراگندہ ہو جیو اور یاد کرو
نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم
نعمت خدا کو اوپر تمہارے ہی جس وقت کہ تھے تم دشمنان مانند جاہلیت بیچ پس الفت دی بیچ دلوں تمہارے پس ہو گئے تم
بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها
سبب نعمت اوسکی کے برادران اور تھے تم کنارہ گڑھے کی آتش دوزخ سے پس نجات دی تمکو اوس سے
كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تهتدون ۝ ولتكن منكم
اسطرح سے بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے آیتوں اپنی کو شاید کہ تم ہدایت پاؤ تم اور چاہیے کہ ہووے
امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن
ایک گروہ کہ بلاویں وے طرف بہتری کی اور امر کریں وے ساتھ نیکی کے اور باز رکھیں وے
المنكر واولئك هم المفلحون ۝ ولا تكونوا كالذين تفرقوا
فعل ناشائستہ سے اور یہہ وے گروہ رستگاران ہیں اور نہ ہو تم مانند اون لوگوں کی کہ متفرق ہوئے
واختلفوا من بعد ما جاءهم البينات واولئك لهم
اور اختلاف کیا اونہوں نے بعد اوس چیز کی آئیں اونکو حجتہائے روشن اور وے گروہ ہیں کہ واسطے اونکی
عذاب عظيم يوم تبيض وجوه وتسود وجوه فاما الذين
عذاب بزرگ ہی بیچ اوس دن کی کہ سفید ہونگی روہا اور سیاہ ہونگی روہا پس لیکن وے لوگ
اسودت وجوههم اكفرتم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب
کہ سیاہ ہوئی ہیں مونہہ اونکی درشتی کہیں گے کہ آیا کافر ہوئے تم بعد ایمان لانے اپنے کے پس چکھو تم عذاب

العذاب بما كنتم تكفرون ۝ واما الذين ابيضت
عذاب کو بسبب اوس چیز کی کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے ۔ اور لیکن وے لوگ کہ سفید ہوئے
وجوههم ففي رحمة الله هم فيها خالدون ۝ تلك
مونہہ اونکے پس بیچ رحمت خدا کی ہیں کہ وے بیچ اوسکی ہمیشہ رہیں گے ۔ یہہ
آيات الله نتلوها عليك بالحق وما الله يريد ظلما للعالمين
آیات خدا ہیں کہ تلاوت کرتے ہیں ہم اوپر تیرے ساتھ حق کے اور نہیں چاہتا ارادہ کرتا ظلم کا واسطے عالم کے
ع ولله ما في السموات وما في الارض والى الله ترجع الامور ۝
اور واسطے خدا کی وہ چیز کہ جو بیچ آسمانوں کے ہے اور وہ چیز کہ جو بیچ زمین کی ہے اور طرف خدا کی پھیری جاتی ہیں سب امور
قوله یا ایها الذین یعنی ای وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو قوم آتش اور دوزخ
وغیرہ سے ڈرو تم خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے مثل بجالانے اجابات کی اور باز رہنے
محرمات کی ابی عبداللہ صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ فرمان بردار
خدا کی کرو اور کسی وجہ سے عصیان اوسکا نکرو اور شکرگذار ہو اوسکی میں مشغول رہو اور
پیوستہ ذکر اوسکا کرو اور کسی وقت میں اوس سے غافل نہو قوله بحبل الله جميعا
ولا تفرقوا مراد حبل اللہ سے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہے سب احادیث
میں آون حضرت سے منقول ہے کہ وقت رحلت فرمایا اے مردمان میں تم میں سے جاتا
ہوں اور درمیان تمہارے دو حبل متین چھوڑے جاتا ہوں اگر دست آویز ساتھ ان
دونوں کے کرو گے ہرگز گمراہ نہو گے اور ایک اون دونوں میں سے بزرگتر ہے کہ وہ کتاب
خدا ہے اور دوسری اہلبیت میری اور ہرگز یہہ دونو الگ دوسرے سے جدا نہونگی

تک کہ نزدیک میری حوض کوثر پر پہنچین اور ظل بن امان نی امام جعفر صادق صلوات
اللہ علیہ سی روایت کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ ہم حبل متین ہین کہ حق تعالی نے
کلام مجید مین فرمایا ہی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی چنگل مارو
تم سب ساتھ رسن خدا کی اور نہ پراکندہ ہو تم طریق حق سی بسبب اختلاف کی درمیان
اپنی مثل اہل کتاب کی مروی ہی کہ گیرو مسجد مین نزدیک حضرت امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ کی راس الجالوت کہ سردار احبار اور مہتر یہود کی تہا اور جاثلیق کہ پیشوا
ترسایان کا تہا ان دونو کو نزدیک اون حضرت کی لائی وہ حضرت متوجہ طرف
راس الجالوت کی ہوئی اور فرمایا کہ وای تجہپر کہ جانتا ہی تو کہ یہود نے بعد موسی کے
چند فریق ہوئی اوسنی عرض کیا کہ مین کتاب مین دیکھکر کہونگا حضرت نی فرمایا کہ
لعنت ہو تجہپر اس واسطی کہ تو امامت اپنی قوم کی کرتا ہی مرگیا وہ کہ مسئلہ حلال یا حرام کی تجہسی
پوچہین اوس ہنگام مین تو کہیگا کہ مین کتاب دیکھکر کہونگا اگر وہ کتاب جل جاوی یا
اوسکو پارہ کر ڈالین اوس وقت کیا کریگا تو بعد اسکی طرف جاثلیق کی نگاہ کی اور کہا
کہ ترسایان چند فریق ہوئی کہا پنتالیس فریق ہوئی حضرت نی فرمایا کہ تو دروغ کہتا ہے
قسم بخدا کہ مین توریت کو جانتا ہون مین اور انجیل کو جانتا ہون مین بہتر تجہسی امت موسی کے
اکہتر فریق ہوئی ستر اون مین سی ہالک ہین اور ایک ناجی اور یہہ وہ گروہ ہین
کہ حق تعالی نی فرمایا ہی وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی اُمَّۃٌ یَّہْدُوْنَ یعنی بعضی قوم موسی کے
سی وہ امت ہی کہ ہدایت پائی ہی ساتھ حق کی اور امت عیسی کی بہتر فریق ہوئی
ایک اون مین رستگار ہی اور باقی ہالک اور یہہ وہ جماعت ہین کہ حق تعالی نی اون کے

انکی حق مین فرمایا تَرٰی اَعْیُنَہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ دیکہتا ہی تو چشمہا
اونکی کو کہ جاری ہوتی اشک اوس چیز سی کہ پہچانا ہی اونہون نی حق کو اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ بہتر فریق ہوئی ایک ناجی اور باقی ہالک اور وہ فرقہ ناجی وہ
ہین کہ حق تعالی انکی شان مین فرمایا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّۃٌ یَّہْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ
یعنی پس از جملہ ہماری ایک امت ہین کہ ہدایت پائی اونہون نی ساتھ حق کی اور بسبب
اوسیکی عدل کرتی ہین اور بعد اوسکی اون حضرت نی کہا کہ یہہ گروہ شیعہ ہماری ہین
اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ حق ساتھ علی کی ہی اور علی ساتھ حق کی
اور حق علی کی ساتھ دور کرتا ہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ حق ساتھ شیعہ
کی ہی اور سوائی انکی باطل ہی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی قریب ہی کہ امت
میری تہتر گروہ ہو دین کی ایک فرقہ اونمین سی رستگار ہی اور باقی ہالک لوگون
نی عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ فرقہ ناجی کون ہین حضرت نی فرمایا کہ وہ اہلبیت
میری اور پیروان اونکی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ مثل اہلبیت میری کی کشتی نوح
کی ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی غرق و ہلاکت سی اور جس شخص نی کہ تخلف
اوس سی کیا غرق و ہلاک ہوا فافہم تامۃ مصنف ہذا کہ بنا بر ما بین وا
ارشاد کرتی خلیفہ ثانی ذیل تفسیر اس آیہ مین سطر جس تحریر کرتا ہی کہ معنی وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰہِ تَمَسَّکُوْا بِالْقُرْاٰنِ کی ہین یعنی دست اویز کرو تم ساتھ قران کی
کہ بظاہر قول نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو حجت لایا ہی کہ اَلْقُرْاٰنُ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ
یعنی قرآن رسن خدا کی ہی مستحکم لیکن مقتضای انکی کہ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ

یعنی باہم ترشیح کرتا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی جو کچھہ بطون اوسکی مین ہی وہ
ظاہر ہوتا ہی اوسکو جہ باسداری ارشاد خلیفہ ثانی کی نہ کر قول نبی کی بہہ بھی سطر
کہ قرآنکو جناب نبی نی حبل المتین کہا ہی اسیطرحسی اہلبیت کو بھی حبل المتین کہا ہی پس
قول نبی تخصیص احدہما کو مقتضی نہین ہی خصوصا بلحاظ اسکی کہ فریقین مین ثابت ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی قریب رحلت کی فرمایا کہ مین تمہارے درمیان مین
چہوڑتا ہون دو ثقل کو اگر دست آویز کرو تم ساتھہ اوسکی گمراہ نہو گی تم بعد میری
ایک کتاب خدا ہی اور دوسری اہلبیت میری اور یہہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ
پہنچین نزدیک میری حوض کوثر پر پس اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ فقط قرآن کو
حبل المتین کہنا ساتہہ قول نبی کی درست نہین ہی الحال مستند فقط حبل المتین کہنی
کلام اللہ کی سوائی حسبنا کتاب اللہ کی اور کوئی چیز نہین ہوسکتی اور علاوہ اوسکی
تفسیر صاحب مدارک ثابت ہوتا ہی اسوسطی کہ راضی ہونا کفر پر کفر ہی اور جو شخص
تکذیب پیغمبر کی کری یقینا کافر ہی پس قول خلیفہ ثانی کا حسبنا کتاب اللہ یقینا تکذیب
قول نبی ہی کہ یہہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ وارد ہونگی نزدیک میری اوپر حوض
کوثر کی پس مصنف مدارک کا راضی ہونا قول حسبنا کتاب اللہ کو اور پیروی کرنا
اس قول کا کفر ہوا بلکہ جو اہل اسلام کہ راضی اس قول پر ہو کافر ہی اور طرفہ تر یہہ ہی
کہ درباب خلافت خلیفہ اول کی اہل سنت وجماعت لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
کو باوجود مخالفت ہونی امامیہ کی کہ وہ قائل مین کہ اوس وقت مین اجماع اصلا حاصل نہوا تہا
دست آویز اپنا کرتی ہین اور جس امر مین کہ یقینا اجماع امت حاصل ہوا ہوا وسکو صلا

اصلا تسلیم و قبول نہین کرتی ہین مثل عدم تمسک کتاب اللہ کی اہلبیت سی کہ فریقین مین
ثابت ہی اور اسیطرح سی تخلف خلفا جیش اسامہ سی اور ملعون ہونا متخلف جیش اسامہ
قول نبی سی فریقین مین ثابت ہی اور اسیطرحسی معزول کرنا خلیفہ اول کا پہنچانی
احکام سورہ برات کو اور مستول ہونا اس امر کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا
از حکم ربانی فریقین مین ثابت ہی اور ان تفصیل اور امور مین کہ ذکر انکا باعث
طول کا ہی اور اگر کوئی کہی کہ کس دلیل اور برہان سی معلوم ہوتا ہی کہ فرقہ ناجی
شیعہ امامیہ ہین اور سوائی انکی سب ہالک ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہر گاہ ثابت ہی
کہ مذہب شیعہ اثنا عشری مذہب اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور کتب شیعہ مین
عصمت اہلبیت کی بدلائل قاطعہ اور براہین باہرہ سی ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ انکی
مذہب مین خطا نہین ہی اسوسطی کہ مذہب انکا مذہب معصوم کا ہی کہ جو خطا اور
زلل سی مبرا ہین انشاء اللہ العزیز دلائل عصمت انبیا و ائمہ اہلبیت مقام مناسب مین
ذکر کیا جائیگا نا فایدہ اسکا تمام اور نفع اسکا عام ہوا اور اگر کوئی کہی کہ متمسک ہم بھی
اہل سنت دونو کا معصوم ہی پس کس جہ سی امامیہ ناجی ہوئی اور اہلسنت ہالک ہوئی
رہا یہی کہ مصداق معصوم کا کون ہی اہل سنت وجماعت اجماع کو کہتی ہین اور شیعہ اہلبیت
نبی کو کہتی ہین پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اولا یقین ہونی اجماع امت کا نہایت مشکل ہی
بلکہ محال ہی اسوسطی کہ اطلاع بہم پہنچانا اقوال تمام علمائی اہل اسلام پر نہایت دشوار
بلکہ محال ہی اور ثانیا اہل سنت وجماعت اکثر مسائل مجمع علیہا پر عمل نہین کرتی ہین
اسوسطی کہ امامیہ حقیت مذہب اپنی کی حدیث متفق علیہ سی ثابت اور مبرہن کرتی ہین

پس یہ نہایت اردوسی امانہ سی ہی کہ ہمین کو وہین میدان ہے جو کچھ حدیث
متفق علیہ فریقین سی ثابت ہوا وسپر ہم اور تم عمل کرین اور مختلف فیہ کو ترک
کرین قولہ بما کنتم تکفرون یعنی بسبب اسکی کہ کافر ہوئی ہو تم بعد ایمان لانی کے
مراد اہل کتاب ہین کہ ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان نہ لاۓ بعد اسکی کہ قبل
بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان لاۓ تھی ازجہت اسکی کہ نعت اور صفات
اونکی کو کتب سماوی مین دیکھا تھا اور امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ
مراد اہل بدعت ہین بعد از رحلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور ثعلبی نی اپنی
تفسیر مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا قسم بخدا کہ جان میری قبضہ
قدرت اوسکی مین ہی البتہ وارد ہونگی اوپر میری کنارے حوض کوثر پر بعضی اصحاب
میری سی ہرگاہ اونکو نزدیک میری لاوینگی اور طرف جہنم کی لی چلینگی مین
اونسی کہونگا کہ یہ اصحاب میری ہین وہ کہینگی کہ تم نہین جانتی ہو کہ بعد تمہاری
بدعتین حادث کی ہین اور یہ مرتد ہوگئی ہین **تکملہ** در رکوع دوم در سیپارہ
چہارم قولہ **یجعل اللہ جمیعا** تیرہ حرف مین بینات اوسکی یان سی ابتدا
ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ عبارت ای **بکلام اللہ وال الرسولہ** قولہ
ولا تفرقوا نو حرف مین بینات اوسکی تین سی ابتدا ہوتی ہین نکلی
اوس سی یہ عبارت **بین کلام اللہ وال احمد الہدی**

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
ہو تم اچھی امت محمد بہتر امتون کی ہو پیدا کی گئی ہی درمیان لوگونکی کہ امر کرتی ہو تم ساتھ نیکی کے

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ
ساتھ نیکی کی اور منع کرتی ہو تم فعل ناشائستہ سی اور ایمان لاتی ہو تم ساتھ خدا کی اور اگر ایمان لاتی

أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ
اہل کتاب ہر اینہ ہوتی بہتر واسطی اونکی بعضی اونمین سی ایمان لانی والی ہین اور بہت اونکی

الْفَاسِقُونَ ۝ لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ
نافرمانی کرنی والی ہین ضرر نہ پہنچا سکینگی تمکو مگر ایذا تھوڑی سی اور اگر وہ مقاتلہ کرینگی تم سی پھیرینگی

الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا
پشت ہاۓ اپنی کو بعد اسکی پھر نہ کئی جاوینگی مدد معین کی گئی اوپر اونکی ذلت جس جگہ کہ

ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ
پاۓ جاوین مگر ساتھ عہد کی خدا سی اور عہد کی لوگوں سی اور پھرے اور ہوۓ ساتھ غضب کی

مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا
خدا سی اور لازم کی گئی اوپر اونکی درویشی یہ بسبب اسکی ہی کہ وہ تھی کہ

يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَٰلِكَ
منکر ہوتی ساتھ آیات خدا کی اور قاتل ہوتی انبیا کی ناحق یہ کفر و قتل بسبب اوس کی ہی

بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
کہ نافرمانی کی اونہوں نی اور تھی وہ کہ در گذرتی تھی نہین ہین برابر کافر و مومن بعضی اہل کتاب سی

أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝
وہ گروہ ہین قایم بر اطاعت پڑھتی ہین آیات خدا کو ساعتہاۓ شب مین اور وہ سجدہ کرتی ہین

يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ

ایمان لاتی ہیں ساتھ اللہ کی اور دن پچھلی کی اور امر کرتی ہیں وہ ساتھ نیکی کی اور منع کرتی ہیں

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَاُولٰئِكَ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝

فعل ناشایستہ سی اور جلدی کرتی ہیں بیچ نیکیوں کے اور یہہ گروہ شایستہ کاروں سی ہیں

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝ اِنَّ الَّذِينَ

اور جو چیز کرینگی وہ کار نیک سی پس ہرگز نہ محروم رہینگی اوسکی اور خدا دانا ہی پرہیزگاروں کا بدرستی کہ وہ لوگ

كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَاُولٰئِكَ

کہ کافر ہوئی ہرگز نہیں باز رکھینگی اونسی مال اونکی اور نہ فرزند اونکی عذاب خدا سی کسی چیز کو اور یہہ گروہ

اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ

ملازمان دوزخ ہیں بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگی مثل اوس چیز کی کہ صرف کرتی ہیں بیچ اس

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا

زندگانی دنیا کی مانند مثل اوس ہوا کی کہ بیچ اوسکی سردی بہت ہو کہ پہنچی کھیتی قوم کو کہ ظلم کیا انہوں نی

اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ

نفسوں اپنی کو پس ہلاک کری وہ باد اوسکو اور نہیں ظلم کیا ہی اونکو خدا نی اور لیکن نفسوں اپنی کو

يَظْلِمُونَ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا

ظلم کرتی ہیں اے وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو نہ لو تم دوست کسیکو سوای مومنین کے

يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

تقصیر کرتی نہیں تمہاری حق میں [illegible] دوست رکھتی ہیں [illegible] تحقیق کہ ظاہر ہوئی ہی دشمنی [illegible]

اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيَاتِ

دشمنی باتوں کی سی اور وہ چیز کہ چھپاتی ہیں سینی اونکی بڑا ہی تحقیق کہ بیان کیا ہمنی واسطی تمہاری آیتوں کو

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ هٰاَنْتُمْ اُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا

اگر ہو تم کہ جانتی ہو تم آگاہ ہو کہ تم وہ گروہ ہو کہ دوست رکھتی ہو تم اونکو اور نہیں

يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَاِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا اٰمَنَّا

دوست رکھتی ہیں تمکو اور ایمان لاتی ہو تم ساتھ کتاب کی سب [illegible] اور جب ملاقات کرتی ہیں ساتھ تمہاری کہتی ہیں ایمان لائی ہم

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ

اور جب خلوت کرتی ہیں کاٹتی ہیں اوپر تمہاری سر انگشتان نہایت خشم سی کہہ کہ مر جاؤ تم ساتھ خشم اپنی

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

بدرستیکہ خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کی جو بیچ سینوں تمہاری ہی اگر پہنچی تمکو نیکی غمگین کرتی ہی اونکو

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

اور اگر پہنچی ہی تمکو بدی خوش ہوتی ہیں بسبب اوسکی اور اگر صبر کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم

ع

لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝

ضرر نہ کریگا تمکو مکر اونکا کسی چیز کو بدرستیکہ خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہیں گھیری ہوئی ہی

قولہ کنتم خیر امۃ تفاسیر اہلبیت علیہ السلام میں مروی ہی کہ یہہ آیت مخصوص
حق ائمہ معصومین میں ہی اور تابعین اونکی میں کہ شیعیان صالح ہیں نازل ہوئی ہی
اسواسطی کہ بہتر ہونا موقوف ہی طہارت تقوی اور طاعت پر اور شبہہ نہیں
کہ وہی متصف ساتھ ان صفات کی ہیں [illegible] روایت کیا ہی [illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا کہا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ چاہتا ہون
مین کہ مسلمان ہون سن مین فرمایا کہ سبب کیا ہی کہا کہ خواب مین دیکہا ہی مینی کہ قیامت
برپا ہی اور لوگون کو مقام سیاست مین لاتی ہین اور سبکی امتہ کو لاکر حاضر
کیا ہی ایک گروہ کو دیکہا مینی کہ دست وپا سفید ہین اور مثل برق کی صراط
سی گذرتی ہین مینی کہا کہ یہہ لوگ انبیا ہین فرشتون نی کہا کہ یہہ امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہین مجکو اس جہت سی رغبت مسلمان ہونی کی ہوئی پس
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اسلام اوسپر عرض کیا اور وہ مسلمان ہوا اور
اون حضرت سی منقول ہی کہ فرمایا جب تک کہ مین بہشت مین نہ داخل
ہون کا بہشت اور پیغمبرونپر حرام ہی انس نی روایت کی ہی کہ مین ساتہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک درہ مین پہنچا ایک آواز وہان سی
آئی مینی طرف اوسکی نگاہ کی دیکہا مینی کہ نیچی ایک درخت کی ایک شخص
نماز پڑہ رہا ہی اور یہہ دعا کرتا ہی کہ ای رب میری مجکو امت مرحومہ سی
کردان تو یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی کر مجکو کہ جن پر تونی رحمت کی
ہی اور عفو گناہان اونکا کیا ہی اور دعا اونکی قبول کی ہی اور رضامندی
ثواب اونکی کا ہوا ہی مین آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خبر دی
فرمایا کہ جا تو اور کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو سلام کہتی ہین
اور کہتی ہین کہ تمہارا نام کیا ہی مین آیا اور اوسنی پوچہا مینی کہ تمہارا
نام کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی پوچہا ہی کہا اونہون نی کہ

کہ رسول خدا کو میری طرفسی پیام پہنچا اور کہہ تو کہ بہائی تیرا خضر ہی خداسی درخواست کی
ہی کہ تیری امت سی کری **تکملہ** بعضی روایت مین ہی کہ خیر امتہ تہا زمان خلیفہ
ثالث مین تغییر وتبدیل کیا اور خیر ائمہ کو خیر امتہ کر ڈالا اور منشا اسکا سوائی عداوت
ائمہ اہلبیت نہی کہ جن کی مودت **لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربی** سی فرض ومتحتم ہی اور ہوا پیدا رہی عرب اوسکی اور امر نہین ہوسکتا ہے
چنانچہ تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر اس آیہ مین لکہا ہی کہ مسئلہ دوسرا یہہ ہی کہ احتجاج کیا ہے
اصحاب ہمارون نی ساتہ اس آیہ کی کہ اجماع امت حجت ہی اور تقریر اسکی دو وجہ سی
پہلی یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ **ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق** وبہ یعدلون
اور بعد اسکی حقتعالی فرماتا ہی **کنتم خیر امۃ** پس واجب ہوا حکم اس آیہ کی کہ یہہ
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی اوس امت سی کہ جنہون نی ہدایت پائی ہی ساتہ
حق کی اور ہر گاہ کہ یہہ افضل ٹہری امت موسی سی پس واجب ہی یہہ بات کہ امت
افضل ہی اوس امت سی کہ ہدایت پائی اونہون نی حق کی پس جس وقت کہ ہوا یہہ طرح
تو ہوگا اجماع محمدی کا حجت اور دوسری تقریر یہہ ہی کہ الف لام بیچ المعروف اور
بیچ لفظ المنکر کی مفید ہین یہہ دونو استغراق کو اور یہہ مقتضی ہی ہونی امت محمد کو حکم کرنی
والی ساتہ کل معروف کی اور نہی کرنی والی کل منکر سی اور ہر گاہ کہ ہوئی وہ امت
اسطرح سی تو ہوگا اجماع اونکا حق اور صدق بالضرورت انتہی ترجمہ کلامہ پس ملاحظہ
کیا چاہئی بنظر انصاف کہ ہر گاہ بخلافت خلیفہ اول موقوف اجماع پر ہی لہذا قرأت
خیر امتہ کو ترجیح دیا ہی قرأت خیر ائمہ پر حال آنکہ یہہ احتجاج از سر تا پا مضمحل اور باطل ہی

اسواسطی کہ جمیع امت کا ہونا اسطرح پر کہ امر ہیں بکل معروف ہوں اور نہی ہیں عن
کل منکر ہوں کوئی اسکا قائل نہیں ہی باقی رہا یہہ کہ بعض امت اس صفت پر ہیں پس
اس صورت میں حجیت اجماع باطل ہوئی اور بعد اسکے اس آیہ سی ثابت ہوتا ہی کہ کل
امت معصوم ہیں چنانچہ تَأْمُرُوْنَ عَنْ كُلِّ الْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
دلالت اسپر رکہتا ہی باوجودیکہ مذہب اہل سنت وجماعت میں عصمت کسی فرد کے
بنی آدم سی ثابت نہیں کرتی ہیں اور یہہ قرینہ دیگر ہی خَيْرَ أُمَّةٍ کا ہونی پر فقط اہل
حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ وقع وخلل اگر کوئی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ تامرون
بکل المعروف وَتَنْهَوْنَ عَنْ كُلِّ الْمُنْكَرِ اسوقت میں ہی کہ اتفاق واقع ہو پس جواب اسکا
اولا یہہ ہی کہ اسمیں تقیید کلام خدا لازم آتی ہی اور یہہ خلاف اصل ہی اور ثانیا یہہ ہی
کہ الی الآن اتفاق امت کا اس حیثیت پر کہ امر ہیں بکل المعروف اور نہی ہیں عن المنکر
ہوں واقع نہیں ہوا ہی پس حق تعالی نی کہ موصوف کیا امت محمد کو ایسی صفت سی
کہ تا حال وہ صفت واقع نہیں ہوئی خالی از سفاہت نہیں ہی حالانکہ سیاق
کنتم تامرون وتنہون دلالت موجود ہونی ان صفتونپر کرتا ہی اور بطلان تقریر اول
کا بعد از ملاحظہ کرنی اس مقام کی خبیر دانا پر پوشیدہ نرہیگا قولہ الصّٰلِحِيْنَ مروی
ہی ابی عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ گہر کہ بیچ اوسکی نماز شب ہوتی ہو اور تلاوت
قرآن اوس گہر میں کرتی ہوں اہل آسمان کو روشنی دیتا ہی مثل ستاروں کی کہ اہل زمین
کو روشنی دیتی ہیں اور بعد اسکی فرمایا کہ لازم ہی تمکو نماز شب ادا کرو کہ وہ سنت پیغمبر تمہارے کی
ہی اور شعار صالحوں کا ہی کہ قبل از تمہارے تہی اور دافع دردونکا ہی بدن تمہارے سی اور

اور حضرت نی فرمایا ہی کہ ایک رکعت نماز کی نصف آخر شب میں جو شخص بجا لاوی دنیا وما فیہا
سی بہتر ہی اور اگر نماز شب میری امت پر شاق نہوتی ہر آئینہ ان پر واجب کرتا میں اور
حدیث میں ہی کہ جناب امیر المومنین سی خطاب کیا کہ اے علی لازم ہی تمکو کہ نماز
شب کو ترک نکرو اور اس کلمہ کو تین تکرار فرمائی اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ نماز
شب خوش رو اور با طراوت کرتی ہی پس چاہیی کہ نماز شب کو ترک نکرو قولہ خَبَالًا
یعنی مثل اوس چیز کی صرف کرتی ہیں یہودیان اوپر علما اپنی کی اور مدد ابو سفیان اور
اصحاب اوسکی بیچ جنگ احد کی لشکر کفار کی مدد کرتی تہی اور یہود خیبر کی ساتہ یہود کی
دوستی کو دینی تہی قولہ حَرْثَ شانہ النفاق انکی کو تشبیہ دی ہی خدا نی ساتہ کہیتی کی
وقوع قہر اور زمانہ خیر کرنی اور عمل کو ساتہ باد سرد کی کہ وہ خبیث اجر نابود کردی
کہیتی کو قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مروی ہی کہ ایک جماعت مسلمانوں کی تہی
یہود سی دوستی کی تہی بسبب قرابت کی کہ درمیان انکی تہی حق تعالی نی انکو
منع فرمایا کہ اے مومنین نہ لو تم دوست خالص سوائی مومنین کی اور بِطَانَةً انکو
کہتی ہیں کہ بجہت اعتماد کی اوس شخص کو محرم اسرار باطنی کری پس معنی یہہ ہیں کہ
باطنی اپنی ساتہ یہودیوں کی اظہار نکرو واسطی کہ وہ تقصیر نکرینگی حق تمہاری میں
یعنی [illegible] کہ تمہیں گمراہ کریں اور کار تمہارا فاسد کریں قولہ وَمَا
تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ یعنی جو چیز کہ مخفی کرتی ہیں سینہ اون لوگونکی بغض سی بدتر ہی اون
چیزسی کہ زبان پر لاتی ہیں اسواسطی کہ جو چیز زبان پر لاتی ہیں بسبب عداوت کی ہی انکی
صادر ہوتا ہی اور تحقیق کہ ظاہر کیا ہمنی واسطی تمہاری آیتوں کو کہ دلالت کرتی ہیں

ويرو وجوب خلاص کی ہیں اور وہ وہی کرنی بل بیان ہی کہ کافر ہی **تکملہ** رکوع سوم

سیپارہ چہارم فوائد ضربت علیہم الذلۃ اینما ثقفوا جو بیس حرف ہیں بنابت وسکی خوبی

ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت تزلیت فی من جحد وتعول الاحمد فوائد حبل من اللہ وحبل

من بنابت وسکی تین سی چالیس ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت وھو کلام اللہ لاحل العرب

فوائد وحبل من الناس گیارہ حرف ہین بنابت وسکی پانسی ہوتی ہین نکلی وس سی یہی عبارت ھو علی

والبتاق المعصوم ہوتی جدا ہیں یہہ عبارت نکلی ھو علی نائب المصطفی والحما

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ

[illegible]

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَ

[illegible]

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ

[illegible]

أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ

[illegible]

يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ○

[illegible]

بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

[illegible]

بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ

[illegible]

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ

[illegible]

الْحَكِيمِ ○ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا

[illegible]

خَائِبِينَ ○ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ

[illegible]

ظَالِمُونَ ○ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ

[illegible]

يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ ع

چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

وَإِذْ غَدَوْتَ ابھی اور یاد کرای محمد وقتیکہ باہر آیا تو صبح کو خانہ عائشہ سی بعد از تین برس کے ہجرت کے کہ جا

کرتا تہا تو مومنین کو بیچ مقامہای جنگ کی اور خدا شنوا ہی گفتگو تمہاری کو اور بابا ہر آنی مدینہ کو مشورہ کرنی

اوسی سینہ میں ہی جا نتا ہی نیت تمہاری کو درستی اور فساد اعتقاد ہر ایک کا سنی سبب جنگ احد کی ای

عبد اللہ علیہ السلام سے منقول ہی کہ ہر گاہ جنگ بدر واقع ہوئی اور قریش مغلوب ہوئی اور ستر شخص

اونمین سی کشتہ ہوئی اور ستر اسیر مسلمان ہوئی اور باقی نی فرار کیا اور متوجہ مکہ ہوئی ابو سفیان نی گروہ

قریش تہا کہا اوسی کہ ای گروہ قریش لشکر عرب جمع کرو تا انتقام محمد اور یاران وسکی سی لین ہم پس

تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادی جمع کئی اور پہر مکہ سی روانہ ہوئی اور حوالی احد
مین فرود آئی اور ہرگاہ کہ یہہ خبر حضرت رسالت کو پہونچی اصحاب اپنی کو جمع کیا اور
مدینہ سی روانہ ہوئی اثنائی راہ مین عبد اللہ ابن سلول منافق ساتہہ اصحاب
نفاق کی درمیان لشکر اسلام سی برگشتہ ہوئی اور ساتہہ کفار کی ملی اور بنو سلیم
اور بنو حارثہ کو قوم خزرج سی اور قوم اوس تہی اور جملہ انصار حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی تہی ہرگاہ کہ دیکہا اونہون نی کہ عبد اللہ ابی ساتہہ تین سی
شخص کی پہر گیا قصد کیا کہ مدینہ کو پہر چلین لیکن توفیق الہی شامل حال انکی ہوئی
اور ثبات قدمی اختیار کی اونہون نی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ هَمَّتْ
طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنی یاد کر اوسکو
وقتیکہ قصد کیا دو گروہ نی مسلمانو سی یہہ کہ نامردی کرین اور پہر جائین وقتیکہ عبد اللہ
ابن ابی پہر گیا تہا حال آنکہ خدا نگہدار اون دونو کا تہا اور اوپر خدا کی چاہئی توکل
کرین مومنین القصہ لشکر اسلام با صولت تمام وادی احد مین آئی اور مقابل اہل اسلام
کی مخالف نی صف آراستہ کی اور آغاز حرب کیا اول وہ شخص کہ جانب کفار سی آیا
طلحہ تہا کہ علم لشکر کفار اوسکی ہاتہہ مین تہا امیر المومنین علیہ السلام درمیان لشکر اپنی سی
باہر آئی اور مقابلہ اوسکا کیا اور رد و بدل شمشیر ہوئی آخرکار امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ نی ایک ضربت پیش سر اوسکی پاری کہ نیمہ سر اوسکا مع یک چشم و یکجانب رو قطع
ہو گیا بعد اسکی بہائی اوسکا مصعب نی نشان اوٹہا لیا عاصم ابن ثابت نی اوسکو تیر
مارا کہ وہ مر گیا بعد اوسکی تیسرا بہائی اوسکا عثمان تہا اوسنی نشان اوٹہا لیا عاصم

نی اوسکو بہی تیر وصل جہنم کیا غلام اوسکا کہ صواب نام رکہتا تہا اوسنی
علم اوٹہا لیا اور وہ بسیار مرد دلاور اور شجاع تہا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
اوس سی محاربہ کو آئی اور ایک ضربت دست راست پر ماری کہ قطع ہو کر گرا اوسنی نشان کو
دست چپ مین لیا حضرت نی اوسکو قطع کیا شرکہ یہہ حال دیکہکر بہاگی اہل اسلام غنیمت
لینی مین مشغول ہوئی جماعت تیراندازان کہ محافظت درہ کوہ احد کی متعلق اونسی کہی
تہی باوجود اس بات کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تاکید فرمائی تہی کہ خواہ شکست
ہماری ہو اور خواہ فتح ہو اس موضع سی حرکت نکیجیو واسطی لوٹ کی متوجہ لشکر کا
ہوئی ہرچند عبد اللہ جبیر کہ سردار انکا تہا منع کرتا رہا اور تاکید حضرت رسالت
اونکو آگاہ و سوائی سات شخص کی اونمین سی کوئی نہ ٹہرا اور شامت مخالفت فرمان
نبی کی ظاہر ہوئی لشکر اسلام مین کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل ساتہہ
ایک جماعت کی پشت کوہ احد پر پنہان ہوئی تہی ہرگاہ درہ پہاڑ کو انہون نی خالی
دیکہا اور اہل اسلام مشغول بغنیمت دفعتا عبد اللہ پر گر پڑی اور اوسکو مع ہمراہان
قتل کیا اور بعد اوسکی متوجہ لشکر اسلام ہوئی کہ جو لوٹ مین مشغول تہی اونکو
آن کر گہیر لیا اور وہ کفار کہ بہاگی تہی پہر پہری اور اکثر مومنین بہاگی سوائی پانچ
یا سات کی نرہا اور وہ بہی مقتول ہوئی اور حضرت امیر حمزہ بہی اسی لڑائی مین مقتول ہوئی اور
بسبب سنگ باران کرنی بعضی مشرکون کی دو دندان مبارک حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ کی ٹوٹی بعد اسکی اوس لشکر کفار مین سوائی علی علیہ السلام اور رسول خدا
کی کوئی نرہا اور جو جماعت کفار کہ متوجہ حضرت رسالت پناہ ہوتی تہی وہ حضرت

فرمائی تھی کہ اے علی شرکی سی مجھی کو منظور رکھہ کہ نی ان اعمال اپنی مومنان متوجہ دوس قوم کی
ہوتی تھی بعضی کو وصل بہتر کرتی تھی اور بعضون کو متفرق جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کمال جوانمردی اور نہایت یکجہتی
ہی کہ علی اسوقت کر رہی ہیں اور ملائکہ مقربین جوانمردی اوسکی سی متعجب ہو رہی ہیں
پیغمبر نی فرمایا کہ وہ مجھ سی ہی اور مین اوسی ہون جبرئیل نی عرض کیا کہ مین تم
دونون سی ہون اور ایک روایت ہی کہ عیسی کہتی تہی کہ لا سیف الا ذو الفقار
ولا فتی الا علی اور ابی عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا نی
جبرئیل کو درمیان آسمان و زمین کی دیکھا کہ کرسی طلا پر بیٹھی ہیں اور کہتی ہیں کہ لا
سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی اور علی ابراہیم نی تفسیر اپنی
مین لکھا ہی کہ امیر المومنین نی روز احد مین کفار قریش سی مقاتلہ کیا باوجود کہ ستر
جراحت مقدم جسم اون حضرت پر لگی اور باوجود اسکی اصلا جنگ مین تزلزل نہوی
اور سستی نی راہ نپائی اسیوقت آسمان سی ندا آئی لا فتی الا علی لا سیف الا
ذو الفقار اور جنگ مین ایک کافر نی کمین مین بیٹھ کی ایک پتھر چلایا اون حضرت
کی کیا کہ پیغمبر خدا مجروح ہوی اور ابن وقاص نی ایک سنگ لب و دندان اون حضرت
پر مارا کہ دندان رباعیہ اون حضرت کی شکستہ ہوی اور ابلیس نی آواز دی کہ محمد
مقتول ہوی اور تھوری دیر مین خبر مدینہ مین پہونچی فاطمہ علیہا السلام سراسیمہ اور
حیران متوجہ احد ہوئین جناب فاطمہ ہر گاہ نزدیک احد پہونچین اور خدمت حضرت رسالت
مین آئین اور جسوقت روی اون حضرت کا گرد و خون دیکھا رونی لگین حضرت نی

فرمایا کہ ای فاطمہ گریہ مت کرو کہ حضرت عزت نی ہمکو کفار پر نصرت دی اور بجان تو کہ شمشیر علی
جو کچھہ کہ واجب تہا ادا کیا اور حق تعالی نی شجاعان عرب کو اوسکی ہاتھہ سی قتل کرایا بعد اسکی
امیر المومنین نی شمشیر اپنی فاطمہ کو دی اور کہا اس شمشیر کو لو کہ آجکی دن میری ساتھہ وفاداری
کی ہی اور قیس بن سعد سی منقول ہی کہ اون نی اپنی باپ سی سنا ہی کہ جناب امیر فرماتی
تہی کہ جنگ احد مین سولہ ضربت شدید مجھی پہونچین کہ اون مین سی چار ضرب ایسی تہین کہ
اون سی چار مرتبہ زمین پر گرا مین ہر مرتبہ ایک مرد خوشرو خوشبو نزدیک آتا تہا اور مجھی اٹہا
کرتا تہا کہ متوجہ جنگ دشمنان خدا اور رسول خدا کا ہو تو کہ خدا اور رسول تجہسی خوشنود
ہون پس مین نزدیک رسول خدا کی گیا اور صورت حال سی آگاہ کیا فرمایا کہ ای علی تمھاری
چشم تیری روشن کری بشارت ہو تجھی اوس شخص سی کہ ہاتہہ پر اپنا ملتا تہا اور کہتا کہ مارا تہا اور
ساتھہ جنگ دشمنان کی ترغیب کرتا تہا وہ جبرئیل تہی پس حضرت زہرا نی دامن کو اپنی اس خون سی
تمام اپنی بدن پائی مین اور ترکو ہاتھون سی دشمنو کو مارتا تہا مین تا اینکہ دلاوران اور شجاعان
قریش کو خاک ذلت پر گرایا مین اور بتائید الہی نصرت و ظفر پائی مین اور حق تعالی آیتی
بیان جنگ احد مین فتح روز بدر کو یاد دلوا کر منت رکہتا ہی بعوض اوسکی شکر گذاری کرنی اور در
یاد اوسکی کرنی مرہم جراحت اوس شکستگی کا کہ جنگ احد مین انکو پہونچی تہی کرین چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہی کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ یعنی بدرستیکہ نصرت دی تمکو خدا نی موضع
بدر مین اور بدر درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی در حالتیکہ تم ذلیل اور خوار تہی چشم دشمنون مین
سی مروی ہی کہ مہاجر روز جنگ بدر کی ستتر مرد تہی اور انصار دو سو چھتیس کہ مجموع مین
تین سو تہی اور فوج مشرکین قریب ہزار شخص کی تہی اور دو سو سوار تہی مشرکین مین اور درمیان اہل اسلام

کی سوائی مقداد اور اسود کی کوئی گہوڑا نہ تہا لیکن اونٹ تہی اور باوجود اسکی فتح دی تمکو
پس جب کہ تم خدا سی ڈرو کثرت مشرکین سی اندیشہ نکرو اور تمام کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ امیر المومنین
نی اس جنگ مین بہی کمال شجاعت اور دلاوری کی تا بحدیکہ ثلث کفار دست مبارک آنحضرت سی
اور ثلث دیگر باقی صحابہ اور ملائکہ سی مقتول ہوئی اور باتفاق فریقین جملہ کفار سی بیس شجاعان
دلاوران کو کہ مشہور اور معروف تہی امیر المومنین نی اونکو واصل جہنم کیا اور ہر کاہ کہ وہ شجاع مقتول
ہوئی کفار ون نی ہزیمت پائی اور ہر شخص مشرکون سی اسیر کی قولہ تعالی اذ تقول للمومنین
نی نصرت دی تمکو روز بدر مین جب کہ تم تہوڑی تہی بسبب قلت مومنوں کی بسبب قلت عدد اپنی و کثرت دشمنوں کی
اگر نا کافی ہوگا تمکو یہہ کہ مدد کرے تمکو پروردگار تمہارا ساتہہ تین ہزار سوار فرشتوں کی کہ عالم بالا سی نازل کئی گئی ہی قولہ
مسومین یعنی درحالیکہ وہ فرشتگان نشان کرنی والی ہونگی گہوڑون اپنی کو اور نشان ملائکہ کا جنگ
روز کی یہہ تہا کہ پشم سرخ پیشانی اور دم اپنی پر باندہا تہا اور امیر المومنین اور ابن عباس سی مروی ہی
کہ عمامہ ہائی سفید فرشتی باندہی تہی اور سری عمامہ کی درمیان دو نو شانون کی ڈال دی تہی یہہ علامت
اونہون نی مقرر کی تہی اور دوسری مروی ہی کہ فرشتی اسپان ابلق پر سوار تہی اور یہہ علامت
اپنی مقرر کر کی میدان کارزار مین آئی حاصل ان آیات کا یہہ ہی کہ آیا مدد کرنا تمہارا ساتہہ تین
ہزار فرشتوں کی جنگ بدر مین کفایت نہیں کرتا ہی تمکو اس جنگ مین بہی تمہاری اسطی فرشتی نازل
ہونگی اگر ثابت قدمی کرو تم اس جنگ مین اور مخالفت خدا اور رسول خدا سی ڈرتی تم تو فورا
مدد کرنا تمہاری ساتہہ پانچ ہزار فرشتوں کی قولہ تعالی او یتوب علیہم یعنی نصرت تمہاری بسبب ایک
چیز نہیں ہی اور وہ یہہ ہی کہ شکست دینا کافرون کو وقت اونکی کا بسبب قتل و اسیر ہونی کفار کون اونکی کی
قرار کرنی لوگوں کی شوکت مسلمانون سی دیا توبہ اونکی ہر گاہ مسلمان ہوں اور یا عذاب کری اونکو ہر گاہ کہ اپنی کفر پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا
ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو نکہاؤ تم سود کو درحالیکہ زیادہ کیا ہو چند بار اور ڈرو تم
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝
خدا سی شاید کہ تم رستگار ہو اور ڈرو تم اوس آتش سی کہ مہیا کی گئی ہی واسطی کافروں کی
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ
اور فرمان برداری کرو تم خدا اور رسول کی شاید کہ تم رحم کئی جاؤ تم اور سرعت کرو تم طرف بخشش کی
مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝
رب اپنی سی اور طرف بہشت کی کہ کشادگی اوسکی مثل آسمانوں اور زمین کی مہیا کی گئی ہی واسطی پرہیزگاروں کی
الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ
ایسی وہ پرہیزگار کہ صرف کرتی ہیں مال کو بیچ خوشی کی اور بیچ سختی کی اور ایسی ہیں کہ ضبط کرنی والی ہیں غصہ کو
الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا
معاف کرنی والی ہیں لوگوں سی اور خدا دوست رکہتا ہی نیکوکاروں کو اور ایسی متقین کہ ہر گاہ کرتی ہیں
فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ
فعل ناشایستہ کو یا ستم کرتی ہیں وہ نفسوں اپنی کو یاد کرتی ہیں خدا کو پس طلب مغفرت کرتی ہیں واسطی گناہوں اپنی کی
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ
اور کون ہی کہ بخشی گناہوں کو مگر خدا اور نہیں اصرار کرتی ہیں وہ اوپر اوس چیز کی کہ کیا اونہوں نی
يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ
درحالیکہ وہ جانتی ہیں یہہ وہ گروہ ہیں کہ عوض اونکا بخشش ہی جانب رب اونکی سی اور بہشتیں ہیں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ○
کہ جاری ہیں نیچے درختوں کی نہرین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکی اور خوب اجر ہے عمل کرنیوالونکا
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا
بدرستیکہ گذری ہیں آگے تم سے واقعہ بہت پس سیر کرو تم بیچ زمین کے پس نظر کرو تم
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى
کس طرح سے ہوا انجام تکذیب کرنیوالونکا یہہ دلیل روشن ہے واسطے لوگونکے اور ہدایت ہے
وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ○ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ
اور پند ہے واسطے پرہیزگارونکے اور نہ سستی کرو اور نہ اندوہناک ہو حالانکہ تم برتر ہو اگر ہو تم
مُؤْمِنِينَ ○ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ
ایمان لانیوالے اگر مس کرے تمکو زخم پس تحقیق کہ پہنچی قوم کو زخم مانند اوسکی اور ان
الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ
ایام کو پہیرتے ہیں اونکو درمیان لوگونکے کبھی بعشرت اور کبھی برنج اور تاکہ جانے ظاہر اللہ لوگونکو جو ایمان لائے اور پکڑے
مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ
تم سے گواہان اور خدا نہیں دوست رکھتا ہے ستمگارونکو اور تاکہ پاکیزہ کرے حق تعالے اون لوگونکو
آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ○ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا
کہ جو ایمان لاتے ہیں اور ہلاک کرے کافرونکو کیا جانتے ہو تم یہہ کہ داخل ہوگے تم بہشت میں حال آنکہ
يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ○ وَلَقَدْ كُنْتُمْ
جانتا ہے خدا اون لوگونکو کہ جہاد کیا اون میں سے اور جانتا ہے وہ خدا صابرونکو اور ہر آئینہ تحقیق کہ تھے تم

كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ○
کہ آرزو کرتے تھے موت کی آگے اس سے کہ ملو اوس سے پس تحقیق دیکھا تم نے اوسکو اور تم دیکھتے تھے

قوله فی السرّاء الخ یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتے ہیں مال اپنے کو واسطے خوشنودی خدا کی
وقت آسانی اور سختی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ بہشت سخی اہل سخاوت کے لیے
اور اون حضرت نے فرمایا ہے کہ سخی نزدیک ہے خدا سے اور بہشت سے اور لوگوں سے نزدیک ہے اور
بخیل ان تینوں چیزوں سے دور ہے اور بخیل البتہ نزدیک ہے دوزخ میں کہ شاخیں اوسکی دنیا
میں لٹک رہی ہیں جو شخص کہ اوسمیں لٹکا دوزخ میں پہنچا قوله والکاظمین حدیث میں
آیا ہے کہ جو شخص کہ غصہ اپنے کو تہامتا ہے اور طاقت انتقام کی ہو ترک اوسکو کرے حق تعالے
دل اوسکے کو امن اور ایمان سے پر کرتا ہے اور اون حضرت نے فرمایا ہے کہ صاحب
قوت وہ شخص نہیں ہے کہ لوگوں کو زد و کوب کرے بلکہ وہ شخص صاحب قوت ہے کہ
مالک نفس اپنے کا ہو وقت غضب میں اور آتش خشم کو آب حلم سے بجہاوے اور ابن
حضرت سے مروی ہے کہ کوئی جرعہ نزدیک خدا کے دوست تر خشم فرو کرنے سے نہیں ہے اور
جرعہ صبر کا ترک معصیت سے ہو اور جو شخص کہ خشم سے باز رہے خدا اوسکو ساتھ حور العین کے
تزویج کرتا ہے قوله العافین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص کہ در سوال کا
اوپر اپنے کہولے واسطے زیادتی مال کے خدا اوسکو زیادہ درویش کرتا ہے اور جو بندہ
کہ لوگوں کو صلہ و عطا دے حق تعالیٰ مال اوسکے کو زیادہ کرتا ہے اور روز قیامت کو
منادی ندا کریگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ اجر اونکا خدا پر ہے پس کوئی نہ اوٹھے گا
مگر وہ شخص کہ عفو کیا ہو ظالم اپنے سے قوله یحب المحسنین انس بن مالک نے روایت کی ہے

که رسول صلی الله علیه وآله نی فرمایا شب معراج مین بیچ بهشت کی مواضع بلند دیکهی
جنکی جبرئیل سی پوچها مین کہ یہ کس واسطی ہین جبرئیل نی عرض کی کہ واسطی کاظمین غیظ اور
عافین عن الناس اور واسطی محسنین کی عمر و دمشقی نی بیچ تفسیر اپنی کی بعد از بیان فرمانی
اس آیہ کی نقل کیا ہی کہ فرزند نبی اور جگر گوشہ علی ولی حسین بن علی ہمراہ ایک جماعت
اشراف عرب کی اور بزرگان با علم و ادب کی بر سر ایک خوان بیٹهی تهی خادم انکا
ایک کاسہ طعام گرم کا مجلس مین لایا جب خوف و دہشت سی پاون اوسکا فرش سی
اولجها اور کاسہ اوپر دہان مبارک اون حضرت کی گرا شاہزادہ نی از روی تادیب
کی طرف اوسکی نظر کی خوف سی مدہوش ہوا اور یکایک زبان اوسکی سی جاری ہوا
وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام حسین صلوات الله علیہ نی فرمایا کہ مینی خشم اپنی کو فرو کیا
بعد اسکی اوسنی کہا کہ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ امام نی جواب دیا کہ مینی عفو کیا تجہی بعد
اوسکی اوسنی کہا کہ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ امام نی فرمایا کہ مینی تجہی آزاد کیا اور
معیشت تیری اپنی اوپر لازم کی مینی حضار مجلس اوس خواو رخلق اوکی سی متعجب ہوئی
اور کہا اونہون نی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ یعنی خدا جانتا ہی کہ کیا
چاہتی اور کسی دیا چاہتی اور مجمع البیان مین اور بعض تفاسیر مین اس حکایت کو طرف
امام زین العابدین صلوات الله علیہ کی نسبت کیا ہی کہ ایک کنیز امام زین العابدین کے
پانی ہاتہہ پر ڈالتی تہی کہ آفتابہ سر اون حضرت پر گرا حضرت نی اوسکو بنظر غضب دیکہا
اون نی بہی کلمات سابق الذکر کہی اور حضرت نی بہی اوس سی اوسی طرحسی سلوک کیا
اور ممکن ہی کہ یہہ حرکت دونو بزرگوار ون سی عمل مین آئی ہو فَاسْتَغْفِرُوا

ابن عباس سی منقول ہی کہ ایک جماعت صحاب بالمعظم گئی کہ بنی اسرائیل تم سی گذرتی
تہی نزدیک حق کی اسواسطی کہ جو گناہ کہ بنی اسرائیل کرتی تہی سر دروازہ اوکی پر
مرقوم ہوتا تہا کہ کفارہ اسکا یہہ ہی مثل گوش بریدن اور بینی بریدن اور رسوائی اکی
انواع عقوبا تسی ہی تا یہہ کفارہ اونکی گناہ ہونکا ہووی اور بعد اسکی باز وی کہ مرتکب ایسی
گناہ کی نہون اور تمکو اسطرحسی زجر و توبیخ نہین کی ہی کہ تا گناہ ہونسی باز رہین حق تعالی
نی اس آیت کو بہیجا فرمایا وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً الخ حاصل یہہ ہی کہ تمکو بنی اسرائیل
سی گرامی تر کیا ہی اسواسطی تم سی بتوبہ و استغفار راضی ہوتی ہین ہم اور راہ اوسکو گناہ
تمہارے سی گناہ ہونکا کیا ہی مینی اور وہ عقوبت کہ بنی اسرائیل پر مقرر کی تہی باز رکہی تم سی
حضرت رسالت صلی الله علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص کہ گناہ کری اور بعد اوکی
استغفار کری اگر یہہ دن بہر مین ستر گناہ کئی ہون اور ہر گناہ کی بعد استغفار کیا ہووی تو اوسکو
مصر یہ گناہ نہین لکہتی ہین اور حدیث مین وارد ہی کہ خوشا حال اوس شخص کا کہ روز گار
کہ نامہ عمل اپنی کو کہولی اور زیر ہر گناہ کی ایک استغفار لکہی ہوئی دیکہی اور جناب صادق
صلوات الله علیہ سی مروی ہی کہ جو شخص تعقیب نماز صبح مین کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ حق تعالی واسطی اوسکی سات سو گناہ کبیرہ
سی درگذرتا ہی اور جناب رسالت صلی الله علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ گناہ کبیرہ نہین
ہی ساتہہ استغفار کی اور صغیرہ نہین ہی ساتہہ اصرار کی یعنی اگر گناہ کبیرہ کیا اور
بعد اوسکی استغفار کیا گناہ کبیرہ رفع ہو جاتا ہی اور اگر صغیرہ پر اصرار کیا کبیرہ ہو جاتا ہی
اور جو شخص کہ استغفار بہت کری حق تعالی اوسکو تمام غم و اندوہ سی خوشی دیتا ہی

اور ہر تنگی سی اوسکو باہر لاتا ہی اور روزی اوسکو پہنچاتا ہی اوس جگہہ سی کہ مظنہ اوسکا
گمان نرکہتا ہوا اور ابو عبد اللہ سی مروی ہی کہ ہرگاہ کہ بندہ استغفار بہت کری تو نامہ اوسکا
کہ تہان پر لیجاتی ہین مانند ستارہ کی درخشان ہوتا ہی اور امام رضا علیہ السلام سی مروی
ہی کہ استغفار مانند برگ درخت کی ہی کہ درخت سی ریزان ہوتی ہین یعنی جسطرح سی کہ برگ
درخت سی جہڑ جاتی ہین اسیطرح سی گناہان استغفار کرنی والی سی جہڑتی ہین مروی ہی
کہ ہرگاہ وہہ آیہ نازل ہوا ابلیس نی غضب مین اکر حق تعالی سی کہا قسم عزت و جلال
تیری کی کہ بندگان تیری گمراہ کرونگا مین حق تعالی نی کہا قسم عزت و جلال اپنی کی کہ مین
بندون کو بخشونگا جبتک استغفار کرین گی قولہ تعالی یمسسکم ابن عباس سی مروی ہی کہ ہرگاہ
روز احد کو شکست اہل اسلام پر واقع ہوئی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی ہاتہ
وسطی دعا کی بلند کیا اور فرمایا کہ خداوندا اس شہر مین سوائی اس گروہ کی کوئی نہین
کہ عبادت کرتا ہو اگر ہلاک ہو جائین گی تو کوئی تجکو بوحدانیت عبادت نکریگا حق تعالی نے
یہہ آیہ مذکورہ کو نازل کیا اور سعد بن سعد نی روایت کی کہ ہرگاہ کہ رسول خدا احد سی
پہری اور صحابہ جمع ہوئی کہ بعضی اون مین سی مجروح ہوئی تہی اور زنان اور کودکان
جمع ہوتی جاتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اس حال سی بہت تنگ ہوئی اوس
ہنگام مین حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ان یمسسکم قرح الخ یعنی اگر پہونچی تمکو جراحت
اور زخم اس جنگ مین پس بدرستیکہ پہنچی ہین گروہ کفار کو جنگ بدر مین جراحت اور
زخم مانند اوسکی اور وہ کفار باوجود اس بات کی جنگ مین سست اور بیدل نہوئی پس
تم کہ امیدواری رحمت خدا سی رکہتی ہو سزاوار ہو تم کو سر تسلیم جہکائی رہو اور رجوع

جو تمکو پہنچا ہی اور پہنچیگا خورسند رہو اور صبر کرو اور چند روز کو کہ دار زندگانی ہی
گردانتی ہین اوسکو درمیان لوگون کی کسی ایام مین دولت و عشرت ہوتی ہین اور کسی ایام مین
نکبت اور عسرت اور کسی ہنگام مین سرور و شادمانی اور کسی ہنگام مین اندوہ و
پریشانی تا اہل اسلام لذات فانیہ دنیا پر حریص نہوان اور لذات آخرت باقیہ پر سعی کرنی
والی ہون پس اسی جہت سی نصرت اور دولت کو درمیان تمہاری اور کفار کی گردانتی
ہین ہم قولہ تعالی وانتم تنظرون مراد اس آیہ سی سرزنش لوگون کی ہی اس بات پر کہ
اول آپہی تمنائی حرب کیا اور آمادہ جنگ ہوئی اور ہرگاہ کہ وہ جنگ واقع ہوئی
بیدل ہوئی اور بہا کی کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ اوس ہنگام مین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ ہمراہ سات سو اہل اسلام کی مقابل فوج قریش کی کہ تین ہزار تہی اور ایک
روایت مین پانچ ہزار صف آرا ہوئی اور عبد اللہ ابن جبیر کو ساتہہ پچاس تیر انداز کی
رخنہ کوہ احد پر معین کیا کہ تا مشرکین اوس رخنہ سی تاخت نکرنی پاوین اور اس بات مین
مبالغہ بہت سا کیا اور بعد اسکی جنگ و جدال ہونی لگی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
چار سی شجاعان عرب کو خاک مذلت پر گرایا اور مشرکین منہزم ہوئی اور صحاب لوٹنی مین
مشغول ہوئی اور وہ پچاس تیر انداز کہ رخنہ کوہ پر مقرر کئی تہی بطمع لوٹ کی نافرمانی رسول خدا
اپنی کی اور رخنہ کوہ احد کو چہوڑ کر لوٹ پر گری اور مشرکان کہ پیچہی اوس رخنہ کی
پنہان تہی جسوقت اونہون نی اوس رخنہ کو خالی دیکہا اوپر اہل اسلام کی دوڑ پڑی
اور مسلمانان درمیان مشرکون کی گہر گئی اور بہت سی اہل اسلام کو شہید کیا چنانچہ لب و
دندان حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ بسنگ جفای مشرکان توٹی اور مسلمان فرار

اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ شہید ہوئی اور بعد اسکی امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ کی مردانگی تمام اور شجاعت تمام اہل شرک کو مغلوب کیا اور ہر گاہ
کہ نشکان اہل اسلام کی فتح و ظفر کو سنا پھر پھری حضرت رسالت صلی اللہ علیہ کی زبان
حالت اوپر کہول اور فرمایا کہ کسو بہلی بہا کی تم اونہون کی غدر کیا اور کہا کہ جس
آواز قتل تمہاری کسی نہی زمانہ پھر تنگ ہوا اور نہایت دہشت سی بہاگے

حق تعالی نی بجہت وقع غدر اون لوگونکی فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ

اور نہیں محمد مگر پیغمبر ہوا اوسکا بدرستی کہ گذری اگلی اوسکی سی بہت رسول اپس اگر مر جاوی یا

أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

یا مقتول ہو پھر جاؤگی تم اوپر پاشنہ اپنی کی اور جو شخص کہ پھری اوپر پاشنہ اپنی کے

فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ○ وَمَا كَانَ

پس ہرگز نہ ضرر پہنچا سکیگا خدا کو کسی چیز کا اور قریب ہی کہ جزا دیگا خدا شکر کرنیوالونکو اور نہیں ہی

لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ

واسطی کسی نفس کی یہہ کہ مرجاوی مگر ساتھ حکم خدا کی یہہ حکم لکہا گیا ہی ساتھ وقت معین کی اور جو شخص کہ چاہی ثواب

الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَ

دنیا کو دیتے ہیں ہم اوسکو اوسی دنیا سی اور جو شخص کہ چاہی بدلا آخرت کا دیتی ہیں ہم اوسکو اوسی آخرت سی اور

سَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ○ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ

قریب ہی کہ جزا دینگی ہم شکر کرنیوالونکو اور بہت پیغمبر ونسی کہ جنگ کیا ساتھ اوسکی علمائی ربانی نے

رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا

علمائی بسیار نی پس سستی کی اونہون نی واسطی اوس چیز کی کہ پہنچا اونکو رنج سی بیچ راہ خدا کی اور نہ

ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ○ وَمَا كَانَ

سست ہوئی اور عاجز ہوئی اور نہ اظہار عجز کیا اونہون نی اور خدا دوست رکہتا ہی صابرونکو اور نہیں تہا

قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ

قول اونکا مگر یہہ کہ کہا اونہون نی ای پروردگار ہمارے بخش واسطی ہمارے گناہونکو ہمارے اور زیادتی ہماری کو بیچ کام ہمارے کی اور ثابت رکہہ

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ فَآتَاهُمُ اللَّهُ

قدمون ہمارے کو اور مدد کر ہمکو اوپر قوم کافرون کی پس دیا اونکو خدا نے

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○

ثواب دنیا کا اور نیکوئی ثواب آخرت کی اور خدا دوست رکہتا ہی نیکوکارون کو

قوله وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا محمد اور محمود اور احمد
اور محمود ہی محمد بلیغ تر ہی اور دوسری احمد بلیغ تر ہی اسی واسطی حق تعالی نی قرآن میں
اونکو ساتہہ نام محمد اور احمد کی یاد کیا ہی اور اسم اون حضرت کا اپنی نام سی نکالا
چنانچہ حدیث قدسی میں آیا انا اللہ المحمود وانت محمد یعنی میں خدا ہی محمود ہون اور
تو محمد ہی اور امام علی بن موسی الرضا سی روایت ہی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
فرمایا کہ ہر گاہ کہ فرزند کا نام محمد رکہو اوسکی تعظیم کرو اور ہر گاہ مجلس میں آتی جگہ دو
اور بد ونرشی نکرو اور جو کرو و کہ آپسمین مشورہ کرین اور درمیان اونکی وہ شخص ہو کہ
نام اوسکا محمد ہو یا احمد ہو وہ مشورہ بہتر ہوتا ہی اور کوئی گہر نہیں ہی کہ جس گہر مین

نعمت کہا پایا جاتی ہی اور اوس خوان پر وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہو حشر ہوگا
یہہ کہ ہر روز صبح و شام رحمت اوس گہر مین نازل ہوتی ہی اور حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جسکو حق تعالی چار بیٹی عطا کری اور کسی کا نام
نام نہو ظلم کیا مجہپر اور منقول ہی کہ جس گہر مین وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد
یا محمود یا علی یا حسن یا حسین ہو یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ ہو اوس گہر مین
درویشی داخل نہین ہوتی ہی اور ابو جعفر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ شیطان
ہر گاہ کہ سنتا ہی کہ کسیکو یا محمد یا علی کہکر پکارتی ہین گداز ہوجاتا ہی مانند قلعی کی پگہلی
ہوگی اور مروی ہی کہ ہر گاہ روز قیامت ہوگا حق تعالی فرشتی کو امر کریگا کہ نکالو
کہ ہر مومن کو کہ نام اوسکا محمد ہو ستادہ ہو اور بےحساب بہشت مین جاوی بحرمت شرف
بزرگواری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قوله معه ربیون کثیر معنی مین اسکی چند
اقوال مین ایک یہہ ہی کہ علما اور فقہا مراد ہین اور دوسرا یہہ ہی کہ ربیون بہت سے
جماعتین ہین معنی اول ابن عباس اور حسن سی مروی ہی اور معنی دوسری مجاہد
اور قتادہ سی اور تیسرا یہہ ہی کہ ربیون منسوب ہین الی الرب اور معنی اسکی
یہ ہین کہ تمسک کرنی والی ساتہہ عبادت خدا کی یہہ قول اخفش کا ہی اور بعضون نی کہا ہے
کہ وہ لوگ ہین کہ جنکو نسبت علم رب کی ساتہہ ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ ربیون دس ہزار
شخص تہی یہہ قول زجاج کا ہی اور ابن جعفر صلوات اللہ علیہ سی بہی مروی ہی اور
پانچوان یہہ ہی کہ ربیون امّیا مین اور ربانیون علما مین یہہ قول ابن زید کا ہی اور ربیون
مین تین قراءت ائی ہین مفتوح اور مکسور اور مضموم **تکملہ** رکوع ششم سیپارہ چہارم

[illegible] بر قوله انقلبتم علی اعقابکم ستر و حرف مین جنبات اوسکی تو کسی مین [illegible]
نکل اوس کی یہہ عبارت اہل الانقلاب والفساد ابو بکر و ابو حفص و اصحابہما

یا ایها الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم
ای لوگو کہ ایمان لائی ہو اگر اطاعت کرو ان لوگون کی کہ کافر ہوئی ہین پہیر دینگی تمکو
علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ○ بل الله مولاکم وهو
اوپر پاشنہ ہای تمہاری پس پہر جاؤ گی تم در حالیکہ زیانکار ہوگی بلکہ خدا مددگار ہی تمہارا اور وہ
خیر الناصرین ○ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب
بہتر مددگارون کا ہی قریب ہی کہ ڈالین ہم بیچ دلون ان لوگون کی کہ جو کافر ہوئی خوف کو
بما اشرکوا بالله ما لم ینزل به سلطانا ومأواهم النار
بسبب اوس چیز کی کہ شریک کیا انہون نی ساتہہ خدا کی اوس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہی ساتہہ اوسکی حجت [illegible] اور جگہ انکی آگ
وبئس مثوى الظالمين ○ ولقد صدقكم الله وعده اذ
اور بری ہی آرام گاہ ظالمون کے اور ہر آئینہ تحقیق سچ کہا تم سی خدا نی وعدہ اپنا جب
تحسونهم باذنه حتى اذا فشلتم وتنازعتم في الامر و
قتل کرتی تہی تم انکو ساتہہ حکم خدا کی یہانتک کہ جس وقت کہ ضعیف ہوئی تم اور نزاع کی تم نی بیچ امر جنگ کی
عصيتم من بعد ما اراكم ما تحبون منكم من يريد
اور نافرمانی کی تم نی بعد ازان اوس چیز کی کہ دکہلایا تمکو جسکو دوست رکہتی تہی تم بعضی تم مین سی وہ شخص ہی
الدنيا ومنكم من يريد الاخرة ثم صرفكم عنهم
دنیا کی اور بعضی تم مین سی وہ شخص ہی کہ خواہش کرتا ہی آخرت کی بعد ازان پہیر دیا تمکو [illegible]

لیبتلیکم ولقد عفا عنکم والله ذو فضل علی المؤمنین ○ إذ

تا آزمائش کری تمکو اور ہر آئینہ درگذری تمسی کہ معاف کیا اور خدا صاحب فضل و رحمت کا ہی اوپر مومنونکی جسوقت کہ

تصعدون ولا تلوون علی أحد والرسول یدعوکم فی أخراکم

دوڑی چلی جاتی تھی تم اور نہ التفات کرتی تھی تم اوپر کسی کی اور رسول بلاتا تھا تمکو بیچ جماعت دوسری تمہاری کی

فأثابکم غما بغم لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم ولا ما أصابکم والله خبیر

پس دیا تمکو غم بعوض غم تاکہ غمگین ہو تم اوپر اوس چیز کی کہ فوت ہوئی تمسی اور نہ اوس چیز کی کہ پہونچی تمکو اور خدا

بما تعملون ○ ثم أنزل علیکم من بعد الغم أمنة نعاسا یغشی طائفة

جو کچھ عمل کرتی ہو تم پھر نازل کیا خدا نی اوپر تمہاری بعد از غم کی امن کہ وہ غنودگی تہا کہ گہیر لیتا تہا ایک گروہ کو

منکم وطائفة قد أهمتهم أنفسهم یظنون بالله غیر الحق ظن

تمسی اور ایک گروہ وہ تہی کہ اونکو غم مین ڈالا تہا نفسون اونکی نی گمان کرتی تہی ساتھ خدا کی غیر حق کا گمان

الجاهلیة یقولون هل لنا من الأمر من شیء قل إن الأمر کله

اہل جاہلیت کا کہتی تہی کہ آیا ہی واسطی ہماری امر ظفر سی کوئی چیز کہہ تو ای محمد بیشک امر تمام واسطی

لله یخفون فی أنفسهم ما لا یبدون لك یقولون لو کان لنا من

خدا کی ہی چہپاتی ہین بیچ نفسون اپنی کی جو نہین ظاہر کرتی واسطی تیری کہتی ہین کہ اگر ہوتا واسطی ہماری

الأمر شیء ما قتلنا ههنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب

امر فتح سی کوئی چیز تو قتل کی جاتی ہم اس جگہہ کہہ تو اگر ہوتی تم بیچ گہرون اپنی کی ہر آئینہ باہر آتی وہ لوگ کہ

علیهم القتل إلی مضاجعهم ولیبتلی الله ما فی صدورکم و

لکہا گیا تہا اوپر اونکی قتل ہونا طرف مقتل اپنی کی اور تاکہ آزماوی خدا وہ چیز کہ جو بیچ سینون تمہاری کی ہی اور

نصف

لیمحص ما فی قلوبکم والله علیم بذات الصدور ○ إن الذین

تا پاک کری اوس چیز کو کہ بیچ دلون تمہاری کی ہی اور خدا جاننی والا ہی ساتھ چیزون کی کہ بیچ سینون کی ہی تحقیق وہ لوگ کہ

تولوا منکم یوم التقی الجمعان إنما استزلهم الشیطان ببعض

پہر گئی تم مین سی دن کہ ملاقی ہوئی دو گروہ مسلمانان و کافران سوای اسکی نہین کہ لغزش دی اونکو شیطان نی بسبب

ع ما کسبوا ولقد عفا الله عنهم إن الله غفور حلیم ○

اوس چیز کی کہ کسب کیا تہا اور ہر آئینہ تحقیق عفو کیا خدا نی اونسی بیشک خدا بخشنی والا ہی بردبار ہی

قوله سنلقی ہر گاہ کہ ابوسفیان اور اصحاب اوسکی بعد از وقایع احد کی متوجہ مکہ ہوئی اثنای

راہ مین ابوسفیان نی کہا کہ بڑا ہمارا خطا تہا اسواسطی کہ اہل اسلام تہوڑی سی باقی رہ گئی تھی اور اکثر

مجروح اور متفرق ہوئی تہی پہر چلو تاکہ یکبار ہجوم کرین اور سب کو قتل کرین پس قصد کیا

کہ پہر چلین حق تعالی نی رعب اور ترس اونکی دلمین ڈالا اور نہو سکا کہ پہرین اور حق تعالی

نی قبل از اوسکی کہ یہہ صورت واقع ہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کو اس سی خبر دی اور فرمایا

قوله صدقکم الله وعده یعنی ہر آئینہ راست کیا خدا نی وعدہ اپنیکو درباب ظفر اور نصرت

دینی کی اسواسطی کہ نصرت اور ظفر مشروط تہی ساتہہ صبر و تقوی کی اور پرہیز کرنا مخالفت

پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سی یعنی ہرگاہ کہ تم صبر کرتی اور اطاعت اور فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ

علیہ و آلہ کی بجا لاتی اوسوقت فتح اور نصرت باقی تہا اور ہرگاہ کہ ترک کیا تمنی اور مخالفت

سی مغلوب ہوئی اور ہرگاہ کہ پہر تمنی ثبات قدمی کی پس حق تعالی کا وعدہ کرنا فتح

اس جنگ مین ساتہہ تمہاری بیچ ہوا قوله ثم صرفکم یعنی حق تعالی نی پہیری منہہ تمہاری

دشمنون کا فرون سی حاصل یہہ ہی کہ بسبب شامت مخالفت صحابہ نی حکم نبی کی حق تعالی نی

حضرت اونکی کی اور اون لوگونکو اوپر حال اونکی کی چھوڑا اور اسی جہت سی وہ نہ ہم
ہوتی قوله عفا عنکم بدرستیکہ حق تعالی نی درگذر کیا تمسی اور تمکو نہ پایا خدا نی کہ
مقتول ہو جاؤ بسبب تفضل اپنی کی تمہاری حال پر بسبب جاننی پشیمان ہونی تمہاری کی حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی قوله غما بغم اسکی معنی مین چند اقوال ہین ایک یہہ
جاتی امید ثواب تمکو مغموم کیا بسبب ہزیمت کی اور فتح مشرکونکی باوجود مغموم کرنی تمہارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو بسبب نافرمانی اونکی کی پس غم اول واسطی لوگون کی ہی اور
غم ثانی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی یہہ قول زجاج کا ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ ترتیب
اسطرحسی ہی غما علی غم او غما مع غم او غما بعد غم یعنی غم اوپر غم کی یا غم ساتھ غم کی یا غم بعد غم کی اور
مراد اس سی کثرت غم ہی بسبب ندامت کی حرکات اپنی سی اور بسبب لاحق ہونی شدت
کی اور بسبب اسکی کہ وہ نجانتی تھی اوس چیز کو کہ جسکی سبب سی لائق عذاب خدا کی ہوتی
تھی اور تیسرا یہہ ہی کہ غم اول قتل ہونا اور زخمی ہونا ہی اور غم دوم خوف کہانا بسبب
خبر قتل پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی یہہ قول قتادہ اور ربیع کا ہی اور چوتھا یہہ ہی کہ پہنچا
تمکو غم جنگ احد مین بعوض اوس غم کی کہ پہنچایا تہا مشرکونکو جنگ بدر مین یہہ معنی حسن سے
مروی ہین اور صاحب مجمع البیان نی اس قول کو لکھا ہی کہ یہہ منظور رفیع ہی اسواسطی کہ جو
غم دست مسلمانونسی مشرکونکو پہنچا تہا موجب دشمنی کرہت کا تہا نہ موجب دینی غم کا اور پانچوان
یہہ ہی کہ مراد غم مشرکین ہی بسبب غالب ہونی مسلمانونکی بعد اسکی کہ وہ مسلمان مغلوب
اور مغموم ہوئے تھی یہہ قول حسین بن علی مغربی کا ہی قوله نعاسا روایت صحیح مین وارد
ہی کہ یہہ خواب مخصوص امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف

حنیف اور بعضی دیگر تابعونسی کہ ایمان کامل رکہتی تہی ہی اور حق تعالی نی بسبیل منت اور احسان
کی اس امت کو تنبیہ دلاتا ہی کہ بعد از غم واندوہ و زخم کی اس تمام قصہ پر نازل کی تاکہ خوف
غلبہ کیا اور یہہ معلوم ہی کہ خواب ساتھ اسرات اور اہانت کی جمع ہوتی نہیں اور اعتقاد اور خوف
اور مالکی تہا اضطراب مین تکی درمیان کی قوله يغشى طائفة منكم وطائفة منهم قد اهمتهم

يا ايها الذين امنوا لا تكونوا كالذين كفروا وقالوا لاخوانهم
ای وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہو نہ ہو تم مانند اون لوگونکی کہ کافر ہوئی اور کہا اونہون نی واسطی برادران اپنی کی
اذا ضربوا في الارض او كانوا غزى لو كانوا عندنا ما ماتوا وما
وقتیکہ چلین وہ بیچ زمین کی واسطی تجارت کی یا تہی وہ جنگ کرنی والی اگر ہوتی وہ نزدیک ہماری نہ مرتی وہ اور
قتلوا ليجعل الله ذلك حسرة في قلوبهم والله يحيي ويميت والله
قتل کی جاتی تاکہ گردانتا ہی اس اعتقاد باطل کو درد بیچ دلون اونکی کی اور خدا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور خدا
بما تعملون بصير ○ ولئن قتلتم في سبيل الله او متم لمغفرة من
ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو بینا ہی اور ہر آئینہ اگر قتل کی جاؤ تم بیچ راہ خدا کی یا مرو تم ہر آئینہ آمرزش خدا کی
الله ورحمة خير مما يجمعون ○ ولئن متم او قتلتم لالى الله تحشرون
اور بخشش بہتر ہی اوس چیز سی کہ جمع کرتی ہو تم اور ہر آئینہ مرو تم یا قتل کی جاؤ تم ہر آئینہ طرف خدا کی حشر کی جاؤ گے
فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا
پس بسبب رحمت کی خدا سی ہوا تو نرم واسطی اونکی اور اگر ہوتا تو سخت سنگدل ہر آئینہ پراکندہ ہو جاتی
من حولك فاعف عنهم واستغفر لهم وشاورهم في الامر
گرد تیری سی پس درگذر تو اونسی اور طلب بخشش کر واسطی اونکی اور مشورہ کر اونسی بیچ کام

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ إِن

پس جس وقت کہ قصد کیا تو نے پس بھروسا کر تو اوپر خدا کے درحقیقت کہ خدا دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو اگر

يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن

مدد دیوے تمکو خدا پس نہیں غالب ہے کوئی اوپر تمہارے اور اگر ترک کرے تمکو پس کون ہے وہ شخص کہ مدد کریگا تمہاری

بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ

پیچھے اوسکے اور اوپر خدا کے پس چاہئے کہ توکل کریں مومنین اور نہیں سزاوار ہے واسطے کسی نبی کے یہ کہ خیانت کرے

وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور جو شخص خیانت کریگا آویگا ساتھ اوس چیز کے کہ خیانت کی ہے روز قیامت کے پس تمام دیا جاویگا ہر نفس کو جو کچھ

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ

کہ کسب کیا اونہوں نے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے کیا پس جو شخص پیروی کرے خوشنودی خدا کی مانند اوس شخص کی ہے کہ پھرا

بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ هُمْ دَرَجَاتٌ

ساتھ غضب کے خدا سے اور جگہ اوسکی جہنم ہے اور بری جگہ ہے بازگشت وہ لوگ کہ تابع خوشنودی خدا کے ہیں صاحب درجات کے

عِندَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

نزدیک خدا کے اور خدا دیکھنے والا ہے اوس چیز کو کہ عمل کرتے ہیں تحقیق کہ احسان کیا خدا نے اوپر مومنین کے

إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

جبکہ بھیجا بیچ اونکے رسول کو انہیں لوگوں میں سے کہ پڑھتا ہے اوپر اونکے آیات خدا کو اور پاک کرتا ہے اونکو

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ

اور تعلیم کرتا ہے اونکو پیغمبر قرآن اور حکمت اور اگرچہ تھے وہ آگے اس سے البتہ بیچ گمراہی کے

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا

گمراہی ظاہر کے کیا جب کہ پہونچی تمکو مصیبت کہ تحقیق پہونچی تھی تمکو دو چند اوسکی

قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

کہا تمنے کس جہت سے پہونچی ہے یہ کہہ تو اے محمد کہ وہ ہے جانب نفسوں تمہارے سے تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے

وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ

اور وہ چیز کہ پہونچی تمکو قتل وغیرہ سے جس دن کہ ملاقاتی ہوئی گروہ مسلمان و کافر دونوں کی پس ساتھ علم خدا کے اور تاکہ جانے مومنین کو

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور تاکہ جانے اون لوگوں کو کہ نفاق کیا ہے اور کہا گیا واسطے اون منافقین کے آؤ جنگ کرو بیچ راہ خدا کی

أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ

یا دفع کرو دشمن کو کہا اونہوں نے اگر جانتے ہم جنگ کو البتہ پیروی کرتے تمہاری وہ لوگ واسطے کفر کے اوس دن نزدیک تر ہیں

مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَ

اونسے واسطے اہل ایمان کے کہتے ہیں وہ ساتھ مونہہ اپنے کے وہ چیز کہ نہیں ہے بیچ دلوں اونکے کے اور

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ○ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ

خدا داناتر ہے ساتھ اوس چیز کے کہ چھپاتے ہیں وہ منافقین کہ کہا اونہوں نے واسطے بھائیوں اپنے کے اور بیٹھ رہے اگر

أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ

اطاعت کرتے وہ ہماری نہ قتل کئے جاتے کہہ تو اے محمد پس دفع کرو تم نفسوں اپنے سے موت کو اگر ہو تم

صَادِقِينَ ○ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا

راست گو اور نہ گمان کر تو اے محمد وہ لوگ کہ جو قتل کئے گئے بیچ راہ خدا کی مردے ہیں

بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنی کی روزی دیے جاتے ہیں در حالیکہ شاد ہیں ساتھ اوس چیز کی کہ عطا کیا ہی اونکو خدا نے فضل اپنے سے

وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ

اور بشارت کرتے ہیں وہ ساتھ اون لوگوں کی کہ نہیں ملحق ہوئے ہیں ساتھ انکی بعد انکی سے اس بات کا کہ نہیں ہی خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ

اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگے خوشی کرتے ہیں ساتھ نعمت کی خدا سے

ع وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور فضل کی اور یہہ کہ بیشک خدا نہیں ضایع کرتا ہی اجر مومنین کا

وشاورهم فی الامر ذیل تفسیر اس آیہ مین صاحب مجمع البیان نے لکھا ہی کہ ترجمہ اسکا یہہ ہی اختلاف کیا ہی لوگوں نے فائدہ مشورہ لینے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں سے باوجود مستغنی ہونے اون حضرت کے بسبب نازل ہونے وحی کے دریافت کرنے رائے صاحب کی بندوں سے اور چند اقوال ہیں ایک یہہ ہی کہ بنا بر خوش ہونے لوگوں کے اور واسطے مالوف ہونے اونکے اور دوسرا یہہ ہی کہ امت اونکی اقتدا کرے اونمین حضرت کے درباب مشورہ لینے کی اور تیسرا یہہ ہی کہ مشورہ لینا اون حضرت کا واسطے جلالت صحابہ کی ہی اور چوتھا یہہ کہ تا امتحان ناصح کا منافق سے اور پانچواں یہہ ہی کہ مشورہ امور دنیا مین اور مکائد جنگ اور بیچ ان امور کی جائز ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مشورہ لینا اونسی

تنقیح کلام و تحقیق مقام

ہر گاہ کہ توضیح اور تنقیح اس آیہ کی مناظرہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ کہ بعضی علمائی عامہ سے اتفاق ہوا تھا بخوبی ظاہر ہوتا ہی لہذا وہ مناظرہ بیان کیا جاتا ہی جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ

الرحمۃ اکبر روز خانہ شریف بغداد مین کہ نام اوسکا ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن طاہر حنفی تھا تقدم رنجہ فرمایا اور ایک شخص ان مین سے کہ اوسکو ورثانی کہتے تھے حاضر ہوا اور جناب شیخ سے استفسار کیا اوسنے کہ مذہب تمہارا یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں خطا سے اور بری الغرض سے اور سہو اور غلطی سے تھی اور نقص کمال اور مستغنی رعیت اپنی سے تھی حال آنکہ حق تعالی نے اونکو امر مشورہ لینے کا صحابہ سے کیا ہی اور فرمایا ہی شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

جناب شیخ نے جواب مین ارشاد کیا کہ مشورہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ساتھ صحابہ کی جہت احتیاج اونحضرت کی نہ تھا جیسا کہ تونے توہم کیا ہی بلکہ مشورہ بجہت ایک غایت کی کہ اوسکا ذکر کرونگا مین تجسے اسواسطے کہ ظاہر ہی کہ وہ حضرت معصوم کیا گیا ہی ہو باتفاق فریقین اور صغار سے معصوم ہونا نزدیک مخالفوں تیرے کی اور ہی باتفاق اکمل خلائق ہوا اور رائی اوسکی بہتر اور عقل اوسکی وافر تر اور تدبیر اوسکی محکم تر ہوا اور سلسلہ وحی اور الہام کا درمیان اوسکی اور حق تعالی کی متصل ہوئی اور ملائکہ متواتر اوسپر نازل ہوتی ہوں اور امور خفیہ اور مصالح بند کا تمسے آگاہ کرتی ہوں کس طرح سے گنجایش سخن کی ہو کہ اوسکو حاجت دریافت کرنے رائے کی رعیت اپنی سے کہ مراتب صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے کمتر ہو اور یہہ ظاہر ہی کہ حکیم کا ہی اوسکو بطریق فائدہ اپنی کی مشورہ کرتا ہی وقتیکہ بعقیدہ ہو یا ظن غالب ہو کہ وہ دوسرا رائے اور تدبیر اور کمال عقل مین اوس سے زیادہ ہو لیکن ہر گاہ وہ حکیم جانے کہ مرتبہ اوسکا ان امور مین سب کی کمتر ہی بظاہر نسبت استفادہ کی اوس سے کوئی وجہ نہیں رکہتی اور مرتبہ پیغمبر کا نسبت رعایا کی اسطرح سے ہی پس پیغمبر کا

لینا مشورہ میں حسب اپنی سی کوئی وجہ نہیں رکھتا ہی اور مضمون آیہ کریمہ کا یہی ہی والتبہ
ہماری مطلوب پر کہ یہی اس واسطی کہ حق تعالیٰ نی فرمایا ہی شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس حق تعالیٰ نی تورع فعل کو ساتھہ قصد
اونحضرت کی مربوط کیا ہی ساتھہ رائی اور مشورہ رعایا کی اور اگر امر خدا تعالیٰ کا ساتھہ
مشورہ لینی رعایا کی واسطی خاطر ولینی پیغمبر کی رائی اون لوگون سی ہوتا ہر آئینہ فرماتا
حق تعالیٰ فَإِذَا أَشَارُوا عَلَيْكَ فَاعْمَلْ وَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ فَامْضِهِ یعنی جبکہ وہ
مشورہ دین اوپر تیرے پس عمل کر تو یا جسوقت کہ جمع ہون رائین اونکی پس جاری کر تو
اوسکو اور مانند اسکی اور عبارتونسی کہ دلالت رکھتی ہون اوپر موقوف اوس فعل کے
رکھا ساتھہ قصد اون حضرت کی کہ مخصوص ساتھہ اونکی ہی لیکن جبکہ امر کرنی خدا
کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتھہ مشورہ لینی ان لوگونکی جیسا کہ پہلی معنی عدہ بیان کرنی اونکی کا کیا تھا
یہہ ہے کہ مراد حق سبحانہ وتعالیٰ کی مشورہ لینی سی یہہ ہے کہ الفت ان لوگونکا ہو اور طریقہ تدبیر امور کا یاد کرین اور ساتھہ
اداب اونکی متصف ہون نہ یہہ کہ وہ حضرت ساتھہ مشورہ ان لوگونکی محتاج ہون اور یہی تحقیق ہی
کہ وجہ مشورہ لینی کی یہہ ہی کہ ہر گاہ حق تعالیٰ نی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو آگاہ
کیا تھا کہ بعضی منافقان صحابہ سی مقام فساد میں اور مدد کفار کے میں اور ظاہر میں اظہار دوستی
کا کرتی ہیں اور باطن میں خلاف دوستی کو چھپاتی ہیں اور جرم کرتی منافقان مسلمان پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ میں بہت سی کرتی ہیں اور اونکو ڈراتا تھا اور بلساتھا اون حضرت کو شناسا
کیا تھا جسطرح سی کہ آیہ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ سی ظاہر ہوتا ہی حاصل ترجمہ اوسکا یہ ہے

ہی کہ بعضی اہل مدینہ سی تمرد یعنی سرکشی کیا ہی اوپر نفاق کی تو نہیں جانتا ہی اونکو ہم
جانتی ہیں اونکو قریب ہی کہ ہم عذاب کرینگی اونکو دو مرتبہ بعد اسکی رد کی جاوینگی
طرف عذاب بزرگ کی اور ارشاد حق تعالیٰ کا ہی وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى
بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ
خلاصہ مضمون اس آیہ کا یہہ ہی کہ ہر گاہ کوئی سورہ نازل ہوتی منافقین ترس رسول
اپنی سی ساتھہ آنکھہ کی ایک دوسری کو اشارہ کرتی تھی اور ایک دوسری کو سمجھاتی تھی
کہ باہر چلو اس مجلس سی اس حیثیت سی کہ کوئی مسلمان سی تمکو نہ دیکھی بعد اسکی دوڑتی جاتی تھی
اوس مجلس سی گویا خدا نی برگشتہ کیا ہی قلوب اونکی کو حق سی بطرحسی کہ وہ ایسی قوم
کہ نہیں سمجھتی ہیں اور بعد اسکی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ
تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ
وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ حاصل اسکا یہہ ہی کہ وہ قسم کہاتی
ہیں واسطی تمہاری تا کہ راضی ہو تم اونسی پس اگر راضی ہوئی تم اونسی پس بدرستیکہ
خدا نہیں راضی ہوتا ہی قوم فاسقون سی اور وہ قسم کہاتی وہ ساتھہ خدا کی بدرستیکہ ہم
ہر آئینہ تمسی ہیں حال آنکہ وہ نہیں ہیں تمسی اور لاکن وہ قوم ہیں کہ فرق کرتی ہیں تمسی
اور فرمایا ہی حق تعالیٰ نی وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ حاصل اسکا یہہ ہی اور جسوقت کہ دیکھتا ہی تو اونکو پسند
میں لاتی ہیں تمکو بدن اونکی اور اگر کہتی ہیں سنتا ہی قول اونکی گویا کہ وہ لکڑی ہیں

ہین کہ تکیہ لگائی ہوئی ہین اور ایسی وہ لوگ ہین کہ گمان کرتی ہین ہر ایک آواز کو کہ مقرر بلا
وہی آواز ہی اوپر ہماری وہ دشمن ہین پس ڈر تو اونسی ہلاک کری اونکو خدا کیونکر حق
سی تجاوز کرتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کَارِھُوْنَ یعنی نہین نفقہ
دیتی ہین مگر درحالیکہ وہ کراہت رکہتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی وَاِذَا قَامُوْا اِلَی
الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَاءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا اور جسوقت کہ
کہڑی ہوتی ہین طرف نماز کی کہڑی ہوتی ہین درحالیکہ سستی کرنیوالی ہین دکہلاتی ہین لوگونکو اور نہین ذکر کرتی ہین
خدا کا مگر تہوڑا سا اور بعد اسکی کہ علی الاجمال حضرت ذوالجلال نی حال منافقین جنکی
حال سی رسول متعال کو خبر دیکر فرمایا ہی کہ وَلَوْ نَشَاءُ لَاَرَیْنٰکَھُمْ فَلَعَرَفْتَھُمْ بِسِیْمٰھُمْ
وَلَتَعْرِفَنَّھُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ حاصل آیہ یہہ ہی کہ چاہین ہم ہر آئینہ دکہلا دین ہم تجہی اونکو پس
ہر آئینہ پہچانتا ہی تو اونکو ساتہہ پیشانی اونکی کی اور علامت اونکی کی اور ہر آئینہ پہچانتا ہی
تو اونکو بیچ خطائی گفتگو کی اور آنحضرت کو ساتہہ ان علامات کی آگاہ کیا کہ اقوال اور
افعال انکی کو طریقہ پہچانی حال انکی کا کیا ہی اور بعد اس تفصیل کی اور اجمال کی اوپر
حضرت کو حکم ساتہہ مشورہ اون لوگونکی کیا تا ساتہہ سخنان بیہودہ انکی کی کہ غرض آلودہ
ہوتی تہی اور ان سی ظاہر ہوتی ہی اطلاع انکی باطل پر حاصل ہو اسواسطی کہ امور پوشیدہ
دل ہر شخص کی ناصیح خبر دہندہ اوس سی اور منافق جفا کیش سی تقریرین اور بیان میں اور
لغزشہائی لسان مین ظاہر ہوتا ہی اور ہر گاہ حق تعالی نی مشورہ جماعت منافقین
کو طریقہ پہچاننی حال انکی کا کیا ہی اور مشورہ ان لوگونکی بیچ اسیران جنگ بدر کی بعد رغبت
آلودہ سی تہا اور وہ مشورہ یہہ تہا کہ جزیہ لیکر اسیرون کو چہوڑ دو لاجرم اوس مقام مین

یعنی حق تعالی نی مکنون ضمیر انکی کو کہولا اور امور خفیہ اونکی سی آگاہ کیا چنانچہ وحی اسکا
کرنی آنحضرت کی سرزنش انکی کرتا ہی اس آیہ مین مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی
حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ
حَکِیْمٌ لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ حاصل اسکا یہہ ہی کہ نہین
ہی لایق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ کہ ہوویں واسطی اونکی اسیران تا اینکہ قتل کری وہ بیچ
زمین کی ارادہ کرتی ہو تم مال دنیا اور خدا ارادہ کرتا ہی آخرت کو اگر نہ لکہا گیا ہوتا خدا
سابق مین بسبب شرف ہونی نبی کی ہر آئینہ پہونچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ عمل مین لائی
ہو تم عذاب بزرگ پس ایک شخص دیگر حاضرین سی کہ اوسکو قرآن کہتی تہی متوجہ شیخ
کی ہوا اور کہا کہ سبحان اللہ نزا گمان یہہ ہی کہ ابوبکر اور عمر اہل نفاق سی تہی حاشا کہ تو
ایسی ہو اور مین گمان نہین رکہتا ہون کہ تو اطلاق نفاق کا ایسی لوگونپر کری اور تو
کسطرح سی اونکو منافق کہہ سکی حال انکہ وہ روز بدر مین انہین سی مشورت کی تہی حاصل
کلام یہہ ہی کہ ہمکو صبر نہین آتا ہی کہ ان لوگون کو منافق کہین اور تاب سخن نی اس کلمہ
کی نہین رکہتی ہم اور جواب یہہ ہی کہ اعتماد وجہ اول پر فرمائی کہ اس وجہ پر جواب
شیخ نی ارشاد کیا کہ اس متہم کی سخنان لائق ساتہہ صاحبان فکر و استدلال کی نہین ہی اور
فقط بزرگ معلوم کرنا کسی کو اور حسن ظن رکہنا ساتہہ اوسکی دفع کرنی اشکال مین فائدہ
نہین دیتا ہی باوجود اس بات کی کہ مین بیان کرتی وجہ ثانی مین طریقہ اجمال کا عمل مین لاتا
ہون اور شخص معین کو ذکر نہین کیا مینی اور اظہار تفسیر نفاق اونکی ترک کیا اور تنبیہ اوپر
علیہ السلام ہی اضطراب کی خود تونی زیادہ کیا اور اوپر بطلان کی ابطال اس احتمال مین استدلال

فائدہ

کیا چاہتی اور ساتھ محبت اور بزرگی کے خلاصے اس شکال سے کیا چاہتی
کہ جناب شیخ مفید نے جواب ناہمی مین زبان دُربار اپنی کے ارشاد کیا ہی کمال متانت اور
ہمواری مین ہی کہ زیادہ اس سے بیان مین نامتصور ہی لیکن بنا بر کثرت فوائد کے ایک دو
احتمال دیگر کہ خاطر ناقص مین سمجھ مین خطور کئی مین معرض تحریر مین آتی ہین اول یہہ ہی
کہ بعضی مقام مین شوروہ بنا بر اسکی ہوتا ہی کہ زبان اپنی سے کہنا ایسی کلمہ کا جس مین
خودستائی اور خودبینی معلوم ہوتی ہو مناسب نہین اور یاد اوسکی اختیار کرنی مین
شائبہ نقص کا اور لوگون کی نظر مین نہو معلوم ہوتا ہو کو حقیقت مین نقص نہو جناب
وہ خواب کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے قبل روانگی احد کے دیکھا تھا دلالت اس
احتمال پر رکھتا ہی اور وہ خواب یہہ ہی کہ ہر گاہ کہ شب کو اون حضرت نے استراحت کے
خواب مین دیکھا کہ مینی ایک زرہ اپنی بر پر استوار کی اور شمشیر رخنہ دار ہوئی اور ایک
تیری گانگ کا کونج کا جدا کیا اور بعد اسکی ایک سرش کا جدا کیا لوگون نے عرض کی کہ
تعبیر اس خواب کی کیا ہی اون حضرت نے فرمایا کہ مراد اوس زرہ سے شہر محکم ہی اور
رخنہ دار ہونا شمشیر کا کنایہ رنج سے ہی کہ مجھی اسکار زار مین کچھہ ایذا اور رنج لاحق ہوگی اور
مقتول ہونی گاو نر سے مراد یہہ ہی کہ ایک جماعت اصحاب میری سے شہید ہوگی اور میش
سے کنایہ طلحہ سے کہ کبش کتیبہ تھا کہ بضرب ذوالفقار حیدر کرار بدار البوار پہنچا بعد اسکی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اپنی اصحاب لوگون سے کہ رائی میری یہی تقاضا کرتی ہی کہ در شہر کو بند
کر کے محاربہ کیا چاہتی ایک جماعت اسپر راضی ہوئی اور جماعت دیگر نے جان نثاران
شاہ رسل سے عرض کی کہ ای سرور کائنات ہم تمام جان و دل سے غلام اور بندی ہین

مین اور وہ سطی کشتہ ہونیکی آمادہ وز خورد اور ایسی ایام کو عید نوروز سمجھتی ہین اور
ایسی مرنیکو جان دیکر خرم کرتی ہین اور شب و روز خواہان اور جویان ایسی مرگ کے
رہتی ہین اس حال کو دیکھکر اون حق تعالی نے ہماری خوش نصیبی سے ظاہر کیا اور مہیا کیا تو
نہین ہی کہ ہم قلعہ بند ہو کر جنگ کرین اسواسطی کہ دشمن اس صورت مین خیرہ ہو گی
اور سرور کرین گی اس اثنا مین عم مصطفی حضرت حمزہ ایستادہ ہو کر عرض کرنی
لگی کہ روح میری فدا آپ پر سے ہو آج مین صوم سے ہون اور ایک عزیز اور ہی کہ اوم
اوسکا شیر ہی روبہی ایک مدت سی روزہ رکھتا ہی ہم دونو پر آب و نان حرام
جب تک کہ خونسی لب تر نکرین ہر گاہ کہ غلو جان نثاران اپنی کا دیکھا خاموش ہو گئے
اور بعد انقضاء شب کی بوقت صبح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ زرہ پوشی اور
سلاح بندی مین مشغول ہوئی تھی اس اثنا مین سعد معاذ نے اصحاب لوگون سے کہا کہ یہہ رائی کی
تہی کہ رائی پیغمبر خدا پر رائی اپنی کو اختیار کیا اور اوس قدر گستاخی فضول ہوا
چاہتی ہم کیا جانتی ہین جو کچھہ کہ خدا اور رسول جانتی ہین ہر گاہ کہ وہ عندلیب گلشن وحی
ہین ہمکو مثل گل کی گوش ہونا سزوار ہی ثنائی اس گفتگو مین جناب رسالت پناہ
محل سرا سے برآمد ہوئی اور پردہ داری پردہ بلند کیا جان نثارون نے عرض کی
کہ کل کی دن جو کچھہ عرض کیا تھا خطا کی ہمنی ہماری تقصیر معاف کرین آپ اور جو
کچھہ رائی عالی آپکی تقاضا کرتی ہی عمل فرماوین حضرت نے فرمایا کہ اول تمکو مناسب تھا
اسطرح عرض کرنا لیکن اسحال کو کہ فتنی کمر باندھی ہی اور پہنا نبی مطلوب کی مگر کہو نا مجکو روا نہین
ہی تامل اور احتمال دیگر یہہ ہی کہ بعضی اسکام مین اپنی ملازمین کی تکمیل منظور رہوے

اونہین جبر دیکا جاری دوستونکو اس دولت سی کہ ہمنی پائی ہی تا رغبت اونکی ساتھ جہاد
کی زیادہ ہو حق تعالی و جل و علی آگاہ کرنی حال اون لوگونکی یہہ آیہ نازل کیا اور فرمایا کہ
یہہ لوگ کہ مردگان نہین ہین بلکہ زندہ ہین قولہ احیآء عند ربہم یرزقون جناب امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ السلام نی جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی کہ ہر گاہ مومن
تہیہ جہاد مین مشغول ہوتا ہی حق تعالی برات آزادی کی آتش دوزخ سی اوسکی واسطی لکہتا
اور ستر ہزار فرشتی پر ہا سی اپنی کو تیغ و قدموکی بچہاتی ہین اور اوسکو بہشت کی بشارت
دیتی ہین اور ہر گاہ کہ آواز ان فرشتوکی کوش اوسکی مین پہونچتی ہی جو ضرب کہ اوسپر
لگتی ہی کو اثر ہوتی ہی شہادت مین آب سردی ہوا ہی گرم مین اور ہر گاہ کہ کوئی سبب
سبب زخم کی نیچی گرتا ہی جو زمین تک پہونچتا ہی حور العین آتی ہین بہشت سی اور سلام کہتی ہین
کہتی ہین [illegible] اوسکو تمہاری بہشت کو تیار کیا ہی [illegible] شام کو ستر غرفی اوسکو عطا ہوتی ہین غرفہ [illegible]
کہ فاصلہ اون غرفونکا مثل صبح اور شام کی ہی اور روشنی اوس غرفہ کی ایسی ہی
ہی مغرب اور مشرق کو بہر لی اور ہر غرفہ مین ستر دروازی ہین طلا کی اور ہر دروازی
پر پردہ طلا آویختہ ہی اور ہر غرفہ مین ستر تخت طلا کی کہ پایہ اونکی زبرجد سی بنی ہین
کیا ہی اوسکو زمردی اور تخت پر ستر بستر ہین اور ایک بستر پر حور العین [illegible]
زوجہ اوسکی ہی اور ہر ایک ساتھ ناز و کرشمہ و غمزہ و ادا کی محبوب دلہا ہین
ہر ایک کی واسطی ستر ہزار غلام اور کنیز ستر ہزار ہین اور صورت اونکی مثل ماہ کی
روشن ہین اور تاج ہائی زرین و لولوئی ہوتی ہی اور گردنون پر رومال [illegible]
ابریق ہائی شراب ہاتہہ مین لئی ہوتی ہین قسم اوس خدا کی کہ جان محمد صلوات اللہ

مشورہ دینی سی اسکو بطلی کہ جب ایک کی رائی معلوم ہوئی رائی جس شخص کی خطا پر
ہو کی آگاہ فرمادین کی کہ ہمین یہہ نقص یا یہہ قباحت ہی بعد اسکی وہ ایسی خطا کرے کا
قولہ یوم القیمۃ یعنی جو شخص کہ خیانت کرے غنائم مین لاویگا اوس چیز کو کہ خیانت سے
اوپر گردن کی روز قیامت مین اگرچہ ایک سوزن یا رشتہ ہو حضرت رسالت نی
فرمایا ہی کہ چاہئی مین تمکو دیکہون روز قیامت مین اس حال سی کہ شتر تمہارے گردن پر
ہو اور وہ فریاد کرتا ہوا اور وہ شخص کہی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ میری فریاد
کو پہنچو مین اوسکی جواب مین کہونگا کہ مین نی احکام خدا پہونچایا اور تو نی رسالت آ
آج کچہہ مجہی فائدہ نہین اور تیری فریاد کو پہنچونگا مروی ہی کہ ایک اصحاب سی روز
خیبر کی وفات پائی لوگون نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اوسپر نماز پڑہئے
حضرت نی فرمایا کہ تم نماز پڑہو مین نہ پڑہونگا عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ اس سی کیا تقصیر واقع ہوئی ہی فرمایا کہ اسنی خیانت کی ہی اور فرمایا کہ اسکی
اسباب کو ملاحظہ کرو ایک مہرہ اسنی غنیمت خیبر سی چرایا تہا کہ دس درہم
بہی اوسکی نہ تہی قولہ اموات بل احیاء عبد اللہ بن عباس سی منقول ہی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نی صحابہ سی فرمایا کہ ہر گاہ برادران تمہاری
روز احد مین شہید ہوئی حق تعالی نی ارواح اونکی کو شکمہائی مرغان سبز بال مین
جگہہ دی کہ بیچ ہوائی بہشت کی طواف کرین اور شاخہائی طوبی پر آشیانہ کرین اور
جویبار فردوس پانی پئین اور طعامہائی بہشت کو تناول کرین اور وقت استراحت کی
جگہہ انکی قندیلہائی زرین ہین کہ نیچی عرش کی لٹکتی ہین اور وہ لوگ کہتی ہین کون

علیہ بقبضہ قدرت اوسکی مین ہی کہ شہیدونکو روز قیامت مین ساتھ اس حشمت کی اوٹھاویگا
کہ عرصات محشر مین لاوین کی کہ اگر پیغمبر انکو راہ مین دیکھین کی پیادہ پاہونگی تو
ہمراہی اونکی کی پس وہ شہید آوین کی اور اپنی تختون پر بیٹھین کی اور ہر ایک شہید
سی شفاعت ہزار اہل بیت اور ہمسایہ اپنی سی شفاعت کرین کی پس وہ شہدا ساتھ پیری
اور ساتھ ابراہیم کی خوان خلد پر بیٹھین کی اور مروی ہی کہ ہر گاہ ابی سفیان بھاگ کر
متوجہ مکہ کی ہوا ایک جماعت نی بنی عبد قیس سی خبر اہل اسلام کو دی کہ ابی سفیان
با لشکر آراستہ متوجہ تمہارا ہوا ہی اور تمہاری قتل پر کمر باندہی ہی ہر گاہ اہل اسلام نے
اوسکو سنا باوجودیکہ اکثر زخمی تہی اصلا خوف اور ہیبت اونکو نہوئی اور خلوص
اور عقیدہ اونکا اور زیادہ ہوا اور کہا اونہون نی کہ حسبنا اللہ نعم الوکیل اور اون
حضرت نی اونکو بہر جہاد مشرکو پر ترغیب کیا اور اونہون نی عرض کیا کہ ہم بسر وچشم
حاضر ہین اور ہر گاہ کہ معلوم ہوا کہ بنی عبد قیس جہوٹ بولتی تہی اور خاطر حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اصحاب اونکی دفعۃً مرجعت کفار وسنی مطمئن ہوئی متوجہ مدینہ کے
ہوئی حق تعالی نی اس آیہ کو درباب اہل جوع وفروع کی نازل کیا کہ الذین استجابوا

تکملہ رکوع ہشتم سپارہ چہارم **فمن اتبع رضوان اللہ** سترہ حرف مین
بینات اوسکی سات سی مشتہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت **علی الامام و الائمۃ الہدی** قوله **کمن باء بسخط من اللہ** سولہ حرف مین بینات
اوسکی چہ سے ساتھ تک ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت **وہم اعداء الائمۃ الہدی** قوله **ہم درجات عند اللہ** چودہ حرف مین بینات

بینات اوسکی باون سی چوراسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت :

یعنی علی ابن ابی طالب و آلہ النقباء

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین
وہ مومنین کہ قبول کیا حکم خدا اور رسول کو پس از اسکی کہ پہنچا اونکو زخم واسطے اون لوگو کی

احسنوا منہم واتقوا اجر عظیم ○ الذین قال لہم الناس ان
کہ نیکی اونہون نی اونمین سی اور ڈری غضب سے ثواب بڑا ہی وہ لوگ کہ کہا اونسی جماعت عبد القیس نی

الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا
ابو سفیان اور اصحاب اوسکی تحقیق کہ جمع ہوئی واسطی قتل تمہارا پس ڈرو اونسی پس زیادہ کیا اونکی ایمان کو اور کہا بس ہی ہمکو

اللہ ونعم الوکیل ○ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم
خدا اور بہتر وکیل ہے پس پہری وہ ساتھ نعمت کی جانب خدا سی اور فضل کی نہ پہنچی اونکو

سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم ○ انما ذلکم
بدی اور پیروی کی خشنودی خدا کی اور خدا صاحب فضل ہی اور بزرگ کہ ہی نہین ہی یہہ مگر

الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوہم وخافون ان کنتم
کہ شیطان خوف دلاتا ہی دوستان اپنی کو اور نہ خوف کرو تم اونسی اور ڈرو تم مجہسی اگر ہو تم

مومنین ○ ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر انہم
ایمان لانی والی اور نہ غمگین کرین وہ تجکو وہ لوگ کہ جلدی کرتی ہین بیچ کفر کی ہرگز نہ

لن یضروا اللہ شیئا یرید اللہ الا یجعل لہم حظا فی الآخرۃ
نہین ضرر پہنچاتی ہین وہ دوستان خدا کو کچہ جانتا ہی خدا یہہ کہ نہ کری واسطی اونکی نصیبا بیچ آخرت کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن

اور واسطی اونکی عذاب بڑا ہی بدرستیکہ وہ لوگ کہ مول لیا کفر کو بعوض ایمان کی ہرگز نہیں

يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ضرر پہنچا ئینگے خدا کو کسی چیز کا اور واسطی اونکی ہی عذاب دکھ کا اور نہ معلوم کرین وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی

أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ

کہ واسطے اسکی ... [illegible]

عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

عذاب خوار کنندہ کا نہیں ہی خدا کہ ترک کرے مومنین کو اوپر اوس چیز کی کہ ہو تم اوپر اوسکی

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى

تا اینکہ تمیز کری نجس کو پاک سی اور نہیں ہی خدا کہ مطلع کری تمکو اوپر

الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ

غیب کی اور لیکن خدا قبول کرتا ہی رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہے پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کی

رُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

رسول اوسکی کی اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم نافرمانی خدا سی پس واسطی تمہارا اجر بزرگ ہی اور نہ معلوم کرین

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ

وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اونکو خدا نی فضل اپنی سی نیک ہی واسطی اونکی بلکہ وہ بری

لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ

واسطی اونکی قریب ہے کہ طوق کیا جائیگا اوس چیز کو کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوسکی روز قیامت کی اور واسطے خدا کی ہی میراث آسمانون کی

لن

وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

اور زمین کی اور خدا اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہین وہ آگاہ ہے

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ بعضی مفسرون نی اس آیہ کو اور مابعد اسکی کو کہ درباب غزوہ بدر صغری کی کہا ہی کہ وارد ہوئی ہی اور بیان اوس غزوہ کا اس نہج پر ہی کہ روز جنگ احد مین ابو سفیان نی ساتھ مسلمانونکی قرار دیا تہا کہ سال آیندہ ہم تمسی موضع بدر مین جنگ کرین کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا تہا اوسکی جواب مین کہ ہم مستعد ہین ہرگاہ سال آیندہ موعود آیا ابو سفیان وعدہ سی پشیمان ہوا نعیم ابن مسعود اشجعی کو مقرر کیا کہ مدینہ کو جا اور لشکر اہل اسلام کو قریش سی خوف دلا بطرح سی کہ بجہت خوف کی مقام بدر مین نہ آوین نعیم مطابق کہنی اوسکی کی مدینہ مین آیا اور چند مومنونکو کثرت لشکر مشرکون سی اور بسیاری سلاح اونکی سی خوف دلایا سوائے جواب حسبنا اللہ نعم الوکیل کی مومنین سی نہ سنا اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ ساتھ ان مومنونکی کہ بہی ایک ہزار او رپانسو تہی طرف بدر کی روانہ ہوئی تاظاہر ابو سفیان اور لشکر اوسکی کا کیا اور وہ نہ آئی اور حضرت نی وہانسی طرف مدینہ کی مراجعت کی لہذا حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا اور ہرگاہ کہ اہل ایمان نی کار کو خدا پر رکہا تہا حق تعالی نی کفایت مہمات اونکی حسب دلخواہ اونکی کی قوله

ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون اس بات سی کہ جسکو چار چیزین لاحق ہون جس وقت پناہ ساتھ چار چیز کی نہین لیجاتا ہی ایک یہہ ہی کہ ہرگاہ دشمن سی خوف کری کسو واسطی نہین کہتا ہی کہ حسبنا اللہ

نعم الوکیل حال انکہ حق تعالی بعد اسی حسبنا اللہ کی فرماتا ہی فانقلبوا بنعمۃ من اللہ
وفضل لم یمسسہم سوء اور دوسری ہرگاہ کہ کوئی دشمن سی خوف کری کسواسطی نہین
کہتا ہی افوض امری الی اللہ حال انکہ حق تعالی بعد افوض امری کی فرماتا ہی
فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا اور تیسری ہرگاہ کہ اوسکو غم پہنچی کیون نہین کہتا ہی
کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حال انکہ حق تعالی بعد اسی لا الہ کی
فرماتا ہی کہ فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور چوتھی یہہ کہ زیادتی مال طلب کری
کسواسطی نہین کہتا ہی کہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ حال انکہ بعد اسی ما شاء اللہ
کی حقتعالی فرماتا ہی کہ فعسی ان یؤتین خیرا پس قریب ہی یہہ کہ دے وہی خدا اوسکو
بہتر ہی فما کان اللہ منقول ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا جسطرح سے
کہ آدم کو ذریت آدم دکہلائی اسیطرح امت میری کو بصورت اور خلقت ملاحظہ کرایا
اور آگاہ کرکہ کون ایمین سی ایمان لاویگا اور کون بادیہ ضلالت مین سرگردان
رہیگا منافقون نی اسکو سنکر باہم یکدیگر کہا عجب ہی محمد سی کہ دعوی کرتی ہین کہ جو چیز کہ
عدم مین ہی اور ابہی موجود نہین ہوئی ہی جانتی ہین ہم کہ کون مومن ہوگا اور کون
منافق ہی اور حالات دل لوگون سی غافل اور بیخبر ہین اگر رسالت کو مین کہہ دین کہ
کون ہمسی مخلص ہی اور منافق ہی ہرگاہ کہ یہہ سخن بسمع شریف حضرت پہنچا منبر پر آئی
اور خطبہ بلیغ ادا کیا اور بعد از حمد وثنای الہی کی فرمایا کہ کیا ہی لوگونکو مقام اور
مرتبہ میرا نہین پہچانتی ہین اور علم میرمین طعن کرتی ہین اگر مجہسے پوچہین آج کی دن سے قیامت
تک جو چیز کہ واقع ہوگی خبر دے سکتا ہون عبد اللہ ابن حذافہ سہمی اوٹہہ کہڑا ہوا

ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کون ہی ہم مین سی کہ اس سخن کو کہتا ہی اور آپکی
علم کو قبول نہین کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ خداتہ ہی پس حضرت منبر سی نیچی اوتر آئی
حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا کہ ما کان اللہ لیذر المؤمنین [illegible] ویجتبی من
رسلہ الخ اور لیکن خدا قبول کرتا ہی وحی مطلع ہونی کی اوپر اوسی امر غیب کی
رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہی اگر کوئی اعتراض کری کہ اس آیہ سی خصوصیت انبیا
کی معلوم ہوتی ہی پس مذہب امامیہ مین وہ روائتین کہ واقع ہوئی ہین کہ ائمہ
اثنا عشر کو علم ما کان اور ما یکون تہا مثل اسکی کہ ائمہ کو علم شیعیان اپنی کا تہا کہ روز
قیامت تک کون کون شیعہ ہونگی اور اسامی انکی مع پدران جانتی تہی صورت جمع
اسکی کیا ہی جواب مین کہا جائیگا کہ فریقین مین ثابت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا ہی حق علی ابن ابیطالب مین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
پس جو علم کہ جناب رسالت رکہتی تہا علی ابن ابیطالب کو تہا اور بوسطہ اونکی سب ائمہ کو
علم حاصل ہوا باقی رہا یہہ امر کہ انبیا اور ائمہ جمیع امور غائبہ کا بالفعل علم رکہتی تہی
کا پس مذہب منصور اور معروف بصواب یہہ ہی کہ جمیع امور غائبہ کا علم بالفعل نہ تہا
بلکہ اون امور غائبہ کا علم تہا کہ جن سی خدا نی اونکو آگاہ کیا تہا خواہ بوسطہ جبرئیل
اور خواہ بوسطہ الہام یا سوای اسکی مثل علم جفر وغیرہ کی اور علم جمیع امور غائب کا
بالقوہ البتہ انبیا اور ائمہ کو حاصل تہا یعنی جس امر کو کہ ارادہ اونکا متعلق ہوتا تہا
مطلع ہونی اوسکی پر وجود دریافت کرسکتی تہی مثل کتاب جفر وجامع سی ومصحف فاطمہ
سی اور علم ہونی جمیع امور غیبیہ پر یہہ آیہ اول دلیل ہی ومن اہل المدینۃ

مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ حاصل اسکا یہہ ہی کہ بعضی نی اہل مدینہ سی سرکشی
کی اوپر نفاق کی تو نہین جانتا ہی اونکو ہم جانتی ہین اونکو اور یہہ بھی آیہ ہی کہ وَاِذَا
رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
حاصل یہہ ہی وقتی کہ دیکھتا ہی تو اونکو سرور مین لاتی ہین تجکو ابدان اونکی اور اگر وی
کہہ بات کہتی ہین تجسی تو سنتا ہی اونکی قول کو گویا کہ وہ کندہ نا تراشیدہ ہین کہ
تکیہ لگاتی ہین قولہ تعالی مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حدیث مین آیا ہی کہ جس شخص کو حق تعالی
مال عطا کری اور وہ شخص بجہت بخل کی زکوۃ اوسمین سی نہ دی روز قیامت مین اوس
مال کو بصورت مار کی کرین کی کہ بسبب کثرت زہر کی اوسکی سر پر بال نہونگی اور
دو نقطی بالائی چشم اوسکی ہونگی اور ایسی سانپ کو کہ زشت ترین سانپو کا ہی
طوق گردن اوسکا کرین کی اور یہہ سانپ تمام رو اوسکی کو اپنی دہن مین اور
زبان اپنی سی سرزنش اوسکو کریگا اور کہی کا مین وہ مال تیرا ہون کہ دنیا مین
ساتہہ اوسکی فخر کرتا تہا تو اور اوسکی دینی مین بخل کرتا تہا تو حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ سخت ترین حسرت روز قیامت یہہ ہی کہ
کوئی شخص مال رکہتا ہو اور حقوق واجبہ اوس سی خارج نکری اور اسی حال پر مرجا[ئی]
اور وہ منتقل اوسکی وارث پر ہو اور وہ وارث اخراج حقوق واجبہ اوسمین سی
کری روز قیامت مین مال جس شخص کا مال تہا میزان عمل اوسکی مین رکہین کی اور
اوس کو [illegible] کر دوزخ مین لیجاوینگی بسبب نہ دینی حقوق واجبہ کی اور وارث کو بسبب دینی
حقوق واجبہ کی بہشت مین لیجاوینگی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جسکی وا[سطی]

واسطی ثواب پیغمبر کا مہیا ہوا اور اوسکی ذمہ مین نیم حبہ ہو مال غیر سی بہشت مین نہ
جاویگا اور مروی ہی کہ ہر گاہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی
بعضی یہودیون نی کہا کہ خدا درویش ہی کہ ہم سی قرض طلب کرتا ہی اور ہم
تونگر ہین حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ الخ تکملہ
در رکوع نہم در سپارہ چہارم قولہ تعالی الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ سولہ حرف مین
بینات اوسکی اکہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هٰؤُلَاءِ عَلِیٌّ
سَیِّدُ الْاَتْقِیَاءِ قولہ تعالی الَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ سولہ حرف مین بینات اوسکی نو
سی چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اَوْلَاهُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ نائب محمد المصطفی
لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ
ہر آیینہ تحقیق سنا خدا نی کہنا اون لوگونکا کہا انہون نی بدرستی خدا محتاج ہی اور ہم تونگر ہین
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا
قریب ہی کہ لکہین ہم [illegible] جو کچھ کہا انہون نی اور لکہین ہم قتل کرنا اونکا انبیا کو بدون حق کی اور کہین ہم [illegible]
عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ
عذاب آتش سوزان کو یہہ بسبب اوس چیز کی کہ آگی کیا ہی ہاتہون تمہاری نی اور تحقیق کہ خدا نہین ظلم کرنی والا
لِّلْعَبِیْدِ ۝ اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ
واسطی بندونکی اور سنا خدا نی قول ان لوگونکا کہا انہون نی بدرستی خدا نی عہد کیا ہی طرف ہماری کہ نہ ایمان لاوین ہم واسطی کسی پیغمبر کی
حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ
تا وقتیکہ لاوی قربانی کو کہ جلاوی اوسکو آتش کہہ تو ای محمد تحقیق آئی تم کو پیغمبران آگی میری سی

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

ساتھ معجزہ ہاے روشن کی اور ساتھ اوس چیز کی کہا ہی تمنی پس کسواسطی قتل کیا تمنی اونکو اگر ہو تم راست گویوں سے

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ

پس اگر جھوٹا کیا ہی تجکو پس بتحقیق جھٹلائی گئی پیغمبر قبل از تیری کہ لائی تہی معجزہاے روشن کو

وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

اور نامہ ہاے کی اور ساتھ کتاب روشن کی ہر نفس چکھنی والا ہی موت کا اور سوائی اسکی نہین پورا دیے جاوگی

اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ

مزدوریان اپنی روز قیامت کو پس جو شخص کہ دور کیا گیا آتش دوزخ سی اور داخل کیا گیا جنت مین پس تحقیق

فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

اپنی مراد کو پہنچا اور نہین ہی زندگانی دنیا مگر مایہ فریب ہر آئینہ آزمائی جاوگی تم بیچ اموال اپنی کی

وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ

اور نفسون اپنی کی اور ہر آئینہ سنو گی تم اون لوگون سی کہ دیئی گئی ہین کتاب کو آگی تمہاری سی اور اون

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ

لوگون سی جو کہ شریک لاتی ہین رنج بہت کو اور اگر صبر کروگی تم اور پرہیز کروگی تم پس تحقیق یہ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

استواری امور سے اور یاد کرو ای محمد وقتیکہ لیا خدا نی عہد اون لوگون سی کہ دئی گئی تہی کتاب کو

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا

ہر آئینہ بیان کرینگی وہ اسکو واسطی لوگون کی اور نہ چھپاوینگی اوسکو پس ڈالدیا اونہون نی اوسکو پس پشت اپنی کی اور مول لیا

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اور مول لیا ساتھ اوسکی قیمت کم کو پس برا ہی وہ چیز کہ جو مول لیتی ہین مت معلوم کر تو ای محمد اون لوگون کو

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

کہ خوشی کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ بجا لائی اور دوست رکھتی ہین یہ کہ ستائش کئی جاوین ساتھ اوس چیز کی کہ نہین کیا اسکو پس مت گمان کر تو اونکو ای محمد

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ

ساتھ رستگاری کی عذاب سی اور واسطی اونکی عذاب دردناک ہے اور واسطی خدا تعالیٰ کی ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع

بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہے

قوله الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ مروی ہی کہ کعب بن اشرف اور مالک بن صیفا اور
فنحاص بن عازورا کہ روساے یہود تھی کہا اونہون نی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دعوی کرتے
ہو کہ مجکو خدا نی ساتھ پیغمبری کی بھیجا ہی اور ایک کتاب بہی دی ہی اور خدا نی ہماری تئین
عہد کیا ہی کہ ایمان نہ لاوین ہم کسی مدعی نبوت کا تا اینکہ وہ قربانی کری اور آگ اوسکو کہالے
اگر تم دعوی نبوت مین صادق ہو قربانی کرو اور آتش آسمان سی نازل ہو اور اوسکو کہالے
اوسوقت ایمان ہم تمہارا لاوین کی حق تعالی نی اوسوقت یہ آیت نازل کی الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ قوله اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خلاصہ
معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اگر باز رہنا انکا ایمان سی بسبب اسکی ہی
کہ بطلب حکم معجزہ طلب کرتی ہین پس کسواسطی پیغمبران اگلی ایمان نہ لاتی ساتھ اوس شخص
کہ اوسنی یہہ معجزہ ساتھ اور معجزہ دکھلایا اور بعد اسکی اوس کو قتل کیا اور اولاد

اونکی کہ معاصر تہری عہد کی بین ساتہہ اوس معجزہ کی راضی ہوتی ہین اور از روہی عنادنی
بہی ایسا معجزہ طلب کرتی ہین اور اگر وہ بچشم معاینہ کرین کی تو بہی ایمان نہ لاوین کی قولہ
متاع الغرور اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دنیا بہ نسبت آخرت کی نہایت ناپایدار اور
بیمقدار ہی چنانچہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ موضع ایک تازیانہ کا
بہشت مین بہتر ہی دنیا اور مافیہا سی اور مروی ہی کہ وہ حضرت ایک روز ساتہہ ایک
بزغالہ کی گذری فرمایا کہ قسم بخدا دنیا نزدیک خدا کی اس سی بہی ذلیل تر ہی اور جواب
منقول ہی جب از ہجرت مہاجرونکی اہل شرک نی دست تعدی باغات اور مزارع اونکی پر دراز
کیا اور معرض بیع مین لاتی اور جس شخص کو کہ مہاجرین سی راہ مین پاتی تہی ایذا دیتی
اور بعضونکو قتل کرتی تہی حق تعالی نی واسطی صبر کرنی مومنین کی اوپر ایذا اور آزار کفار کی
خطاب ساتہہ اونکی کرتا ہی لتبلون الخ قولہ فبئس ما یشترون یعنی بری ہی کہ بدل کر
مین بعوض جاودانی کو ساتہہ دنیای فانی کی یہہ آیہ دلیل ہی اوپر واجب ہونی اظہار حق
اور حرام ہونی پوشیدہ کرنی حق کی ثعلبی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ محمد غداری نی روایت کیا
ہی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی سنا میں کہ انہون نی فرمایا ہی کہ حق تعالی نی
عہد نہین لیا ہی جاہلونسی تعلیم کا تا اینکہ عہد لیا ہی علماسی تعلیم جاہلونکا پس عالم کو واجب
ہی کہ احکام الہی کو ساتہہ جاہلونکی لیجاوین اور جاہلونپر لازم ہی کہ اونکو سیکہین تا
بعذاب الہی گرفتار نہوں قولہ یفعلوا الخ یعنی وفا بمیثاق نہ کیا اور توصیف اونحضرت
کی اوس چیز کہ بیچ توریت کی تہی نہ کیا بلکہ ضد اوسکی ساتہہ اہل اسلام کی ظاہر
کیا اور باوجود اسکی چشم داشت ثنا اور صفت کی مسلمانوسی اپنی حق مین رکہتی تہی کہ وہ

یہود ہیں کہ وہ اکثر علمای عصر اور فضلای فضلای اہل کتاب مین اور ہر گاہ کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کسی علمای اہل کتاب سی کوئی حکم احکام توریت کا استفسار کیا اوسکو مخفی کیا اور مخالف
اظہار کیا اور بطرح سی تقریر کی کہ گویا بہتر سی خبر دیتی ہین لہذا اونکی حق مین یہہ آیہ نازل ہوئی
اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک جماعت منافقین نی جناب نبی سی عرض کیا کہ اگر کوئی
جنگ واقع ہوگی تو ہم مدد تمہاری کرین کی اور ساتہہ دشمنان دین کی جہاد کرین کی ہم
اور ہر گاہ کہ وقت جنگ پہنچتا تہا خلاف اوسکی کرتی تہی اور جہاد مین شریک نہین ہوتی تہی
ہر گاہ وہ رسول جہاد سی پہرتی تہی زبان معذرت کہولتی تہی کہ باعث خلاف امر کی ہم جہاد مین
والا ملازمت مطلعہ میں جہاد کرتی اور باوجود اسکی تحسین کی رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی آیہ کو اونکی حق مین نازل کیا

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ

بدرستیکہ بیچ پیدا کرنی آسمانوں اور زمین کی اور مختلف ہونی شب اور روز کی البتہ نشانیان ہین واسطے

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى

واسطی صاحبان عقل کی جو لوگ کہ یاد کرتی ہین اللہ کو حالت کہڑی ہونی کی اور بیٹہی ہونی کی اور

جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا

پہلو لیٹی ہوئی اور فکر کرتی ہین وہ بیچ پیدایش آسمانوں اور زمین کی اے پروردگار ہمارے نہیں

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا

پیدا کیا تو نی اوسکو عبث پاک ہی تو پس بچا ہمکو عذاب دوزخ سی اے پروردگار

إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

بتحقیق کہ جس شخص کو داخل کری تو آگ مین پس تحقیق رسوا کیا تو نی اوسکو اور نہین ہی واسطی ظالموں کی مددگار

رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا

اے رب ہمارے ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے واسطے ایمان کے یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ رب اپنے کے پس ایمان لائے

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

اے رب ہمارے پس بخش تو واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور دور کر ہم سے برائیاں ہماری اور مرگ دے ہم کو ساتھ نیکوں کے

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ

اے پروردگار ہمارے اور دے ہم کو جو کچھ کہ وعدہ دیا ہے تو نے اوپر زبان پیغمبروں تیرے کی اور نہ رسوا کر ہم کو روز قیامت کے تحقیق تو

لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ

نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ کو پس قبول کیا واسطے اونکے رب اونکے نے تحقیق کہ میں نہیں ضایع کرتا ہوں عمل

عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ

عمل کرنیوالے کا تم میں سے مرد سے اور زن سے بعضے تمہارے بعضے سے پس وہ لوگ کہ

هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَ

ہجرت کی اونہوں نے اور نکالے گئے وہ گھروں اپنے سے اور ایذا دیے گئے بیچ راہ ہماری کے اور لڑے وہ ساتھ کافروں کے اور

قُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

شہید کیے گئے وہ البتہ دور کردینگے ہم اون سے برائیاں اونکی اور البتہ داخل کرینگے ہم اونکو باغوں میں کہ جاری ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

نیچے اونکے نہریں اور وہی عوض کی نزدیک خدا سے اور خدا ہی نزدیک اوسکے نیکی عوض کی

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ

نہ فریب دے تجکو آنا جانا اون لوگوں کا کہ کافر ہوئے بیچ شہروں کے فائدہ ہے قلیل

قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا

قلیل بعد اسکے جگہ اونکی جہنم ہے اور بد ہی آرام کا لیکن وہ لوگ کہ ڈرے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا

[illegible]

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ

جانب خدا سے اور جو چیز کہ نزدیک خدا کے ہے بہتر ہے واسطے نیکوکاروں کے اور تحقیق بعضی اہل

الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ

[illegible]

لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

[illegible]

عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا

[illegible]

ع وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اور صبر کرو تم اور ثابت رہو اور ڈرو تم خدا سے شاید کہ تم رستگار ہو

قوله لآیات الخ حاصل اسکا یہ ہے کہ پیدا کرنی آسمانوں اور زمین اور اختلاف شب و روز میں ہر آینہ نشانیاں ہیں وجود صانع پر اور وحدت اور کمال قدرت اوسکی پر واسطے صاحبان عقل کی کہ بیچ اوسکے فکر کرتی ہیں اور پہچانتی ہیں صانع کو اور صفات کمال اوسکی کی عارف ہوتی ہیں حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ

واسی اوس شخص پر کہ اس آیہ کو پڑہی اور ہمین فکر نکری ثعلبی نی تفسیر اپنی مین محمد حنفیہ
سی نقل کیا ہی کہ ہرگاہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ شب کو اوٹہتی تہی مسواک کرتی
تہی اور بعد اسکی نظر طرف آسمان کی کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ قوله و يتفكرون حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ کوئی عبادت مثل تفکر کی نہین ہی اور تفکر کرنا ایکساعت بعضی کو
انہی مین بہتر ہی ساٹہہ برس کی عبادت سی اور مروی ہی کہ داود پیغمبر علیہ السلام نی
حق تعالی سی سوال کیا کہ بارخدایا مخلوقات کو کسواسطی پیدا کیا تو نی جواب آیا کہ مین
گنج مخفی تہا دوست رکہا مین نی کہ پہچانا جاؤن مین پس خلق کو پیدا کیا تہی کہ تا مجہی
پہچانین آنحضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ بندہ مومن اپنی
فرش پر استراحت کری اور نظر طرف آسمان کی اور ستارونکی کری بعد اسکی کہی وی
کہ میرا کوئی پروردگار ہی ای خداوند کہتا ہون میری تئین در گذر حق تعالی بنظر رحمت
طرف اوسکی دیکہتا ہی اور اوسکی گناہکو بخشدیتا ہی اور اخبار اہلبیت علیہم السلام مین وارد ہی کہ یہہ آیہ شان نماز تہجد
پڑہنی والونمین ہی کہ تین حالتونمین ذکر خدا مین مشغول ہین اسواسطی کہ حالت قیام مین وتر
اور قنوت مین مشغول ہین اور بعد از فراغ نماز وتر کی بیٹہتی ہین اور بعد اسکی
پہلوی راست پر تکیہ کرتی ہین اور ہاتہہ کو نیچی سر کی رکہتی ہین اور ازروی تعجب کی نظر
کرتی ہین کہ کسطرحسی حق تعالی نی اس ہفت گنبد کو بی ستون ہوا پر بلند کیا ہی
اور زینت تمام اوسکو بسبب ستارونکی آراستہ کیا ہی اور سات طبق زمین کو ایک
دوسری پر رکہا ہی اور انواع حیوانات آبادان کیا ہی اور ساتہہ اصناف نبات کی آراستہ کیا ہی

کیا ہی اور سات چشمہ اوس آب رواں کی زندہ کیا ہی اور بسبب اس اندیشہ اور فکر کی یقین
خوشا ہی کہ یہہ افعال محکم اور کثیر الفائدہ لئی ایسی صانع کی کہ قادر اور عالم اور قدیم
ہو اور واحد اور یکانہ اپنی خدائی مین ہو موجود مین نہین سکتی ہین قوله مِنْ اَنْصَارٍ
رَبَّنَا اِنَّنَا الخ اس آیہ مین نفی شفاعت عاصیان اہل اسلام لازم نہین آتی ہی کیونکہ
معنی نصرت کی دفع کرنی عذاب کی ہین ساتہہ زور اور غلبہ کی یا یہہ مراد ظالمین سی
اہل کفر ہین نہ عاصیان اہل ایمان اور باجماع امت معلوم ہی کہ حضرت رسالت صلی
علیہ و آلہ امت اپنی سی اہل کبائر کی بخشش کروا وینگی اور بخاری نی صحیح اپنی مین
انس بن مالک سی روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ
بعضی امت میری ایسی ہونگی کہ ایکمدت طویل دوزخ مین عذاب کہی جاوینگی انبیا سکی مین
اونکی شفاعت کروانگا اور بہشت مین لیجاونگا اور اہل بہشت اونکو جہنمی نام کرینگی
اور ابو سعید خدری نی آنحضرت سی روایت کی ہی کہ بسبب شفاعت میری ایک
جماعت دوزخ سی باہر آوینگی کہ نہایت جلنی سی مانند کوئلی کی سیاہ ہوگئی ہونگی
اور بعد اسکی ایک نہر مین کہ اوسکو نہر الحیات کہتی ہین اومین غوطہ دینگی اور بسبب
غسل دینی کی اثر جلنی کا اونسی زائل ہوجائیگا اور بعد اسکی داخل بہشت کرینگی
اور رسالہ اعتقادیہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ مین مذکور ہی کہ کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ
نرہیگا مگر اہل شرک اور کفر لیکن گناہگاران اہل توحید بسبب وسیلہ شفاعت آنحضرت کی جہنم سی
باہر آوینگی تنبیہ توہم نہو کہ اہل سنت و جماعت کی یہی شفاعت ہو کی اسواسطی کہ اہل
توحید مین یہہ بہی ہین اور وجہ نہ توہم ہونیکی یہہ ہی کہ تمام علمای اثنا عشریہ قائل اس

بتی ہین کہ حکم اہل سنت وجماعت کا آخرت مین حکم کفار کا ہی اور دنیا مین واسطی انتظام
شیعیان کی حکم باسلام ہی بلکہ سید مرتضی ... واسکی قائل ہین کہ ... اکثر علما امامیہ
ہی پس ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی انکو اہل کفر مین داخل کیا ہی قولہ ما وعدتنا الخ
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی جس شخص کو کہ خدا نی وعدہ ثواب یا
اس ساتھ اوسکی وفا کریگا اور جس شخص کو کہ وعدہ عذاب دیا ہی اختیار ہی اگر چاہی
کری یا اگر چاہی نکری اور جو شخص ہر شب کو پانچ آیہ کو تلاوت کری کہ اول اونکا
یہ ہی ان فی خلق السموات الخ اور آخر انک لا تخلف المیعاد ذکر یا کہ تمام
شب عبادت کی ہی قولہ انی لا اضیع ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قرآن مین ہم ذکر مردونکا بہت سنتی
ہین کہ ہجرت کی اور جہاد کی ثواب عظیم پایا دین کی اور [illegible] عورتونکا ذکر نہین
ہی حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا قولہ لادخلنہم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی
مروی ہی کہ روز قیامت حق تعالی رضوانکو امر کریگا کہ بہشت کو آراستہ کر ومانند
عروس کی بعد اسکی حق تعالی فرماویگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ میری راہ مین جہاد کی ہی
اور اپنی وطنونکو چھوڑ کر ہجرت کی ہی اور شہید ہوئی ہین انکو حاضر کرو اور تعظیم تمام
ناقو پر سوار کرکی بہشت مین داخل کرین کی ہرگاہ کہ وہ قدم رکہین کی فرشتی کہین
کی کہ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار قولہ قلیل حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ سی مروی ہی کہ نسبت اوس چیز کی کہ دنیا سی آخرت تک اسکی ہی ایسا کہ کوئی شخص دریا
مین انگشت اپنی کو تر کری اور باوجود اس قلت کی نعمتہای سریع الزوال ہی اور

ہی اور کہ زیادہ ہین فنا ہو جاتی ہی پس کفار ہر چند دنیا مین تحصیل نعمتہای حقیر کرین کچہ
حقیقت نہین ہی قولہ للابرار مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوپر بوریی
کی کہ چہال خرماسی بنا تہا سوتی تہی ہرگاہ اصحاب اونکی حاضر ہوتی دیکہا کہ نشان بوریی
کی پہلو میں اون حضرت پر ظاہر ہوئی ہین ایک اصحاب اون حضرت سی دیکہکر رونی
لگا اور حضرت سی عرض کی کہ کسرا اور قیصر حریر اور دیبا پہنتی ہین اور آپ بوریی پر
پس حضرت نی فرمایا کچہ مضایقہ نہین انکی واسطی دنیا ہی اور ہمارے واسطی آخرت ابن
عباس سی مروی ہی کہ ہرگاہ نجاشی بادشاہ حبش نی وفات پائی حضرت جبرئیل نی
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو اوسکی وفات سی خبر دی جناب نبی نی صحابہ
کو جمع کیا اور فرمایا کہ آؤ واسطی ادا کرنی نماز کی اوپر برادر اپنی کی کہ غیر زمین تمہاری کی
فوت ہوا ہی پس حضرت مقبرہ بقیع مین تشریف لائی اور حق تعالی نی حجاب کو کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی اوٹھایا کہ حضرت جنازی اوسکی کو ملاحظہ کرتی تہی اور ادا
نماز ادا کی منافقون نی کہا کہ محمد نی نماز ایسی شخص پر پڑہی کہ ترسائی حبش سی ہی اور ہرگز
اوسکو نہین دیکہا اللہ ابھی آیہ نازل ہوا وان من اہل الکتاب الخ قولہ ورابطوا
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون یعنی آمادہ اور مہیا ہو واسطی جنگ کی دشمنان نفس
یا گہوڑون اور ہتیار کو مہیا کرو واسطی حفاظت سرحد زمین اسلام کی تا اذیت کفار
کو مومنین سی باز رکہو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص مرابطہ
کری راہ خدا مین ایک شبانہ روز مانند اوس شخص کی ہی کہ تمام ماہ رمضانکو روزہ
رکہا ہی اور تمام شبین اوسی ماہ رمضان کی بطاعت گذرانی ہون اور حق تعالی

درمیان اوسکی اور دوزخ کی سات خندقین حائل کرتا ہی کہ فراخی ہر خندق برابر
سات آسمان اور سات زمین کی ہی **تکملہ** در رکوع یازدہم درسپارہ چہارم
قوله من ذکر او انثیٰ گیارہ حرف ہین بنیات اوسکی پانسو چار ہوتی ہین کلی
اوس کی یہ عبارت علیٰ ثنائہ حمد والفواطر کلہن قوله فالذین ھاجروا و
اخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا ستر حرف ہی بنیات اوسکی دو ہزار ... ہوتی ہین
کلی اوسکی یہ عبارت المغنی ہو امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ... الصفات

آیاتها ١٧٦ کلماتها ... سورة النساء مدنية ٢٤ رکوعاتها ... حروفها ...

سورۂ نساء مدنی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
اے لوگو ۔ خوف کرو تم رب اپنے سے ایسا رب کہ پیدا کیا تمکو تن واحد سے
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً
اور پیدا کیا اوسی نفس سے جوڑا اوسکا اور پراگندہ کیا اون دونون سے بہت مرد اور عورتین
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
اور خوف کرو تم اوس خدا کا ایسا خدا کہ سوال کرتے ہو تم ساتھ اوسکے اور ساتھ قرابتون کے بدرستیکہ خدا ہے
عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ
اوپر تمہارے نگہبان اور دو تم یتیمون کو مال اونکی اور نہ بدل کرو تم مال ستھرا ناخوب کو

بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ
ساتھ خوب کے اور نہ کھاؤ تم مال اونکے ساتھ مالون اپنے کے بدرستیکہ ہی کھانا مال یتیمون کا گناہ بڑا
حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا
گناہ بہت بڑا اور اگر ڈرو تم یہ کہ نہ انصاف کرو گی تم بیچ یتیمون کے پس نکاح کرو تم اوس چیز کا
طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
کہ موافق طبع تمہاری ہو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار پس اگر ڈرو تم یہ کہ
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا
عدل نہ کرو گی تم پس ایک ہی اختیار کرو یا عورت کہ مالک ہوئے ہین ہاتھ تمہارے یہ بہت نزدیک ہے ... کہ نہ جھکو تم
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ
اور دو تم عورتون کو مہر اونکے دینا فرض ہی پس اگر خوشی سے چھوڑ دین تمہارے واسطے کوئی چیز اوس مہر سے
نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔـا مَّرِيْٓــًٔـا ۝ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ
از روے خوشی نفس کی پس کھاؤ تم اوسکو ... اور نہ دو تم بیوقوفون کو مال اپنا وہ
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ
کہ کیا ہے خدا نے واسطے تمہارے انتظام معیشت کا اور رزق دو تم اونکو بیچ اوس مال کے اور پہناؤ تم اونکو اور کہو تم واسطے اونکے
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ
سخن نیک اور آزمایش کرو یتیمون کی تا اینکہ جسوقت پہنچیں وقت نکاح کو پس اگر
اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا
پاؤ تم اونسے ... عقل معاش کو پس دو تم طرف اونکی مال اونکی اور نہ کھاؤ تم اوسکو ساتھ اسراف کے

وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ

اور اس ڈر سے جلدی کرتی ہو یعنی کہ وہ بڑے ہو جاویں اور جو شخص غنی ہو پس چاہئے کہ بچا رہے اور جو شخص

فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

محتاج ہو پس چاہئے کہ کہاوے اوس مال سے ساتھ نیکی کے یعنی بقدر حاجت پس جب کہ حوالے کرو تم طرف انکے مال انکے پس گواہ کرو

عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

اوپر اونکے اور کافی ہے ساتھ اللہ کے حساب کرنے والا واسطے مردوں کے حصہ ہے اوس مال سے کہ چھوڑ گئے ہیں پدر مادر

وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا

اور اقربا اور واسطے عورتوں کے حصہ ہے اوس مال سے کہ چھوڑ گئے ہیں پدر مادر اور اقربا اوس چیز سے

قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ

کہ کم ہو اوس سے یا بہت ہو یہ حصہ کہ جو فرض کیا گیا ہے اور جب حاضر ہوں تقسیم میں صاحبان قرابت کے جو

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

اور یتیمان اور درویشان پس کچھ رزق دو اونکو اوس مال سے اور کہو تم واسطے اونکے سخن نیک

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ

اور چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر چھوڑ کر مریں پیچھے اپنے فرزندان ضعیف کو ڈرتے اوپر اونکے

فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ

پس چاہئے کہ ڈریں خدا سے اور چاہئے کہ کہیں سخن راست بدرستی کہ وہ لوگ کہ کہاتے ہیں اموال

الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝ ع

یتیموں کو ازروئے ظلم کے سوا اسکے نہیں کہ کہاتے ہیں بیچ شکم اپنے آتش اور قریب ہے کہ داخل ہونگے آتش شعلہ زن میں

اور ابی بن کعب نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص کہ اس سورہ کو تلاوت کرے گویا اون نے ہر وارث کو لائق اوس کے تہا صدقہ دیا اور اوسکو ثواب اوس شخص کا ہے کہ کسی آزاد کو اسیری سے حلال لیا ہوا اور اوسے آزاد کیا ہوا اور وہ اسیر مسلمانوں سے ہوا اور گناہ اوسکی عفو ہوتی ہیں اور خدا اوس سے راضی اور خوشنود ہوتا ہے اور عیاشی نے بسند خود جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے جو شخص سورہ نساء کو ہر جمعہ پڑھے فشار قبر سے ایمن ہوتا ہے بسبب برکت اسی سورہ کے قوله نفسٍ واحدةٍ مراد نفس سے جناب آدم علیہ السلام ہیں باتفاق مفسرین اور تانیث واحدہ کی برعایت لفظ نفس کی ہے کہ وہ مونث ہے اور مراد زوجہ سے حوا ہیں اور اکثر مفسرین نے لکہا ہے کہ ایک استخوان پہلو سے پیدا ہوئی ہیں اور ایک حدیث میں وارد ہوئی ہے کہ عورت استخوان پہلو سے پیدا کی گئی ہیں اسی واسطے اگر اوسکو کجی پر رہنے دیں درست ہے اگر سیدہا کرو ٹوٹ جاتی ہے بعضے مفسرین اہل سنت وجماعت نے اس آیہ سے اس طرح استدلال کیا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ خلق کیا تمکو ایک نفس سے پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حوا آدم سے پیدا ہوئی ہیں ورنہ حق تعالی کہتا کہ تمکو دو نفس سے پیدا کیا اور یہہ اسی کی تائید کرتا ہے وخلق منها زوجها اور جواب اسکا کئی وجہ سے ہے بنا بر مذہب اصح کے اور مذہب صحیح یہہ ہے کہ بقیہ طینت آدم سے پیدا ہوئی ہیں پہلی وجہ یہہ ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ تمکو ایک پدر سے خلق کیا ہے کہ حوا اسی سے مخلوق ہوئی ہیں اور یہہ کلام بنا بر محاورات عرب وغیرہ کے ہے اور علاوہ یہہ کہ اصل انسان نطفہ پدر سے ہے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ مراد خلق منها سے من جنسها یا نوعها ہو یعنی خلق کیا حوا کو جنس یا نوع آدم سے اور وجہ تیسری یہہ ہے کہ من تعلیلیہ ہو یعنی پیدا کیا واسطے آدم کی زوجہ اوسکی کو اور یہہ قول اصح

اور قوی ہی اور جو تہی وجہ یہہ ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ پیدا کیا حوا کو بقیہ طینت آدم
نفس واحد سی قولہ وَالْاَرْحَامَ مراد اس آیہ سی یہہ ہی کہ ہر ایک باہم یکدیگر پوچھو کہ بحق خدا
بحق خویشی بطرح سی کرو اور عادت عرب سی یہہ تہا کہ وقت طلب حاجت کی وسیلہ
نام خدا سی اور ذکر خویشی سی طلب حاجت کرتی تہی کہ نسبت اوسکی سلسلہ مہربانی کی
کو حرکت مین لاتی تہی اور حاجتون اپنی کو حاصل کرتی تہی اور نزدیک بعضو کی معنی
اس آیہ کی یہہ ہین کہ ڈرو معصیت خدا سی اور پرہیز کرو قطع کرنی خویشی سے بلکہ طاعت خدا کرو
اور صلہ رحم کی رعایت کرو اور یہہ قول مروی ابی جعفر سی ہی اور بنابر اسکی حق تعالی
نی ذکر ارحام کو قریب اسم اپنی کی کیا ہی واسطی بزرگی شان صلہ رحم کی حضرت رسالتپناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ رحم معلق عرش الہی مین ہی اور کہتی ہی کہ جو شخص
ساتھہ میری پیوند کری حق تعالی ساتھہ اوسکے پیوند کری اور جو
شخص کہ مجہسی قطع کری حق تعالی اوس سی قطع کری حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حضرت
جل شانہ نی فرمایا ہی کہ مین رحمن ہون رحم اپنی اسم سی نکالا ہی اور جو شخص کہ ساتھہ اوسکے
وصل کری مین ساتھہ اوسکی وصل کرتا ہون اور جو شخص کہ اوسی قطع کری مین اوسی قطع
کرتا ہون اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نقل فرماتی ہین کہ جو شخص خویش اپنی پر غضب کری
آتش جہنم اوسی مس کرتی ہی پس شفقت کرو حق خویشان اپنی مین فائدہ تو ہم نہ کیا
جائی کہ جو غضب کہ اپنی خویشون پر کری آتش جہنم اوسکو مس کریگی اور یہہ کلیہ نہین ہی
بلکہ مراد اس غضب سی وہ ہی کہ جو غضب ہی کہ جو امور باطل مین ہو اور خلاف شرع ہو
چنانچہ معاملہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کا ساتھہ بہائی اپنی عقیل کی اس طلب پر دلیل

تمام ہی اور نقل اوس معاملہ کی یہہ ہی کہ عقیل ایکروز اطفال اپنی کو جمع کر کی خدمت جناب
امیر المومنین صلوات اللہ مین حاضر ہوتی اور فاقہ کشی اور تنگدستی اطفال اپنی کی ظاہر کی
کی حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی کہا وقت شب کو آؤ مین کچہہ دونگا ہر گاہ
کہ شب ہوئی اور بسبب نابینا ہونی کی ایک فرزند اپنی کو ہمراہ لیکر خدمت حضرت
صلوات اللہ علیہ مین گئی حضرت نی فرزند اوسکی سی کہا کہ تم ہٹ جاؤ یہان سی حضرت
نی عقیل سی فرمایا کہ لی عقیل کچہہ تمام جہکی اور گمان کیا اونہون نی کہ کوئی کیسہ زر
مجہی دینگی ہر گاہ ہاتہہ اوسپر رکہا اونہون نی ایک آہن تہا کہ مثل آتش شعلہ ور تہا
بسبب سوزش اوسکی کی ایک آواز کی اونہون نی مثل آواز اوس گاؤ کی کہ وقت
سوراخ بینی عمل کرتا ہی پس حضرت صلوات اللہ علیہ نی اوسوقت مین کہا کہ ماتم کرے
تری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے کہ یہہ حال تیرا بسبب مس کرنی آتش دنیا کی ہی کیا حال تیرا
ہوگا کہ آتش دوزخ مس کریگی اور مجہی اور تجہی زنجیرہای جہنم مین بند کرینگی اور
بعد اس آیہ کو پڑہا اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ بعد اسکی فرمایا کہ میری پاس
اس سی زیادہ کچہہ نہین کہ حق تعالی نی تیری واسطی مقرر کیا قولہ اَمْوَالَهُمْ مروی ہی
کہ والیان مال یتیمون مین تصرف ناشائستہ کرتی تہی مثل اسکی کہ گوسفند لاغر
اپنی کو گلہ ہای یتیمان مین چہوڑ دیتی تہی اور بعوض اوسکی فربہ اور بہتر کو نکال لیتی تہی
اور کہتی تہی کہ یہی سبب نہی وارثان یتامی اموالہم کی لہذا واسطی اونکی یہہ آیہ نازل ہوا
وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ قولہ حُوْبًا کَبِیْرًا مقاتل سی مروی ہی کہ یہہ آیہ
حق مین ایکمرد کی قوم غطفان سی نازل ہوا ہی کہ برادر اوسکی نی وفات پائی تہی اور

وسکا ایک بھتیجا یتیم تھا اور چچا اوسکا بنابر وصیت ہونیکی مال اوسکی پر متصرف ہوا
تھا ہرگاہ کہ وہ پسر بالغ ہوا اور رشید ہوا مال اپنی کو طلب کیا دینی اوسکی مین اہمال کیا
اور رفتہ رفتہ خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین پہنچا اوس وقت یہہ آیت نازل
ہوئی لا تأکلوا الی قولہ تعالی کان حوبا کبیرا ہرگاہ اوس طفل نے اس آیہ کو سنا کہا او
نعوذ باللہ من الحوب اور تمامی مال کو تسلیم بھتیجے اپنی کو کیا ہرگاہ اوس بھتیجے نے
مال اپنے قبضہ مین کیا اور اوسکو راہ خدا مین صرف کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا کہ ثواب اسکا اوس پسر کو ہوا اور گناہ اوسکا اوسکی باپ کو اور جہت اسکی
یہہ تھی کہ باپ اوسکا حاصل کرنی مال مین شبہات سی پرہیز نکرتا تھا اور ہرگاہ کہ
پسر خرچ کرتا تھا اسواسطی اوپر حلال تھا قولہ تعالی وآتوا النساء صدقاتہن نحلۃ یعنی دو تم مہر ہائی عورتونکو
بعض مفسرین کہتی ہین کہ حکم ہوا اولیا زنان کو ہی اور اکثر مفسرین کہتی ہین کہ خطاب
شوہر کی طرف ہی یعنی اے شوہران دو ازواج اپنی کو مہر اونکی بدرستی کی اور حالتیکہ
وہ مہر ہدیہ ہی اور عطیہ ہی جانب تمہاری سی برضا و رغبت اور حبیب سے روایت کیا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جو شخص قرض لی بقصد اسکی کہ عوض اوسکا نہ دی
وہ شخص دزد ہی اور اسیطرح جو شخص کہ عورت کو نکاح مین لاوی اوپر ایک مہر کے
اور قصد دینی اوسکی کا نرکھتا ہو زنا کار ہی قولہ تعالی ہنیئا مریئا تفسیر مراد لکہی ہی کہ تفسیر ہنیئا
مریئا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچھا فرمایا کہ ہنئے وہ ہی کہ جسمین گناہ
ہنو اور مری وہی کہ جسکے ساتھہ درد اور رنج ہنو مروی ہی کہ ایک مرد نزدیک جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی آیا اور درد شکم سی شکایت کی فرمایا کہ زن اپنی سی طلب کر

کہ کچھ مہر اپنی سی تجھی دی ساتھہ خوشی کی اور اوسکا شہد مول لی اور ساتھہ آب باران کی
آمیختہ کر اور اوسکو نوش کر تا جمع کری تو درمیان ہنئے اور مری کی کہ ساتھہ برکت آئے
کی حق تعالی تجھی شفا دی ہرگاہ کہ اوس مرد نے اوسپر عمل کیا شفا پائی قولہ تعالی ولا تؤتوا السفہاء اموالکم
مفسرون نے کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اموال اپنی کو زنان سفیہ کو کہ ناقص العقل ہوتی ہین
نہ دو اسواسطی کہ بجہت سفاہت کی ضبط اوسکا نکرسکین گی اور تلف کرین گی اور تمکو
درویش اور بیچیز کرین گی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ دوزخ واسطی زنان
سفیہون کی ہی ایک عورت نے اوسکو سنا اور نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو سفیہ آپ کہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
تمکو قرآن مین سفیہ کہا ہی اور اس آیہ کو پڑہا کہ ولا تؤتوا السفہاء اموالکم کہا اوس عورت
نے کہ حق تعالی نے ہمکو ناقص ٹہرایا ہی حضرت نے فرمایا کہ تمکو ناقص اسواسطی ٹہرایا ہی کہ ہر مہینی
امر تمکو عارض ہوتا ہی کہ جسکی باعث چند روز تمکو نماز معاف ہوجاتی ہی بعد اوسکی جناب
رسالت پناہ نے فرمایا کہ تمکو یہی کافی ہی ہرگاہ کہ تم مین سی کوئی حاملہ ہوا اوسکو ثواب مانند ہی
مثل اوس شخص کی کہ نفس اپنی کو جہاد کیا ہو واسطی جہاد کفار کی اور ہرگاہ کہ وضع حمل ہو
ثواب اوسکا مثل ثواب اوس شہید کی ہی کہ اپنی خون مین غلطیدہ ہوا ہو راہ خدا مین
اور ہرگاہ کہ کودک کو شیر دیتی ہی ساتھہ ہر جرعہ کی کہ وہ لڑکا پیتا ہی ثواب آزاد کرنی ایک
فرزندان اسمعیل کا ہوتا ہی اور ہرگاہ واسطی دودہ دینی کی خواب سی اوٹہتی ہی اور راحت
خواب سی محروم رہتی ہی ثواب آزاد کرنی بندہ اولاد اسمعیل سی واسطی اوسکی لکہتی ہین
اور بعد اسکی آنحضرت نے فرمایا کہ یہہ ثواب مخصوص اوس عورت کی ہی کہ مومنہ اور صالحہ ہو

اور مشقت پر صبر کرتی اور ناشکری نکرتی ہین وہ عورت اپنی گہر کو گئی اور کہا کہ یہہ فضل عظیم ہو اگر
شرط پر موقوف نہوتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ وہ لوگ کہ اموال اپنا غرض صحیح مین صرف
کرین وہ سفیہ نہین اور اس آیہ مین خواہ مرد ہون خواہ عورتین ہون قولہ معروفا
یعنی کہو تم وسطے اونکی سخن نیک اور پسندیدہ کہ نفس انکا بسبب اوسکی خوشحال ہو جائی
مثلا اگر یتیم ہوا اور اوس سی کہی کہ یہہ مال تیرا ہی اور مین خزینہ دار ہون وقت بلوغ تیرے
تجہی حوالی کرونگا اور عورتونکو بہی وعدہ دی کہ دل انکا خوش ہو قولہ بلغوا النکاح
یہہ کنایہ ہی حد بلوغ سی کہ وقت صلاحیت نکاح کا ہی اور بلوغ مرد مین تین چیز سی
ہوتا ہی ایک احتلام ہوتا ہی اور دوسری جمنا بالہای درشت کا عانہ پر اور سانتہ پندرہ
برس تمام ہونگی اور عورتون مین سانتہ نو برس کی تمام ہونگی اور یا ایکسا ون دونو علامتے
مذکور جو مین سابق مین قولہ للرجال نصیب مما ترک الوالدان الخ منقول ہی کہ عادت
عرب کی جاہلیت مین اسطرح سی تہی کہ عورتونکو مطلقا اور مردان خوردسال کو میراث نہ دیتی تہے
اور رکہتی تہی کہ مال اوس شخص کو دیتی ہین کہ جو دشمن سی قتال کرسکی اور دشمنونکو اپنی سی اور
اہل اپنی سی دفع کرسکی ہر گاہ کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائی طریقہ میراث یہی تہا تو
جاری تہا اگر وزام کحنہ نزدیک حضرت کی آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ شوہر میرا کہ اوس بن صامت نی وفات کی ہی اور تین بیٹیان اوس سی میری باقی ہین
اور مال بہت چہوڑ گیا ہی اور پسران عم اوسکی مال تصرف مین لاتی ہین اور مجکو اور لڑکیان
اوسکی کو نہین دیتی ہین حضرت نی اون کو طلب کیا اونہون نی کہا کہ ہی قانون بندہا ہوا ہے
کہ عورتونکو اور اطفال کو میراث نہین دیتی ہین بلکہ اوسکو دیتی ہین کہ جو دفع کر سکی اوس
وقت

وقت حق تعالی نی یہہ آیہ کو نازل للرجال نصیب الخ قولہ معروفا صالحا بعد نزول اس
آیہ کی حضرت نی پسران عم اوسکی کو فرمایا کہ حق تعالی نی ایک حصہ میراث اوس بی بی کا اور لڑکیان
اوسکی کی معین کیا ہی لیکن بیان اوسکا نہین کیا ہی اور کیفیت قسمت اوسکی وحی الہی پر ہے
ہر گاہ وہ آیہ یوصیکم اللہ الخ نازل ہوا حضرت نی آٹہوان حصہ اوس مال کا زوجہ کو دلایا اور
باقی دختران کو قولہ قولا معروفا الخ یعنی کہو تم سخن پسندیدہ کہ موجب خوشی خاطر انکی
ہی شامل اسکی کہ اس وجہ پر کہ دعائی خیر کرتی اور دینی مین کچہہ منت نرکہی اوپر اور نزدیک
بعضو کی یہہ آیہ منسوخ ہو گیا ہی ساتہہ آیہ میراث کی اور نزدیک جماعت کی یہہ حکم رسول ہے
اور منسوخ نہین ہی اور یہہ مذہب صحیح ہی قولہ خافوا علیہم الخ یعنی خوف کرین ضائع
ہونی فرزندان ضعیف اور عاجز کی حاصل کلام یہہ ہی کہ ورثہ کو سزاوار ہی کہ ضعفا اقارب
اور یتیمون اور مسکینون کو کہ وقت قسمت ترکہ حاضر ہون شفقت کرین کہ تا انکی یتیمون پر بہی
بعد انکی مردمان دیگر شفقت کرین قولہ فی بطونہم نارا حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ
علیہ سی مروی ہی کہ حق تعالی روز قیامت مین ایک فوج کو قبر سی برانگیختہ کریگا کہ آتش
دہن ہائی اونکی سی شعلہ ور ہوگی اہل عرصات کہین گی کہ یہہ کون لوگ ہین فرمادیگی کہ یہہ وہ
لوگ ہین کہ کہایا ہی اموال یتیمونکا ظلم سی اور قریب ہی کہ یہہ ڈالی جائین گی آتش دوزخ مین
کہ شعلہ ور ہوگی اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ خورندہ مال یتیم کو عرصات مین لاوینگی کہ
مونہہ اور ناک اور کان اور انکہون سی دہوان نکلتا ہوگا اور بسبب اس علامت کی لوگ
جانین گی کہ یہہ خورندہ مال یتیم ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی مروی ہی کہ خورندہ
مال یتیم خواہ تہوڑا خواہ بہت جہنم مین رہیگا اور کہا نی مال یتیم مین دو عقوبت ہین

ایک وہ شخص جو دنیا ہی کی بانواع [illegible] دنیا میں مبتلا ہوتا ہی اور دوسری آخرت [illegible] دوزخ میں جلتا ہے

اور صادق صلوات اللہ علیہ سے مروی ہی [illegible] دنیا میں [illegible] آخرت میں بھی

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ

وصیت کرتا ہی تمکو خدا بیچ فرزندوں تمہارے کی واسطے مرد کے مانند حصہ [illegible] دو عورتوں کی ہی پس اگر ہوں اولاد

نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ

عورتیں زیادہ دو سے پس واسطے انکی دو تہائیاں ہیں اوس چیز کی کہ چھوڑ گیا ہی میت اور اگر ہی وہ

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

ایک دختر پس واسطے اوسکی آدھا مال ہی اور واسطے ماں باپ میت کی واسطے ہر ایک کی ان دونوں میں سے چھٹا حصہ

مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ

اوس چیز کی کہ [illegible] چھوڑ گیا ہی اگر ہو واسطے اوسکی [illegible] پس اگر نہ ہو واسطے اوسکی فرزند [illegible]

فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ

پس واسطے ماں اوسکی تہائی [illegible] اگر ہوں واسطے اوسکی برادران پس واسطے ماں کی چھٹا حصہ ہی بعد

وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

وصیت کی کہ وصیت کیا [illegible] ساتھ اوسکی یا قرض کی پدران تمہاری اور فرزند تمہارے نہیں جانتے تم کہ کون

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَ

نزدیک ہی واسطے تمہارے [illegible] فریضہ ہی خدا سے [illegible] حکم کرنے والا اور

لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن

واسطے تمہارے آدھا ہی اوس چیز کا کہ چھوڑ گئی ہیں زوجات تمہاری اگر نہ ہو واسطے انکی فرزند پس اگر

كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ

پس اگر ہو واسطے اونکی فرزند پس واسطے تمہارے چوتھائی ہی [illegible] بعد وصیت کی کہ وصیت کی ہو [illegible]

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ

ساتھ اوسکی یا قرض کی [illegible] چوتھائی [illegible] اگر نہ ہو واسطے تمہارے فرزند پس اگر ہو

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

واسطے تمہارے فرزند پس واسطے انکی آٹھواں حصہ ہی [illegible] بعد وصیت کی کہ وصیت کرتے ہو تم

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ

ساتھ اوسکی یا قرض کی اور اگر ہو مرد [illegible] یا عورت اور واسطے اوسکی [illegible]

أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ

یا بہن ہو پس واسطے ہر ایک کی ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہی پس اگر ہوں زیادہ اوس سے

فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

پس وہ شریک ہیں بیچ تہائی کی پس از وصیت کی کہ وصیت کیا گیا ساتھ اوسکی یا قرض سے

غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ

در حالیکہ [illegible] وصیت ہی [illegible] یہ احکام حدود خدا کی ہیں اور

مَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی اور رسول اوسکی کی داخل کریگا اوسکو [illegible]

فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

بیچ اوسکی اور یہ رستگاری بزرگ ہی اور جو شخص کہ نافرمانی کرے خدا اور رسول اوسکی کی اور تجاوز کرے

حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

حدود اوسکی سی داخل کرتا ہی اوسکو آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہینگی بیچ اوسکی اور واسطی اوسکی عذاب ہی خوار کنندہ

قوله نفعا ونصيحة یعنی نہین جانتی ہو کہ وارثون مین سی کونسا ہی کہ نفع اوسکا واسطی تمہاری

نزدیک دین اور دنیا کی زیادہ پہنچتا ہی اور ہر کا کہ ہم اوسکو جانتی ہین [illegible]

دوسری فضلیت ہی قوله غیر مضار وصیة من الله یعنی وصیت مین نقصان پہنچاوے گا اور [illegible]

وصیت [illegible] کی [illegible] مطلع اوسکی [illegible]

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

اور وہ عورتین کہ کرتی ہین زنا کو عورات تمہاری سی پس طلب گواہ کرو تم اوپر اون کے

أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ

چار شخص کو تم مین سی پس اگر گواہی دیوین پس نگاہ رکھو اونکو بیچ گھرون کی تا اونکو وفات دیوے

الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ

موت یا کردانی خدا واسطی اونکی کوئی راہ اور وہ دو شخص کہ عمل مین لاوین تم مین سے

فَآذُوهُمَا ۖ فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

پس ایذا دو دونون کو پس اگر توبہ کرین وے دونون اور صلاح میں لاویں پس درگذر کرو اون دونون سے بیشک خدا

تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ

توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنیوالا ہی سوا اسکی نہین کہ قبول توبہ اوپر خدا کی ہی واسطی اون لوگون کی کہ عمل بد کرتے ہین

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ساتھ نادانی کی بعد اوسکی توبہ کرتی ہین عنقریب ہی پس یہ گروہ ہین قبول توبہ کرتا ہی خدا اوپر اون کے

عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ

اور ہی خدا دانا محکم کار اور نہین ہی توبہ واسطی اون لوگونکی

يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي

کہ عمل کرتی ہین بدیونکا تا اینکہ ہرگاہ پہنچی ایک اونکی کو موت کہی بیشک مین

تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ

توبہ کرتا ہون اب اور نہ وہ لوگ کہ مرتی ہین اور وے کافر ہین یہ گروہ ہین تیار کیا ہمنی واسطی اونکی

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ

عذاب درد دینیوالا ای وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو نہین حلال ہی واسطی تمہاری یہ کہ وارث ہو تم عورتون کو

كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن

زبردستی کر کے اور نہ مانع کرو تم اونکو تاکہ لو تم بعضی اوس چیز کو کہ دیا ہی تمنی اونکو مگر یہ کہ

يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ

بجا لاوین کام زشت کو کہ ظاہر ہو اور زندگانی کرو اونکی ساتھ ساتھ نیکی کی پس اگر کراہت رکھو تم

فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۝ وَإِنْ

پس شاید کہ کروہ جانو تم کسی چیز کو اور کرے خدا بیچ اوسکی بہتری فراوان کو اور اگر

أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ

چاہو تم بدل لینی زن کو بجای زن دیگر کی اور دو تم ایک اون کو مال سی

قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا

مال بہت پس نہ لو تم اون سی کوئی چیز کو آیا لیتی ہو تم اوسکو ساتھ بہتان کی اور گناہ ظاہر

مُبِينًا ۝ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ

ظاہر کی اور کسطرح لیتی ہو تم اوس سی حال انکہ پہنچ چکی خلوت اور صحبت کی بعضی تمہاری ساتہ بعضی کی اور لیا

مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا

اونہون نے تم سی پیمان محکم اور نکاح کرو تم اوسکو نکاح کیا ہو پدران تمہاری نے زنان سی مگر وہ جو

مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ ع

تحقیق کہ تہا اس زمانی سی پہلی گذرا وہی نکاح کرنا خصلت بد ہی اور خصلت غضب کی ہی اور بری راہ ہی

قولہ تعالی وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا یعنی وہ مرد و زن کہ بجا لاوین زنا کو مسلمانون سی پس ایذا دو اونکو پس اگر توبہ کرین دہا اور صلاح اپنا کرین پس موند پہیرو تم اون سی اور حکم اس آیہ کا بحکم آیہ جلد منسوخ ہو چکا ہی اور نزدیک ایک جماعت کی مراد ایذا سی جلد ہی بنا بر اسکی منسوخ نہین ہی قولہ تعالی بِجَهَالَةٍ ثُمَّ ابن عباس اور عطا اور مجاہد اور قتادہ سی مروی ہی کہ جو معصیت کہ بندہ عمل مین لاتا ہی بر سبیل جہالة ہی اگرچہ عمداً اوس سی صادر ہوا ہو اسواسطی کہ جہل اوسکا باعث ہوا ہی جرأت کرنی پر ایسی گناہ کی اور حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین بہی یہ مضمون وارد ہوا ہی کہ اوس جناب نے فرمایا کل کہ گناہ کہ عمل مین لاوی اوسکو بندہ اگرچہ عالم اوسکا ہو پس وہ جاہل ہی اسواسطی کہ نفس اپنی کو بواسطہ معصیت کی خوف و خطر مین ڈالا ہی اور حق تعالی حکایت قول یوسف کرتا ہی کہ تم نی مجھکو کوئین مین ڈالا پدر کو رنج دیا تمہی بحجت جہالت کی پس نسبت کی اونکو طرف جہل کی واسطی ڈالنی اونہون کی نفس اپنی کو خطر مین اور ابو العالیہ نی اور قتادہ نی کہا ہی کہ جمیع اصحاب متفق ہین کہ جو گناہ کہ عمل مین لائی اوسکو بندہ پس وہ بسبب جہالت کی ہی اور زجاج نی وجہ جہالت یہہ کہی ہی کہ اس صورت مین اختیار

اختیار کرنا اونکا لذت فانیہ کا اوپر لذت باقیہ کی لازم آتی ہی قولہ تعالی مِنْ قَرِيبٍ یعنی قبل از موت کی اسواسطی کی مدت حیات دنیا قریب ہی بنسبت حیات آخرت کی اور قول صحیح یہہ ہی کہ زمانہ قریب پیش از مرگ مراد ہی چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی پوچہا گیا اگر تائب معصیت سی پہر عود بگناہ کری اور پہر توبہ کری تو اوسکا قبول ہوتا ہی فرمایا بیشک لیکن کہ حق تعالی اوسکو عفو کرتا ہی عرض کی اونہون نی کہ کس حد تک حق تعالی توبہ اوسکی قبول کرتا ہی فرمایا اوس وقت تک کہ شیطان اوس سی کنارہ کری اور معلوم ہی کہ تا زمان موت شیطان بندہ سی جدا نہین ہوتا ہی اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین مروی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی خطبہ آخرین مین فرمایا کہ جو شخص توبہ کری قبل موت کی یکسال حق تعالی توبہ اوسکی قبول کرتا ہی بعد اوسکی فرمایا کہ ایک سال بہت ہی جو شخص توبہ کری قبل از موت کی یکماہ حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی فرمایا حضرت نی ایک مہینا بہت ہی جو کہ توبہ کری پیش از موت کی ایک روز حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی بعد اوسکی فرمایا کہ ایک دن بہی بہت ہی جو کہ توبہ کری یکساعت قبل از موت کی حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی پہر فرمایا کہ ایک ساعت بہت ہی جو کہ توبہ کری اوس حالت مین کہ جان اوسکی قریب حلق ہو حق تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی کو اور بہی ثعلبی نی حسن بصری سی نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ شیطان لعین کو پروردگار نی خطاب کیا کہ عزت اور عظمت اپنی کی قسم کہاتا ہون کہ باز نہین رکہتا ہون مین قبول توبہ کو بندہ اپنی سی یہان تک کہ روح اوسکی حد غرغرہ پہونچی پس ان احادیث سی معلوم ہوتا ہی کہ توبہ عاصی کی تمام وقتون مین مقبول ہی اگرچہ مرض الموت ہو یا بعد از ظہور علامات

مونکی ہوا ور تفسیر روح المعانی مین لکھا ہی کہ آیہ ہر کا ویک شخص قبل از مرگ کی توبہ کری بلا اینکہ
بطریق خوشحال کی گہتی مین کہ جلد آیا تو او رمسارعت کی تو اپنی طرف درگاہ الہی کی قولہ تعالیٰ
کہتا منقول ہی کہ رسم جاہلیت مین یہہ تہا کہ ہر گاہ کوئی شخص وفات کرتا تہا اور زوجہ
اوسکی کو اقربائی اوس مردہ کی کہ استحقاق میراث رکہتی تہی چادر اوسکی سر پر ڈال کر اپنی تصرف
مین لاتی تہی بعد اوسکی چاہتی تہی اپنی نکاح مین لاتی تہی و یا بشوہر دیگر دیتی تہی اور مہر
اوس سی لیکر اپنی تصرف مین لاتی تہی اور یا تزویج اور نکاح سی منع کرتی حبس کرتی
اسواسطی کہ جو مال کہ اوس میت سی اوسکو پہنچا ہی اوسکو دیکر اپنی تئین قید سی خلاص کری
یا وہ اسی حال پر مرجائی اور میراث اوسکا یہ شخص لیوی اور یہی رسم جاہلیت اول
اسلام مین بہی جاری تہا تا اینکہ ابو قیس انصاری نی وفات کی اور ایک زن کہ نام و
کبشہ تہا چہوڑی اوسکی بی بی کہ زن دیگر سی تہا اوسکو بہ تصرف اپنی مین لایا اور اوسکو
کی معیشت مین اور غرض اوسکی یہہ تہی کہ مال اوسکا لیکر اپنی تصرف مین لاوی کبشہ نی
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کی حضرت نی فرمایا کہ تو اپنی گہر جا اور صبر کر تا اینکہ
وحی نازل ہوجاوی رب العزۃ سی اس باب مین کبشہ اپنی گہر کو گئی روز دیگر بعض بیکس
زنان مدینہ سی کہ اس بلا مین مبتلا تہین خدمت سید عالم مین حاضر ہوئین اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہم بہ دستور کبشہ کی اس بلا مین گرفتار ہین حق تعالیٰ نی
اوس وقت از روی شفقت اور رحمت کی یہہ آیہ بہیجا قولہ تعالیٰ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی فقط کراہت نفس
سی عورتونسی جدائی مکروہ ہت ایسا ہوتا ہی کہ تم کراہت رکہتی ہو اوس سی اور وہ بہتر
واسطی تمہاری ہی بلکہ چاہی کہ وہ امر اختیار کرو کہ جسمین اصلاح دین تمہاری کی ہو مرد ہی

ہی کہ اول اسلام مین اگر کوئی شخص زن صاحب جمال کو دیکہتا تہا اپنی اہلیہ کو عرض تہمت کاری
نسبت کرتا تہا جیسی کہ وہ زن تنگ آکر سر مہر سی گذرتی تہی اور وہ شوہر اوسکا اوسکو طلاق
دیتا تہا لہذا حق تعالیٰ نی منع کیا اوس امر سی اور فرمایا وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ
زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا شاہ عبد العزیز نی اس آیہ مین کلام بہت سی کی ہی کہ
کہ جواب اوسکا بسبب طول کی لائق اس تعلیقہ کی نہ تہا لہذا دو تین امر کہ نہایت اوسکو
برہان قاطع اور نص لامع اپنی مقصود پر جانتا ہی مع جواب اوسکی حیز تحریر مین لاتی ہین
چنانچہ شاہ عبد العزیز نی تحفہ اثنا عشریہ مین اسطرح لکہا ہی کہ طعن ہفتم یہہ ہی کہ عمر نی
خطبہ مین منع کیا گران باندہنی مہر سی اور کہا کہ اگر گران باندہنا مہرونکا خوبی ہوتا
ہوتا اولی ساتہ اس بزرگی اور خوبی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہوتی الا کہ پیغمبر خدا کو دیکہا کہ بجز
زیادہ و پانسی درہم سی مہر ازواج اور بنات اپنی کا نہین باندہا پس چاہتی کہ تم ترویج
مقالات صدقات یعنی گران باندہنی مہرونکی مبالغہ کرو اور پیروی سنت پیغمبر اپنی کی
لازم کرو اور مین بعد اگر کوئی مہر کو گران باندہی گا بنا بر سیاست کی قدر معادات کو
بیت المال مین ضبط کرونگا اس اثنا مین ایک رنڈی کہڑی ہوئی اور کہا کہ اے
عمر سنو خدا فرماتا ہی اٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا
یعنی اگر دیا ہو عورتونکو کچہ فراوان پس پہیر نہ لو اوسکو اوسی تو کون ہی کہ مہر لیتا ہے
مہر دیتی ہوئی کو تو فراوان اور گران ہو عمر قائل ہوا اور معترف ساتہ خطائی اپنی کی ہوا اور
کہا کُلُّ النَّاسِ اَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّی الْمُخَدَّرَاتُ فِی الْحِجَالِ یعنی سب لوگ فقیہہ تر مین عمر سی یہانتک
کہ بیبیان والیان پردہ کی یہہ کلام مورد طعن ہی دو وجہ سی اول یہہ ہی جو کہ شاہ صاحب

بیان ارتی کی طعن مین تغیر و تحریف عمل مین لائی ہین مصنف عاقل پر پوشیدہ نہین کہ
اسکو سطی کہنا اس امر کا اگر کران بانا ہنا مہر و نکا خوبی رکہنا کے ساتھہ ہس بزرگی اور جو
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہوئی تہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بنا بر الویت کی زیادتی کی
منع کرتی تہی اور اس صورت مین پڑہنا اوس عورتکا آیہ قنطار کو عبث ہوتا ہی اور ثانیا
اسکو سطی کہنا عمر کا کہ بنا بر سیاست کی قدر مغالات کو بیت المال مین ضبط کرونگا یہہ خرافات
شاہ صاحب سی ہی اسلیے کہ اس ہنگام مین پڑہنا آیہ قنطار کا اور خاموش ہونا خلیفہ
ثانی کا اور رجوع ہونا نصیحت کل ناس کا سب عبث ہوتا ہی اور اسیو سطی فخر الدین رازی
نی نہایت العقول مین اس طعن کو کہ از طرف شیعیان نقل کیا ہی تحریف اور تغیر عمل مین
نہین لایا ہی چنانچہ اوسنی لکہا ہی کہ تیسرا طعن شیعہ کا خلیفہ ثانی پر یہہ ہی کہ عمر نی منع کیا
مغالات فی المہر کو پس کہا وہ کہا ایک عورت نی ساتہہ قول حق تعالی کی وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ
قِنْطَارًا پس کہا عمر نی كُلُّ النَّاسِ أَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّى الْمُخَدَّرَاتِ بعد اسکی شاہ
عبد العزیز نی محل اس طعن کا اس طرح سی بیان کیا ہی کہ محل طعن یہہ ہی کہ سکوت عمر کا جواب
لینی دلیل عجز سی ہی اور جو شخص کہ عہدہ جواب اوس سی ان سی بر نہ آیا کس طرح سی قابل امامت
اور بعد اسکی جواب اس طعن کا اس طرح دیا ہی کہ سکوت عمر جواب اوس شخص نہ بنا بر عجز کی تہا
جواب باصواب سی تا ثبوت خطا اوسکی فی الواقع لازم آوی بلکہ بنا بر کمال ادب کلام اللہ
کی تہا کہ مقابلہ قرآن مین چون و چرا کرنا اور فنون دانشمندی اور توجیہ و تخریج کرنا مناسب
حال اعاظم اہل ایمان نہین ہی انکو سوای تسلیم اور انقیاد بظاہر الفاظ کی راہ نہین ہی
انتہی ترجمہ جواب ۸ اسکا اولا یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید معتزلی نی شرح نہج البلاغہ مین لکہا ہی کہ

کہ وہ کہ جو خبر جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو کہ ابی بکر نی عزم بالجزم فدک کا کیا ہی
چاہا وہ حفت و رنجیدہ کی اور مسجد مین ابی بکر موجود تہی اور خطبہ پڑہا اور بجملہ کلمات اوس خطبہ کی یہہ کلمات ہین
وَتِلْكَ نَازِلَةٌ أَعْلَنَ بِهَا كِتَابُ اللهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَأَنْبَأَكُمْ بِهَا قَبْلَ وَفَاتِهِ فَقَالَ وَمَا
مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ
وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ
أَيْهًا بَنِي قَيْلَةَ أَأُهْضَمُ تُرَاثَ أَبِيَهْ وَأَنْتُمْ بِمَرْأًى مِنِّي وَمَسْمَعٍ تَبْلُغُكُمُ الدَّعْوَةُ وَتَشْمَلُكُمُ الصَّوْتُ
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ مصیبت نازل ہونی والی ہی کہ کتاب خدا ساتہہ اسکی ناطق ہوئی تہی
قبل وفات نبی کی اور آگاہ کیا تمکو اس سی قبل رحلت نبی کی پس کہا حق تعالی نی نہین
ہی محمد مگر رسول تحقیق کہ گذر ہی آگی اوس سی نبیا آیا پس اگر مر جاوی وہ یا قتل کیا جاوی
تو پہر جاوگی تم اوپر پاشنہ ہای اپنی کی اور جو شخص کہ پہر جاتی اولٹی پاون پس ہرگز
نہین ضرر پہنچاتا خدا کو اور قریب ہی کہ خدا جزا دیگا شکر کرنی والونکو ای فرزندان قیلہ
آیا ظلم اور ستم اٹہاوں میراث پدر کو لیتی ہین اور تم دیکہتی ہو مجہی اور سنتی ہو پہنچتی ہی تمکو آواز
چاہنی یعنی اور شامل ہوتی ہی تمکو آواز میری انتہی ترجمہ کلامہا پس طلب انصاف و ملاحظہ
کیا چاہیی کہ ہر گاہ جناب فاطمہ پارہ جگر جناب نبی تہین اور ایذا اونکی ایذا نبی کی ہی
فرتہین اس آیہ کو تلاوت کیا کس جہت سی پاس ادب خلیفہ ثانی کو اس آیہ کا نہوا اور اسکو سطی مقابلہ
اس آیہ مین چون و چرا کرنا اور فنون دانشمندی اور توجیہ و تخریج کرنا مناسب حال اعاظم اہل ایمان کی نہ تہا جناب
اور تسلیم اور انقیاد کیون عمل مین نہ لائی اور اسکو سطی حدیث کو کہ آثار وضع از سر تا پا ہویدا ہی
معتد نہ تہی کہ جسکو بیان کیا نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ یعنی ہم

انبیا کی وارثی میراث نہیں ہی جو چھوڑ جاتی ہین پس وہ صدقہ ہی اور تفصیل اس مقدمے
اس طرح سی ہی کہ کتاب امامت اور سیاست ابن قتیبہ مین مذکور ہی کہ عمر نی ابی بکر سی کہا
چلو ساتھ ہمارے طرف فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس تحقیق کہ ہمنی غضبناک کیا ہی اسکو
پس چلی دونو ساتھ ہی اور بعد اسکی اذن چاہا فاطمہ علیہا السلام سی اور اذن نہ دیا
نہ دیا بعد اسکی آئی وہ دونو نزدیک حضرت علی صلوات اللہ علیہ کی اور متکلم ہوئی انسی
پس لی گئی انکو نزدیک فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی اور جناب فاطمہ نی منہ اپنا طرف
دیوار کی پھیر لیا پس سلام کیا انہنی اوپر فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس جواب نہ دیا
فاطمہ نی بعد اسکی ابو بکر نی کلام کیا اور کہا ای حبیبہ سوگند کھاتا ہون بخدا کہ قرابت رسول خدا کی
دوست تر نزدیک ہمارے ہی قرابت اپنی سی اور بدرستیکہ تم دوست تر ہو نزدیک میرے
عائشہ سی کہ بیٹی میری ہی اور ہر آئینہ دوست رکھتی تھی ہم کہ روز وفات تمہارے ہم مر جاتے
اور نہ باقی رہتی ہم جانتی ہین تجھکو اور پہچانتی ہین فضل اور شرف تیرے کو نہین منع کیا ہی
تجھکو حق تیرے سی اور میراث تیری سی مگر تحقیق کہ ہمنی سنا ہی جناب رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقة تنبیہ محال امور بالا وپر مخفی نہ
رہے اس حدیث کی سند یہہ ہی ایک یہہ ہی کہ یاقوت حموی شافعی نی کتاب معجم البلدان مین
لکھا ہی احوال فدک مین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی در وقت نزول اس
آیہ کی وآت ذا القربی حقہ فدک کو حوالہ جناب فاطمہ کیا تھا پس یہہ آیہ مکذب اس
حدیث کی ہی اسوسطی کہ فدک بحکم الہی جناب نبوی نی حیات اپنی مین دیا تہا اور مسلمان
بہی مدعی ہین اس سی کہ عطیہ خدا کو کہین کہ یہہ صدقہ ہی اور قطع نظر اس سی اگر بالفرض

یا فرض مال میت صدقہ ہی تو وہ مال ہی کہ بعد موت باقی رہا ہو والا لازم آتا ہی کہ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تمام عمر مین جو جو عطا کیا اور ہبہ کیا ہو ان سبکی
جانین اور یہہ یقینا باطل ہی فعل تر قیاس دینا فدک کا حال حیات مین باتفاق فریقین
ثابت ہی پس چاہی کہ عمر فدک کو صدقہ مین محسوب نہ کرتا اور دوسرا امر یہہ ہی کہ حکایت
کر ملق تعالی کا قول ذکریا سی انی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقرا
فهب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب یعنی مین خوف کرتا ہون
بنی اعمام اپنی سی بعد وفات اپنی کی حال انکہ زن میری عاقرہ ہی پس بخش نزدیک اپنی
ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو آل یعقوب سی پس خوف کرنا بنی اعمام سی درصورتیکہ
مال انکی مقصود ہی اور تیسرا امر یہہ ہی کہ علامہ زمخشری کشاف مین ضرب سست وسوم ذیل
قول حق تعالی من اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد لکہا ہی سلیمان نی اہل
دمشق اور بصرہ سی جنگ کی اور ہزار اسپ غنیمت مین ہاتھ آئی اور بعضون نی کہا ہی
کہ میراث پدر اپنی مین ہزار اسپ بہم پہنچائی تہی اور صاحب بیضاوی نی بہی لکہا ہی کہ
سلیمان نی وراثت پدری ہزار اسپ بہم پہنچائی تہی پس یہہ آیہ بہی مکذب حدیث کو
ہی اور چوتہا امر یہہ ہی کہ باتفاق فریقین ثابت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین کہا ہی کہ انا مدینة العلم وعلی بابہا پس لازم ہی کہ جو احکام
با خبر کہ جناب نبوی سی صادر ہو علم اسکا علی کو پہلی سب صحابہ سی حاصل ہوا اور ہرگاہ
جناب امیر صلوات اللہ علیہ اس خبر سی منکر ہوئی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث وضعی ہی اور پانچوان
امر یہہ ہی کہ امر معروف اور نہی عن المنکر واجب ہی پس کس واسطی درصورت صحت اس حدیث

جناب فاطمہ [illegible] پر صلوات اللہ علیہا مانع نہوئی دعوی فدک سی اور اگر کسیکو زیادہ تر
تفصیل منظور ہو چاہئی کہ رسالہ فوائد حسنیہ مین کہ مولفات حضرت سی ہی ملاحظہ کری کہ
احسن وجہ صحت اس حدیث کی ثابت ہی اور یہ کہ حقیقت حال بخوبی منکشف ہو پس جناب
شاہ صاحب کو موجب اس قول حق تعالی کی کہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللَّهِ لازم ہی کہ پاس ادب ان آیات کا وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ و اِنْ خِفْتُمْ
اَلْمَوَالِيَ اور اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ اور لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ بجا لاوین اور خلیفہ
ثانی کو زمرہ اعاظم اہل ایمان سی خارج کرین کہ اونکو پاس ادب ان آیات کا نہوا
بلکہ لازم ہی کہ زمرہ اہل ایمان سی خلیفہ ثانی کو خارج کرین اور کفر اور لعن اونکی بجا اعمال
کرین کرین اسواسطی کہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ
اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور ایذا جناب نبوی ایذائی جناب فاطمہ سی بمقتضائی
اس حدیث کی اَلْفَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ
اور اس حدیث سی کہ غَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ ثابت ہوتی ہی اور دونو حدیث
صحیح بخاری مین موجود مین فشار ظلیہ جمع الیہ اور بعد اسکی قول شاہ صاحب کا یہ ہی ان کا
کہ جمیع کبرا دین اور صاحبان یقین اس منقبت عظما مین کہ قدم مین حضرت امیر سی ہی
مثل اس قصہ کی صدور مین آیا ہی روایت کیا ہی ابن جریر نی اور ابن عبد البر اور راوی
محمد ابن کعب سی کہ کہا اوسنی کہ رسوال کیا ایکمردنی علی صلوات اللہ علیہ سی ایک مسئلہ
مین پس کچھ جواب دیا علی نی کہا اوسنی کہ اسطرح سی نہین ہی اور لیکن جواب اس مسئلہ
کا یہ ہی علی صلوات اللہ علیہ نی کہا کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور فرمایا

فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ یعنی اوپر ہر ایک صاحب علم کی [illegible] ہی وانا ہی موجب اس آیہ کی
تاریخ اگر خلیفہ ثانی محسوب کبرا دین اور ارباب یقین مین ہوتی البتہ یکقدم ہونا مسلم تہا اور
غیر مسلم اور بحمد اللہ عدم ایمان خلیفہ ثانی کا قبل اسکی بخوبی ثابت کیا پس در حقیقت
مخرجین دین اور مرتدین مین محسوب تہی اس صورت مین قیاس کرنا حال مخرب دین کا حال
علی صلوات اللہ علیہ پر ناشی کمال حیا ئی سی ہی اور بعد اتخریب دین جو کہ صحابہ سی عمل مین
آئی ہی اگر تمام و کمال مرقوم ہوتی کتاب طویل چاہئی کہ مرقوم ہوا اور یہ تعلیقہ گنجایش اسکی
نہین رکہتا لہذا بطریق انموذج عبارت شارح مقاصد کی ذکر کیجاتی ہی کہ مصنف اسکا مشہور
بعلامہ تفتازانی ہی کہ مشاہیر علمائی اہل خلاف سی ہی کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی لیکن وہ چیز کہ
جاری ہوتی بعد اونکی اوپر اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی پس ظہور اوسکا اس حیثیت
سی ہی کہ نہین مجال ہی واسطی پوشیدہ کرنی کی اور ردی اوسکی اس جہت سی ہی کہ نہین شتباہ
ہی اوپر کسی صاحبان عقل کی اسواسطی کہ نزدیک ہی کہ گواہی دین اسکی جمادات اور حیوانات
اور روتی مین واسطی اوسکی زمین و آسمان اور پارہ پارہ ہون پہاڑ اور پتہر اور باقی
رہی کی بدی عمل اوسکی کی جب تک کہ پہر پہر آوین مہینی اور گذرین زمانی پس لعنت
خدا کی ہو اوپر ظالم کی اور جو کہ راضی اس امر سی ہوا اور جو کہ ساعی ہو اس ظلم میں اور
ہر آئینہ عذاب آخرت کا شدید ہی اور باقی ہی اگر کہا جائی کہ بعضی علمائی مذہب ہماری
سی لعن یزید کو جائز نہین جانتی مین باوجود جاننی اس ظلم کی کہین کی ہم کہ واسطی حمایت
کرنی اس امر کی کہ مبادا لعن ترقی کری طرف اعلی کی جیساکہ یہی شعار روافض کا ہی اتنہی
پس اس عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو کچھ خرابیان بعد نبی کی واقع ہوئین مین بیان اسکا

احاطہ تقریر اور تحریر سی باہر ہی ہر چند کہ عبارت اونسی معلوم ہوتا ہی کہ اونہی خلفا کو لعن کرنا
منظور رکہتا ہی اور اگر خلفا ہی معاویہ کو اوس قدر تسلط نہ دیتی یہہ خرابیان کاہیکو واقع ہوتین
اور اصل اس شجرۂ ظلم کی غصب خلافت ہی اور پہل اسکا شہادت ذریت حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ ہی چنانچہ عاقل منصف پر پوشیدہ نہین ہی پس شاہ صاحب کی
مرتبہ مقدمہ مین جناب علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ اور خلیفۂ ثانی مین کمال دور از
انصاف شعر کجا حیدر کجا ان ہیچ ناپاک چہ نسبت خاک را با عالم پاک زادہ کعبہ کجا
حیض کندہ کجا نسبت پاک زنا پاک نہ پرسد زیرک حال اصحاب بود مختلف از من بو بکر کسا
شہسواری عرب یک وجود در کل یک آں ہی اگر یہ مقدمہ متصور ہی پس جناب ہارون
اور علی صلوات اللہ علیہ مین البتہ متصور ہی چنانچہ باتفاق فریقین جناب نبوی نی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی پس اس حدیث سی
ثابت ہوتا ہی کہ یار شاہ نبوی ہارون اور علی مقدم تہی پس لابد یہہ بہی جسطرح کہ زمانہ
ہارون مین سامری امت مین پیدا ہوا تہا اور باعث گمراہی امت موسی ہوا تہا بنا بر ہی
چاہئی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مین بہی سامری امت پیدا ہوا اور باعث گمراہی امت کا
ہوا اور بہی شرح مقاصد وغیرہ مین لکہا ہی کہ اگر آپ سی کوئی شخص ارادہ کری نظر کرنی کا طرف
آدم علیہ السلام کی علم اونکی مین اور طرف نوح علیہ السلام کی تقوی اونکی مین اور طرف ابراہیم
کی خلت اونکی مین اور طرف موسی کی کلیم ہونی اونکی مین اور طرف عیسی کی عبادت اونکی مین
پس چاہئی کہ نظر کری طرف علی صلوات اللہ علیہ کی پس اس حدیث سی مستفاد ہوتا ہی کہ جمیع
علی نی ان انبیا سی تہی بلکہ فضیلت اسکی یہ تہی کہ ہر ایک پیغمبر کو ایک ایک وصف تہا اور اونمین

سب وصف جمع تہی اور یہی اگر مقدم ہی تو جناب … ی اللہ علیہ و آلہ سی بمصداق آیۂ
مباہلہ کی کہ علی صلوات اللہ علیہ کو حق تعالی نی بہ نفس پیغمبر تعبیر فرمایا ہی پس جسطرح سی کہ
جناب نبی پر افترا اس حدیث کا باندہا ہی نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوَرِّثُ پس
اسیطرح سی جناب علی صلوات اللہ علیہ پر حدیث کو وضع کیا ہی کہ تو صواب پر ہی اور
مین خطا پر ہون اور وضع ہونی اس حدیث پر چند امور دلالت رکہتی ہین کہ نہایت واضح
ہین کہ احمد بن حنبل نی مسند اپنی مین اور مسلم نی صحیح اپنی مین روایت کی ہی کہ کوئی شخص
صحابہ رسول سی نہ تہا کہ دعوا اوسنی کیا ہو سوای علی کے سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ
یعنی سوال کرو تم مجہسی جس چیز سی کہ چاہو قبل وفات میری کی پس یہہ حدیث اول دلالت
کرتی ہی وضع ہونی حدیث سابق پر اور دوسرا یہہ ہی کہ جناب نبی نی حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا ہی کہ
اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا اور تیسرا امر یہہ ہی کہ صاحب حلیۃ الاولیا نی اور کتاب فصل الخطاب مین اور صاحب فردوس
نی اور خطیب نی مناقب اپنی مین درباب فضائل علی صلوات اللہ علیہ کی لکہا ہی کہ
علی کو نو حصہ علم تہا اور تمام خلق ایک حصہ باقی مین شریک علی صلوات اللہ علیہ کی
تہی پس بنا بر اس حدیث کی کہا گنجایش رکہتا ہی کہ جسکو دس حصہ علم ہو اوسکو جواب
سائل کا نہ آوی اور وہ مقر ہو سائل سی کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور چوتہا
امر یہہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ نی حق علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ
یعنی دانا تر تمہاری قضایا مین علی صلوات اللہ علیہ ہی اور اس روایت کو ابن عبد البر نی
کہ بزرگ علماء مخالفین سی ہی استیعاب مین ذکر کیا ہی پس جب تک کہ کوئی عبارت
تمام علوم مین نرکہتا ہو کیونکر عہدہ سا نہ قضایا وغیرہ کی ہو گا اور پانچوان امر یہہ ہی

کہ جسکی حق مین حق تعالی نی نص مین تغییر کیا ہو درحقیقت جو علم کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کو تھا
وہ جناب علی صلوات اللہ علیہ کو تہا پس درحقیقت تخطیہ علی تخطیہ جناب نبی کی ہی ہر چند کہ
بنا بر مسلک اہل سنت کی خطا انبیا سی جائز ہی لیکن بنا بر اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کی خطا
الہی لازم آتی ہی اور بعد اسکی شاہ صاحب دلیل اس مطلب پر یہ لاتی ہین کہ حضرت داود
نبی اور بنص الہی خلیفہ وقت تہی کہ حق تعالی نی انکی حق مین فرمایا ہی یا داود انا
جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق اور باب فہم حکم کو سنداً ان ایک
شخص کی کہ زراعت شخص دیگر کو تلف کیا تہا حضرت سلیمان سی کہ نہ اوس وقت نبی تہی
اور نہ امام حکم کرنی اس مسئلہ مین چہپی رہ گئی اور حضرت سلیمان کہ طفل صغیر السن تہی حضرت
داود پر سبقت کی اور حکم الہی کو دریافت کر گئی مروی ہی ابن بابویہ فی الفقیہ عن احمد
بن عمر الحلبی قال سألت ابا الحسن عن قوله تعالی وداود وسلیمان اذ یحکمان
فی الحرث قال حکم داود بحکم الغنم ففہمہ اللہ سلیمان ان الحکم لصاحب الحرث فی اللبن والصوف
ترجمہ اسکا یہ ہی کہ روایت کیا ہی ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین احمد
ابن عمر الحلبی سی کہ کہا اونہی کو سوال کیا مین نی ابو الحسن صلوات اللہ علیہ سی قول حق تعالی
سی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داود اور سلیمان نی جس وقت کہ حکم کیا اون دونون نی بیچ زراعت کے
کہا اون حضرت نی کہ حکم کیا داود نی ساتہہ دینی گوسفندونکی اور سمجہایا خدا نی سلیمان کو کہ
حکم واسطی مالک زراعت کی ہی بیچ شیر اور صوف کی پس اگر بالفرض علم ایک مسئلہ کا ایک زمان
نادانکو سمجہا وین امامت اوسکی مین کیا بادہی سو سطی کہ تنقیضہ داود کی شکل اس واقع مین مجمل
ہوا اور ظاہر ہی کہ امامت نہایت ثبوت کی ہی انتہی کلامہ جواب اسکا یہ ہی معلوم نہیں

نہیں کہ شاہ صاحب کس خواب غفلت مین تہی کہ اس قدر جو تحریر کیا ہی اسی مطلب کو خود کہتی
ہین کہ حق تعالی نی حق داود مین فرمایا ہی فاحکم بین الناس بالحق اور یہہ فرمانا دلالت رکہتا ہی
کہ حکم کرنا داود کا برحق ہو اور بطلق خطا اور دخل اوسمین نہو پس اس صورت مین کیا
گنجایش رکہتا ہی کہ داود نی خطا کی اور سلیمان نی بصواب حکم کیا خصوصاً اوس وقت مین
کہ بقول انکی صاحب سلیمان اوس ہنگام مین نبی تہی نہ امام پس یہ کسطرح سی ممکن ہو کہ وہ
نبی کہ جسکو ارشاد ہو کہ حکم حق کرتے ہو وہ خطا کری اور وہ شخص کہ نہ امام ہو نہ نبی وہ حکم
بصواب کری بنا بر اسکی شاہ صاحب کو لازم تہا کہ معنی آیہ کی اسطرح بیان کی ہوتی کہ تناقض
دونو آیہ مین باقی نرہتا اور مذہب صحیح یہ ہی کہ دونو حکم موافق ارشاد الہی کی تہی نہ بطریق
اجتہاد چنانچہ تحریر شاہ صاحب سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت داود نی ظن اور اجتہاد سے
حکم کیا تہا جسطرح سی کہ خلیفہ ثانی نی حکم باجتہاد کیا تہا اسو سطی کہ مدار اجتہاد کا ظن ہی
اور در تبہ انبیا اور اوصیا کا ارفع اس سی ہی کہ وہ ظن پر عمل کرین اس واسطی سی ہی کہ انبیا
کو طریقہ دریافت کرنی علم احکام کا بواسطی وحی وغیرہ ممکن ہی اور جس شخصکو اتنی دسترس نہو
اوسکو ظن پر عمل کرنا قبیح ہی اور یہی باعث اسکی مین یہہ قول حق تعالی کا فی ہی ان بعض الظن
اثم کہ بنا بر اس آیہ کی لازم ہی کہ ظن سی پرہیز کیا جاوی اور اگر کوئی کہی کہ یہ ظن مجتہد سی ہو تو
نہیں اجتناب کیا جاتا جواب اسکا یہہ ہی کہ در صورت اختلاف احادیث مجتہد کو کہان
ایسا طریقہ ممکن ہی کہ علم اوسکو احکام کا حاصل ہو زمانہ غیبت امام مین لہذا ناچار ہی
چونکہ تکلیف عبادات ہمکو یقینا ہی ظن پر عمل کرین والا تکلیف مالا یطاق لازم آتی ہی اور
اسی واسطی محتمل ہی کہ حق تعالی نی بعضی ظن کو گناہ ٹہرایا ہی کہ بعضی اوقات مین ہوای

نقلون کی چار ہیئین ہی اور احادیث در باب حکم کرنی داود کی اور سلیمان کی مختلف واقع
ہوئی ہین ہر چند کہ یقین باحد اجا نہین ہوتا لیکن یہہ یقینی معلوم ہوتا ہی کہ خطا داود
واقع نہین ہوئی چنانچہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
علیہ سی کہ فرمایا اونہون نی کہ ہر گاہ متخاصمین نزدیک داود کی حاضر ہوئی داود نے
اونکو نزدیک سلیمان کی بہیجا اور سلیمان نی فرمایا کہ اگر گوسفندون نی اصل اور فرع
باغ انگور کو بسبب کہانی کی نابود کیا ہو چاہئی کہ اون گوسفندونکو صاحب باغ
کرین اور اگر شاخین اوسکی کہائین ہون تو چاہئی فرع گوسفند کو کہ نتاج اونکا ہی تسلیم
صاحب باغ کرین اور یہہ حکم وہی حکم تہا کہ داود پر نازل ہوا تہا اور اگر حکم انکا
مختلف ہوتا تو چاہئی حق تعالی عوض وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ کی وکنا لحکمہما کہتا بنابر اس کلام کے
پہونچی متخاصمین کی نزدیک سلیمان کی یہہ تہی کہ تا بنی اسرائیل پر ظاہر ہو کہ سلیمان بعد
اونکی وصی اور خلیفہ ہین اور کلینی مین اون حضرت سی مروی ہی کہ امامت ایک عہد
ہی جانب خدا تعالی سی واسطی جماعت کی کہ اسما انکی علم الہی مین مقرر ہین اور حق تعالی
نی داود کو وحی نازل کی کہ ایک کو فرزندان اپنی سی وصی اور قائم مقام اپنا کر
اسواسطی کہ علم میری مین قرار پایا ہی کہ کسی پیغمبر کو مبعوث نکرون مگر یہہ کہ وصی و
اہل بیت اوسکی سی ہو داود علیہ السلام کی فرزند بہت سی تہی اور غلام نامی کہ انکی
کہ مان اونکی زندہ تہین اونکو بہت دوست رکہتی تہین چاہا کہ اون کو وصی کرین پس
حق تعالی نی وحی طرف داود کی بہیجی کہ اس امر مین تعجیل نکر او منتظر حکم میرا کا جو
عنقریب دو مرد نزدیک داود کی آئی ایک نی دعوی دوسری پر کیا کہ

گوسفندان اسکی نی رات کو تاک کہائی انگور ریزی کہا ... برباد کیا ... الله تعالی
نی وحی داود کو بہیجی کہ جمع کرو فرزندان اپنی کو ... کہ اس قصہ مین حکم
کری اوسکو وصی اپنا کر داود علیہ السلام نی فرزندونکو جمع کیا ہر گاہ کہ قصہ مذکور
مطلع ہوئی سلیمان علیہ السلام نی کہا کہ حکم کیا مینی صاحب گوسفند کہ نتاج اور پشم کو
سال اوسی حاصل ہو صاحب تاک انگور کو دی اور تا ایک سال باغ انگور کو تربیت
کری تا مثل سابق کی انگور بار لاوی داود علیہ السلام نی کہا کہ کسواسطی حکم کیا
تو نی کہ بالکل گوسفندونکو تسلیم اوسکی کرین با وجود اس امر کی کہ جو کچہہ تلف ہوئی
باغ انگور ہی موافق قیمت گوسفندان اوسکی ہی کہ یہہ حکم نزدیک علما بنی اسرائیل کی
مقرر اور محقق ہی سلیمان نی کہا اس جہت سی کہ حاصل تاک اوسکا تلف ہوا اور اصل
تاک باقی ہی اور تاک کو کچہہ خوف نہین ہی اور سال دیگر نشو و نما کریگا اور بارور ہوگا
پس مناسب یہہ ہی کہ وہ بہی حاصل گوسفندان اوسکو دی نہ اصل گوسفندان پس حق سبحانہ نی
حضرت داود کو وحی کی کہ حکم اس مسئلہ مین وہی ہی کہ حضرت سلیمان نی کیا یا داود اردت
امرا واردنا یعنی ارادہ تو نی چاہا کہ غیر سلیمان کو وصی کری اور ہمنی چاہا کہ سلیمان کو
تیرا ہوا اور جسطرح سی چاہئی کہ جو ظہور مین آیا اور ثانیا جواب قول ملا صاحب کا
یہہ ہی کہ حق تعالی نی حق داود اور سلیمان مین فرمایا ہی وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا
یعنی ہر ایک کو دیا ہمنی حکم اور علم پس اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حکم داود خطا نہ تہا
اور قطع نظر اس سی ہر گاہ کہ عصمت انبیا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ادلہ عقلیہ
سی ثابت ہوتی ہی ظاہر ہی کہ معنی اس آیہ کی محمول ہون بخلاف علیہ مانی کہ ا...

عدم عصمت فریقین میں ہے پس عمر کو خطا سے باز رکھنا نہایت بیجا ہے اور
کہنا اس امر کا ظاہر ہے کہ امامت نیابت نبوت کے ہے پس بنا بر مذہب شیعہ کی
مسلم اسکو ہے کہ علی علیہ السلام نایب تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منسوب عنہ بروایت
خم غدیر بخلاف مسلک اہل سنت کی خلافت خلفا کی باجماع امت ثابت کرتی ہیں
یعنی منسوب عنہ سے اور نیابت ہی منسوب عنہ کی منتہی ہے اور جس شخص کو کہ تفصیل
درکار ہو وقول شاہ صاحب کا منظور ہو پس چاہیے کہ رسالہ مقطاریہ کہ مولف حقیر سے ہے ملاحظہ فرمائے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

حرام کی گئی ہیں اوپر تمہارے مادران تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور پھوپھیاں تمہاری اور خالائیں

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ

اور بیٹیاں بھائی کی اور بیٹیاں بہن کی اور مائیں تمہاری کہ انہوں نے دودھ پلایا ہو تمکو

وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي

اور بہنیں تمہاری کہ جہت شیر سے ہوں اور مادران زنان تمہاری کی اور دختران تمہاری وہ کہ جو

فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ

بیچ دامن تمہارے کی پلی ہوں زنان تمہاری سے وہ عورتیں کہ دخول کیا ہو تم نے ساتھ ان کے پس اگر نہ ہو تم دخول کیے

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ

ساتھ ان کی پس نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے اور حرام ہیں زنان فرزندان تمہارے کی جو کہ پشت تمہاری سے ہیں

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

اور حرام ہے یہ کہ جمع کرو تم درمیان بہنوں کی وہ کہ تحقیق سابق ہوا ہوا ہے تحقیق خدا ہے بخشنے والا مہربان

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور حرام ہیں شوہر دار زنان سے مگر وہ کہ مالک ہوئے ہوں دستہائے تمہارے

كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ

فرض کیا ہے خدا نے اوپر تمہارے اور حلال ہوا واسطے تمہارے وہ چیز کہ جو سوا ان کے ہے یہ کہ طلب کرو تم ساتھ اموال اپنے

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

درحالیکہ تزویج کرنے والے ہو نہ زنا کرنے والے پس جو کہ طلب نفع کیا ہے تم نے ساتھ اس کے ان عورتوں سے پس دو انکو اجرتیں ان کی

فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ

درحالیکہ واجب ہے اور نہیں گناہ ہے اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کہ باہم راضی ہو تم ساتھ اس کے بعد مہر واجب کے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

تحقیق خدا ہے جاننے والا حکمت والا اور جو شخص کہ طاقت نہ رکھے تم میں سے مقدور

أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ

یہ کہ نکاح کرے زنان عفیفہ مومنات کو پس اس سے کہ مالک ہوئے ہیں دستہائے تمہارے کنیزان

فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ

تمہاری کہ جو مومنات ہوں اور خدا داناتر ہے ساتھ ایمان تمہارے کی بعضے تمہارے بعضے سے ہو

فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

پس نکاح کرو تم انہیں کنیزوں سے ساتھ اذن مالکوں ان کی کے اور دو تم انکو مہر ان کی ساتھ نیکی کے

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ

درحالیکہ پرہیزگار ہوں نکاح کرنے والی ہوں نہ زنا کرنے والی اور نہ پکڑنے والی دوستان پنہانی کی پس جب کہ محصنہ ہوں

فَاِنْ اَتَیْنَ [illegible] عَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

پس اگر عمل مین لاوین زناکو پس اوپر انکی نصف اوس چیز کی ہی کہ اوپر زنان آزاد کی ہی

الْعَذَابِ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْکُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

عذاب مقرر ہی یہہ نکاح کنیز کا واسطی اوس شخص کی ہی کہ خوف کرتا ہی تم مین سی اور صبر کرنا نکاح کنیزون سی بہتر ہی واسطی تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی

قولہ اَیْمَانُکُمْ یعنی جو عورتین کہ کفار سی غیر وقید کرلائی ہون اور شوہر اونکی کافر ہون
اوپر تمہاری حلال مین بسبب اسیر ہونی کی لیکن واجب ہی کہ استبرا کرین اونکو ساتھ ایک حیض
اگر حاملہ نہون اور بشرط حمل استبرا اونکا وضع حمل ہی قولہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الخ غایت
غرض متعہ سی محفوظ رہنا زنا اور لواطت سی ہی چنانچہ جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ
علیہ فرماتی ہین کہ اگر عمر لوگونکو منع نکرتا متعہ سی کوئی شخص زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ نہایت شقاوت
اور بدبختی رکہتا ہو اور اس آیہ مین نکاح متعہ مراد ہی کئی وجہ سی اول یہہ کہ اجماع اہلبیت
ہوا ہی اور اجماع اونکا حجت ہی چنانچہ علم اصول مین ثابت ہی اور وجہ دوم یہہ ہی کہ خاصہ
اور عامہ نقل کرتی ہین کہ ابن عباس فتوی متعہ کا دیتی تہی اور خود بہی اسپر عمل کرتی
اور وجہ سوم یہہ ہی کہ روایت کیا ہی عمر ابن خطاب سی کہ دو متعہ عہد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ مین تہی کہ مین اون دونوکو حرام کیا ہی اور لوگونکو اوسپر عقاب کرونگا مین ایک متعہ
زنان ہی اور دوسرا متعہ حج اور طبری نی بہی عمر سی نقل کیا ہی کہ اوسنی کہا ہی کہ اوسنی کہا
تین چیزین زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین تہین کہ مین اون تینوکو حرام کیا ہی ایک
متعہ حج دوسرا متعہ زنان تیسرا حی علی خیر العمل بیچ اذان کی اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ متعہ کا
شروع ہونا زمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ مین بالاتفاق ثابت ہی اور دعوی کرنا منسوخیت

اسکی کا روایت ہی اور مشروعیت اوسکی درایت ہی اور روایت معارض درایت
نہین ہوسکتی ہی **فائدہ** کتاب مصابیح القلوب مین مرقوم ہی کہ ایک روز قاضی عبد الجبار
معتزلی شہر مین مجلس درس مین بیٹہا تہا آئمہ فریقین حاضر تہی شیخ مفید مجتہدان شیعہ کی
تہی اوس عصر مین اور قاضی نی نام اونکا سنا تہا لیکن اونکو دیکہا نتہا حاضر ہوئی
اور صف نعال مین بیٹہی اور بعد ایک لحظہ کی خطاب قاضی سی کیا کہ اگر اجازت ہو تو تجہ
سوال کرون مین بحضور ان حاضرین کی قاضی نی کہا سوال کر شیخ نی کہا کہ یہہ حدیث
کہ طائفہ شیعہ روایت کرتی ہین مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی روز غدیر مین فرمایا ہی یا شیعہ اپنی طرف سی جمع کیا ہی قاضی نی کہا صحت
اس خبر کی ضروری ہی شیخ نی کہا کہ ہر گاہ یہہ خبر صحیح ہوئی لفظ مولا سی کیا مراد ہی قاضی
نی کہا کہ اولی مراد ہی شیخ مفید نی کہا کہ اس تقدیر پر خلاف اور خصومت کس واسطی ہی
قاضی نی کہا ای برادر یہہ روایت ہی اور خلافت ابی بکر کی درایت ہی اور مرد عاقل
بسبب روایت کی ترک درایت نہین کرتا ہی شیخ مفید نی اس مسئلہ کو فرو گذاشت کر کی
پوچہا کہ کیا کہتی ہو اس خبر مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق علی مین فرمایا یا علی حربک
حربی وسلمک سلمی قاضی نی کہا کہ صحیح ہی شیخ مفید نی کہا اصحاب جمل مین کیا فرماتی
ہو بقول تمہاری چاہی وہ کافر ہون قاضی نی کہا ای برادر اونہون نی توبہ کیا شیخ
مفید نی کہا کہ ای قاضی حرب جنگ جمل درایت ہی اور توبہ روایت ہی اور تمہی
آپ فرمایا ہی کہ مرد عاقل درایت کو بسبب روایت کی ہاتہہ سی نہین دیتی ہی قاضی متحیر
رہ گیا اور ایک ساعت سر جہکا لیا اور بعد تہوڑی دیر کی سر کو بلند کیا اور کہا کہ تم کون شخص ہو

شیخ نی کہا مین خادم تمہارا ہون محمد بن محمد النعمان حارثی قاضی اوسنی کہا امیوا و مقدم شیخ مفید کا
ہاتھ پکڑ لیا اور مسند پر لا کر بٹھایا اور کہا کہ انت المفید حقا یعنی تم حامی دین والی ہو
اور وجہ پنجم یہہ ہی کہ متعہ ایسی منفعت ہی کہ وجوہ قبیحہ سی خالی ہی اور اوس مین ضرر
دنیا اور آخرت کا نہین ہی اور جو چیز کہ اس طرح سی ہو مباح ہوتی ہی پس اباحت متعہ
کی ثابت ہوئی اور احادیث اس باب مین بہت سی وارد ہوئی ہین ابن بابویہ نی من
لا یحضرہ الفقیہہ مین امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی نقل کیا ہی کہ اون حضرت
نی فرمایا کہ وہ ہم سی نہین ہی کہ حرام جانی متعہ کو اور اون حضرت سی مروی ہی کہ جو
شخص ساتھہ عورت کی متعہ کری خالصا لوجہ اللہ جو کلمہ کہ اوس عورت سی کہی ایک حسنہ اوسکے
واسطی لکھتی ہین اور ہر گاہ کہ اوس سی نزدیکی کرتا ہی حق تعالی اوسکی گناہ بخش دیتا ہے
اور ہر گاہ کہ غسل کرتا ہی بعدد ہر بال کی کہ پانی اوسپر جاری ہوتا ہی مغفرت اور رحمت
ارزانی کرتا ہی مروی ہی کہ ایک شخص نی امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی پوچھا کہ
مینی قسم کہائی ہی کہ متعہ نکرونگا اب پشیمان ہوا ہون آیا جائز ہی کہ اب متعہ کرون حضرت نی
فرمایا کہ تو نی قسم کہائی ہی کہ طاعت پروردگار نکری تو حق اوس خدا کی کہ اگر طاعت اوسکی نکریگا
دشمن اوسکا ہوگا پس بنا بر این روایت کی جو شخص کہ متعہ نکریگا دشمن خدا ہی اور حضرت
رسالت سی مروی ہی کہ جو شخص ایکبار متعہ کری درجہ اوسکا مثل درجہ حسن کی ہوتا ہی اور
جو شخص کہ دو بار متعہ کری درجہ اوسکا مثل درجہ حسین کی ہوتا ہی اور جو شخص کہ تین متعہ
کری درجہ اوسکا مثل درجہ علی صلوات اللہ علیہ کی ہوتا ہی اور جو شخص کہ چار بار متعہ کری
درجہ اوسکا مثل درجہ میری کی ہوتا ہی اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جو شخص کہ ایکبار متعہ کری

کری خشم خدا سی محفوظ رہتا ہی اور جو شخص کہ دو بار متعہ کری ساتھہ نیکوکاروں کی محشور ہوتا ہی
اور جو شخص کہ تین بار متعہ کری روضہ جنان مین میری ساتھہ ہوگا اور سلمان فارسی اور
مقداد و کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہم سی مروی ہی کہ اگر روز نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہم حاضر تہی کہ وہ حضرت اوٹہی اور خطبہ بلیغ پڑہا اونہون نی اور بعد
اوسکی فرمایا کہ لوگو وہ مرد مان آگاہ ہو کہ برادر میرا جبرئیل تحفہ نزدیک پروردگار سی لایا
اور وہ متعہ زنان مومنہ ہی اور پیشتر از من یہہ تحفہ حق تعالی نی کسی پیغمبر کو نہین کرامت فرمایا
اور مین تمکو حکم اوسکا کرتا ہون کہ وہ سنت میری ہی حیات مین میری اور بعد وفات میری کی
اور جو شخص کہ اوسپر مداومت کری وہ مجہسی ہی اور جسنی مخالفت کی [illegible] مخالفت کی
اور اہل دوزخ سی ہی اور جو شخص کہ مدت عمر مین ایکمرتبہ متعہ کو عمل مین لاوی سی اہل جنت
ہی اور جو شخص کہ اپنی ممتوعہ کی ہمنشینی کری فرشتہ ان پر نازل ہوتا ہی اور اوسکی پاسبانی
کرتا ہی تا اینکہ وہ زن مجلس سی اوٹہی اور بات کرنا آپسمین ثواب ذکر اور تسبیح کا ہی
اور ہر گاہ ہاتھہ مین ہاتھہ لیتی مین جو گناہ کہ انگلیون سی کیا ہو جہڑ جاتا ہی اور ہر گاہ
بلکہ بکر بوسہ لیتی مین حقتعالی بعوض ہر بوسہ کی ثواب حج اور عمرہ کا لکہتا ہی اور ہر گاہ خلوت
بنوجہ لذت اور شہوت کی حسنات اوسکی دونون کی لکہی جاتی مین یانکو پاک کیا اور جب غسل کرنی مین مشغول
ہوتی مین حق تعالی فرشتون سی کہتا ہی کہ نظر کرو طرف ان دو بندون کی کہ غسل کرنی مین
مشغول مین اور اعتقاد رکہتی مین کہ مین پروردگار اونکا ہون گواہ رہو کہ انکو بخشا مینی
اور جس بال پر کہ پانی جاری ہوتا ہی واسطی اوسکی لکھی جاتی مین اور دس
گناہ دفع ہوتی مین اور دس درجہ بلند ہوتی مین پس جناب امیر صلوات اللہ علیہ نی

ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ ساعی ہی اس باب
مین ہو فرمایا کہ جزا اوسکی مثل اوسکی ہی کہ جو متعہ کری اور ہر گاہ غسل سی فارغ ہو بعوض
ہر قطرہ آب کی کہ بدن اوسکی سی گرتا ہی حق تعالی ایک فرشتہ مخلوق کرتا ہی کہ تسبیح اور
تقدیس اوسکی کرتا ہی اور ثواب اوسکا واسطی غسل کرنی والی کی ہوتا ہی قیامت تک ای علی
صلوات اللہ علیہ جو شخص کہ اس سنت کو سہل جانی اور احیا اسکا نکری شیعہ ہمارے سی
نہین ہی اور ہین اوسی بیزار ہون اور اون حضرت سی منقول ہی کہ ایک روز ساتھ اصحاب
اپنی کی بیٹھی ہوئی تھی ارشاد فرمایا کہ اسوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا اونہون نی
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ حق تعالی نی تمکو سلام بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ امت اپنی کو حکم متعہ
کرو کہ وہ سنت صالحون سی ہی جو کوئی کہ روز قیامت کو نزدیک میری آوی اور متعہ
کیا ہو نیکیان اوسکی بقدر ثواب متعہ کی ساقط ہوتی ہین ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ایک درہم کہ
مومن متعہ مین صرف کری افضل ہی نزدیک حق تعالی کی ہزار درہم سی کہ غیر اوسکی مین
صرف کری ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ایک جماعت بہشت مین حور العین سی ہین کہ حق تعالی نی
اونکو واسطی متعہ کی خلق کیا ہی اور ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہر گاہ کہ مومن یا مومنہ عقد نکاح کی
مین حق تعالی اون دونوکو گناہونسی پاک کرتا ہی اور عفو کرتا ہی اور رضا دیتی ہی بجان
ندا کرتا ہی کہ ای شیخ حق تعالی نیز ہی حق مین کہتا ہی کہ اس شیخ پیری نی متعہ کیا بامید ثواب
پیری کی ہر آئینہ آج کی دن کی اوسکو مسرور کیا مینی ساتھ عفو کرنی گناہونکی اور ساتھ زیادتی
حسنات کی اور جو عورت کہ مہر اپنا شوہر کو بخش دیوی خواہ عقد ہو دائمی خواہ غیر اسکا حق تعالی
بعوض درہم کی چالیس ہزار شہر بہشت مین اوسکو عطا کرتا ہی اور بعوض ہر درہم

درہم کی ستر ہزار حاجت دنیا اور آخرت کی بر آتی ہین اور بعوض ہر درہم کی ایک حور بہشت مین
داخل ہوتا ہی اور بعوض ہر درہم کی ہزار فرشتونکو امر کرتا ہی کہ واسطی اوسکی نیکیان لکھین

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ

چاہتا ہی خدا کہ بیان کری واسطی تمہاری احکام حلال و حرام کو اور ہدایت کری تمکو طریقون اون لوگونکی کہ تم سی پہلی تھی اور توبہ قبول کری

عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ

اوپر تمہاری اور خدا دانا ہی محکم کار ہی ۔ اور خدا چاہتا ہی یہہ کہ قبول توبہ کری اوپر تمہاری

وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝

اور چاہتی ہین وہ لوگ کہ پیروی کرتی ہین آرزوون کی یہہ کہ خواہش کرو تم خواہش بڑی کو

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

چاہتا ہی خدا یہہ کہ تخفیف کری تم سی اور پیدا کیا گیا ہی انسان ضعیف ۔ ای وہ لوگ کہ

آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ

ایمان لائی ہو نہ کہاؤ تم اموال اپنی کو درمیان اپنی ساتھ باطل کی مگر یہہ کہ ہووی تجارت

تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ

رضامندی تمہاری سی اور نہ قتل کرو تم نفسہای اپنی کو بدرستی کہ خدا ہی ساتھ تمہاری مہربان اور جو شخص کہ

يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ

بجا لاوی اس محرمات کو از روی تعدی اور ظلم کی پس قریب ہی کہ داخل کرین ہم اوسکو آتش مین اور ہی یہہ امر

عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اوپر خدا کی آسان ۔ اگر پرہیز کرو تم بزرگ اون گناہون سی کہ منع کئی گئی ہو تم اونسی محو کرین گی ہم

سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ

گناہان خورد تمہاری کو اور داخل کرینگی ہم تمکو جاہی بزرگ مین ○ اور نہ آرزو کرو تم جس کی کہ زیادتی دی خدا نی

بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ

ساتھ اوسکی بعضی تمہاری کو اوپر بعضی کی واسطی مردوں کی ہی حصہ اوس چیز سی کہ کسب کیا انہوں نی اور واسطی زنان کی حصہ

مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

اوس چیز سی کہ کسب کیا ہی انہوں نی اور طلب کرو خدا کو فضل اوسکی سی تحقیق کہ ہی ساتھ ہر شی کی دانا

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

اور واسطی ہر ایک کی کیا ہمنی ہی وارث اوس چیز سی کہ چہوڑ گئی ہون ماں باپ اور اقربا اور وہ لوگ کہ عقد کیا

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ○ ع

دستہای تمہاری نی پس دو تم انکو حصہ انکا تحقیق کہ خدا ہی اوپر ہر شے کے گواہ

قوله أن تميلوا ميلا عظيما مروی ہی کہ جبکہ آیہ تحریم خواہر زادہ اور برادر زادہ نازل ہوا
یہودیوں نی اعتراض کیا کہ نکاح دختر عمہ کا اور دختر خالہ کا حلال ہی باوجود اس بات کی کہ
خالہ اور عمہ حرام ہیں پس اگر خواہر حرام ہی خواہر زادی کیون حرام ہوئی اور بسبب اس شبہ کے
چاہا کہ اہل اسلام کو طرف باطل کی رغبت دلاوین لہذا رد اونکی مین یہہ آیہ نازل ہوا
یرید اللہ ان یخفف عنکم قوله کبائر ما تنہون گناہ کبیرہ وہ ہی کہ عذاب و عقوبت اسکی
مقرر ہوئی ہو مانند شرک کی اور زنا کی اور لواطہ کی اور شرب خمر کی اور ربا کی اور عقوق
والدین کی اور قمار کی اور فرار جنگ کفار سی حضور امام مین اور قتل کرنا ناحق اور
کہانا مال یتیم کا اور تہمت زنا کرنا اور جادو کرنا اور جہوٹی گواہی دینا اور ناامید ہونا رحمت

الٰہی سی اور پناہ مین ہونا عقوبت اوسکی سی اور بعضی علما قائل ہوئی ہین کہ تمام معاصی کبیرہ
ہین بجہت شریک ہونی مخالفت امر و نہی مین اور اطلاق صغیرہ اور کبیرہ کا اوپر گناہ کے
باعتبار نسبت مافوق اور ماتحت کی ہی مانند بوسیدن اجنبیہ کی کہ نسبت بزنا صغیرہ
ہی اور نسبت بنظر نامحرم از روی شہوت کبیرہ ہی اور یہہ قول شیخ مفید اور ابو الصلاح
اور ابن براج اور ابن ادریس کا ہی اور یہہ مذہب منافات آیات اور اخبار صحیحہ
سی رکہتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر اجتناب کرو تم گناہان کبیرہ سی کہ منع کیا ہی تمکو
اوس سی کفارہ کرتی ہین اور بخشتی ہین ہم گناہوں تمہارے کو اور احادیث مین وارد ہوا
ہی کہ گناہ کبیرہ آدمی کو عدالت سی خارج کرتا ہی اور گناہ صغیرہ بشرط عدم اصرار عدالت سے
خارج نہین کرتا ہی اور مشہور علما مین یہہ ہی کہ اصرار گناہ صغیرہ پر کبیرہ ہی اور معنی اصرار مین خلاف
ہی شہید علیہ الرحمۃ نی کہا ہی کہ اصرار دو قسم پر ہی یا فعلی ہی یا حکمی ہی اصرار فعلی یہہ ہی
کہ مداومت کرنا یا کثرت سی اوس جنس فعل کا بی توبہ ہووی اور اصرار حکمی یہہ ہی کہ قصد
رکہتا ہی اور بجا لانی صغیرہ کی بعد ارتکاب اوسکی کی لیکن وہ شخص کہ صغیرہ کو عمل مین لاوے
اور خاطر اوسکی سی غفلت اور رو بہ وے قصد اور توبہ اوسکی سی ہو ظاہر یہہ ہی کہ مصر نہین ہے
اور شاید عمل صالح اوسکی از قبیل نماز و روزہ اور وضو کی کفارہ اوسکا ہوتا ہی چنانچہ
اخبار مین وارد ہوا ہی انتہی کلامہ اور بعضوں نی کہا ہی کہ اگر بعد از صغیرہ کی قصد اوس
صغیرہ کا رکہتا ہو اصرار عمل مین آیا ہی مگر بنا بر اسکی فرق صغیرہ اور کبیرہ مین نہین رہتا ہے
اور علماؤں مین اختلاف بہت سا ہی گناہ کبیرہ مین بعضی کہتی ہین کہ جو گناہ کہ حق تعالی نی
قرآن مجید مین وعید عذاب کیا ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ وہ گناہ کہ شارع نی عذاب اوسپر مقرر کی

ہوا یا تصریح اوسمین وعید عذاب کی ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ جو گناہ کہ کرنا اوسکا مشہور
ہی اعضا کی ہووین سی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کہ حرمت اوسکی دلیل قطعی ثابت ہوئے
ہوا اور بعضون نے لیا ہی کہ وہ گناہ وہی کہ وعید شدید قرآن مین یا حدیث مین وارد ہوئی ہو
موافق بعضی اخبار عامہ اور خاصہ کی گناہ کبیرہ سات ہین ایک شرک بخدا ہی اور دوسرا
قتل ناحق اور تیسری تہمت کرنا زن عفیفہ کو اور چوتھی کھانا مال یتیم بناحق اور پانچوان زنا اور
چھٹا بھاگنا جنگ وجہاد سی اور ساتوین عقوق والدین ہی اور بعضون نے اور تیرہ
گناہ اوسپر افزود کئی ہین ایک لواطہ ہی اور دوسری سحر ہی اور تیسری ربا ہی اور
چوتھی غیبت اور پانچوین قسم دروغ اور چھٹا پینا شراب کا اور ساتوان استخفاف خانہ
کعبہ کا اور آٹھوین دزدی کرنا اور نوین گواہی دروغ دینا اور دسوان توڑنا بیعت
امام کا اور گیارہوان بادیہ نشین ہونا بعد از ہجرت کی اور بارہوان ناامید ہونا رحمت
خدا سی اور تیرہوان ایمن ہونا عذاب خدا سی اور بعضون نے چودہ گناہ اور اضافہ کئی ہین
ایک کھانا میت کا اور دوسرا کھانا خون کا اور تیسرا گوشت خوک کھانا اور چوتھا کھانا
اوس حیوان کا کہ بنام غیر خدا ذبح کیا ہو بغیر حال ضرورت مین پانچوان رشوت لینا اور
چھٹا قمار کھیلنا اور ساتوین پیمانہ اور وزن مین کمی کرنا اور آٹھوان اعانت ظالمون کی
ظلم پر نوان بند کرنا حقوق آدمیون کا اور دسوان اسراف مال کرنا اور گیارہوان
مال حرام مین صرف کرنا اور بارہوان خیانت مال مردم مین کرنا اور تیرہوان
مشغول لہو ولعب مین ہونا مانند دف اور طنبور اور زمانی اور مثال اوسکی کی اور چودہوان
اصرار گناہان صغیرہ پر اور ہر گاہ کہ یہہ مقام تفصیل طلب ہی اور گنجایش اوس سبکی [illegible]

ناہس مین نہین یہ معنی لہذا محمول بہ حسب ظہور پر کیا ہشام علیہما السلام نے **ولا تتمنوا** ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت
نبی سے عرض کیا کہ لوگون کو شرف جہاد حاصل ہوتا ہی اور عورات اس ثواب سی محروم رہ جاتی
ہین اور مردونکو دوبرا بہرہ کسب غنیمت کی اور ترقونکی تحصیل کسب مال کی دو برابر عورتونکی میراث پاتی ہین
اور عورات بہ وجود ضعف حال کی اور کثرت احتیاج کی نصف مردونکا پاتی ہین کاش کچھ حال مردونکے یعنی
جہاد ہمین لوگ کچھ میراث مین بھی بہرہ مند ہوتی حق تعالی نے یہہ آیہ نازل کیا **ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ والذین**
عقدت ایمانکم منقول ہی کہ ہم جاہلیت مین اسطرح سی تہا کہ باہمدیگر ہاتھہ پر ہاتھہ مارتی تہی اور عہد کرتی
تہی کہ دوست ہمارا دوست تمہارا ہی اور دشمن تمہارا دشمن ہمارا ہی تم ہمسی میراث لینا ہم تمسی میراث
لین کی اور تم ہماری دیت دینا اور ہم تمہاری دیت دین کی اگر کسی کو قتل کرواؤ بناحق اور اس عہد کو
ہوکہ تقسیم کرتی تہی اور بسلطی بکی بر ایک چہٹا حصہ میراث کا لیتا تہا ایک صحابہ نے عرض کی کہ ایا حکم اوس
جماعت کی سی بالمدیگر عہد وپیمان کیا ہی تقسیم میراث کی حکم الہی کا اسپر تعین کیا ہی اللہ تعالی ال آیہ
والذین عقدت ایمانکم تکملہ کوع اول در سیپارہ پنجم **الوالدان والاقربون** [illegible]
پانسو [illegible] مین و در رضیات اوسکی [illegible] دونو کا لکھا [illegible]
نکلی اوس سی یہہ عبارت **الشیٔ حبیب اللہ ولو کیل علی العباد ہما الوالدان والاقربون المعصومون** [illegible]
[illegible] **محمد حبیب اللہ وعلی** [illegible] **ہما الوالدان** [illegible] **وہما المعصومون** [illegible]
والذین عقدت ایمانکم [illegible] **ہم الائمۃ الاطہار کلہم**
[illegible] **فاتوہم** [illegible] **ال محمد** [illegible]

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض

مردان درستی کرنی والی ہین اوپر عورتون کی بسبب اوس چیز کی کہ فضیلت دی ہی خدا نی بعضی کو اوپر بعضی کی

وبما انفقوا من اموالهم فالصالحات قانتات حافظات

اور بسبب اوس چیز کی کہ خرچ کرتے ہیں مرد توکو اموال اپنے سے پس نیکان شائستہ فرمان بردار ہیں نگاہ رکھنی والیاں

للغيب بما حفظ الله واللاتي تخافون نشوزهن فعظوهن

پیٹھ پیچھے شوہر کی بسبب اوسکی کہ نگاہ رکھا ہے خدا نے اور وہ عورتیں کہ خوف کرو تم نافرمانی اونکی کو پس نصیحت کرو اونکو

واهجروهن في المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا

اور چھوڑ دو بیچ خوابگاہوں اونکی کی اور مارو اونکو پس اگر فرمان برداری کریں تمہاری پس نہ

تبغوا عليهن سبيلا ان الله كان عليا كبيرا ○ وان خفتم

طلب کرو تم اوپر اونکی راہ الزام کو تحقیق خدا ہی برتر بزرگ اور اگر ڈرو تم

شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان

اختلاف کو درمیان اونکی پس برانگیختہ کرو حکم کو اہل اوسکی سے اور ایک حکم اہل اوسکی سے اگر چاہیں گے وہ دونو

يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما ان الله كان عليما خبيرا ○

حکم اصلاح کو توفیق دیگا خدا درمیان دونو کی تحقیق خدا ہی دانا اور آگاہ

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذي

اور عبادت کرو تم خدا کو اور نہ شریک کرو تم ساتھ اوسکی کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے نیکی اور ساتھ خویشان

القربى واليتامى والمساكين والجار ذي القربى والجار

قرابتی اور یتیموں کی اور درویشوں کی اور ہمسایگی صاحب قرابت کی اور ہمسایگان

الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم

بیگانہ کی اور ساتھ ہم پہلو اپنی کی اور ساتھ غریب الوطن کی اور وہ شے کہ مالک ہیں ہاتھ تمہاری

ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا ○ الذين يبخلون

ہاتھ تمہاری تحقیق خدا نہیں دوست رکھتا ہے اوس شخص کو کہ ہو تکبر کرنی والا فخر کرنی والا وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں

ويأمرون الناس بالبخل ويكتمون ما آتاهم الله من فضله

اور امر کرتے ہیں وہ لوگوں کو ساتھ بخیلی کی اور چھپاتے ہیں وہ اوس چیز کو کہ دیا ہے اونکو خدا نے فضل اپنی سے

واعتدنا للكافرين عذابا مهينا ○ والذين ينفقون اموالهم

مہیا کیا ہمنے واسطے کافروں کی عذاب خوار کنندہ اور وہ لوگ کہ صرف کرتے ہیں اموال اپنی کو

رئاء الناس ولا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ومن يكن الشيطان

واسطے دکھلانی لوگوں کی اور نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ خدا کی اور روز قیامت کی اور جو شخص کہ ہو شیطان

له قرينا فساء قرينا ○ وماذا عليهم لو آمنوا بالله واليوم الآخر و

واسطے اوسکی ہمنشین پس بری ہمنشینی ہے اور کیا چیز تھی اوپر اونکی کہ اگر ایمان لاتے ساتھ خدا کی اور روز قیامت کے

انفقوا مما رزقهم الله وكان الله بهم عليما ○ ان الله لا يظلم

اور صرف کرتے اوس چیز سے کہ روزی دی ہے اونکو خدا نے اور ہے خدا ساتھ اونکی دانا تحقیق خدا نہیں ظلم کرتا ہے

مثقال ذرة وان تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه

بقدر ذرہ کی اور اگر ہو بقدر ذرہ نیکی زیادہ کرتا ہے اوسکو اور دیتا ہے نزدیک اپنی سے

اجرا عظيما ○ فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد

مزدوری بزرگ پس کیا ہوگا وقتیکہ لاوینگے ہم ہر ایک امت سے گواہ

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا ○ يومئذ يود الذين كفروا

اور لاوینگے ہم تجھکو اوپر اینکی گواہ اوس دن دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے

وعصوا الرسول لو تسوى بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا

اور نافرمانی کی اونہون نی رسول کی چاہینگی کہ برابر کیا جاوی ساتہہ اونکی زمین یعنی یہہ چاہینگی کہ کسی طرح دفن کئی جاوین

قولہ فالصالحات قانتات الخ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہتر
زنان وہ زن ہی کہ ہر گاہ دیکہو اوسکو خوش ہو اور اگر اوسکو کسی کام کو کہی تو قبول
کری اور ہر گاہ غائب ہو تو اوس سی حفظ الغیب تیرا کی رعایت کری مال میں اور نفس اپنی
میں بعد اوسکی حضرت نی اس آیۃ کو تلاوت فرمایا واللاتی تخافون نشوزہن الخ قولہ
مختالا فخورا الخ حاصل یہہ ہی کہ حق تعالی دوست نہین رکہتا اوسکو کہ تکبر اور فخر
والا ہو کہ ننگ رکہتا ہو والدین اور اقارب اور ہمسائگان وغیرہ سی مروی ہی کہ ایک
شخص نی ایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ دل میرا سخت ہوا ہی حضرت نی فرمایا کہ ساتہہ والدین کی نیکی کر اور مسکینون کو کہانا
کہلا اور دست شفقت سر یتیمون پر رکہہ اور کہانا اونکو کہلا اور ہمسایون سی نیکی کر تو کون نی
عرض کی کہ یا رسول اللہ حق ہمسایہ کیا ہی فرمایا کہ حقوق اونکی یہہ ہین کہ اگر تجہی طلب کرین
تو تو حاضر ہو اور اگر وہ محتاج ہون تو دستگیری اونکی کر اور اگر تجہسی قرض چاہین تو عطا کر
اور اگر کچہہ خوشی اونکو ہو تو مبارکباد دی اور اگر مصیبت اونپر ہو تو تعزیت کہہ اونکو
اور اگر مر جائین تو اونکی جنازہ پر حاضر ہو اور دیوار بالائی دیوار اونکی بلند نکر اور بخود
ساتہہ منع کری مطبوخات اپنی کی بعد اوسکی فرمایا کہ ہمسایہ تین طرح ہین اول ہمسایہ مسلمان
قریب ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق قرابت اور حق اسلام کا ہی اور دوسرا فقط مسلمان
ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق اسلام کا ہی اور تیسرا ہمسایہ کافر ہی کہ فقط حق ہمسایگی رکہتا ہے

انس نی اون حضرت سی روایت کیا ہی کہ جو شخص کہ آزار ہمسایہ کو پہنچاوی گویا
اوسنی مجہی آزار پہنچایا ہی اور جسنی مجہی آزار پہنچایا اوسنی خدا کو آزار پہنچایا بعد
اوسکی اون حضرت نی فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل ہمسایہ مین وصیت مجہی کرتی تہی تا آنکہ
مجہی گمان ہوا کہ شاید میراث بہی اوسی ہم کی مجہسی قولہ اجرا عظیما ابو عثمان نی نقل
کیا ہی ابو ہریرہ سی کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی بندی کو
بعوض ایک حسنہ کی ثواب ہزار حسنہ کا دیتا ہی راوی کہتا ہی کہ مجہی اس امر پر
تعجب ہوا لہذا نزدیک ابو ہریرہ کی گیا مین اور اس امر سی آگاہ کیا مینی اون
نی کہا اسیطرح ہی بلکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی سنا مینی کہ حق تعالی
بندہ مومن کو بعوض ایک حسنہ کی دو ہزار حسنہ دیتا ہی اور اگر تجہی اس امر
مین تعجب ہی تو اس آیہ کو پڑہ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان

تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من

لدنہ اجرا عظیما

اور معلوم ہوتا ہی کہ جس چیز کو حق سبحانہ وتعالی اجر عظیم کہی کا قدر اوسکی
غیر حق سبحانہ تعالی کی کوئی نہین جانتا ہی

یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو نہ نزدیکی کرو نماز کی درحالیکہ تم نشہ مین ہو تا اینکہ جانو تم

ما تقولون ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا وان کنتم

جو کہتی ہو تم اور نہ درحالت جنب کی مگر ہو تم گذرنی والی راہ کی تا اینکہ غسل کرو تم یا اگر ہو تم

مرضی او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم
بیمار یا ہو اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم میں سے حدث غائط سے یا جماع کرو تم عورتوں سے پس نہ
تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم ان
پاؤ پانی پس قصد کرو تم طاہر زمین پاک کو پس مسح کرو تم موہوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو بدرستیکہ
الله کان عفوا غفورا ○ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب
خدا ہے عفو کرنے والا بخشنے والا ۔ آیا نہیں دیکھا ہے تو طرف ان لوگوں کی کہ دیئے گئے ہیں بہرہ علم کتاب کے
یشترون الضلالة ویریدون ان تضلوا السبیل ○ والله اعلم
مول لیتے ہیں گمراہی کو اور ارادہ کرتے ہیں وہ یہ کہ گمراہ کریں تمکو راہ راست سے اور خدا خوب دانا ہے
باعدائکم وکفی بالله ولیا وکفی بالله نصیرا ○ من الذین هادوا
ساتھ دشمنان تمہارے کی اور کافی ہے خدا درحالتی کہ دوست رکھنے والا ہے اور کافی ہے خدا درحالیکہ مددگار ہے ۔ ان لوگوں سے کہ یہودی ہوئے وہ لوگ
یحرفون الکلم عن مواضعه ویقولون سمعنا وعصینا
تغیر کرتے ہیں کلمات کو مقام ہائے اوس کے سے اور کہتے ہیں سنا ہم نے اور نافرمانی کی ہم نے
واسمع غیر مسمع وراعنا لیا بالسنتهم وطعنا فی الدین ولو انهم
اور سن تو درحالیکہ نہیں سنایا گیا اور رعایت کر ہماری درحالیکہ پھیرنے والے ہیں ساتھ زبانوں اپنی کے اور طعن کرتے ہیں بیچ دین کے اور اگر وہ
قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا لهم واقوم
کہتے کہ سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے اور سن تو اور نگاہ کر ہمکو البتہ ہے بہتر واسطے ان کے اور بہت راست تر
ولکن لعنهم الله بکفرهم فلا یؤمنون الا قلیلا ○ یا ایها
اور لیکن لعنت کی ان کو خدا نے سبب کفر ان کے کی پس ایمان نہ لاوینگے مگر تھوڑے سے ۔ اے وے لوگو کہ

یا ایها الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم
اے وے لوگو کہ دیئے گئے وہ توریت کو ایمان لاؤ تم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیا ہم نے سچ کرنے والا اس چیز کو کہ تمھارے پاس ہے
من قبل ان نطمس وجوها فنردها علی ادبارها او نلعنهم
قبل اس سے کہ محو کریں ہم موہوں کو پس پھیر دیں ان کو ہم اوپر پیٹھوں ان کی یا لعنت کریں ان پر
کما لعنا اصحب السبت وکان امر الله مفعولا ○ ان الله لا یغفر
جس طرح سے کہ لعنت کیا ہم نے صاحب روز شنبہ کو اور ہے حکم خدا کا واقع کیا گیا ۔ بدرستیکہ خدا نہیں عفو کرتا ہے
ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک بالله
شریک کرنے والے کو ساتھ اس کے اور عفو کرتا ہے ورے اس کے واسطے اس شخص کے کہ چاہتا ہے اور جو شخص کہ شریک لاوے
فقد افتری اثما عظیما ○ الم تر الی الذین یزکون انفسهم بل الله
پس تحقیق باندھا اس نے گناہ بزرگ کو ۔ آیا نہیں دیکھا ہے تو طرف ان لوگوں کی ستایش کرتے ہیں نفسوں کی اپنے بلکہ خدا
یزکی من یشاء ولا یظلمون فتیلا ○ انظر کیف
پاکیزہ کرتا ہے جس شخص کو کہ چاہتا ہے اور نہ ظلم کیے جاویں گے وہ بمقدار رشتہ کی ۔ نظر کر تو اے محمد کس طرح
ع یفترون علی الله الکذب وکفی به اثما مبینا ○
باندھتے ہیں اوپر خدا کے جھوٹ کو اور کافی ہے سبب اسی کے گناہ ظاہر
یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری حتی تعلموا
ما تقولون الخ نقل ہے کہ ایک روز جماعت صحابہ سے مانند عبد الرحمن عوف میں شراب
مشغول تھے اثنائے بیہوشی میں بعد اذان مغرب کی کسی واسطے ادائے نماز کی اوٹھ کھڑے
ہوئے اور امام انکا عبد الرحمن تھا غایت بیہوشی سے سورہ کافرون میں حرف لا کو

چاہو موضع سی حذف کیا لہذا یہہ آیہ نازل ہوئی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل الخ
معنی اسکی دو طرح سی ہین ایک یہہ ہین کہ یہہ کہ نزدیک نہ ہو اوہ مین یعنی درحال سفر ہو
اور تمہاری ساتھہ پانی نہو کہ بیچ اوسوقت کی تیمم سی نماز پڑہو کی اور دوسری یہہ ہی
کہ مراد صلوات سی مساجد مراد ہی یعنی مواضع نماز کی بنا بر اسکی معنی یہہ ہین کہ درحال سکر
مسجد مین نجاو تا وقتیکہ ہوش مین آو اور نہ درحالت جنابت کی مگر بسبیل گذرنی کی در مسجد
ساتھہ و دیگر کی قولہ الغائط مراد غایط سی وہ حدث ہی کہ باہر آتا ہی پیش اور پس
سی اور معنی غایط کی لغت مین زمین گہرا و ارک ہین اور نام رکہنا حدث کا ساتھہ غایط
کی اس جہت سی ہی کہ اکثر اوقات مین گوہی زمین مین واقع ہوتا ہی قولہ فامسحوا
بوجوہکم وایدیکم الخ تیمم مین چند امور واجب ہین ایک نیت ہی اور محل اوسکا جب
مارنی ہاتہہ کی زمین پر ہی اور علامہ نی نہایہ مین تاخیر نیت کو تجویز کیا ہی نزدیک مسح جبہہ کی
واسطی نازل کرنی ضرب کی بمنزلہ لینی پانی کی بیچ وضو کی اور دوسرا یہہ ہی رکہنا دونو
ہاتہونکا زمین پر ساتھہ باطن کف ساتھہ ہی قوت کی ایکمرتبہ اور بعضون نی کہا ہی کہ واسطی وضو
کی ایکمرتبہ اور واسطی غسل کی دو مرتبہ اور تیسرا یہہ ہی مسح کرنا پیشانیکا ساتھہ ہاتہون دونو
ہتہیلیونکی ساتہی ابتدائی روئیدگی بالون سی طرف اعلای بینی تک اور مذہب اکثر کا
ہی اور قول سبحانہ تعالی فامسحوا بوجوہکم دال ہی اسپر کہ ہرگاہ متعدی
نفس بربا داخل ہو فائدہ تبعیض کا دیتی ہی چنانچہ حدیث صحیح مین زرارہ سی مروی ہی
ابی جعفر صلوات اللہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ قول حق تعالی کا ہی کہ فلم تجدوا
ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوہکم وایدیکم پس ہرگاہ کہ ساقط

ساقط کیا وضو کو اوس شخص سی کہ نہ پاوی پانی کو ثابت کیا واسطی بعض غسل کی مسح کو
اسواسطی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ بوجوہکم بعد اسکی وصل کیا ایدیکم
منہ کو اور بیچ اسکی دلالت ظاہر ہی اوپر ہونی واجب مسح تمام وجہ اور یدین کی
اور اوپر اس بات کی کہ بیچ اسکی واسطی تبعیض کی ہی قولہ عفوا غفورا یعنی آمرزش کرنی
والا ہی اون لوگونکی کہ تیمم کرتی ہین اور بسبب کثرت عفو و مغفرت کی تکلیف تمہاری کو
آسان کیا ہی اور رخصت تیمم کی دی ہی اور اخبار مین وارد ہی کہ جواز تیمم مخصوص
اس امت مرحومہ کی ہی چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ فضیلت دی ہی ہمکو
اگلی لوگون پر بسبب تین چیزونکی اول یہہ کہ زمین کو جای سجدہ گاہ ہماری کی اور خاک کو طاہر
اور صفہائی ہماری کو حالت نماز مین مانند صفوف ملائکہ کی مقرر کی قولہ عن مواضعہ الخ مراد یہہ ہی
تبدیل کرنا نعت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا ہی اور لکہنا غیر اوس نعت کا اوس موضع مین
اور تاویل کلمات توریت کی ہی موافق آرزو اپنی کی اور اکثر روایات مین آیا ہی کہ
یہودی ملازمت حضرت رسالت مین آتی تہی اور جواب اون حضرت کو اسواسطی کہ
سنتی تہی ہرگاہ کہ اوس مجلس سی جاتی تہی متغیر کرتی تہی لہذا حق تعالی نی آگاہ کیا بسبب نزول
اس آیہ کی قولہ سمعنا منقول ہی کہ اظہار سمعنا بزبان کرتی تہی اور دل مین عصینا
کہتی تہی اور بعد اسکی کہتی تہی کہ واسمع غیر مسمع یعنی سن تو درحالتی کہ غیر شنوندہ
تو یہہ کلمہ اونکا محتمل مدح اور ذم کا ہی وجہ ذم کی یہہ ہی کہ باطن مین مقصد انکا یہہ ہوتا
تہا کہ بہت کر سی کی بات تیری انہین سنتا ہی اور وجہ مدح کی یہہ ہی کہ گفتگو سنی
سن جو ون سی بات کی کہ کوئی مکروہ سنی تو پس یہودی اس وجہ مدح کو پردہ نفاق

اپنی کا کرتی تھی اور درحقیقت مقصود انکا مذمت اون حضرت کی تھی وعلی ہذا القیاس کہنا
اونکا کلمہ راعنا کو محتمل مدح اور ذم کا ہی اپنی رعایت حال بارہ کی کر یہہ بنا بر مدح کی ہی
اور بنا بر وجہ ذم کی یہہ معنی ہین کہ بالکل یہ کر یا بین لفظ و دشنام دیتی تھی یا مراد اس سی عرت
اور حمق لیتی تھی قولہ یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ اکثر تفاسیر مین مذکور ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ علما ئی یہود کو مثل ابن صوریا اور کعب بن سعد کی طلب کیا
اور کہا کہ ای گروہ یہود خدا سی ڈرو اور قدم دائرہ اسلام پر رکھو قسم کہاتا ہون مین
ساتھہ خدا کی کہ یہہ کلام اور احکام خالق عالم سی کہ مین لایا ہون حق ہی اور تمکو تورات
مین حال میری سی خبر دیدی ہی اور اوس موضع مین اوپر ایمان لانی تمہاری کی ساتھہ میری عہد
اور میثاق لیا ہی اونہون نی از روی عناد کی کہا کہ ہم تمسی خبر نہین رکہتی مین اور نہ
وصف تمہاری سی آگاہ ہین اور نہ قرآن کو جانتی ہین اب اللہ حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا
یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ قولہ علی ادبارہا یعنی شکل اونکی بصورت پس سر
کی بدل کرین گی ہم اور تیسیر مین لکہا ہی کہ ماتہہ اور سر اونکا رکہم اور پشت انکی اپنی موضع مین گرے
اور روانہ بھی پس پشت کی یہہ بہت نہایت زشتی اور رسوائی کی اسطی ہی منقول ہی کہ ہر گاہ یہہ آیہ نازل ہوئی
عبد اللہ اسکو سنکر خدمت جناب رسالت مین آیا اور بشرف ایمان مشرف ہوا قولہ
ومن یشرک باللہ الخ ہر گاہ یہودیوں نی مضمون اس آیہ کو سنا کہ وہ پرستندہ غیر
اور کو سالہ کی تھی از روی انکار کی کہا اونہون نی کہ ہم مشرک نہین ہین بلکہ خواص بارگاہ
الہی سی اور مقربان درگاہ اوسکی سی ہین لہذا حق تعالی انکار ستایش اونکی مین
فرماتا ہی الم تر الی الذین یزکون الخ قولہ ولا یظلمون فتیلا رشتہ باریک

باریک کو کہتی ہین کہ درمیان شگاف دانہ خرما کی ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ ادنی کو بہت
اس گفتار کی پہنچی کی از روی عدل کی نہ بر وجہ ظلم کی

الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یؤمنون بالجبت

آیا نہین دیکہا طرف اون لوگون کی کہ دی گئی ہین بہرہ تورات سی ایمان لاتی ہین وہ ساتھہ جبت

والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہؤلاء اہدی

اور طاغوت کی اور کہتی ہین وہ یہود واسطی اون لوگون کی کہ کافر ہوتی ہین یہہ کفار قریش زیادہ راہ پر ہین

من الذین آمنوا سبیلا ۝ اولئک الذین لعنہم اللہ ومن

اون لوگون سی کہ جو ایمان لائی ہین از روی راہ دین کی یہود وہ لوگ ہین لعنت کی ہی اونکو خدا نی اور جس شخص کو

یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیرا ۝ ام لہم نصیب من الملک

لعن کری خدا پس نہ پاویگا تو واسطی اوسکی یاری کرنی والا آیا واسطی انکی بہرہ ہی بادشاہت سی

فاذا لا یؤتون الناس نقیرا ۝ ام یحسدون الناس علی

پس اوسوقت مین نہ دین گی لوگون کو قدر گوہلی دانہ خرما کی آیا حسد کرتی ہین وہ لوگون کا اوپر

ما آتاہم اللہ من فضلہ فقد آتینا آل ابراہیم الکتاب

اوس چیز کی کہ دیا ہی اونکو خدا نی فضل اپنی سی پس تحقیق کہ دی ہم نی اولاد ابراہیم کو کتاب

والحکمۃ وآتیناہم ملکا عظیما ۝ فمنہم من آمن بہ و

اور علم اسرار اور حکم اور دی ہم نی اونکو بادشاہی بزرگ پس بعضی اونمین اسی وہ ہین کہ ایمان لائی ساتھہ محمد کی

منہم من صد عنہ وکفی بجہنم سعیرا ۝ ان الذین

بعضی اونمین سی وہ ہین کہ جو باز رہی اوس سی محمد اور کافی ہی اونکو جہنم از روی آتش روزنی کی تحقیق کہ وہ لوگ ہین

كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم
جن لوگوں نے انکار کیا اونھوں نے آیات ہماری کو قریب ہے کہ پہنچاوینگے ہم اونکو آتش مین ہر گاہ کہ پختہ ہو کر جل جاوینگی پوستین
بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا
بدل کر دینگے ہم اونکو پوست سوائی اونکے تاکہ چکھیں عذاب کو بیشک خدا ہی غالب
حَكِيمًا ○ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ
دانا اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ہیں اور بجا لائی ہیں عمل خیر کو قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اونکو باغوں کی
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ
کہ جاری ہوتی ہیں نیچے درختوں کی نہریں اور حالتیکہ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکی ابد الآباد واسطے اونکی بیچ اوسکی زنان
مُطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ○ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ
پاکیزہ ہیں اور داخل کرینگے ہم اونکو بیچ سایہ کی کہ ہمیشہ سایہ کرنے والا ہی بیشک خدا فرماتا ہی تمکو یہ کہ
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
ادا کرو تم امانتوں کو طرف صاحب اوسکی کی اور ہر گاہ کہ حکم کرو تم درمیان لوگوں کی
أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
یہ کہ حکم کرو تم ساتھ عدل کی بیشک خدا بہتر اوس چیز سی کہ نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکی بیشک خدا ہی
سَمِيعًا بَصِيرًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
سننے والا دیکھنے والا اے وہ لوگ کہ ایمان لائی اطاعت کرو تم خدا کی اور اطاعت کرو تم
الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
رسول کی اور صاحبان علم کو تم میں سی پس اگر نزاع کرو تم بیچ کسی چیز کی پس رد کرو تم اوسکو

ربع

اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
طرف خدا کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لانے والے ساتھ خدا کی اور روز
الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ○
قیامت کی یہ بہتر ہی اور نیک ہی تاویل تمہاری سے

قوله أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا الخ منقول ہی کہ ہر گاہ حکم الٰہی ساتھ جلاوطنی کرنی
بنی نضیر کی صادر ہوا ایک جماعت انمیں سی شامل حیی ابن اخطب کی اور سلام ابن مشکم اور کنانہ
بن ابی الحقیق کی خیبر میں متوطن ہوئی اور بعد ازان کعب کی ہمراہ بیس شخص اشراف قوم سی مکہ
کو گئی اور ابو سفیان اور سرداران اوسکی کو اوپر جنگ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ کی تحریص کیا اور ساتھ پچاس شخص اکابر قریش سی بیت الحرام میں آئی اور پس پردہ
حرم کی سینہ اپنی کو دیوار خانہ کعبہ سی لگایا اور عہد کیا اوپر شدید جنگ اہل اسلام پر متفق
ہوئی اور جب اس عہد سی فارغ ہو کر مباشرت طعام مین مشغول ہوئی بعضی قریش رؤسائی
اہل کتاب سی پوچھا کہ طریقہ ہمارا بہتر ہی کہ خانہ کعبہ کو آباد رکھتی ہیں اور صلہ رحمی بجا لاتی ہیں اور
عبادت اصنام میں [illegible] ہیں یا کہ دین محمد صلی
علیہ وآلہ کا اسوقت مین نو احداث ہوا ہی اور سنت [illegible] بدعت کا رکھا ہی اور دین [illegible]
کو چھوڑا جاتا ہی اور [illegible] نقشیار کرین ہم یہودیوں نی [illegible] استماع اس کلمات کی
کہا کہ دین تمہارا برحق ہی ابو سفیان نی کہا کہ ہم اعتقاد تمہاری پر اوسوقت اعتماد کرینگی کہ
بتونکو سجدہ کرو تم یہودیوں نی جبت اور طاغوت کو کہ دو بت اہل قریش کی تھی سجدہ کیا
لہذا حق تعالیٰ [illegible] اونکی سی خبر دیتا ہی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا

قوله نصیب مرحوم ہو دیوین کا یہہ تہا کہ بادشاہت اور پیغمبری انکی خاندانمین برادر
غیر وثنی اس سبب سی متابعت خوب سی تنگ رکہتی تہی اور رکہتی تہی کہ اخر منصب ملک
اور حکم کذاری اور پیغمبریکا ہکو پہنچی کا حق تعالی نی فرمایا کہ انکو بادشاہی سی بہرہ نہین
اور اگر بالفرض ملک و مال سی بہرہ مند بہی ہوتی پس اوس ہنگام مین ذرہ کی لوکونکو
کو دانہ خرما کی قوله ملکا عظیما مراد بادشاہی بزرگ بخشی ہی یا مملکت داری جیسی
حضرت یوسف اور حضرت داود اور حضرت سلیمانکو تہی اور بمقتضائی انکا اهل البیت
انصر علی البیت تفسیر اهل البیت مین وارد ہی بروایت محمد باقر صلوات الله علیه کی کہ مراد
آل ابراہیم محمد صلی الله علیه وآله اور اهلبیت انکی ہین اور مراد کتاب سی قران ہی اور حکمة
سی نبوت اور ملک عظیم سی امامت ہی اسواسطی کہ بہ سبب امور کسی مین جمع نہین ہوی مگر
خاندان حضرت رسالت پناہ صلوات الله علیه وآله مین اور عیاشی نی تفسیر اپنی
مین ابو الصباح کنانی سی نقل کیا ہی کہ ابو الصباح نی اہلبیت پیغمبر صلی الله علیه وآله سی نقل
کرتا ہی کہ ہم ایسی گروہ ہین کہ حق تعالی نی طاعت ہماری تیپر فرض کی ہی اور غنایم
الحرب ہماری واسطی ہی اور مخصوصہائی ملوک دار حرب کا واسطی ہماری ہی اور راسخان علم
ہم مین اور ہم وہ جماعت ہین کہ محسود خلق مین جسطرحسی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ام یحسدون
الناس اور مراد کتاب سی نبوت ہی اور مراد ساتہہ حکم کی قضا ہی اور مراد ملک عظیم سی
فرض طاعت ہماری ہی قوله ظلا ظلیلا یعنی ہمیشہ سایہ کرنی والا ہی کہ آفتاب اسکو
زایل نہین کرسکتا ہی اسواسطی کہ آفتاب بہشت مین نہین ہی خبر مین وارد ہی کہ بہشت مین ایک
درخت ہی کہ سایہ اوسکی مین سو برس سوار راہ چلی اور آخر نہ پاوی قوله یا ایها الذین آمنوا

ہی کہ ہر گاہ جناب پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله نی فتح مکہ کی اور عثمان بن طلحہ کلیددار خانہ کعبہ کا
در خانہ کعبہ کو بند کرکی بالائی بام خانہ کعبہ گیا اور وہی کلید سی باز رہا اور کہا کہ اگر مین
جانتا کہ محمد رسول خدا ہی ہرآئینہ کلید ساتہہ اوسکی دیتا مین امیر المومنین صلوات الله علیه
بحکم حضرت نی بالائی بام خانہ کعبہ چڑہی اور ہاتہہ اوسکا پیچہہ کرکی کلید لی لی
اور دروازہ اوسکا کہولا اور حضرت اندر اوسکی داخل ہوی اور دو رکعت نماز
ادا کی ہر گاہ باہر تشریف لائی عباس نی التماس کیا کہ کلید خانہ کعبہ کو مجہی عطا کرو تا ساتہہ
زمزم کی اور کلیدداری کعبہ کی مجہسی متعلق ہو یہہ آیہ اوسوقت مین نازل ہوا ان الله
یامرکم الخ حضرت نبی نی جناب امیر المومنین صلوات الله علیه کو فرمایا کہ کلید ساتہہ
عثمان کی رد کر جناب امیر المومنین نزدیک اوسکی گئی اور بہت سا عذر کیا اوسنی کہا کہ
ای علی اول بدرشتی کلید مجہسی لی لی اور مجکو رنج دیا تہی اور اب بملایمت پیش آتی
ہو فرمایا کہ حق تعالی نی شان تیری مین ایک آیہ نازل کیا ہی وآیہ مذکور کو اوسکی پڑہا
عثمان مسرور ہوا اور کہا اوسنی کہ اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان محمد رسول الله فی الحال
جبرئیل نازل ہوئی کہ حکم حق تعالی اسطرح سی صادر ہوا ہی کہ کلیدداری کعبہ کی ساتہہ اولاد
عثمان کی مفوض رہی پس عثمان نی ملازمت اون حضرت کی اختیار کی اور کلید کو ساتہہ شیبہ کی
دیا اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق صلوات الله علیهما اور زید بن
حوشیت نی جناب رسالت سی نقل کی ہی کہ مراد ساتہہ آیہ کی ائمہ ہین اور ساتہہ امانت
کی امامت مراد ہی یعنی حق تعالی نی امر کیا ہی ائمہ اثنا عشر کو کہ امانت بسبیل امامت
کی بایکدیگر تسلیم کرین اور یہی مروی ہی اہلبیت علیہم السلام سی کہ دو آیہ قرآن مین

نازل ہوتی ہین ایک وسیلی ہمارے ہی اور دوسری وسیلی تمہاری ہی پہلا اول یہہ ہی کہ ان اللہ
یامرکم الخ یعنی پیغمبر واجب ہی کہ ادائی امانت کرین ساتھہ اہل اپنی کی اور دوسری آیہ
یہ ہی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم الخ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام
جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ اولی الامر ائمہ معصومین ہین آل محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ سی کہ جنکی اطاعت حق تعالی نی واجب کی ہی مثل واجب کرنی طاعت اپنی کی
اور طاعت رسول اپنی کی تمام مکلفون پر اور درست نہین ہی کہ حق تعالی واجب کری
اطاعت کسیکی تمام امور مین مگر یہہ کہ وہ بزیور عصمت آراستہ ہو اور باطن و ظاہر اسکا
ایک سا ہو اور یہہ صفت امرا مین اور علمای غیر ائمہ معصومین مفقود ہی اور قرینہ یہہ
مطلب کا یہہ ہی کہ حق تعالی نی درمیان اطاعت اپنی کی اور طاعت رسول اپنی کی
اور اطاعت اولی الامر کی نسبت مساوات کی دی ہی پس جسطرح سی کہ حق تعالی تمام
قبایح سی منزہ ہی رسول اوسکا بہی سب گناہون سی معصوم اور مبرا ہی پس ایسطرحسی
اولوالامر بہی چاہئی کہ منزہ ہون سب گناہون سی اور باتفاق فریقین بعد از پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی سوای ائمہ اثنا عشر کی معصوم نہین ہی پس مراد اولوالامر سی ائمہ
معصومین ہین اور اگر مراد اولوالامر سی علی العموم ہووی تو چاہئی کہ جو حاکم اور عالم
بناحق حکم کری تبعیت اوسکی حکم کی کی جای اور یہہ باجماع باطل ہی اور احادیث صحیحہ دلالت
کرتی ہین اس بات پر کہ مراد اولوالامر سی ائمہ اثنا عشر ہین اور جملہ روایات مشہورہ و متواترہ
سی یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو جابر بن عبد اللہ انصاری نی کہ رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ سی پوچہا مینی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مین خدا اور رسول اوسکی کو پہچانتا ہون

ہون یقین اولوالامر کو نہین جانتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ ای جابر
مراد اونسی خلفا ہمارے ہین کہ اول انکا علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی
حسن صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی حسین صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی علی بن الحسین
اور بعد اونکی محمد بن علی ہین کہ توریت مین باقر تعبیر کئی گئی ہین اور تو اوسکو پاویگا
اوسوقت اوسکو دیکہی تو سلام کہیو بعد اسکی اون حضرت نی ایک ایک کا نام لیا اور
فرمایا کہ وہ ایک مرد ایسا ہوگا کہ نام اوسکا نام میرا ہوگا اور کنیت اوسکی کنیت میری
ہی اور حجت خدا کا ہی درمیان بندونکی حق تعالی مشارق اور مغارب کو دست
قدرت اوسکی مین لاویگا اور شیعیان اپنی سی غائب ہوگا یہانتک کہ بسبب درازی مدت
غیبت کی کوئی تصدیق کرنی والا اوسکی وجود کا نہوگا مگر وہ مومن کہ حق تعالی نی دل
اوسکا بایمان امتحان کیا ہوگا جابر نی کہا مینی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
شیعہ اوسکی درحالت غیبت اوسکی نفع پاوینگی جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نی کہا
ہان مثل انتفاع لوگونکی ساتھہ آفتاب کی اگرچہ زیر ابر ہو ای جابر یہہ مکنون ستر خدا ہی اور مخزون
دار علم اوسکا ہی اس سخن پر کہ کسیکو مطلع نکرو مگر اہل اوسکی کو
جو جابر کہتا ہی کہ ہرگاہ وقت بہت گذری ایک روز نزدیک علی بن الحسین صلوات اللہ
علیہ کی بیٹہا تہا مین ناگاہ پسر اونکی محمد بن علی الباقر حجرہ طاہرہ سی باہر آئی اور حالانکہ
سن کودکی رکہتی تہی اور گیسو رخسارون پر لٹکتی تہی ہرگاہ اونکو دیکہا مینی لرزا تن میرا
اور بال میری کہڑی ہو گئی کہا مینی کہ میری طرف آؤ پس متوجہ طرف میری ہوئی
مینی عرض کی کہ آپ پیٹہہ پہیرین میری طرف سی کہ پشت میری طرف کی کہا مینی خدای کعبہ

کی بعد تمام شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی تحقیق کی پہر اسم شریف تمھارا کیا ہی فرمایا
لی کہ محمد کہا مین کہ شکل میری ہو کہا اونہون نی کہ فرزند علی بن الحسین ہون کہا میری کہ تین
میرا تم پر فدا ہو کہ تم ہی باقر ہو فرمایا اونہون نی کہ آرزی پیغام رسول خدا کیون پہنچا
ہی جابر اس قول سی حیران اور متعجب ہوئی اور کہا اونہون نی کہ رسول خدا نی خبر
دی تہی کہ تو اونسی ملاقات کریگا اور ہر گاہ کہ اوسکو دیکھی تو تو میری طرف سی سلام
پہنچائیو پس جابر نی سلام جانب رسول خدا سی پہنچایا حضرت امام محمد باقر نی کہا کہ
علی رسول اللہ السلام ما دامت السموات والارض وعلیک یا جابر کما بلغت السلام یعنی
سلام حق تعالی کا اوپر رسول خدا کی ہو جب تک کہ زمین و آسمان قائم رہی اور تجپر
سلام ہو جیسا کہ سلام رسول خدا کا تو نی پہنچایا پس جابر رکہتی تہی کہ مین ہر روز خدمت مین
ونکی جاتا تہا اور مسائل مشکل سی سوال کرتا تہا مین اور جواب اوسکا حاصل کرتا تہا
ایک روز جابر سی اون حضرت نی مسئلہ پوچہا جابر نی کہا قسم بخدا کہ مین جرات نہین
کر سکتا ہون خلاف نہین رسول خدا پر کہ جناب نبی نی فرمایا ہی کہ تم خلفا اور امامان
راہ نما ہوا اور علیم ترین لوگونکی ہو کودکی مین اور دانا ترین لوگونکی ہو بزرگی مین
تعلیم مکرو انکو کہ عالم زمان مین حضرت نی فرمایا کہ صدق فی حقی رسول اللہ
کہا جد میری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی مین اس مسئلہ کو تجھسی بہتر جانتا ہون مجہکو وہ کہ جن
علم و حکمت دی ہی حق تعالی نی فضل اپنی سی اور برکت رسول انہی سی رسالہ کمال النفس
مین کہ جو پیچ فضائل جناب امیر المومنین کی ہی تحریر کیا گیا ہی کہ جابر بن سمرہ رسول خدا سی
سائل ہوا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اولی الامر کہ حق تعالی نی طاعت اونکی کو ساتھ

ساتھ طاعت اپنی کی متصل کیا ہی کون ہین فرمایا کہ اسی جابر اولی الامر خلفا میری ہین کہ بعد
خلفا کی پیشوا ہین اسی جابر آگاہ ہو کہ اول انکا علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور حسین بن
ہمدانی نی ابی الحسن بن یحیی سی روایت کی ہی اور راوینی ابان بن ابی عیاش سی اور راوی
سلیم ابن قیس ہلالی سی اور راوینی علی بن ابی طالب سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ
مینی سنا ہی سید انبیا صلوات اللہ علیہ سی کہ شرکا میری وہ لوگ ہین کہ خدا تعالی نی
اطاعت انکی متصل اطاعت خود کی ہی اور انکی حق مین فرمایا ہی کہ اولی الامر منکم
پس ہر گاہ کہ نزاع واقع ہو درمیان تمہاری چاہیی کہ اوس واقع مین بقول خدا اور رسول
اور اولی الامر رجوع کرو اور فرمان انکی سی باہر نجاؤ ہر گاہ کہ علی صلوات اللہ علیہ نی اسکو
سنا اون حضرت سی پوچہا کہ مراد اولی الامر کون ہی فرمایا کہ اسی علی تو اول انکا ہی
اور اس احادیث اور روایات صحیحہ سی معلوم ہوا کہ بعضی مخالفین کہ تفسیر اولی الامر
کہ اون امرا سی کرتی ہین کہ پیغمبر خدا نی چند سی لشکریان کو تابع انکا کر کی جنگ کو بہیجا تہا
خالد بن ولید اور امثال اونکی کی جو وجہ خطا اور مکابرہ کی ہی اور کسطرح سی یہ امر
صحیح ہو حالانکہ طرق شیعہ اور اہل سنت سی صحت پہنچا ہی کہ ہر گاہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی خالد بن ولید کو بطلبی دعوت کرنی طرف اسلام کی طرف بنی خزیمہ کی
بہیجا خالد ہر گاہ اوس قبیلہ مین پہنچا از جہت دشمنی کی کہ انسی رکہتا تہا خلاف قول پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ساتھ اونکی محاربہ کیا ہر گاہ کہ یہ خبر حضرت رسالت کی پہنچی نہایت
غمگین ہوئی اور یہ سنا وہ ہوکر رو بقبلہ کیا اور ہاتھون کو بلند کیا اور ساتھ تضرع کی
مناجات کی اللہم انی ابرأ الیک مما فعل خالد بار خدایا بیزار ہون اوس حرکت سی کہ

عمل مین لایا خالد پس اگر تغیر اولی الامر مخالد اور امثال اوسکی صحیح ہو لازم آتا ہی
کہ حق تعالی نی امر کیا ہو ساتھہ معصیت کی اسواسطی امر کرنا ساتھہ متابعت عاصی کی امر
بعصیان ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی خدا برتر ہی اس سی کہ نہایت برتر
نہایت برتر ہی **فائدہ** با جملہ اس آیہ مین چند وجہ محتمل مین ایک یہہ ہی کہ اطاعت
کرو اولی الامر کی جمیع اقوال اور افعال مین اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ اطاعت کرو بعض
دون الآخر مین یعنی خواہ افعال مین یا اقوال مین اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ اطاعت
کرو غیر حرام مین پس یہہ دو وجہ لیکر مراد اس آیہ سی نہین ہو سکتین اسواسطی کہ دوسری وجہ
کا کوئی قائل نہین ہوا ہی اور تیسری وجہ اس جہت سی کہ اولی الامر کی واسطی ایک
اور امر ہو تا ہی کہ تا باز رکہی اوسکو حرام اور اگر وہ بہی معصوم نہو
جو تو چاہئی کہ واسطی اوسکی بہی ایک امام ہو وعلی ہذا القیاس تسلسل لازم آوی کا اور یہہ
باطل کیا گیا ہی مقام اپنی مین پس باقی رہی وجہ اول کہ اطاعت کرو اولی الامر کی
اقوال اور افعال مین اور یہہ بدون معصوم ہونی کی درست نہین آتا والا لازم آتا ہی کہ
خدا نی امر کیا ہو کہ تم عصیان مین بہی اونکی اطاعت کرو تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا
بنا بر اسکی اولی الامر سی مراد معصوم ہین اور یہہ اثبات کو پہنچا ہی سوائی اثنا عشریہ کی
کوئی قائل عصمت ائمہ اپنی کا نہین ہوا ہی اور اگر کوئی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ معصوم
سی مراد اجماع ہی پس جواب اسکا حاشیہ کو نوامع الصادقین سی دریافت ہوتا ہی مشا
فلیرجع الیہا و فخر الدین رازی نی اسپر اعتراض کیا ہی بسیط حسی کہ اول از طرف امامیہ
نقل کیا ہی و نسوین دلیل اوپر عصمت ائمہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی امر بطاعت اولی الامر

الامر کیا ہی کتاب اپنی مین اور جو شخص کہ امر کیا گیا ہو ساتھہ طاعت اوسکی کی اور قرین
کی گئی ہو طاعت اوسکی ساتھہ طاعت خدا کی اور رسول کی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم واجب ہی کہ وہ شخص معصوم ہو بعد
اسکی فخر رازی نی جواب دیا ہی کہ یہہ منقوض ہی بطاعت عبد واسطی مولا کی اور طاعت
زوجہ کی واسطی شوہر کی اور فرزند کی واسطی باپ کی پس جواب اسکا جناب والا فرزانہ
ماب نی عماد الاسلام مین اسطرح سی دیا ہی کہ اہل سنت وجماعت نی بہی عدالت شرط
کی ہی پس کسواسطی عدالت پدر یا زوج ومولا کی قائل نہین ہوتی ہین پس جو جواب اسکا
اہل سنت وجماعت دین کی وہی اپنا بہی جواب ہو گا ہر چند کہ یہہ جواب ایسا ہی کہ
اس سی مرتب ہونا کسی جواب کو خالی از اشکال نہین ہی لیکن مؤیدات اسکی سی ایک یہہ ہی
کہ خاطر ابن ہیچمدان مین خطور کیا ہی کہ رازی نی باوجود وقت ذہن کی کسطرح سی اوپر دیدہ بصیرت
اپنی کی پردہ عصمت ڈال کر جواب دور از صواب دیا ہی اسواسطی کہ دلیل امامیہ کی عصمت
اولی الامر پر مرکب دو مقدمہ سی ہی ایک امر بطاعت اوسکی ہی اور دوسری قرین کرنا
اوسکو بطاعت خدا اور بطاعت رسول پس اگر یہہ دونو مقدمہ اطاعت فرزند مین
واسطی پدر کی یا زوجہ مین واسطی شوہر کی یا غلام مین واسطی مولی کی پائی جاتی البتہ اعتراض
اوسکی بجا ہوتی حال آنکہ حق تعالی نی کسی جا اپنی کلام مین طاعت طائفہ مذکورہ کو قرین
طاعت خود یا رسول نہین کیا ہی اور علاوہ اسکی احدٌ من الناس تمام افعال اور
اقوال مین البتہ مقتضی عصمت ہی بخلاف اطاعت والد یا شوہر یا مولی کی کہ اطاعت انکی
غیر حرام مین ہی **تکملہ** رکوع پنجم در سپارہ پنجم الذین امنوا دس حرف مین بیان

اوسکی پان سی بہتر ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت هُمْ اٰلُ الْاَحْمَدِ وَهُوَ سِنَةُ الرُّسُلِ

قوله اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ سولہ حرف مین بینات اوسکی سات سی جو بیس ہوتی

مین نکلی اوس سی یہہ عبارت اَیْ لِاُولٰٓئِكَ اٰلِ الْاَحْمَدِ الْاِمَامَةُ حَقًّا پہر اوس سی

یہہ عبارت نکلی عنی لا امامة وهی وحکمها قوله النَّاسَ پانچ حرف مین بینات سکی

تین سی بہتر ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهٰٓؤُلَآءِ اٰلُ النَّبِیِّ عَنِیَ اللهُ حَقًّا قوله

عَلٰی مَآ اٰتٰىهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ بیس حرف مین بینات اوسکی سات سی بہتر ہوتی مین

نکلی اوس سی یہہ عبارت اَیْ اَعْطَی اللهُ اٰلَ اَحْمَدَ الْاِمَامَةَ حَقًّا قوله فَمِنْهُمْ

مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ بارہ حرف مین بینات اوسکی چار سی بیاسی ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ

اُولٰٓئِكَ مَوَالِی الْمُصْطَفٰی وَاَحِبَّآئُهُمْ قوله وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ بارہ

حرف مین بینات اوسکی چار سی تینس ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت اَعْدَآءُ

اٰلِ النَّبِیِّ وَمُعَانِدُوْهُمْ پہر اوس سی یہہ عبارت نکلے

هٰٓؤُلَآءِ عَدُوُّ اٰلِ اَحْمَدَ وَمُعَانِدُهُمْ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

کیا نہین دیکہا ہی تو طرف اون لوگون کی کہ گمان کرتی ہین کہ بیشک وی ایمان لاتی ہین ساتہ اوس چیز کی کہ نازل کیا گیا طرف تیری

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ

اور ساتہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی پہلی تیری سی چاہتی ہین وی یہہ کہ رجوع کرین طرف طاغوت کے اور

قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ

تحقیق کہ حکم کئی گئی ہین یہہ کہ انکار کرین وہ اوسکا اور چاہتا ہی شیطان یہہ کہ گمراہ کری اونکو

ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ

گمراہی دور اور جسوقت کہا گیا واسطی اونکی آؤ طرف اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور

اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

طرف رسول کی دیکہتا ہی تو منافقون کو کہ اعراض کرتی ہین تجہسی خوب اعراض کرنا

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ

پس کسطرح سی ہو جسوقت کہ پہونچی اونکو مصیبت بسبب اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہین ہاتہ اونکی پس

جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا

آوین کی طرف تیری سوگند کہاتی ہین ساتہ خدا کی نہین چاہا ہمنی مگر نیکی اور توفیق کر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

یہہ وہ لوگ ہین کہ جانتا ہی خدا جو چیز کہ بیچ دلون اونکی کی ہی پس منہ پہیر اونسی

وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا

اور پند دی اونکو اور کہہ تو واسطی اونکی در باب نفسون اونکی کی سخن اثر کنندہ اور نہین بہیجا ہمنی

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا

کسی رسول کو مگر کہ اطاعت کیا جاوی ساتہ اذن خدا کی اور اگر بدرستیکہ وی جسوقت کہ ظلم کیا انہون نی

اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

نفسون اپنی پر آتی نزدیک تیری پس طلب بخشش کرتی خدا سی اور طلب بخشش کرتا واسطی اونکی

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

رسول البتہ پاتی خدا کو قبول توبہ کرنی والا مہربان پس نہین قسم ہی رب تیری کی نہ ایمان لاوینگی

حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا

تا وقتیکہ حکم کریں تجکو بیچ اوس چیز کی کہ نزاع کرتی تہی آپس میں پہر نپاویں بیچ جیوں اپنی کی تنگی اور

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا

اوس چیز سی کہ حکم کیا تو نی اور گردن رکہیں کی واسطی حکم تیری کی اور اگر ہم فرض کرتی اوپر اونکی کہ قتل کرو

أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ

نفسوں اپنی کو یا نکلو تم گہروں اپنی سی ہرگز عمل میں نلاتی وہ اوسکو مگر تہوڑی اونمیں سی اور اگر

أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ○

تحقیق وہ منافق کرتی اوس چیز کو کہ پند دیتی گئی اونکو ساتہہ اوسکی ہر آئینہ ہوتا بہتر واسطی اونکی اور زیادہ ثابت قدم

وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ○ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا

اور اوس ہنگام میں ہر آئینہ دیتی ہم اونکو نزدیک اپنی سی مزد بزرگ اور ہر آئینہ ہدایت کرتی ہم اونکو راہ

مُّسْتَقِيمًا ○ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ

راست اور جو شخص کہ اطاعت کری خدا کی اور رسول کی پس یہہ ساتہہ اون لوگوں کی کہ

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

انعام کیا ہی خدا نی اوپر اونکی پیغمبروں سی اور راست گویوں سے اور کشتگان راہ خدا سے

وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ○ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ

اور نیکوں سی اور بہترین ہیں یہہ از روی رفاقت کی یہہ کہ فضل ہی جانب خدا سے

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ○

اور کافی ہی خدا از روی دانائی

قولہ تعالیٰ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى یعنی مرافعہ کریں طرف اوس شخص کی کہ نہایت طاغی ہی مراد
اس سی کعب ابن اشرف ہی اور جو شخص کہ حکم بباطل کری اس حکم میں داخل ہی جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ جو حاکم اور گفتار رسم اہلبیت کی حکم
نکری وہ طاغوت ہی اور اوس يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ میں داخل ہی
فرمایا قسم ہی خدا کی کہ بہت لوگ طاغوت کی کی اور مکر او کیا شیطان نی اونکو سبب اوسکی
اور نجات نہ پائی اس بہت سی مگر ہمنی اور شیعہ ہماری نی اور غیر اونکی ہلاک ہوئی قولہ تعالیٰ
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ منقول ہی کہ یہہ آیہ بیچ حق بارہ منافقوں کی کہ باہم اتفاق
نفاق کیا تہا حق تعالیٰ نی رسول اپنی کو اس سی آگاہ کیا جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نی ایک مجمع
میں اونکو بلایا اور فرمایا منہی بارہ شخص نی کہ نفاق پر اتفاق کیا ہی اگر وہ شخص اوٹہ کر استغفار
کریں میں اونکی واسطی شفاعت کروں کا ہر چند رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نی اس کلام کو مکرر فرمایا
کوئی انمیں سی نہ اوٹہا پس اون حضرت نی ہر ایک کو بنام و نسب ندا کیا اور درمیان لوگوں کے
رسوا کیا اوس وقت اونہوں نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واسطی ہماری استغفار کر حق
تعالیٰ نی اوس ہنگام میں اس آیہ کو نازل کیا بعد اسکی رسول نی فرمایا کہ اگر اول بار طلب مغفرت
کی کرتی تم تو عفو کئی جاتی پس ہر گاہ کہ تمنی اس طرح سی کیا اب تمکو نزدیک خدا کی اور رسول کی
کی راہ عفو کی نہیں ہی پس فرمایا کہ انکو مسجد سی باہر کرو اور بار دیگر انکو نزدیک اپنی جگہ نہ
دیا قولہ تعالیٰ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا یعنی ہر آئینہ دکھلاوین کی اونکو راہ راست کو کہ وسیلہ اوسکی تقرب
درگاہ ہماری ہوتی میں اور ابواب علوم اونپر کہولی جاتی میں حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی عمل کری ساتہہ اوس علم کی کہ حق تعالیٰ نی اوسکو عطا کیا ہی

اوسوقت حق تعالی اونکو ایک علم اور عطا کرتا ہی حاصل معنی یہہ ہین کہ ہم اونکو توفیق دیتی
ہین ساتہہ ثبات قدمی کی اور پر طریقہ مستقیم کی کہ وہ ہدایت کرتا ہی ساتہہ مطالب دنیا اور
آخرت کی تا بہجت اونکی نعیم ابدی کو پہنچین منقول ہی کہ ایکروز ثوبان رضی اللہ عنہ آزاد کردہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت کی جناب مین حاضر ہوئی کہ نہایت ضعیف اور نحیف ہو گئی
تہی جناب رسالت نی فرمایا کہ ای ثوبان رنگ سرخ تیرا کیون زرد ہی اور کیون
اسقدر متغیر ہو رہا ہی تو اونسی عرض کی کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ زمانہ عدم جدائی
آپکی کو زندگانی مین حساب نہین کرتا ہون مین اسواسطی کہ اوس زمان مین آپکی دیدار کی
محروم رہتا ہون مین اب اس اندیشی مین رہتا ہون مین کہ ہر گاہ پیک اجل واسطی کوچ
کی تقاضا کری اور مفارقت ضروری درپیش ہوا اوسوقت کیا چارہ کرون مین اور سخت تر
اوسوقت کی محنت یہہ ہی کہ اگر اوس جہان مین اہل دوزخ سی ہون تو یہہ تر ہی دیدار سے
ہمیشہ کو محروم رہا مین اور اگر بہشت مین گیا مین مرتبہ رفیع تر کو کیونکر پہنچ سکونگا مین اور
نزدیک بعضو کی یہہ شخص عبد اللہ انصاری تہا پر تقدیر حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کی
وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ الخ قولہ مِنَ النَّبِيِّينَ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ
سی مروی ہی کہ مراد پیغمبرون سی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور صدیقون سی علی
مرتضی صلوات اللہ علیہ ہین شہیدون سی جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ ہین اور صالحون سی
امام زین العابدین تا امام مہدی صلوات اللہ علیہم تک ہین اور حسن اولئک رفیقا سی محمد
مہدی صلوات اللہ علیہ ہین اور ابو بصیر نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت کیا ہی
کہ اونحضرت نی یہی کہا کہ حق تعالی نی تمکو یاد کیا ہی کتاب اپنی مین پس اس آیہ کو تلاوت کی

کیا اور فرمایا کہ مراد نبیین سی رسول خدا ہین اور صدیقین اور شہدا سی ہم ہین اور صالحون سی
تم ہو پس چاہی کہ تم صلاح آراستہ ہو تا نام نیک پیدا کرو چنانچہ کہ حق تعالی نی تمکو نام
لیا ہی تم کو یاد کیا ہی خبر مین وارد ہی کہ ایکروز ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول خدا کی
مسجد مین روایت کرتی ہین کہ ایک قوم نی اونکو مارا اور زخمی کیا اور تکذیب اونکی کی ابو ذر دل
تنگ ہوکر رسول خدا کی پاس آئی اور شکایت کی تکذیب کرنی والونکی حضرت نی فرمایا کہ آسمان
نی کسی پر سایہ نہین کیا ہی اور زمین نی اوٹھایا نہین کسی کو کہ وہ زیادہ راست گو تر ابو ذر سی ہو
ہر گاہ اس کلام کو تمام کیا جناب علی صلوات اللہ علیہ کو دیکہا اور اونکی حق مین فرمایا
کہ یہہ مرد اور یہہ علی ابن ابی طالب صدیق اکبر ہی اور فاروق اعظم ہی قولہ والشہداء تفسیر
اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ مرتبہ صدیقونکا شہدا اور صالحونسی بلند تر ہی پس اس حکم سی
معلوم ہوا کہ یہہ مرتبہ امامت اور وصایت کا ہی اور عامہ اور خاصہ نی بطریق متواترہ
نقل کیا ہی کہ علی صلوات اللہ صدیق اس امت کی ہین اور فخر رازی نی اور ثعلبی نی احمد
بن حنبل نی مسند مین اور ابن شیرویہ نی فردوس مین اور ابن مغازلی نی جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ صدیقین تین نفر ہین ایک حبیب نجار کہ مومن آل یسین ہے
اور حزقیل کہ مومن آل فرعون ہی اور علی صلوات اللہ علیہ کہ وہ افضل ان سبکا ہی اور
ثعلبی نی بسند معتبر روایت کیا ہی کہ سبقت کرنی والی طرف اسلام کی امتون مین سی تین
نفر ہین کہ ایک چشم زدن بخدا شرک نہین لائی ہین اور علی صلوات اللہ علیہ افضل اونکا
ہی صاحب صحاح نی کہا ہی کہ صدیق وہ شخص ہی کہ ہمیشہ سچ بولی اور بعضی کہتی ہین کہ وہ شخص ہی
کہ گفتار اوسکا موافق کردار اوسکی کی ہو اور عاقل پر پوشیدہ نہین ہی کہ یہہ مرادف

معنی معصوم کی ہین اور حق تعالی نی پیغمبر دکمو بان وصف موصوف کیا ہی چنانچو شان ادرس
مین فرماتا ہی اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا اور فرماتا ہی کہ يُوسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيقُ اور جو شخص کہ
مصداق ان آیات اور ان صفات کا ہو البتہ بامامت و خلافت سزاوار تر ہی اوس شخص سی
کہ جو بہرہ اوس سی نرکہتا ہو تکملہ رکوع ششم در سیپارہ پنجم قوله مَا يُوعَظُونَ بِهٖ دس
حرف ہین بینات اوسکی دوسی چوراسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت فِي عَلِيٍّ
اَلنَّائِبِ قوله الْكِتَابِ ہین سات حرف ہین بینات اوسکی دوسی چھاسٹھہ ہوتی ہین نکلی
اوس سی یہہ عبارت مُحَمَّدٌ سَيِّدُ اَبْنَاءِ آدَمَ قوله وَالصِّدِّيقِينَ نو حرف ہین بینات اوسکی تین سی
تیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ نَائِبُ اَحْمَدَ قوله وَالشُّهَدَاءِ
اٹہہ حرف ہین بینات اوسکی تین سی ساٹہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اُمُّ اَبِيهَا
هِيَ الزَّهْرَاءُ وَوَلَدُهَا پہر یہہ عبارات نکلی ہین اوپر اوس خبر کی کہ تفسیر علی بن ابراہیم قمی
قوله النَّبِيِّينَ زبر اوسکی ایک سی تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت لِاَحْمَدَ اَبُو اُمِّ اَبِيهَا
قوله وَالصِّدِّيقِينَ زبر اوسکی تین سی ایک ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِيٌّ نَائِبُ نَبِيِّ
اللّٰهِ قوله وَالشُّهَدَاءِ آٹہہ حرف ہین زبر اوسکی تین سی چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت
اَلْحَسَنَانِ هُمَا الْهَادِيَانِ قوله وَالصَّالِحِينَ زبر اوسکی دوسی چھیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ
عبارت هُمْ عَلِيٌّ وَاَبْنَاؤُهٗ پہر اوس سی یہہ عبارت نکلی عَلِيٌّ وَاَوْلَادُهُمْ اَبْنَاءُ جِدِّهِ قوله
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا دہ حرف ہین زبر اوسکی پانسی باسٹہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی عبارت حُجَجُ اللّٰهِ هُمْ لِلْهِدَايَةِ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا
اى وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو تم سلاح اپنی کو پس جاؤ تم دہیمی قتال کی جماعت جماعت یا جاؤ تم

جَمِيعًا ۝ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ
تمام اور بدرستیکہ بعضی تم مین سی ہر آئینہ وہ شخص ہی کہ سستی کرتا ہی جہاد مین پس اگر پہنچی تمکو مصیبت
قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ
ہی وہ ہی منافق یعنی جہاد مین سستی کرنی والا تحقیق کہ انعام کیا خدا نی اوپر میری جبکہ نہ تہا مین ساتھ اونکی حاضر اور ہر آئینہ اگر پہنچی تمکو
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُولَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِي
فضل خدا سی ہر آئینہ کہتا ہی وہی سستی کرنی والا گویا کہ نہ تہی درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی دوستی اے کاش کہ
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
ہوتا مین ساتہ مسلمانوں کی پس پہنچتا مین نصیبہ بزرگ کو پس چاہیے کہ قتال کرین بیچ راہ خدا کی
الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ
وہ لوگ کہ بیچتی ہین زندگانی دنیا کو بعوض آخرت کی اور جو شخص مقاتلہ کری بیچ راہ
اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ
خدا کی پس قتل کیا جاوی یا غالب ہووی پس قریب ہی کہ دینگی ہم اوسکو اجر بزرگ اور کیا ہی واسطی تمہاری
لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
کہ نہین جہاد کرتی تم بیچ راہ خدا کی اور بیچ راہ بیچاروں کی مردون اور عورتون
وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اور بچون سی ایسی وہ لوگ کہ کہتی ہین پروردگار ہماری خارج کر ہمکو اس گاؤں سی کہ ظالم ہین
اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا ۝
لوگ اوسکی اور کر واسطی ہماری نزدیک اپنی سی قرابتدار اور کر واسطی ہماری نزدیک اپنی سی مددگار

الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون

وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کارزار کرتے ہیں بیچ راہ خدا کی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں جنگ کرتے ہیں

ع فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان ان کید الشیطان کان ضعیفا

بیچ راہ شیطان کی پس جنگ کرو دوستان شیطان کو جو البتہ کہ حیلہ شیطان کا ہے بی قوت

قولہ کان ضعیفا الخ حاصل معنی یہ ہیں کہ منافقین ساتھ تمہارے ... معاملہ دو شخص کی کرتے

ہیں کہ درمیان اونکی اور تمہارے حصہ الفت او رمعرفت نہیں ہوا سو سطلے کہ حالت غنیمت میں چاہتے

ہیں کہ ساتھ تمہارے ہوں اور حالت مغلوبیت میں چاہتے ہیں کہ منتہی جدا ہوں مثل بیگانوں کی

قولہ من لدنک نصیرا یعنی کر واسطے ہمارے نزدیک اپنی سی یار و مددگار کہ سر دشمنوں کو رفع ...

کرے حق تعالی نی دعا اونکی مستجاب کی اور بعضوں کو خروج مکہ سی میسر ہوا اور بعضی کو

دیتا ہی سبب ... غلبہ شدید کی کو حضرت رسالت ... کی ... نہیں ...

الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ

کیا نہیں دیکھا ہی تو نی طرف اون لوگوں کی کہا گیا واسطی اونکی باز رکھو دستہائی اپنی کو اور برپا رکھو نماز کو

فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یخشون الناس کخشیۃ اللہ

پس جب کہ فرض کی گئی اوپر اونکی جنگ اوس وقت ایک گروہ اونمیں سی ڈرتی ہیں جنگ بشر کو مانند ڈرنی خدا کی

او اشد خشیۃ وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا

یا سخت تر اوس خوف سی اور کہا انہوں نی اے رب ہمارے کیوں لکھی تو نی اوپر ہمارے جنگ کیوں نہ تاخیر کی تو نی ہمکو

الی اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی ولا

طرف مہلت نزدیک کی کہہ تو اے محمد کہ متاع دنیا کم ہی اور سرای آخرت بہتر ہی واسطی اوسکی کہ خوف کیا ہی اور نہ

ولا تظلمون فتیلا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم

اور نہ ظلم کیے جاوگی تم برابر تاگی کی جہاں کہیں کہ ہو تم پکڑیگی تمکو موت اگرچہ ہو تم

فی بروج مشیدۃ وان تصبہم حسنۃ یقولوا ہذہ من عند

بیچ قلعہائی مستحکم کی اور اگر پہنچتی ہی انہیں اہل کتاب کو کوئی نیکی کہتی ہیں یہ جانب

اللہ وان تصبہم سیئۃ یقولوا ہذہ من عندک قل کل من عند

خدا سی ہی اور اگر پہنچتی ہی انکو کوئی بدی کہتی ہیں یہ نزدیک تیرے سی ہی اے محمد کہہ تو تمام نزدیک

اللہ فمال ہؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا ما

خدا سی ہی پس کیا ہی واسطی ان قوم کی نہیں نزدیک ہیں کہ سمجھیں سخن وعظ کو جو چیز کہ

اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن

پہنچتی ہی تجکو ای آدم نیکی سی پس جانب خدا سی ہی اور جو چیز کہ پہنچتی ہی بدی سی پس جانب

نفسک وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شہیدا من

نفس تیرے کی سی اور بھیجا ہی ہم نی تجکو واسطی لوگوں کی رسول اور کافی ہی خدا گواہ دینی کو جو شخص

یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلناک

کہ اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق کہ طاعت کی خدا کی اور جو شخص کہ طاعت نہ کرے پس نہیں بھیجا ہی ہمنی تجکو

علیہم حفیظا ویقولون طاعۃ فاذا برزوا من عندک

اوپر اونکی نگہبان بخبر اور کہتی ہیں منافقین فرمان بردار ہیں امر تیرے کو پس جسوقت باہر جاتی ہیں نزدیک تیرے سی

بیت طائفۃ منہم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون

تدبیر کرتی ہیں شب کو ایک گروہ اونمیں سی غیر اوس چیز کی کہ کہتا ہی تو اور خدا لکھتا ہی اوسکو کہ شب کو تدبیر کرتی ہیں

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ

پس منہ پھیر لے ان سے اور بھروسا کر اوپر خدا کے اور کافی ہے خدا ساتھ وکیل ہونے کے پس کیا نہیں غور کرتے بیچ

الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝

قرآن میں اگر ہوتا وہ قرآن نزدیک غیر خدا سے ہر آئینہ پاتے بیچ اوسکے اختلاف کثیر کو

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى

اور جس وقت آتا ہے انکو کوئی چیز امن سے یا خوف سے ظاہر کر دیتے ہیں اوسکو اور اگر رد کرتے اوسکو طرف

الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا

پیغمبر کی اور طرف صاحبان امر کی اونمیں سے ہر آئینہ جانتے تحقیق اوسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہیں اوسکی اونمیں سے اور اگر نہ ہوتا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ فَقَاتِلْ

فضل خدا کا اوپر تمہارے اور رحمت اوسکی ہر آئینہ پیروی کرتے تم شیطان کی مگر تھوڑے سے پس جنگ کر

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّٰهُ

بیچ راہ خدا کے نہیں تکلیف دیا گیا ہے تو مگر نفس تیرا اور ترغیب کر مومنوں کو قریب ہے کہ خدا

أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ۝ مَنْ

باز رکھے سختی اون لوگوں کی کہ کافر ہوئے اور خدا سخت تر ہے از روی ہیبت کے اور سخت تر از روی عذاب کے جو کوئی

يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً

کہ شفاعت کرے شفاعت نیک ہو واسطے اوسکے حصہ اوسی شفاعت سے اور جو شخص شفاعت کرے

سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ۝ وَإِذَا

بد ہو واسطے اوسکے نصیب اوسی شفاعت سے اور ہے خدا اوپر ہر شی کے توانا اور جس وقت

وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور جس وقت سلام کیا جاتا ہے اوپر تمہارے ساتھ سلام کی پس سلام کرو تم ساتھ بہتر کی اوس سے یا پھیر دو اوسی کو تحقیق خدا ہے

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ

اوپر ہر شی کی حساب کرنے والا خدا ایسا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی خدا ہر آئینہ جمع کریگا تمکو

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ۝ ع

طرف روز قیامت کے نہیں شک بیچ اوس دن کے اور کون صادق تر ہے خدا سے ازروی گفتار کے

قوله أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ الخ منقول ہے کہ عبد اللہ بن عوف زہری اور مقداد بن اسود کندی

اور قدامہ بن مظعون اور سعد ابن ابی وقاص اور سوا ان کے لوگ مکہ میں قبل از ہجرت کے ایذا

بہت سی کفار سے پاتی تھے اس حال کا شکوہ کائنات سے عرض کیا اور کہا انہوں نے کہ یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو اجازت دیجئے کہ ساتھ اہل شرک کے جنگ کریں کہ ایذا

انکی حد سے درگذری جناب نبوی نے فرمایا کہ مجھکو امر قتال نہیں ہوا ہے صبر کرو تا وقت جہاد

پہنچا اور ہر گاہ انہوں نے مکہ سے طرف مدینہ کی ہجرت کی حق تعالی نے ساتھ اہل اسلام کو جنگ

بدر حکم کیا بعضے اونمیں سے کہ بیچ کہ کی آرزو کی کارزار کی کرتے تھے اظہار کراہت کیا حق

تعالی نے انکی حق میں یہہ آیہ نازل کیا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ الخ

منقول ہے کہ ہر گاہ حضرت مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے اوس سال فواکہ نسبت سالہای پیشین

کم ہوئے تھے اور گرانی تھی یہود نے اس حال کو نسبت ساتھ شومی مقدم آنحضرت کی کرتے

لہذا حق تعالی نے واسطے تکذیب اونکی کے یہہ آیہ نازل کیا وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

یعنی جو کچھ پہنچتا ہے تجھکو بدی سے پس نفس تیری سے ہے اسو واسطے کہ معاصی تیری باعث اوسکا

ہواکو یہہ منافات نہین رکہتا جیسا یہہ قول حق تعالی کی قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ
اسواسطی کہ تمام نعمت اور مصیبت جانب اوسکی سی ہی یہہ کہ حسنہ احسان و امتحان ہی اور
جزا معصیت کی ہی اور انتقام لہذا حدیث مین وارد ہی کہ کسی مومن کو اندوہ اور رنج
نہین پہنچتا یہانتک کہ کانٹا کسی عضو مین یا شکستہ ہوتا بند نعلین کا مگر یہہ کہ بجہت معصیت
کی ہوتا ہی تا وہ سبب کفارہ گناہ اوسکی کا ہوا اور بارہا انحضرت سی منقول ہی کہ پوست
بدن محبوب خوشیدہ نہین ہوتا ہی اور کوئی لغزش پیر کی بندہ سی واقع نہین ہوتی ہے
مگر سبب گناہ اوسکی کی حَفِيظًا یعنی نہین بہیجا ہم نی تجکو نگاہ مین رکہنی والا انکو اعمال
کرنی سی تا اینکہ اسلام لاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ نہین بہیجا ہم نی تجکو نگہبان
اونکی کا کہ جن پر جزا واقع ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نگاہ مین رکہنی
والا ہوا و نکو گناہون سی تا اینکہ وہ گناہ اونسی سرزد نہوتی وَلَوْ كَانَ ... لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا
کثیرا اسکی معنون مین چند اقوال مین ایک یہہ ہی کہ ہر آیت پاتی مین بیچ اوسکی اختلاف
جہت حق و باطل سی اور دوسرا یہہ ہی کہ اختلاف اخبار غائبیہ مین اور تیسرا از جہت فصاحت
کی اور یہہ آیہ متضمن ہی فوائد کثیرہ پر ایک یہہ ہی کہ تقلید باطل اور ترغیب استدلال کی
ہی اصول دین مین اسواسطی کہ حق تعالی نی حکم کیا ہی تدبیر اور تفکر کا اور یہہ ہی کہ اگر
قرآن جانب حق تعالی سی نہو بلکہ کلام عباد سی ہو تو اختلاف اوسمین بہت سا پایا جاتا اور
یہہ ہی بلاتحقیق کلام الہی مین نہین ہوتا ہی اور اختلاف بیچ کلام کی تین طرح سی ہوتا ہی
ایک اختلاف تناقض ہی اور ایک اختلاف تفاوت ہی اور ایک اختلاف تلاوت
اور اختلاف تفاوت ہوتا ہی بیچ حسن کی اور قبح کی اور خطا کی اور صوا کی اور مانند اسکی

تعالی اسکی نحو مثنی کی تعین ہی پس طرح کا اختلاف نہین پایا جاتا قرآن مین البتہ جسطرح کہ نہین پایا جاتا
اختلاف تناقض و اختلاف تلاوت مراد اوس سی ہی کہ جسکی سبب سی حسن اوسکی مین ملاوت
جاتی رہی البتہ قرآن مین نہین پایا جاتا اختلاف اختلاف وجوہ قرات کی اور اختلاف مقادیر آیات اور
بعض موجود ہی قرآن مین لیکن حسن قرآن خلل پذیر اس سی نہین ہوتا ہی اور جملہ اونہی الزام ہی کہ فسا
قول اون لوگونکا معلوم ہوتا ہی کہ جو قائل ہوتی ہین کہ نہین سمجہی جاتی ہین معنی اوسکی مگر تفسیر جناب
کی جسطرح سی کہ حشویہ وغیرہ قائل ہوتی ہین یہہ حاصل اوس چیز کا ہی کہ جسکو ذکر کیا ہی جناب
فاضل کشاف نی کلیہ مذہب و رجوع نی اختیار حق باطل مین ہی کہ فاضل مصنف پر لازم ہی کہ تمسک اپنا
اختیار اولہ عقلیہ کو کری جس مقام مین کہ اولہ عقلیہ بالکل نہین اور جس مقام مین کہ نہون رجوع
کرین کی پس درصورت قیام اولہ عقلیہ اگر ہزار اخبار آوین کی خلاف پر رجوع دل کی جاتین کی
ہر کاو یا اولہ عقلیہ ثابت ہوا کہ خدا جسم نہین رکہتا ہی پس اگر کسی ایت یا حدیث
سی معلوم ہو کہ خدا جسم رکہتا ہی مثل یَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ کی تاویل کی جاویگی
کی اور ازین قبیل ہر کاہ کہ ثابت ہو کہ خدا ظالم نہین ہی پس قول اللہ تعالی کا خالق کل شی
مذہب حق کہ عقل شی شریف ہی بلکہ اشرف مخلوقات ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حق
تعالی نی فرمایا ہی کہ میری مخلوقات مین بہتر اس سی کوئی چیز مخلوق نہین ہوئی ہی اور
نفس رسول مطلق ہی بیچ اسکی ارسال رسول ظاہر نہ تمام ہوتا ہی توضیح اس حال کی یہہ ہی کہ
اور رکہی مین رسول خدا ہون اور راوضح انی پیر حجت سی امور وجب کی ہون قبل تک
کہ معرفت اپنی پیغمبر کی ہی ممکن ہی کہ بکذب اوسکی جو ایسی کہین کہ نہو ہم موجد بند کی نہین کہتی ہین
رسول کا سطرح سی جانی ہم اور ہر کاہ رسالت بیچ کہا کہ خدا اعتبار سی معرفت

اپنی واجب کی ہی محل قبیح اسی ساقط ہی پس اسی صورتون مین لابدی کہ بہی التزام وبال اونکی

خاموش ہی اور حق تعالی ہی بہیجی ہی نادم اور پشیمان ہووی بخلاف اسکی کہ بہی اطلاع ہی

کبہی کہ تم ساتہہ ہدایت عقل کی بسبب مشاہدہ ورکرنی نعمتہای گوناگون کی اعتقاد ساتہہ ہونی

منعم کی رکہتی ہو اور وہ منعم بواسطہ عقل کی تم پر منکشف کیا ہی کہ اکثر منعم بعاجزان نعمتونکی محل

شکر گذاری اوسکی مین معرفت اوسکی حاصل کی کہ آیا وہ ادائی شکر بایونکی ہی یا اذا قسم انسان اکرم حق الرحیم

ملک ہی یا ان سب سی برتر ہی توفیق خداکی جانب اوسکی سی ہوگی اور احکام کہ مجکو بہیجا دیا

خبر ساتہہ ہونی اوسکی کی موافق عقل کی دیتا ہون مین پس لائق کہ نزدیک تمہاری احتمال

صدق پیری کا ہوگا اور ہرگاہ باوجود اس آگاہ کرنی کی معرفت اوسکی حاصل کی اور

موافق عقل اپنی کی خوف عذاب کا اپنی سی دفع کیا اگر منعم تمکو روز بازپرس مین طلب

کری اور عتاب اور عذاب کری تحسین اور بجا ہوگا اور شک نہین ہی کہ اس صورت مین حجت

بہی تمام ہوگی اور حجت بندگان ناتمام بسبب ہی کہ خلاف اسکی جو چیز ہو تا دلیل کہی جاوی

بلکہ مسئلہ حسن و قبح عقلی کا کہ جسپر تمام اکثر اصول دین امامیہ کا موقوف ہی عقل سی ثابت ہوتا

ہی پس جو شخص کہ اس سی دست بردار ہو لازم ہی کہ مذہب امامیہ سی بہی دست بردار ہو اور

جس مقام مین کہ ادلہ عقلیہ مفقود ہون اور ادلہ نقلیہ مختلف پس اوسمین بہی عقل مرجح ہو

چنانچہ دال ہی اس پر قول حق تعالی کا فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ

أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اس آیہ کی

یہہ ہین پس بشارت دی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ان لوگونکو کہ سنتی ہین قول کو پس

پیروی کرتی ہین احسن قول کی یہہ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کی ہی انکو خدا نی اور یہہ وہ لوگ ہین

ہین کہ وہی صاحبان عقل ہین اور ہرگاہ یہہ ثابت ہوا پس ادلہ قاطعہ حجیت قران پر بیان کی

جاتی ہین تاوہ اخبار کہ خلاف اسکی ہین کو کثرتسی ہوتی دلیل کی تعیین ہی دلیل اول یہہ ہی جناب علامہ

علیہ الرحمۃ والغفران نی کتاب نہایہ مین مرقوم کیا ہی بحث ثانی اس امر مین ہی محال ہی حق تعالی کی

صدور خطاب کا اون الفاظ سی کہ جنکی معنی ظاہرہ مقصود نہون بدون اقامت قرینہ کی

اتفاق ہی اوپر سبکا سوائی مرجیہ کی دلیل واسطی ہماری اس مطلب پر یہہ ہی کہ حق تعالی سی صدور

ایسی خطاب کا قبیح ہی اسواسطی کہ یہہ مشتمل ہی اوپر اجمال کو یا تکلیف مالا یطاق کو لازم باطل ہی

پس ملزوم مثل اسکی ہی بیان اس ملازمہ کا یہہ ہی حق تعالی نی بسبب جہاد کی واسطی قران کہ

والا خطاب عبث ہوتا ہی پس یا قصد کیا ہی سمجہانا ظاہر کا اوس سی یہہ اغراء جہل ہی یا

کہ تم کہتی ہو کہ معانی ظاہری مقصود نہین ہین یا سمجہانا غیر ظاہر کا اوس سی اسوقت مین تکلیف مالا

یطاق ہوگی اسواسطی کہ سمجہنا غیر ظاہر کا لفظ سی بدون اقامت قرینہ کی محال ہی اور اگر مع

اقامت قرینہ کی معنی غیر ظاہر دریافت ہون پس وہ معنی ظاہری ہو جاوینگی کہ غیر ظاہر اور

یہی یہہ لفظ کہ جو خالی ہو بیان مقصود سی بہ نسبت غیر ظاہر کی مہمل ہوگی انتہی کلامہ اعلی اللہ

مقامہ فی الجنۃ الحق جو کچہ آیۃ اللہ فی العالمین ذکر کیا ہی کمال متانت اور استواری رکہتا ہی اور بعد

اس کلام کی جناب الدماجدی جو کچہ اساس الاصول کہ رد مذہب اخبار مین تصنیف فرمائی

ذکر کیا ہی متمم اور مکمل اوس دلیل کا ہی لہذا بیان کیا جاتا ہی پس یہہ کلام دلالت کرتا ہی اوپر حجیت ظواہر

قران جناب سی ہی اور یہی قائل ہوا بعدم حجیت ظواہر قران ساتہہ قائل ہونی حسن و قبح عقلی کی

نہین کہتا ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ مسلک امامیہ پر قائل ہونا بعدم حجیت قران ساتہہ منکر

اگر کبہی کوئی کہ ارادہ خلاف ظاہر کا اوسوقت ظواہر سی قبیح ہوتا ہی کہ خالی ساتہہ

کہ ایسی حکم کیا ہو لیکن با وجود اس حکم کرنی کی پس یہہ تسلیم نہین ہی جواب مین کہین کہ
ہم گرکسی حدیث اور خبر مین وارد ہوا ہی کہ درباب تفسیر ظواہر قرآن رجوع بطرف ائمہ کی
کرو پس یہ بستی کہ ہم نہین دیکھتی مین اثر اسکا اصلا اور علمائی کتاب مین سنت مین اور
زعم کرنا اس امر کا کہ امر برجوع طرف ائمہ کی تفسیر ظواہر قرآن مین حدیث ثقلین وغیرہ سی معلوم
ہوتا ہی پس امر بطرح سی نہین ہی چنانچہ عنقریب ظاہر ہوگا اور برتقدیر واقع ہونی اس امر کی
مخالفت قول حق تعالی کی اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ لازم آتی ہی پس حق
بی تاویل اوس امر کی کہ خبر ثقلین سی مستفاد ہوا اور دیکہہ کر تاویل واجب ہو حال اکو تا ب
اسکی عدم ثبوت امامت علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ لازم آتا ہی بسبب اسکی کہ اکثر امور
کہ جنسی امامت انحضرت کی ثابت ہوتی ہی ظواہر آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ مین ہا اور یہہ دونو بنا بر مسلک اخباریین کی نا تمام اور غیر مستقل مین اپنی معنوں پر لالت کی
اور برجوع کرنا اس ہنگام مین تفسیر آیات اور احادیث نبوی مین طرف جناب ائمہ اور
اولاد طاہرین اوکی کی قبل از ثبوت امامت اونہین علیہم السلام کی اور ظاہر ہی کہ کسی
پوشیدہ نہین ہی اور نیز بھی لازم آتا ہی خطابات قرآنی اور سنی صلی اللہ علیہ وآلہ کی
مین خطاب بطرف حاضرین کی بھی زمانہ حیات جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین بھی
معماات کی ہوں کہ سمجہ کسی کی فہم مین آتی ہوں عبث ہوجاتی ہی آخر یہہ کلام ابوالولا بعد علی
فی فرادیس الجنان مراتبہ فی الواقع کہ یہہ کلام دونو حضرت کا دلیل قاطع ہی اوپر حجیت ظواہر
قرآن کی واسطی عاقل منصف متدین کی اور واسطی مجادل کی یہہ کیا ملکہ دو چند اسکی کافی نہین ہی
اور واسطی زیادتی توضیح اور زیادتی ایمان صاحبان عقول سلیم کی اور اولیہی ذکر کی

کی جاتی ہین پس دوسری دلیل آیات قرآنی ہی مثل اس آیہ کی کہ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ الخ اور مثل اس آیہ کی کہ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى
قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا یعنی آیا پس نہین فکر کرتی ہین وہ قرآن کو آیا اوپر دلون اونکی کی
قفل ہین اسواسطی کہ اگر قرآن بروجہ معما ہوتا توآیہ تفکر اور تدبر بیچ اوسکی لغو ہوتا اور تحریص
اور ترغیب ساتھہ اوسکی عبث ہوتی بلکہ مذمت اوسکی کہ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا سی معلوم
ہوتا ہی حاول علی الاطلاق سی نہایت قبیح ہوگی اور احتمال اسکا کہ سزاوار تدبر اور
تفکر معما ہی پس جواب اس احتمال کا یہہ ہی کہ یہہ احتمال اوسی ہنگام مین چاہتی کہ وہ
معما تفکر اور تدبر دریافت ہوتا ہوا اور مسلک اخباریین کا ہی کہ معانی قرآن کو آئمہ
جو ائکی بغیر جنکو معانی اوسکی نہین معلوم ہوتی ہین اور بنا انکو لازم ہی کہ مصداق اَفَلَا
يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ہی تئین باہر کری اور اگر کہی کوئی کہ بالکل مشکل
مدرک ہوتی معانی قرآنکی اخباریین نہین مین بلکہ او جاء اور اکی معانی بخصوص کرتی ہین
جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ اسوقت حکم بتدبر اور تفکر عبث ہوگا اور ثانیا یہہ ہی کہ آیات تا
بہ نسبت آیات غیر ناصیہ نہایت قلیل ہی پس حکم کرنا بتدبر قرآن کا اور مراد لینا چند آیات
قلیلہ کو حکیم علی الاطلاق سی نہایت بعید ہی آری اگر آیات ناصیہ کثرت سی ہوتی ممکن تہا
اسوقت مین کہنا کہ تدبر قرآن بنا بر لحاظ کثرت آیات کی ہی اور مثل اس آیہ کی کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ یعنی تحقیق کہ کر دانا ہمنی اوسکو قرآن عربی شاید کہ تم سمجھو اور دلالت
اسکی مطلوب پر اس جہت سی ہی کہ علت غائی مقرر کرنی قرآنکی زبان عربی مین سمجھنا ہمارا
اور اگر کوئی کہی کہ یہہ خطاب ائمہ کی طرف ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اس واسطی کہ نازل

کرنا قرآن کا زبان عربی میں عبث ہی چنانچہ عاقل پر پوشیدہ نہیں ہی اور چند وجہ
سی تدبر کرنی قرآن کی کہ آیہ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا سی معلوم ہوتی ہیں وہ بھی دموہی آیہ کی
مراد ہوں پس مراد ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ سی بھی لازمی ہی کہ مراد ہوں ذکر کی
کہ احتجاج کرنا ظواہر قرآن سی اوپر اون لوگوں کی کہ جو منکر حجیت ہیں کی میں کس طرح سی احتجاج
رکھتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ورنہ کا احتجاج درست نہیں ہی کہ شاید اسکا اعتبار آیہ اور
دلیل عقلی سی ہو اور وَمَا نَحْنُ فِیْهِ اس طرح سی نہیں ہی ہو سکے کہ دلیل اول مذکور ہوئے
اور اخبار سی وہ حدیث ہی کہ کافی میں زہری سی روایت کی ہی کہ کہا اونسی سنا ہی میں نے
علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ آیات قرآنی خزانی میں ہر گاہ
مفتوح ہو دین وہ خزائن سزاوار ہی اسکی تیری کہ نظر اور فکر کری تو بیچ اسکی فاعل حتی
بایک یقین اور دلیل تیسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ ترک کرنی والا ہوں در
میان تمہاری دو چیز کو اگر دست آویز اوسکو کروگی گمراہ نہوگی ایک کتاب خدا
اور دوسری اہلبیت میرے تحقیق یہہ دو نو جدا نہونگی تا آنکہ وارد ہوں نزدیک میری اوپر حوض کوثر کی
پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قرآن حجت ہی اور قابلیت تمسک کی رکھتا ہی اور یہہ
بدون حجت ظواہر کی ناتمام ہی سو اسطی کہ اکثر احکام اکثر آیات سی معلوم ہوتی ہیں بنا بر معانی
ظاہرہ کی اور علاوہ اسکی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو لازم تہا کہ فقط ترک کرنی اہلبیت
کو ذکر فرماتی کہ تم انہیں سی تمسک کیجیو پس اگر کوئی کہی کہ شاید مراد تمسک سی تمسک بمجموع
کتاب اور سنت ہو پس احتجاج تمام نہو کا جواب اسکا یہہ ہی کہ اخبار میں اور ہم تحقیق میں کہ
احادیث آیندہ در باب تمسک مامور رہ مستقل میں پس ہر گاہ اخبار مستقل ہوئی پس حال کلام

کلام الہی کا بھی اسی طرح سی ہی اور بنا بر مسلک اونکی کی خلیفہ ثانی کو طعن کرنا حسبنا کتاب اللہ کہنا
ناتمام ہوگا اور پیروان خلیفہ ثانی کہیں کی کہ حال قائلین حسبنا اہل البیت کا یکسان ہی اور
محل تعجب ہی کہ حال حدیث … ہی صلی اللہ علیہ وآلہ کا مسلک اونکی پر مثل حال آیات قرآنی
ہی پس خطاب کرنا جناب نبوی کا کہ تمہاری درمیان میں کتاب اور عترت چہوڑی جاتا
ہوں کسکی طرف ہی آئمہ کی طرف ہی یا سوائی اونکی اور لوگوں کی طرف ہی پس خطاب طرف
ائمہ کی باطل ہی اولا اسو اسطی کہ حق آئمہ کی کہنا کہ درمیان تمہاری اہلبیت کو چہوڑی جاتا ہوں
بے معنی ہوتا ہی اس جہت سی کہ بنا بر اسکی مامور بہ تمسک اور متمسک بہ متحد ہوتی ہیں حال آنکہ
تغایر ضرور ہی اور ثانیا اسو اسطی کہ اوس ہنگام میں آئمہ موجود نتہی خطاب بطرف معدوم
لازم آتا ہی پس لابد ہی کہ سوائی آئمہ کی مراد ہوں پس اگر وہ اس خطاب کو سمجھتی نہی تو ارشاد
فرمانا حضرت کا لغو ہوگا اگر کوئی کہی احتجاج کرنا ظواہر احادیث سی بھی اوپر کہ جو اسکی
قائل نہیں ہیں درست نہیں ہی پس جواب اسکا ما سبق سی معلوم ہوا اور دلیل چوتھی وہ حدیث
ہی کہ کتاب تہذیب میں مذکور ہی وہ حدیث یہہ ہی ہر ستی کہ ایک مرد آیا خدمت حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ میں پس کہا اونسی ہمسایہ میری ہمسایہ میں عورات میں کہ غنا
کرتی ہیں اور عود بجاتی ہیں اور بسا ہی کہ میں داخل بیت الخلا ہوتا ہوں پس دیر تک بیٹھا ہوں
واسطی سننی اوسکی کی پس اون حضرت نی فرمایا کہ اس عمل کو مت کر پس کہا اونسی کہ میں جاتی
خود نہیں جاتا ہوں واسطی سننی اوسکی کی بلکہ ایک آواز ہی کہ میری کانوں میں آتی ہی پس فرمایا
اون حضرت نی قسم بخدا کہ تہا تو فرزند رکہ … نہیں سنتا ہی قول کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا کہ تحقیق کہ گوش اور چشم اور قلب

یہہ سب سوال کسی جاہتی ہی پس کہا اوسنی کویا کہ میں یہہ آیہ کتاب خدا عز و جل کی کسی عرب
اور عجم سی نہیں سنی تہی بالضرور یعنی ترک کیا اس امر ناشایستہ کو اور تحقیق کہ میں ستغفار
کرتا ہوں حق تعالی سی پس اگر ظواہر آیات حجت نہوں پس تو ہیچ کرنا جناب صادق کا اسکو
آیہ مذکور وسی کسطرح تمام ہوگا اور یہی مجردسی کی اون حضرت سی کہنا اوس شخص کا کہ کویا
میں کبہی کسی عرب اور عجم سی نہیں سنا تہا دلیل ہی کہ ظواہر آیات حجت ہیں اور علاوہ
اس کہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر سوائی ارشاد حضرت کی کسی اور عرب اور عجم سی سنتا میں اوس
ہنگام میں یہی یہی معنی سمجہتا میں اور دلیل پانچوین وہ حدیث ہی کہ بیچ کافی کی ہی کہ جناب
صادق صلوات اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نی ارشاد کیا ہی مر ستی کی
ساتہہ ہر حق کی حقیقت ہی اور پر ہر صواب کی نور ہی پس جو کہ موافق کتاب خدا ہو پس اخذ کرو
اوسکو اور جو کہ مخالف ہو پس ترک کرو اوسکو اور مثل اوسی حدیث کی کہ کافی اور محاسن میں
ایوب بن حر سی مروی ہی کہ سنا ہی میں حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی
وہ فرماتی ہیں کہ کل شی رد کی گئی ہی طرف کتاب اور سنت کی اور جو حدیث کہ موافق کتاب
خدا کی نہو پس وہ زخرف ہی یعنی باطل ہی اور یہی اون کتابوں میں مذکور ہی ابن ابی
یعفور سی کہ سوال کیا میں نی ابی عبد اللہ صلوات اللہ علیہ سی اختلاف حدیث
سی روایت کرتا ہی اوسکو وہ شخص کہ اعتماد کرتی ہیں ہم ساتہہ اوسکی اور بعضی
اون میں وہ شخص ہیں کہ نہیں اعتماد کرتی ہیں ساتہہ اوسکی پس
فرمایا اون حضرت نی ہر گاہ وارد ہووی اوپر تمہاری حدیث پس پاوتم واسطی اوسکی شاہد
کتاب خدا یا قول رسول سی پس عمل کرو ساتہہ اوسکی والا پس وہ شخص اولی ہی ساتہہ اوس

اون حدیث کی پس ان احادیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر ظواہر قرآن اور احادیث نبوی
حجت نہوں پس جناب صادق صلوات اللہ علیہ کا مستند لانا قرآن کا اور احادیث کا
عبث ہوتا ہی قولہ کذا فَلَا بُدّ اس میں چند اقوال میں ایک یہہ ہی کہ اس کلام میں پیش
و پیش ہی اور الا قلیلا مستثنا ہی اذا عوا بہ سی یہہ قول ابن عباس کا ہی پس معنی اوسکی یہہ ہوئی
کہ ظاہر کیا اوسکو مگر تہوڑے لوگ اور دوسرا یہہ ہی کہ یہہ مستثنا ہی لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ
مِنْهُمْ سی یعنی معنی اوسکی سطرح سی ہیں کہ اگر رد کرین اوسکو طرف رسول کی اور طرف
اولی الامر اونہیں سی ہر آئنہ جانتی اوسکو وہ لوگ کہ طلب دریافت کرتی اونہیں منہیں اولو الامر
سی ہیں مگر تہوڑی بل علما میں سی اور تیسرا یہہ ہی کہ مراد اس آیہ سی معنی ظاہری اوسکی بغیر
تقدیم و تاخیر کی اور چوتہا یہہ ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہیں کہ اگر ہوتا فضل خدا کا اوپر
تمہاری اور رحمت اوسکی ساتہہ نصرت و فتح کی دوسری مرتبہ تو ہر آئنہ پیروی کرتی تم شیطان کے
بیچ اوس چیز کی کہ ڈالتا تہا طرف تمہاری وساوس سی اور خیالات فاسدہ سی کہ باعث
تہی وہ طرف جبن اور نامردی کی اور موجب تہی واسطی ضعف نیت کی مگر تہوڑی سی اصحاب
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی کہ جو صاحبان بصیرت نافذہ تہی اور نیات خالص
رکہتی تہی اور نا امید نہوتی تہی رحمت خدا سی اور اوسکی نصرت اور ایفاء وعدہ میں
شک نکرتی تہی قولہ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اس میں دو قول ہیں کہ یہہ جواب ہی واسطی قول
حق تعالی کی وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا
پس ہونگی معنی اس آیہ کی یہہ اگر ارادہ کرتا ہی تو اجر عظیم کا اور دوسرا یہہ ہی کہ یہہ متصل
ہی ساتہہ قول حق تعالی کی وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یہہ قول

زجاج کا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کس وجہ سی منافقین ترک کارزار کرتی ہین راہ خدا مین پس
تو کارزار کر راہ خدا مین کہ تو جانتا ہی کہ ترک قتال کو کوئی وجہ نہین ہی قوله باحسن
منہا او ردوھا یعنی حکم کیا ہی حق تعالی نی مسلمان کو ساتھہ رد سلام کی اوپر مسلم کی
بہتر سلام اوسکی سی اگر مومن ہو والا علیکم سی زاید کہی پس قول حق تعالی کا باحسن منہا
مخصوص مومنین ہی اور قول اوسکا او ردوھا واسطی اہل کتاب کی ہی اور یہہ قول ابن
عباس کا ہی پس وقتی کہ مسلم کہی السلام علیک پس کہہ تو علیک السلام و رحمۃ اللہ
اور وعلیکم کہی وہ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ پس کہہ تو وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ
اور یہہ منتہا ہی سلام کا ہی اور بعضون نی کہا ہی اور ردوہا واسطی مسلمین کی بہی ہی
او رعطا اور ابراہیم نی کہا ہی وقتی کہ سلام کری اوپر تمہارے مسلم پس رد کرو اوسکو
اوسکی بہتر سلام اوسکی سی یا مثل سلام اوسکی اور یہہ اقوی ہی کہ روایت کیا ہی جناب
صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ ہر گاہ سلام کرین تمکو اہل کتاب پس کہو تم وعلیکم اور ذکر کیا ہی
علی بن ابراہیم نی بیچ تفسیر اپنی کی صادقین علیہم السلام سی بہ درستی کہ مراد تحیت سی اس
مین سلام ہی اور سوائی اسکی اور نیکیو نسی اور ذکر کیا ہی حسن نی کہ ایک شخص نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور کہا اوسنی السلام علیکم حضرت نی ارشاد کیا و
علیک السلام و رحمۃ اللہ بعد اسکی ایک اور شخص آیا اور کہا اوسنی السلام علیک و رحمۃ اللہ
حضرت نی فرمایا وعلیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ جس ایک شخص اور آیا کہا اوسنی السلام
علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ پس حضرت نی فرمایا مثل اسکی بعد اسکی عرض کیا گیا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ زیادہ کیا آپنے واسطی اول اور دوم کی بیچ سلام کی اور نہ زیادہ کیا

واسطی سوم کی حضرت نی فرمایا کوئی چیز سلام سی اوسنی باقی نہ رکہی پس رد کیا مین سلام کو مثل
اوسکی اور روایت کیا ہی واحدی نی باسناد خود اپنی آنا مسی اور راوی سی مالک بن حارث نی
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہی السلام علیکم دس نیکیان اوسکی
واسطی لکہین جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واسطی اوسکی بیس نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واسطی اوسکی تیس نیکیان لکہی جاتی
ہین انتہی ما قال صاحب مجمع البیان فیہ فائدۃ پس اگر کوئی کہی اہل سلام اہل سنت ہماعت مین
ہی ہین بنا بر اس آیہ کی چاہئی اونکی واسطی بہی سلام کرین یا نہی ثواب ہو جواب اسکا یہہ
ہی جو کہ اہل سنت سی اظہار عداوت اہلبیت کا کرتی ہی بالیقین معلوم ہو کہ کمال عداوت رکہتا
اہلبیت کو اظہار نکرتا ہو وہ بیچ یقینا کفار مین محسوب ہی اوسکی واسطی جواب سلام مین علیکم کہا چاہئی
اور جو کہ تعصب نرکہتا ہو پس ہر چند یہہ آیہ اوسکو شامل ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ اوسکو
ردوہا مین داخل کیا چاہئی اور جو کہ مومن اثنا عشری ہو اوسکو فحیوا باحسن منہا مین اور
بنا بر قول سید مرتضی علیہ الرحمہ کی کہ جمیع اہل سنت دنیا مین حکم کفار رکہتی ہین علیکم کہنا
جواب سلام اونکی مین لازم ہی اور ابن عباس سی مروی ہی کہ جو کوئی دس مسلمین سلام
کری یا دس مرتبہ کسیکو سلام کری مثل ثواب بندہ آزاد کرنی ہوتا ہی اور خبر مین ہی اور وارد ہی
کہ درمیان سلام کرنی والی اور جواب دینی والی کی سو نیکیان ہین نناوی واسطی سلام
کرنی والی کی ہین اور ایک واسطی جواب دینی والی کی منقول ہی کہ ایک درویش زیارت
عبداللہ جعفر کو آیا اوسکو عطا ہی نیک دی اور اوس درویش کو استطاعت مکافات
نیکی اونکی نتہی ایک روز عبداللہ بیچ بازار کی چلی جاتی تہی اوس درویش سی ملاقات

موسی اوتی مونہہ پہیر لیا عبد اللہ اس امر سے متعجب ہوی بیش امکے آئی
اور کہا کہ ای فلان سلام علیکم اوسنی بسرعت جواب دیا عبد اللہ نی کہا کس جہت سے
رد کروائی مجہی کی تونی کہا دہلی اس بات کی کہ تو پہلی سلام کری اور مین جواب دون تا
ثواب بہت تجہی ہوا اور رانہ کیسری وہلی سو پہلی کہ مجکو قوت مکافات عطائیر کی نہی
الکو سطح سی اور ہر کاہ اوامر الہی وہلی وجوب کی ہین لہذا اس آیہ سی وجوب رد سلام
معلوم ہوتا ہی اور حسن اور ایک جماعت مفسرین نی کہا ہی کہ سلام مستحب ہی اور رد
سلام فریضہ ہی اور یہ سیاہی کہ رد سلام واجب کفایہ ہی ہوتا ہی مثل اسکی کہ جماعت کثیر پر
سلام کری بدون تخصیص شخصی کی پس اگر اوس جماعت سی تہوڑی لوگ رد سلام کرین تو تمام
جماعت سی فرض ساقط ہو جاتی اور اگر کرین تو سب گنہگار ہونگی اور کبہی رد سلام مخصوص
ایک شخص کی ہوتا ہی وقتی کہ علی التعیین اوسپر سلام کیا ہو **تکملہ** رکوع ہشتم در سیپارہ
پنجم قولہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ تیرہ حرف ہین ہیات اوسکی پہہ سی انہاس موتی ہین نکلی
اوس سی یہہ عبارت الْاَئِمَّةُ وَهٰؤُلَاءِ الْهَادُوْنَ قولہ اُولِی الْاَمْرِ زبرا وسکی تین سی اُنس
موتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِيٌّ وَبَنُوْهُ الْاَوْصِيَاءُ قولہ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
انہاس حرف ہین ہیات اوسکی بائیس چوبیس ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت الْمُصْطَفٰى وَالْهَادِیْ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِبْنَاهُمُ الْمُصْطَفٰى وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ قولہ فَضْلُ اللّٰهِ زبرا وسکی انیس
پینتر موتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اَلْحَمْدُ وَهُوَ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ قولہ
رَحْمَةُ اللّٰهِ زبرا وسکی سات سی چودہ موتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِیٌّ
الْاِمَامُ اَبُو الْاَئِمَّةِ موید اسکی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ سی مروی ہے

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ
پس کیا ہی تمکو تمہارے بیچ منافقوں کی کہ دو فرقہ ہوتی ہو اور خدا نی پہیر دیا ہی اونکو بسبب اوسکی کہ کمایا اونہوں نی کیا تم چاہتی ہو
اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝
یہہ کہ ہدایت کرو اوس شخص کو کہ چہوڑ دیا ہی خدا نی اوسکو گمراہی میں اور جس شخص کو گمراہ کرے خدا پس نہ دیکہیگا تو واسطی اوسکی راہ
وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
دوست رکہتی ہین وی منافق یہہ کہ کافر ہو تم جیسا کہ کافر ہوی وی پس ہو تم برابر پس نہ پکڑو اون میں سی
اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ
دوستان تا اینکہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کی پس اگر منہ پہیرین پس پکڑو اونکو اور قتل کرو اونکو
حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ
جہان کہین پاؤ اونکو اور نہ پکڑو اون میں سی دوستدار اور نہ مددگار مگر وہ لوگ کہ
يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ
ملین اور پناہ لیجاوین طرف اون قوم کی کہ درمیان تمہارے اور اونکی عہد ہو یا آوین تمکو درحالیکہ تنگ ہو گئی ہون
صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
سینہا اونکی قتال تمہارے سی اور قتال قوم اپنی سے اور اگر چاہتا خدا
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا
البتہ غالب کرتا اونکو اوپر تمہارے پس البتہ جنگ کرتی وی تم سی پس اگر کنارہ کرین تم سی پس نہ جنگ کرین تم سی اور ڈالین
اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝ سَتَجِدُوْنَ
طرف تمہارے امان کو پس نہین کردانی خدا نی واسطی تمہارے اوپر اونکی راہ قتل کی قریب ہی کہ پاؤ گی تم قوم

آخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم کلما ردوا الی الفتنة

دیگر کو چاہتے ہیں وے یہہ کہ امن میں ہوویں تمسے بھی اور امن مین ہو قوم سی اپنی بھی ہر بار کہ پھیرے جاتے ہیں طرف فتنہ کی

ارکسوا فیها فان لم یعتزلوکم و یلقوا الیکم السلم و یکفوا ایدیهم

اوندھے ڈالے جاتے ہیں بیچ اوسکے پس اگر نہ کنارہ کریں تم سے اور نہ ڈالیں طرف تمہاری صلح کو اور نہ روکیں ہاتھ اپنے

فخذوهم واقتلوهم حیث ثقفتموهم واولئکم جعلنا لکم علیهم سلطانا مبینا

پس پکڑو انکو اور قتل کرو تم انکو جس جگہ پاؤ تم انکو اور یہہ لوگ کیا ہم نے واسطے تمہارے اوپر انکے حجت روشن

قولہ الی یوم القیمة لا ریب فیه وجہ تسمیہ قیامت کی قیامت یہہ ہی کہ لوگ بیچ اوسکی جمع کئے جاوینگے اور قائم کئے جاوینگے قبروں اپنی سی قولہ من اضل الله یعنی گمراہ کیا اللہ نے ساتھہ گمراہی اوسکی کی اور نام اوسکا گمراہ رکھا اور بعضوں نے کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ کہ اوسنے ترک کی ہیں یعنی حق تعالی انکو انکے حال پر چھوڑتا ہی اور وہ توفیقات کہ واسطے مومن کی کرتا ہی اسکی حق میں نہیں کرتا اور ابو علی جبائی نے معنی اسکی یہہ کہی ہیں کہ آیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ پہنچاؤ تم انکو راہ جنت کی اوس شخص کو کہ حکم کیا ہو خدا نے اوسکو راہ جنت اور ثواب سی اور رد کیا ہی قائلین قول اول پر کہ اگر حق تعالی نے ارادہ اور تسمیہ اور حکم کیا ہی سزاوار تھا کہ قول حق تعالی کا اضل الله کہنا اور یہہ درست نہیں ہی اسواسطے کہ عرب کہتے ہیں اکفرته و کفرته اور کہا ہی لیث نے وطائفة قد اکفرونی بحبکم وطائفة قالوا مسیء ومذنب یعنی ایک گروہ نے بتحقیق کہ کافر میرا نام رکھا ہی بسبب دوستی تمہاری کی اور ایک گروہ نے کہا کہ بدی کرنے والا ہی اور گنہگار ہی اور مصنف مدارک نے اس آیہ کو نہایت عظمت سمجھ کر کہا ہی کہ یہہ آیہ دلیل ہی اوپر

مذہب ہمارے کی بیچ ثابت کرنے کسب کی واسطے بندے کے اور تعلق افعال کی واسطے رب کی خالق ہو یہہ مطلقا اسکی رد اوپر ہی وہ آیہ بعد ہی ودوا لو تکفرون کما کفروا اسواسطے کہ نسبت کفر کی حق تعالی نے طرف بندوں کی کی ہی پس اگر کوئی کہے کہ یہہ تمہاری مطلب کے دال ہی اور انکی مطلب پر پس حجۃ حق ہونے اهل السنة میں دون الآخر کی کیا ہی پس جواب میں ہم اوسکی کہیں گے کہ کلام الہی میں اکثر آیات ہیں کہ دلالت رکھتی ہیں کہ افعال بندہ کا منسوب بطرف اونکی ہیں پس حمل کو لازم ہی کہ اقل حکم اکثر کا دے چنانچہ اس مقام میں اگر مابعد اور ماقبل اس آیہ کی ملاحظہ کیا جاوے اکثر آیتیں ہیں کہ نسبت کی افعال کی طرف انکی فلا تتخذوا منهم اولیاء حتی یهاجروا اور فخذوهم اور واقتلوهم اور غیر اونکی با وجود اسکی کہ متمسک انکا در باب خلق افعال بندہ کا والله خالق کل شیء ہی پس معلوم ہوا کہ نسبت فعل کسب کی طرف بندوں کی منسوب کرتے ہیں اور کلمہ خالق کل شیء ہی کسواسطی شان میں هذا التی

وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ ومن قتل مؤمنا

اور نہیں ہی واسطے مومن کی یہہ کہ قتل کرے مومن کو مگر ازروی خطا کی اور جو شخص قتل کرے مومن کو

خطأ فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الی اهله الا ان یصدقوا

ازروی خطا کی پس آزاد کرنا بندہ مومن کا ہی اور خون بہا ہی کہ دیا جاویگا طرف اہل اسکی کی مگر یہہ کہ صدقہ کریں

فان کان من قوم عدو لکم وهو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة وان

پس اگر ہووی مقتول اوس گروہ سی کہ دشمن ہی واسطے تمہارے اور وہ مقتول مومن ہو پس آزاد کرنا بندہ مومن کا ہی اور اگر

کان من قوم بینکم وبینهم میثاق فدیة مسلمة الی اهله

مقتول اوس قوم سی ہو کہ درمیان تمہارے اور درمیان انکی پیمان ہو پس خون بہا ہی کہ دیا جاویگا طرف وارث اسکی کی

وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور آزاد کرنا بندہ مومن کا پس جس شخص کو نہ ملا ہو بردہ و غلام کی پس روزے ہیں دو مہینے پے در پے کی

تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

قبول توبہ کی جانب خدا سے اور ہے خدا دانا حکمت کنندہ ۔ اور جو شخص کہ قتل کرے مومن کو

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ

دانستہ پس جزا اسکی جہنم کہ ہمیشہ رہے بیچ اسکی رہیگا اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اسکے اور دور کیا ہے اسکو

أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ

اور مہیا کیا واسطے اسکے عذاب بڑا ۔ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جب کہ سفر کرو تم بیچ راہ

اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

خدا کی یعنی جہاد کی پس تفحص کرو تم اور نہ کہو تم واسطے اوس شخص کی کہ ڈالے طرف تمہاری سلام نہیں ہے تو مومن

تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَٰلِكَ كُنتُم

خواہش کرتے ہو تم متاع زندگانی دنیا کو پس نزدیک خدا کی غنیمت ہاے بسیار ہیں اسی طرح تھے تم

مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

آگے سے پس احسان رکھا خدا نے اوپر تمہارے پس تفحص کرو تم بدرستیکہ خدا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم دانا

لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

نہیں برابر بیٹھنے والے گھروں کے مومنین سے سواے صاحبان ضرر کی اور جہاد کرنے والے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ

بیچ راہ خدا کی ساتھ مالوں اپنی کی اور نفسہاے اپنی کی فضیلت دی ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو ساتھ مالوں

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ

ساتھ مالوں اپنی کی اور نفسہاے اپنی کی اوپر بیٹھنے والوں کی از روے مرتبہ کی اور ہر ایک کو وعدہ کیا ہے خدا نے

الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

نیکی کا اور بزرگی دی ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو اوپر بیٹھنے والوں کی از روے مزد بزرگ کی

دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ ع

اور درجے ہیں اوس حق تعالی سے اور بخشش ہے اور رحمت ہے اور ہے خدا بخشنے والا رحم کرنے والا

قوله وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ معنی اس آیہ کی یہ ہیں کہ نہیں اذن دیا خدا نے اور نہیں مباح
کیا واسطے مومن کی قتل کرنا مومن کا مگر یہ کہ قتل کرنا اوسکا خطا سے ہو اور بعضون نے معنی
یہ کہیں ہیں نہیں ہے مومن کا کہ قتل کرے مومن کو مگر خطا مثل قول حق تعالی کی ما کان للہ
ان یتخذ من ولد یعنی نہیں ہے شان خدا سے یہ بات کہ لیوے فرزند کو اور مثل قول حق
تعالی ما کان لکم ان تنبتوا شجرها یعنی نہیں ہو تم کہ جماؤ شجر اوسکی کو اور نہیں کہا معنی
اسکی وہ ہیں کہ جو پہلے ذکر کئے مگر یہ واسطے کہ حق سبحانہ تعالی آمر و نہی ہے اور جماؤ درخت کا
مقدور بشر سے باہر ہے پس صحیح نہو گا منع کرنا اوس سے پس معنی آیہ کی بنا بر معنی مذکور کی یہ
ہے کہ صفت مومن کی یہ بات کہ قتل کرے مومن کو مگر از روے خطا کی بنا بر اسکی استثنا ہے متصل ہوگا
اور جس شخص نے کہا کہ یہ استثنا ہے منقطع ہے نزدیک اوسکی تا ان یقتل مومنا کلام تمام ہوا
اور الا بمعنی لاکن کی ہے اسی لاکن ان وقع خطاء اور معنی خطا کی یہ ہیں کہ بدون قصد کے
ہو طور سے کہ ارادہ کیا اوسنے ایک چیز کو اور پہنچ گیا غیر کو مثل اسکی کہ پھینکا تیر کو طرف نشانہ کی
شکار کی پس پہنچ گیا کسی انسان کو اور قتل کیا اوسکو اور یا جیسے اگر قتل کرے ایک شخص کو

گمان کافر ہونی کی اور بعد اوسکی معلوم ہوا کہ وہ مسلمان تہا مثل حرکت عیاش کی قولہٗ
اِلَّا خَطَاءً منقول ہی کہ عیاش بن ربیعہ کہ قبل از ہجرت کی مسلمان ہوا تہا اور اقارب اپنے
سی پنہان کرتا تہا ایک شب فرار کیا اور متوجہ مدینہ ہوا اور ماں اوسکی فراق سی نالہ
و فریاد کرنی لگی ابوجہل اور بہائی اوسکا حارث کہ بہائی عیاش کی تہی بیتابی ماں اوسکی
کی مشاہدہ کرکی تعاقب عیاش کا کیا اور اوسکو بافسون او نہاد نزدیک مدینہ سی پہیر لائے
اور رکہہ میں ہاتہ پیر باندہ کر آفتاب میں ڈال دیتی تہی تاکہ اسلام سی پہر جائے حارث ایکروز او
نزدیک آیا اور کہا کہ اسی عیاش اسقدر محنت کیوں کہینچتا ہی تو دین اسلام کو ترک کر اور
آسودہ رہو القصہ عیاش نی بسیاری ایذا اور آزار اونکی سی جب دکہا اونکی کلمات کہی
بار دیگر حارث نی اوسکو سرزنش کی کہ اگر دین حق پر تہا تو پس ترک دین حق کیا تو نی اور
اگر باطل تہا پس تو نی دین باطل کو اختیار کیا تہا عیاش غضب میں ہوا اور قسم کہائی کہ اگر
کبہی دست رس اوپر تیری ہو گا تجہکو قتل کرونگا پس عیاش نی ہجرت کی اور تجدید اسلام
کی اور حارث بہی اوس ہنگام میں مسلمان ہوا اور وقت بیعت اور اسلام حارث کی عیاش
حاضر نہ تہا اگر وہ حارث کو اوسی محل قبا میں تنہا پایا بنابر اوس قسم کی اوسکو قتل کیا صحابہ
نی عیاش کو ملامت کیا کہ ایک مسلمان کو ناحق تو نی قتل کیا قیامت کو کیا جواب دیگا تو عیاش
نادم ہوکر خدمت رسول خدا میں آیا اور حرکت اپنی سی آگاہ کیا اور عرض کیا کہ میں اسلام
اوسکی سی خبر نہ رکہتا تہا اور یہ خطا مجہسی بہ ابہام سرزد ہوا منتظر جزا اوسکی کا ہوں تب یہہ آیت
نازل ہوا وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ قولہٗ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ الجزائی فعلیہ اعتاق رقبۃ
مؤمنۃ ومالہ خاصۃ علی وجہ الکفارۃ حقا للہ تعالی یعنی پس اوپر اوسکی لازم ہی آزاد کرنا بندہ

بندہ مومن کا بیچ مال اپنی مومن کی بالخصوص بنابر کفارہ دینی کی کہ وہ جب کیا ہی خدا نی اور
رقبہ مومنہ سی مراد بالغ مومن مراد ہی کہ نماز پڑہتا ہو روزہ رکہتا ہو اور نہیں جائز ہی بیچ کفارہ
قتل کی طفل کا دینا اور نہ کافر کا دینا اور یہہ قول ابن عباس اور شعبی اور ابراہیم اور
حسن اور قتادہ کا ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی کہ جو غلام پیدا ہوا ہو
اسلام پر یہہ قول عطا کا ہی اور قول اول اقوی ہی اسواسطی کہ لفظ مومن کا اطلاق
نہیں ہوتا مگر اوپر بالغ کی کہ جو التزام کرنی والا فرائض کا ہو قولہٗ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ
یعنی اگر ہو مقتول اوس قوم سی کہ درمیان تمہاری اور اونکی عہد و پیمان ہو مراد اس سے
اہل ذمہ میں حکم اوسکا مسلمان کا ہی بیچ وجوب کفارہ کی اور دیت کی قولہٗ وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہی کہ مقیس بن ضبابہ برادر اپنی ہشام
کو محلہ بنی نجار میں مقتول پایا خدمت حضرت رسول کی کیفیت صورت حال کو عرض حضرت میں
پہنچایا اون حضرت نی زبیر فہری کو اور ہمراہ برادر ہشام کی نزدیک اعیان بنی نجار کے
بہیجا کہ اگر تم کشندہ ہشام کو جانتی ہو قیس کو حوالہ کرو اور دیت اوسکی موافق شریعت کے
ادا کرو ہرگاہ اس پیغام سی بنی نجار آگاہ ہوئی کہا کہ ہم قاتل کو نہیں جانتی ہیں لیکن دیت
اوسکی ادا کرتی ہیں پس سو اونٹ قیس کو دئی اور ساتہہ زبیر کی متوجہ مدینہ ہوئی
ہرگاہ نزدیک شہر کی پہنچی شیطان نی خاطر قیس میں وسوسہ کیا کہ لوگ تجہی عیب کرینگی
کہ لیی دیت برادر اور نہ قتل کیا نی قاتل کو بہتر وہ ہی کہ زبیر کو قتل کیا چاہئی اور شتران کو
واپس کیا چاہی اور پہر مکہ کو پہر جائی پس بوقت غفلت زبیر کی ایک سنگ بڑا
اوسکی سر پر مارا کہ وہ مرگیا اور ایک اونٹ پر سوار ہوکر مکہ کو گیا اور مرتد ہوا اور کافر

بہہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو پہنچی فرمایا کہ مین اوسکو ہرگز پناہ نہ دونگا نہ حل مین نہ حرم
مین چنانچہ روز فتح مکہ اوسکو قتل کیا اور واصل جہنم کیا حق تعالی نی اس آیہ کو حق اوسکی
مین نازل کیا اور حکم تخریج قاتل بعد مخصوص اوس کی ہی کہ جو قتل مومن کو حلال جانتا
ہو یا کہ کافر اور مرتد ہو گیا ہو سو سہل کر باجماع معلوم ہی کہ اگر کوئی شخص مومن کو قتل
کری بہ جہت دین اعتقاد حلت اوسکی کی دوزخ مین ہمیشہ رہیگا اور دیت واجبہ قتل خطا مین
سو اونٹ ہین اگر اونٹوں کو رکھتا ہو اور طلا سی ہزار دینار اور نقرہ سی دس ہزار درہم
بنا بر مذہب صحیح کی اور بعضون نی کہا ہی کہ بارہ ہزار اور وزن دینار کا مین ماشہ اور دو تخم
سرخ ہوتا ہی اور درہم دو ماشہ اور دو رتی اور نو عشر رتی کا اور یا ہزار بکریان ہین
اور یا دو سو گاو اور یا دو سو حلّے ہین کہ وہ دو کپڑی ہین برد یمن سی قولہ یا ایہا الذین
امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الخ منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک لشکر قوم
پر بہیجا اور یمن سی ایک شخص مرداس فدک کی مسلمان تہا قوم اوسکی پہر و اس خبر کی بہاگ نکلے
اور مرداس ساتہہ مال و متاع اپنی کی ساتہہ ایک پہاڑ کی پناہ لیکیا وقتی کہ لشکر اسلام
تکبیر کو وہان پہنچا مرداس آواز تکبیر انکی سنکر معلوم کیا کہ لشکر اسلام ہی آپ بہی تکبیر کہتا
اور لا الہ الا اللہ پڑہتا ہوا پہاڑ سی نکلا اور اسامہ بن زید نی فی الحال دوڑ کر ضرب
شمشیر سر اوسکا کاٹا اور جو کچھہ کہ اوسکی پاس مال و متاع تہا غارت کیا مگر کاہ یہہ خبر حضرت کو
پہنچی نہایت متالم ہوئی اور فرمایا کہ ای اسامہ تو نی اوسکو قتل کیا کہ شرک سی بیزار ہی کہتی
اور یہ کلمہ توحید کا معترف ہوا اسامہ اس عمل سی پشیمان ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ یہہ
کلمہ ترس شمشیر سی کہتا تہا حضرت نی فرمایا کہ آیا دل اوسکی کو تو نی شگافتہ کرکی دیکہا تہا کہ آیا

جہوٹ ہی بولتا ہی اوس وقت مین یہ آیہ نازل ہوا یا ایہا الذین امنوا اذا
ضربتم الخ قولہ لا یستوی القاعدون الایہ ابو حمزہ ثمالی نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی کہ وقت
جانی غزای تبوک کو ایک جماعت نی تخلف کیا مانند کعب بن مالک کی قوم بنی سلمہ سی
اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور عبد اللہ کلثوم معذرت کی کہ یا رسول اللہ ہم
نابینا تہا اس جہت دولت تعالی سی باز ہون مین حق تعالی نی اس آیہ کو انکی حق مین
نازل کیا لا یستوی القاعدون الخ قولہ وفضل اللہ المجاہدین تفضیل مجاہدین
کی بہت تعظیم جہاد کی ہی اور واسطی ترغیب مومنون کی جہاد مین اور نزدیک جماعت کی
مراد ساتہہ درجہ کی غنیمت اور ظفر ہی اور ساتہہ درجات کی درجہای عالیہ مراد مین آخرت مین یا مراد
درجہ سی ارتفاع منزلت انکی ہی نزدیک خدا کی اور ساتہہ درجات کی منزل انکی مین جنت
مین اور نزدیک بعضون کی قاعدون اول صاحب عذر ہین اور قاعدون ثانی وہ ہین کہ
ہوتی بیچ تخلف کی واسطی آٹہا کرنی ساتہہ عذر انکی کی اور با مجاہدین اول سی مجاہد
کفار مین او ثانی سی مجاہد با نفس خود ہین اور موید اسکی وہ حدیث ہی کہ حضرت
فرمایا بعد از مراجعت کرنی جہاد سی کہ رجوع کیا ہمنی جہاد صغیر سی کہ وہ جہاد ساتہہ کفار کی ہی طرف
کرم ساتہہ جہاد اکبر کی کہ وہ جہاد با شیطان اور نفس خود ہی و نظر ہی [illegible]
ان الذین توفہم الملائکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا
[illegible]
مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ
ضعیفان بیچ زمین کی کہا فرشتون نی آیا نہ تہی زمین خدا کی کشادہ

فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ○

پس ہجرت کرتے تم بیچ اوسی زمین کی پس یہ کہ وہ جگہ اونکی جہنم ہے اور بری ہے جانے بازگشت اونکی

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

مگر وہ ضعفا مردوں سے اور عورتوں سے اور لڑکوں سے کہ نہیں طاقت رکھتے ہیں

حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ○ فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَعْفُوَ

چارہ سازی ہجرت کو اور نہیں پہچانتے ہیں راہ مدینہ کو پس یہ کہ وہ قریب ہے خدا یہ کہ بخشے

عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا ○ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ

اونسے اور ہے خدا عفو کنندہ مغفرت کنندہ اور جو شخص کہ ہجرت کرے بیچ راہ خدا کی پاوے

فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا

بیچ زمین کی آرام گاہ بہت کو روز فراخی اور جو شخص کہ باہر آوے گھر اپنے سے چلا جاتا ہوا طرف

إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ

ساتھ خدا کی اور رسول اوسکی کی پھر پکڑ لے اوسکو مرگ پس ثابت ہوا اجر اوسکا اوپر خدا کے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ○ ع

اور ہے خدا بخشنے والا مہربان

قولہ اِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ منقول ہے کہ ایک جماعت مسلمانوں کی کہ بظاہر کلمہ پڑھتے تھے مثل قیس بن فاکہ
اور قیس بن ولید کے اور مانند اونکی باوجود قدرت کی مکہ سے مدینہ کو ہجرت نکی اور ہمراہ کافروں کے ساتھ قریش کے بیچ بدر میں
واسطے جنگ کی ہمراہ کفار کی بیچ لڑائی کی حربگاہ میں حاضر ہوئے اور درمیان بیچ مسلمانوں کی مقتول ہوئے
لہذا حق تعالی نے اونکی شان میں یہ آیہ نازل کیا اِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الی قولہ وَالْوِلْدَانِ الخ

ذکر اطفال کا واسطے مبالغہ کی ہے واسطے امر ہجرت کی اور اشعار اس بات کا ہے کہ اطفال کو ساتھ اپنے لیجاویں وقت ہجرت کی اور ایما ہے کہ اونپر بھی ہجرت واجب ہے اطفال کو بعد

وَالْوِلْدَانِ بالغ ہوں بعد بلوغ ہجرت کرنا اونپر واجب ہے قولہ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا

عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ بیچ مکہ کی بہت شخص تھے کہ اسلام لائے تھے اور طاقت

ہجرت کی نہ رکھتے تھے جس وقت کہ آیہ تہدید ہجرت نازل ہوئی اور نوشتہ اس بات کا مستضعفان مکہ کو پہنچا

[illegible]

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا

اور وقتیکہ سفر کرو تم بیچ زمین کی پس نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کم کرو تم

مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكٰفِرِينَ

نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں کی تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں بیشک کافر

كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ○ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

ہیں واسطے تمہارے دشمن آشکارا اور وقتیکہ ہووے تو بیچ اونکی پس برپا کرے تو واسطے اونکی نماز کو

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

پس چاہیے کہ کھڑی ہووے ایک گروہ اونمیں سے ساتھ تیرے اور چاہیے کہ لیلیں ہتھیار اپنے کو پس جسوقت سجدہ کریں

فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا

پس چاہیئے ہوویں لوگ کہ نہیں نماز پڑھتے ہیں آگے تمہارے سے اور چاہیئے کہ آویں گروہ دیگر کہ نہیں نماز پڑہا ہے پس چاہیئے کہ نماز پڑہیں

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ساتہہ تیری اور چاہیئے کہ لیلیویں سپر اپنی اور زرہ اپنی کو اور ہتیار اپنی کو دوست رکہتے ہیں لوگ کہ جو کافر ہوئے ہیں

لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً

اگر غافل ہو جاؤ تم ہتیاروں اپنی سے اور اموال اپنی سے پس حملہ کریں اوپر تمہارے ساتہہ حملہ

وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم

ایک کی اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اگر ہو ساتہہ تمہارے ایذا باران سے یا ہو تم

مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ

مریض یہہ کہ رکہہ دو تم ہتیار اپنی کو اور لیلو تم سپر اور خود اور زرہ اپنی کو تحقیق کہ خدا نی مہیا کیا ہے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

واسطی کافروں کی عذاب خوار کنندہ پس جب کہ بجالاؤ نماز کو پس یاد کرو تم خدا کو

قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ

در حالت کہ کہڑے ہو تی کی و در حالت بیٹہی کی اور اوپر پہلو ؤں اپنی کی پس جب کہ اطمینان حاصل ہو تمکو پس ادا کرو نماز کو

الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝ وَلَا تَهِنُوا فِي

نماز ہے اوپر مومنوں کی فرض معین بوقت اور نہ سستی کرو تم بیچ

ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَ

طلب قوم کفار کی اگر ہو تم کہ رنج پاتی ہو تو اونہی پس تحقیق وہ رنج پاتی ہوتی ہیں جیسا کہ تم رنج پاتی ہو

ع

تَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اور تم امید رکہتی ہو خدا سی اوس چیز کی کہ نہیں امید رکہتی ہیں وہ اور خدا دانا ہی محکم کار

تنبیہ وَإِن خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا پس کم کرو تم بیچ نماز کی اگر ڈرو تم کہ تکلیف پہنچاویں تمکو وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی ہیں اور قصر

یہی قصر نماز میں بہی بہ شرط اوس ہنگام میں تہی کہ جو اکثر مدینہ میں دشمن مسلمانوں کی بہت تہی اور کہ حال

خوف بہی تقصیر سفر میں واجب ہی چنانچہ باجماع اور روایات متواترہ سی ثابت ہوا ہی اور لفظ

جناح سی اس جگہہ مراد واجب ہی جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہی عاقل پر وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم منقول

کہ سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہی کہ حضرت رسالت کسی لڑائی کو گئی تہی تو ایک منزل عسفان میں پہنچی مشرکان عرب

کو دیکہا کہ صف آراستہ کئی ہوئی ہیں اور اسباب جدال اور قتال مہیا کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ لشکر اسلام

مقابل انکی صف آراستہ کریں اس اثنا میں وقت ظہر کا داخل ہوا اور لشکر کفار درمیان قبلہ

اور لشکر مومنین کی حائل ہوا حضرت رسالت ساتہہ صحابہ کی نماز میں مشغول ہوئی اور کفار رکوع

اور سجود انکا مشاہدہ کرتی تہی بعد فراغ مسلمانوں کی کافروں کو نہایت حسرت ہوئی کہ کسو طرح ہمکو

اثنای نماز میں حملہ کیا ایک نی اون کفار میں سی کہا کہ اس قوم کو ایک نماز اور بہی ہی کہ تعظیم

اکرام اوسکی میں مبالغہ کرتی ہیں انتظار کیا چاہیئے کہ اوس وقت ہم اونپر حملہ کریں کی اور وہ نماز

کی تہی کہ حضرت نی فراغ کیا تہا اوس سی کہ جبرئیل نازل ہوئی و ترکیب نماز خوف ساتہہ اس آیت کی بیان

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ

بدرستی کہ نازل کیا ہمنی طرف تیری قرآن کو ساتہہ راستی کی تا کہ حکم کری تو درمیان لوگوں کی ساتہہ اوس چیز کی کہ دکہایا تجہکو

اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

خدا نی اور نہ ہو تو واسطی خیانت کرنی والوں کی دشمن اور طلب بخشش کر خدا سی بدرستی کہ خدا ہی

فائدہ انا انزلنا الیک الکتاب الخ منقول ہے کہ طعمہ بن ابیرق قوم بنی ظفر سے ایک شب لب ...

قتادہ بن نعمان میں وسے اور ایک زرہ کو زد کیسہ آرد میں پنہان کرکی لیگیا اتفاقا وہ کیسہ شگافتہ تہا کہ تمام

راہ وہ آرد گرتا جاتا تہا تا آنکہ اپنی گہر پہنچا بعد اسکی اوس کیسہ کو گہر یہودی میں کہ زید بن سمین نام رکہتا تہا

سونپا بوقت صبح قتادہ اوپر اثر اوسی آرد کی گہر طعمہ تک پہنچا و چنکہ اسنی زرہ اپنا طلب کیا قسم جہوٹی

کہائی کہ میں نے اس کام کو نہین کیا ہی قتادہ اوسی سمت گہر یہودی تک پہنچا اور اوسکو نسبت خیانت کی

اوسنے وہی کہا کہ کل طعمہ نے ایک کیسہ میرے پاس امانت رکہا ہی اور ایک جماعت نی اپر گواہی

وہی صورت حال کو معروض نبی میں پہنچایا اور بنی ظفر کہ ہم قوم طعمہ تہی خوف رسوائی سی ارادہ

کہ طعمہ تہمت زدہ ہووے اور یہودی پاکدامن رہی لہذا اوس یہودی سی خصومت کرتی تہی اور رائے انحضرت

بہی تہی کہ اوس یہودی پر ثابت ہو اور بجہت حسن ظن کی کہ اون شخصون کو مسلمانونسی تہا چاہا کہ عتاب یہودی پر

ہووین لہذا حق تعالی نی یہ آیہ بہیجا انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم الخ فائدہ واستغفر اللہ

مخفی نرہی کہ حکم استغفار سی توہم نکیا چاہیے کہ پیغمبر سی کوئی امر ایسی صادر ہوتی ہو کہ خلاف فرمان الہی

ہو اسواسطی کہ استغفار مخصوص ساتہہ گنہگار کی نہین ہی بلکہ کبہی ہوتا ہی کہ بنابر انکسار نفس کی ہووے

اور یا واسطی قصد ثواب کی ہی اسواسطی کہ استغفار ایک طاعت مستقل ہی اور موجب ثوابکا ہی اور کلام

کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ عصمت انبیاء پر صغائر اور کبائر سی قائم ہوتی ہین لہذا باعث ہوتی

وہ دلائل کہ معنی ظاہر اس آیہ کو تاویل کیا اور معنی دیگر کہ جو خیال ناقص اس بیچمدان کی آتی

ہین یہہ ہین کہ مراد اوس سی ترک اولی ہو کہ حضرت ترک کر نا قصد عتاب یہودی کا اولی تہا حکم استغفار کا

اوس ترک اولی سی کیا اور صاحب مجمع البیان نی کہا ہی کہ اگرچہ یہہ خطاب بظاہر حضرت

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف ہی لیکن مراد اوس سی امت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

غفورا رحیما ○ ولا تجادل عن الذین یختانون انفسہم ان اللہ

امرزندہ مہربان اور نہ خصومت کر اون لوگون سی کہ خیانت کرتی ہین ساتہ نفسون اپنی کی بیشک خدا

لا یحب من کان خوانا اثیما ○ یستخفون من الناس و

نہین دوست رکہتا ہی اوس شخص کو کہ ہو بہت خیانت کرنی والا ازحد گنہگار کی چہپاتی ہین خیانت کو لوگون سے

لا یستخفون من اللہ وہو معہم اذ یبیتون ما لا یرضی من

نہین چہپاتی ہین خدا سی حال آنکہ خدا ساتہ انکی ہی وقتی کہ شب تدبیر کرتی ہین اوس چیز کو کہ نہین خوش ہوتا

القول وکان اللہ بما یعملون محیطا ○ ہا انتم ہؤلاء جادلتم

کہنی سی اور ہی خدا ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین احاطہ کنندہ آگاہ ہو تم اے گروہ خصومت کی تمنی

عنہم فی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنہم یوم القیمۃ

اون سی بیچ زندگانی دنیا کی پس کون ہی خصومت کریگا ساتہ خدا کی اونسی بیچ روز قیامت کی

ام من یکون علیہم وکیلا ○ ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم

یا کون ہی اوپر انکی نگہبان اور جو شخص کہ عمل کری بد یا ستم کری اوپر نفس اپنی کی پس

یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ○ ومن یکسب اثما فانما

طلب آمرزش کری خدا سی پاوی خدا کو امرزندہ مہربان اور جو شخص کہ کری گناہ کو پس سوائی اسکی نہین

یکسبہ علی نفسہ وکان اللہ علیما حکیما ○ ومن یکسب خطیئۃ

کہ کیا اوسنی گناہ کو واسطی ضرر نفس اپنی کی اور ہی خدا دانا حکم کنندہ اور جو شخص کہ کری گناہ صغیرہ کو

او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا ○ ع

یا گناہ کبیرہ کو بعد اسکی تہمت کری ساتہ اوسکی واسطی خالص کرنی اپنی کی پس تحقیق اوٹہایا اوسنی دروغ عظیم

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ

اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیری اور بخشش اسکی ہر آئینہ قصد کیا تہا ایک گروہ نی اونہین مین سی یہ کہ

يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ

گمراہ کرین تجکو اور نہین گمراہ کرتی ہین مگر نفسون اپنی کو اور نہین ضرر پہنچا سکتی ہین تجکو کسی چیز سی

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ

اور نازل کیا ہی خدا نی اوپر تیری قرآن کو اور احکام کو اور تعلیم کیا تجکو اوس چیز کو کہ نہ تہا تو کہ جانتا تو اور ہی

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ

فضل خدا کا اوپر تیری بہت نہین بہتر ہی اکثر دسرا ورون کے

اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ

مگر وہ کہ امر کری ساتہ صدقہ دینی کی یا ساتہ نیکی کی یا اصلاح کرنا درمیان لوگوں کی اور جو وہ شخص کری

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اوسکو واسطی طلب خوشنودی خدا کی پس قریب ہی کہ دین گی ہم ثواب بہت

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

اور جو شخص کہ مخالفت کری رسول کی پس ازانکہ ظاہر ہوا واسطی اوسکی راہ حق اور پیروی کری غیر

سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ع

راہ مومنون کی دوست کرین گی ہم اوسکو اوس چیز کا کہ دوست رکہتا ہی اوسکی اور داخل کرین گی ہم اوسکو جہنم مین اور بری جگہ ہی

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ اور تعلیم کیا تجکو وہ چیز نہ تہا تو کہ جانتا تہا غیبات امور سی یا امور

دین اور احکام سی اور نزدیک بعضون کی علم اون چیزون کا ہی کہ واقع ہو قیامت تک چنانچہ

حدیث مین وارد ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی تہی کہ ٹپکا عرش کی تہا مین ایک

قطرہ میری حلق مین ڈالا کہ بسبب اوسکی دانا ہوا مین امور ماضیہ اور امور مستقبلہ کا اور یہ

علم بوراثت طرف آئمہ اثنا عشر کی منتقل ہوا ہی اور کتاب بصائر الدرجات مین کہ تصنیف شیخ

خلیل ابی عبد اللہ محمد ابن حسن صفار کی ہی مذکور ہی کہ ابو بصیر سی ابو جعفر صلوات اللہ

علیہ نی فرمایا کہ حضرت خاتم الانبیا دانا تہی ساتہ علوم جمیع پیغمبرون کی اور ساتہ امور

ماضیہ اور مستقبلہ کی روز قیامت تک اور بعد اسکی فرمایا کہ مین قسم کہاتا ہون خدا کی کہ

جان میری بہ قدرت اوسکی مین ہی کہ جانتا ہون علم سب انبیا کا اور عالم ہون مین امور

ماضیہ کا اور اون امور کا کہ جو بعد ہمکی واقع ہونگی قیامت تک اور یہی روایت کی ہی احمد

بن محمد سی اور راوی ہی عبد الرحمان بن ابی نجران سی اور راوی ہی یوسف بن یعقوب سی اور راو

حارث بن مغیرہ سی اور عبد الاعلا اور عبیدہ سی اور بشر سی اور انہون نی ابو عبد اللہ علیہ

السلام سی روایت کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا واللّٰہ انی لاعلم ما فی السموات وما فی

الارض وفی الجنۃ وما فی النار وما کان وما یکون الی ان تقوم الساعۃ یعنی قسم بخدا کہ مین جانتا

ہون اون چیزون کو کہ جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور بہشت مین ہی اور جو چیز کہ واقع

ہوگی قیامت تک قولہ او اصلاح بین الناس الخ یا اصلاح کرتا ہو درمیان لوگون کی یا رفع کدورت ہو

ولہا ہی اونکی سی یا تالیف قلوب انکی منظور رہو تفسیر علی بن ابراہیم مین مذکور ہی ابی عبد اللہ

علیہ السلام سی مروی ہی کہ حق تعالی نی اس آیہ مین امر کیا ہی کہ اگر کدورت ہو بہ برظاہر ہو

وقت ملاقات برادر مومن کی اور اظہار بشاشت کری برادر مومن سی قولہ ومن یشاقق الرسول

مراد ہی طعمہ کہ بعد از ثبوت خیانت کی خوف قطع یدسی بہاگا اور مکہ مین آیا اور مرتد ہوا بعد اسکی

والمحصنت

بھی تھا ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا کہ اوس نے دیوار کرید کر ایک گھر میں سیند دی اور زرہ چرا لی اور اسکو زمین میں دبا دیا

باہر نکالا اور قصد کیا کہ اسکو قتل کریں بعضی اہل کرنی درخواست کی کہ ہمارے پاس پناہ لی

ہی قتل کرنا اسکا مناسب نہیں پس اوسکو مکہ سے نکال دیا بعد اسکی اوس نے طرف شام کی

کارواں کی سفر کیا ایک منزل میں کارواں کو غافل پاکر کچھ متاع اونکا چرایا اور بھاگا

اوسکو گرفتار کیا اور قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ کشتی میں سوار ہوا اور ایک گیر خسرہ اوس کشتی میں

موالی کی حرکت مردہ کشتی والوں نے اوسکو دریا میں ڈالدیا حق تعالیٰ نے بتایا کہ ...

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ

بیشک خدا نہیں عفو کرتا شرک ہونے کو ساتھ اوسکی اور معاف کرتا ہے سوای اوسکے جس شخص کے تئیں چاہتا ہے

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ

اور جو شخص کہ شرک کرے ساتھ خدا کے پس تحقیق گمراہ ہوا ساتھ گمراہی دور کی نہیں عبادت کرتے ہیں وہ سوای

دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۝ لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَ وقف لازم

اوسکے خدا کی مگر بتوں کو اور نہیں عبادت کرتے ہیں مگر دیو سرکشتہ کو وہ کیا ہے جسنے لعنت کی اوسکو خدا نے

قَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَ

کہا اوس شیطان نے ہر آئینہ لونگا میں بندوں تیرے سے بہرہ مقرر اور ہر آئینہ گمراہ کرونگا میں اونکو

لَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ

اور ہر آئینہ آرزو میں ڈالونگا میں اونکو اور ہر آئینہ امر کرونگا میں اونکو پس البتہ قطع کرینگے کان چارپایونکے اور ہر آئینہ امر کرونگا

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ

پس تغیر دیں وہ مخلوق خدا کو اور جو شخص کہ لی شیطان کو دوست سوای خدا کے

فقد

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ

پس تحقیق زیان کیا ساتھ زیان ظاہر کے وعدہ دیتا ہے اونکو شیطان آرزو میں ڈالتا ہے اور نہیں وعدہ دیتا اونکو

الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ

شیطان مگر فریب یہہ گروہ کہ جگہ اونکی دوزخ ہے اور نہ پاوینگے

عَنْهَا مَحِيصًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

اوس دوزخ سے جای گریز اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور عملہائے نیک کرتے ہیں قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اونکو

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ

کہ جاری ہیں نیچے درختوں کی نہریں درحالیکہ رہیں گی بیچ اوسکی ہمیشہ وعدہ کرنا خدا کا حق ہے اور کون راست

مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ

نہ ہوسی بیچ حق کی نہیں ... اور نہ ساتھ آرزو اہل کتاب کی جو شخص عمل کرے

سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ وَمَنْ

بد جزا دیا جاویگا ساتھ اوسکی اور نہیں پاویگا واسطے اپنی سوای خدا کے دوستدار اور نہ مددگار اور جو شخص کہ

يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

عمل کرے نیکیوں سے مرد ہو یا عورت بیچ حال اسکے وہ مومن ہو پس یہہ گروہ داخل ہوگا

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ

جنت میں اور نہ ظلم کیے جاوینگے بقدر ذرہ اور کون نیکوتر ہے از روی دین کے اوس شخص سے کہ خالص کیا

لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝

واسطے خدا کی حال یہ کہ وہ نیک کرنے والا ہوا اور پیروی کی دین ابراہیم کی درحالیکہ دین ابراہیم باطل دین سے مائل تھا اور کیا خدا نے ابراہیم کو دوست

ع

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا

اور اسی خدا کی ہی جو کچھ آسمانونکی ہی اور جو کچھ زمین کی ہی اور ہی خدا ساتہہ ہر شی کی احاطہ کرنیوالا
قوله ويغفر ما دون ذلك الخ ابن عباس سی روایت ہی کہ نزول اس آیہ کا یہہ تہا کہ ایک شخص
مرد کہتا کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا بوڑہا ہون
اور گناہ مین غرق ہون مگر یہہ کہ جب سی کہ خدا کو پہچانا ہی ساتہہ اوسکی شرک نہین لایا ہون
اور سوائی اوسکی کسی سی دوستی نہین کی ہی اور معصیت اوسکی از روی جرات اور بی ادبی
کی نہین کی ہی اور قصور اسکا بہی نہین کیا ہی کہ ایک لحظہ خدا کو ساتہہ بہاگنی اپنی کی
عاجز کرسکون مین بحال پشیمان ہوا ہون مین گناہ سی اور توبہ کرتا ہون مین الحال پس ہمارے حق مین
آپ کیا فرماتی ہین حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا کہ جمیع گناہان غیر از شرک کو جسکی لیے چاہیگا آمرزش کی
قوله ان يدعون من دونه الا اناثا حق تعالی نی بتونکو مادہ مقرر کیا ہی بوسطہ اسکی اسما انکی زبان عرب مین تانیث
کی خیال پر تہی مثل لات و عزا اور منات وغیرہ کی اور اسی جہت ہر قوم کہ جس بت کی
عبادت کرتی تہی اوسکو انثای بنی فلان نام رکہتی تہی اور بوسطہ عدم عقل انکی کی اناث
کہا ہی ابو حمزہ ثمالی نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی کہ درمیان ہر بت کی ایک شیطان زمان شیاطین
سی واسطی خدمتگاری اوس بت کی رہتی تہی اور دکہلائی دیتی تہی اور ساتہہ بت کی
تکلم کرتی تہی اور بسبب اسی اعتبار کی بتونکو مادہ مقرر کیا منقول ہی کہ ابتدای اسلام مین
ایک روز جماعت مشرکونکی مکہ مین جمع ہوکر بتونکو سجدہ کرتی تہی ایک روز شکم ایک بت سے
آواز آئی بطور ایک بیت اون نی پڑہی جاء نا به تعيبه علينا دين ابائنا الحماة الكرام
یعنی آئی ہین محمد اور اصحاب اوسکی کہ ہم پر عیب کرتی ہین اور دین پدران ہماری کی مذمت کرتی

ہین ایسی وہ کہ ہماری حامی تہی اور کریم تہی ہر گاہ مشرکان اتر نی سنا نہایت خوش ہوی اور
کہا اونہون نی کہ محمد کہان ہین تا سنی کہ خدا ہماری کیا کہتی ہین پس ایک شخص کو حضرت کی طلب
کو بہیجا اور اس قصہ سی اونکو آگاہ کیا پس اگر وزر وعدہ کا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
حاضر ہون اور جسی حضرت نی پایا کہ یہہ کار شیطان کا ہی حضرت اسی اندیشی مین تہی کہ ایک
جن مومن نزدیک انکی حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ غبار ملال خاطر
اپنی پر راہ نہ دین کہ وہ شیطانہ کہ درون بت مین آواز دیتی ہی مسعر نام رکہتی ہی مین
اوسکو قتل کیا اب سر روز تمام روز موعود مشرکون کی حاضر ہون کہ مین بہی اوسوقت مین حاضر
ہونگا پیغمبر خدا نہایت خوش ہوکر روز دیگر نزدیک مشرکونکی آئی اور مشرکون نی قربانیان
کین ہر گاہ حضرت وہان پہونچی سب بت گر پڑی مشرکون نی اونکو پاک و پاکیزہ کرکر پہر کہڑا
کیا اور بعد اوسکی سجدہ مین گئی اور کہا کہ ای خدایان ہماری جو کچہہ کہ تمنی اوس روز کہا تہا
آج پہر ارشاد کیجی شکم اوس بت سی یہہ سنی کہ مضمون اوسکا یہہ تہا کہ مین وہ شخص ہون
کہ میرا نام مطہر ہی مار ڈالی مسعر فاجر اور طاغی تہی اور انکار حق کا کرتی تہی لعنت کیا اوسکو
پیغمبر ہماری نی کہ قرآن اوسپر نازل ہوا ہی بعد از موسی کی پس ہم پیرو اوسکی ہین اور
تابعدار امر و نہی اوسکی کی ہین مشرکون نی ہر گاہ یہہ سنا کہا کہ محمد نہایت فریب دینی والا
آج کی دن خدایان ہماریکو فریب دیا اور اوس روز سی اسلام ترقی پکڑنی لگا تا آنکہ کفار
مغلوب ہوئی اور ذلیل ہوئی قوله نصيبا مفروضا یعنی بہرہ مقرر اور معین حاصل کرونگا مین کہ
اکثر مردمانکو تابع اپنا کرونگا اونکا مین ضلالت اور کفر مین ہمیشہ مین ایسا ہی کہ ہزار انکو جیتا
تو ستی نتانونی القصہ شیطان کی ہین گمراہی مین اور ایک تابع خدا کا ہی قوله آذان برتیہ

هراینه قطع کرین کی کوشهائی چار پایونکو بیه اشاره اوس چیز کی طرف کے جو بجالاتی تهی بحیره کی
او وصایل سی اور وصیله سی اور حام سی کر اوسکو عیب بتونکا باتی تهی اور تفصیل انکی سوره
مائده مین مذکور هوگی انشاء الله تعالی قوله یجز به الخ منقول هی کو جب کہ یه آیه نازل هوئی
صحابه غمگین هوئی اور عرض کیا کہ یا رسول الله بعد از نزول اس آیه کی کسطرحسی هم رستگار هوونگی
سو کسی کو سوائی تیری کوئی شخص کردار بدی خالی نهین هی حضرت نی فرمایا کیا تم بیمار نهین هوتی
یا غمگین نهین هوتی هو یا بلائین تمکو نهین پهنچتی هین یا بلا تم پر نهین نازل هوتی هی کها اونهون نی
کہ هان هی یا رسول الله صلی الله علیه و آله فرمایا کہ وه جزا اوسکی هی اور یه بهی حضرت نی فرمایا هی
کہ کوئی شخص نهین هی کہ اوسکو مصیبت پهنچی مگر یه کہ خدا تعالی اوسکو کفاره گناه اوسکی کا کر
دیتا هی یهانتک کہ اگر خار بهی پیر مین گڑی کفاره گناه اوسکی کا هوتا هی قوله خلیلا وجه تسمیه ابراهیم
بخلیل اسطرح سی منقول هی کہ عهد ابراهیم خلیل صلوات الله علیه مین قحط شدید لاحق هوا از بسکہ
مردم همیشه خوان احسان ابراهیم سی بهره مند هوتی تهی اوس سال مین بسبب قحط کی زیاده رجوع
طرف اونکی کرتی تهی لوگ جو کچه کہ نزدیک ابراهیم کی تها مصرف محتاجین لائی لهذا چند قطار
شتر مصر کو بهیجی نزدیک ایک دوست کی کہ مستعد و کفیل تها تا غله یهان پهونچاوی جب غلامان حضرت ابرهیم کا
دوست مصر کو پهنچی کها اوسنی کہ ولایت همارا مین اثر قحط ظاهر هوا هی اگر ابراهیم غله اپنی واسطی
طلب کرتی بهر نوع بهیج دیتا مین لیکن سنا هی مین نی کہ بهت فاقه زده ونکو خوان مروت اپنی
اطعام کرتی هین القصه گندم بلا زمان حضرت ابراهیم کی نزدیا بالضرورت واپس تهیدست
پهر جب هرگاه حوالی شام مین پهنچی از جهت شرم خالی هاتهه پهرنی کی اونتونکو پر از ریگ نرم
کیا هرگاه حضرت ابراهیم مطلع هوئی تنگ دل هوئی اور متوجه طرف مسجد هوئی اور عادتین

ساره از وجه حضرت ابراهیم خواب مین تهین هرگاه بیدار هوئین بار هائی شتر انکو بهرا هوا دیکها گمان کر
هوئین جس بار کو شکاف کیا آرد سپید دیکها نهایت سفید سی اور پاکیزگی مین قدری سی اوسکو
لیکر خمیر کیا اور نان پخته کی بعد اسکی عیال و اطفال درویشونکو اطعام کیا هرگاه ابراهیم مسجد سی
پهری اور روتی نان مشام حضرت مین پهنچی پوچها کہ کهان سی هی کها اونهون نی کہ نزدیک دوست
مصری تیری ایا هی ابراهیم نی کها کہ نزدیک دوست میری خدا سی هی لهذا حق تعالی نی بهی
دوست اوسی کها اور بعضون نی کها هی کہ وجه تسمیه خلیل کی یه هی کہ مال مصرف مهمانین
لاتی اور فرزند ونکو قربان گاه مین لیگئی اور تن باتش نمرودی حواله کیا اور جان کو
بحضرت ایزدی سونپا اس جهت سی حق تعالی نی نام اونکا خلیل رکها تکمله از رم
در سپاره پنجم قوله ما دون ذالک لمن یشاء چوده حرف مین زیاده تر کا
ایک هزار دو سی تراسی هوتی هین نکلا اوس سی یه عبارت اولئک شیعة علی علیه السلام و اولاده

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

اور طلب فتوی کرتی هین تجهسی بیچ عورتون کی ... [illegible]

فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

بیچ قرآن کی بیچ شان یتیمون زنان کی ایسی عورتین کہ نه دیتی هو تم انهین اوس چیز کو کہ فرض کیا گیا واسطی انکی

وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ

اور رغبت کرتی هو تم یه کہ نکاح کرو تم اونسی اور بیچ شان ضعیفون کی لڑکون سی اور یه کہ

تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

قیام کرو تم واسطی یتیمون کی ساتهه عدل کی اور جو چیز کہ کرتی هو تم نیکی سی پس مقرر که خدا ...

كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

ساتھ اوسکے دانا ۔ اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے شوہر سے ناخوش رہنے کو یا روگردانی کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَ

پس نہیں گناہ ہے اوپر اون دونوں کے یہ کہ صلاح میں لاویں درمیان اپنے صلح کو اور صلح کرنا بہتر ہے

اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور حاضر کی گئی ہیں نفسہا ساتھ بخل کی اور اگر نیکی کرو تم اور ڈرو تم پس مقرر ہے خدا

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ

ساتھ اوسکے کہ کرتے ہو دانا ۔ اور ہرگز نہ کر سکو گے تم یہ کہ عدل کرو تم درمیان عورتوں کے

لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ

اگرچہ حریص ہو تم پس نہ میل کرو تم ساتھ نہایت میل کی پس ترک کرو تم اوسکو مثل معلق ہوئی ہوئی کے اور اگر

تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ

صلح کرو تم اور ڈرو تم پس مقرر ہے کہ خدا ہے بخشنے والا مہربان ۔ اور اگر جدا ہو جاویں وہ دونوں بے نیاز کریگا

اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي

خدا ہر ایک کو بخشش اپنی سے ۔ اور ہے خدا واسع بخشش میں محکم کار ۔ اور واسطے خدا کی ہے جو چیز کہ بیچ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

آسمانوں کی اور جو چیز کہ بیچ زمین کی ہے اور ہر آئینہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگوں کو کہ دی گئی توریت اور انجیل

مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

آگے تمہارے سے اور تمکو بھی یہ کہ ڈرو تم خدا سے اور اگر کافر ہو تم پس مقرر ہے واسطے خدا کی ہے جو چیز کہ بیچ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا

آسمانوں کی ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کی ہے اور ہے خدا بے نیاز تعریف کیا گیا اور واسطے خدا کی ہے جو چیز کہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

بیچ آسمانوں کی ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کی ہے اور کافی ہے خدا از روئے وکیل ہونے کے اگر چاہے لیجاوے تمکو

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝

اے مردمان اور لاوے اوروں کو اور ہے خدا اوپر اوسکے قادر

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

جو شخص کہ چاہے ثواب دنیا کو پس نزدیک خدا کی ہے ثواب دنیا کا

ع وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

اور آخرت کا اور ہے خدا سننے والا دیکھنے والا

قوله صلحا والصلح خیر منقول ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی سودہ کو طلاق دینا چاہا سودہ سراپا آنحضرت کی منتظر تا اینکہ سید عالم اسطرفسے گذری سودہ نے زبان تضرع سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ باز پھر طرف آپ رجوع کریں سوگند خدا کی کہ دوستی مردوں کی دل میرے میں نہیں رہی لیکن چاہتی ہوں میں کہ فردائے قیامت زمرۂ زنان سے بیچ محشور ہوں میں اور نوبت اپنی بزنان دیگر بخشوں میں حضرت نے بعد اسکی رجوع کیا البتہ یہ آیہ نازل ہوا کہ صلح مفارقت سے بہتر ہے قوله واحضرت الانفس الشح حاصل اس آیہ کا یہ ہے کہ گردانا گیا ہے بخل حاضر و اصلی نفسہائے مردان و زنان کے کہ ہمیں منفک ہوتا ہے اون سے اور مراد بخل سے یہ ہے کہ مرد بخل نکرے کہ آیا ہے تقسیم کرنے لیالی میں وقتی کہ رغبت بعد الازواج سے زیادہ کیا

ہو اور زن تحمل کرتی ہی کہ اپنی نوبت کو غیر کو عطا کری پس چاہئی کہ بعد از مصالحہ کی کینہ کپٹ کر کو
غلط ادائی سی محو کرین قولہ ان تعدلوا یعنی تم سی متعذر ہی کہ عدل اور برابری کو درمیان عورتون
کی نگاہ رکھو اسواسطی کہ عدل حقیقی یہہ ہی کہ میل طبیعت کا کسی طرف ازواج مین سی زیادہ نہو
یہہ امر نہایت مشکل ہی اگرچہ حریص ہو تم کہ سب نان سی بعدل سلوک کرین چنانچہ جناب رسالتمآب
سی منقول ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی کہ بار خدایا قسمت لیالی اور ایام اور نفقہ دینی کو تمام
اپنی ازواج مین عمل مین لاتا ہون لیکن مواخذہ نکیجیو اس امر مین کہ جب بعض ازواج مین ایک سی
میرا نفس ہی اسواسطی کہ رغبت طبیعی سی مین لاچار ہون قولہ کل المیل یعنی میل نکرو تم ساتھ
نہایت میل کرنیکی اسطرح سی کہ میل مقدور کو یا میل غیر مقدور رشتہ نکرو کہ بالکل ایک کو ترک کر دو اور
دوسری کو اختیار کرو اسطرح سی کہ وہ زن متروکہ نہ بیوہ معلوم ہو نہ شوہر دار اور نہ مطلقہ معلوم
ہو حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ دو زن رکہتا ہو باوجود اختیار ہونیکی ادائی حقوق زوجہ
مین قصور کری روز قیامت مین نصف بدن اوسکا مائل بطرف پشت ہو گا قولہ غفورا رحیما
یہہ آیہ دلالت کرتا ہی وجوب قسمت کو درمیان عورتونکی اور برابری انفاق و صحبت مین
چنانچہ جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ ایام بیماری مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کو حجرہائی ازواج مین پہراتی تہی اور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ دو زن رکہتی تہی
ہر گاہ روز نوبہ جسکا آتا تہا خانہ زن دیگر مین وضو نکرتی تہی اور منقول ہی کہ معاذ بن جبل کی
دو عورتین ایکروز مین فوت ہوئین بسبب طاعون کی ابتدا اوسکی تغسیل و کفن مین قرعہ درمیان
اون دونوکی ڈالا تنبیہ بنابر ان آیات کی احد الازواج کو لازم ہی کہ ترک کرین ایک
دوسری کا بن جلدی نکرین بلکہ حتی الوسع والامکان اصلاح کی خواہش کرین اور بعد اتمام

والکمال جہت کی درصورت عدم اصلاح اختیار کرین مفارقت و فرقہ باطریق [illegible]
[illegible] جسطرح سی امم سابقہ کو مانند قارون اور عاد و ثمود اور نمرود اور فرعون کو کہ بیچ عدد
اور جمعیت کی تمسی زیادہ تہی ہلاک کیا ہی اور پیدا کیا اور گروہ کو بعوض جیسی واسطی طغیان اور
عصیان کی تمکو بہی ہلاک کرسکتی ہین اور تم جانتی ہو کہ یہہ جہان ناپسند مانند بیت الخلا کا
ہی کہ بجہت شامت اعمال [illegible] کی اس جہان فانی کو ترک کرکر دار جاودانی کو کہی خبر نلیو
ہی کہ جبرئیل ایکروز نزدیک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اوس وقت کہ وہ
نزدیک اونحضرت کی حاضر تہی کہ بیچ ایک قطعہ زمین کی دعوی کرتی تہی اور نزاع بسیار
کرتی تہی جبرئیل نی تبسم کیا حضرت نی منشائی تبسم پوچہا جبرئیل نی عرض کی کہ جس [illegible]
کہ یہہ دو شخص نزاع کرتی ہین چالیس ہزار مالک اوسکی ہو چکی ہین کہ وہ دنیا سی انتقال کر
گئی ہین قولہ ثواب الدنیا والاخرۃ حاصل اس آیہ کا یہہ ہی کہ جہاد کرنیوالی کو سزاوار
یہہ ہی کہ فقط ثواب دنیا کو علت غائی جہاد کی نکری بلکہ طالب ثمرہ شریعت کا ہو وہ ثواب
آخرت ہی اسواسطی کہ اکثر شی شریف کی طرف مائل ہو کا شی خسیس تابع اوسکی ہو گی مروی
کہ اگر مجاہد خالصا للہ جہاد کری آخرت مین چندان اوسکو عطا کرتی ہین کہ غنیمت دنیا مقابلہ
مین نہایت مختصر ہوتی ہی اور ریا و خواہش ثواب آخرت کی غنیمت [illegible]

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو تم ہو کرنیوالی ساتھ عدل کی ہو تم گواہی [illegible] اور اگرچہ اوپر
انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی
نفسون اپنی کی ہو یا اوپر والدین اپنی کی یا اوپر قرابتی کی اگر ہووے [illegible] ہو یا فقیر [illegible]

بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ

ساتھ انکی کی پس مت پیروی کرو تم خواہش نفس کی یہ کہ انصاف کرو تم حق سی اور اگر پھیرو زبان اپنی کو یا منھ پھیرو تم پس تحقیق

اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ

خدا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم دانا ای وہ لوگ ایمان لائی ہو ایمان لاؤ ساتھ خدا کی اور

رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ

رسول اوسکی کی اور ساتھ قرآن کی ایسا وہ کہ نازل کیا بیچ اتارنی اوپر رسول اپنی کی اور ساتھ اوس کتاب کی کہ نازل کیا

مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ

اگلی قرآن سی اور جو شخص کہ انکار کری ساتھ خدا کی اور ملائکہ اوسکی کی اور کتابوں اوسکی کی اور رسولوں کی اور روز

الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ

قیامت کی پس تحقیق گمراہ ہوئی ساتھ گمراہی بعید کی درستیکہ وہ لوگ ایمان لائی بعد اوسکی کافر ہوئی پس

آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

ایمان لائی بعد اوسکی کافر ہوئی بعد اوسکی زیادہ کیا انہوں نی کفر کو نہیں ہی خدا کہ بخشی انکو اور نہ کہ ہدایت کری انکو

سَبِيلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ

راہ حق کو بشارت دی منافقوں کو ساتھ اس بات کی واسطی انکی عذاب دردناک ہی ایسی وہ منافق کہ لیتی ہیں

الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ

کافروں کو دوست سوای مومنوں کی آیا طلب کرتی ہیں نزدیک کفار کے عزت کو

فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا

پس تحقیق عزت واسطی خدا کی ہی سب اور تحقیق کہ نازل کیا اوپر تمہاری بیچ قرآن کے یہ کہ جب کہ

سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا

سنو تم آیات خدا کو حالیکہ انکار کیا جاتا ہی ساتھ اوسکی اور تمسخر کیا جاتا ہی ساتھ اوسکی پس مت بیٹھو تم

مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

ساتھ انکی تا آنکہ غور کریں بیچ سخن غیر کی درستیکہ تم اوس وقت مانند انکی ہو درستیکہ خدا

جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ

جمع کرنی والا ہی منافقوں کو اور کافروں کو بیچ جہنم کی سب کو وہ لوگ انتظار کرتی ہیں

بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ

ساتھ تمہاری پس اگر واقع ہو واسطی تمہاری فتح نزدیک خدا کی کہتی ہیں کیا نہیں ہم ساتھ تمہاری اور اگر واقع ہو

لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

واسطی کافروں کی بہرہ کہتی ہیں کیا نہیں غالب تھی ہم اوپر تمہاری اور کیا نہیں منع کیا ہم نی تمکو مومنوں سے

فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى

پس خدا حکم کریگا درمیان تمہاری روز قیامت کو اور ہرگز نہ کریگا خدا واسطی کافروں کی اوپر

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝

مومنوں کی کوئی حجت

ع

قولہ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا اس آیہ میں چند اقوال ہیں ایک یہ ہی بہ درستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھ موسی کی بعد اوسکی کافر ہوئی بسبب عبادت گوسالہ کی بعد اوسکی ایمان لائی ساتھ عیسی کی بعد اوسکی زیادہ کیا کفر اپنی کو بسبب انکار کرنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور دوسرا یہ ہی کہ ایمان لائی ساتھ موسی کی بعد اوسکی انکار کیا موسی کا بعد اوسکی ایمان لائی ساتھ عزیر کی بعد اوسکی

انکار کیا یعنی کہ بعد اسکی زیادہ کیا کفر ساتھ انکار کرنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور تفسیر آیہ بہی کہ
مراد اس سی ایک طائفہ اہل کتاب سی ہی ارادہ کیا تہا اونہون نی شک مین ڈالنا چند صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس تہی وہ کہ ظاہر کرتی تہی ایمان کو بیچ مجلس انہین صحابہ کی
بعد اسکی کہتی تہی کہ عارض ہوا ہی واسطی ہمارے شبہ نبوت اونکی مین پس ظاہر کرتی تہی کفر کو
بعد اوسکی پہر اظہار ایمان کا کرتی تہی بعد اسکی کہتی تہی کہ ہمکو عارض ہوا ہی ایک شبہ اور پس ظاہر
کرتی تہی کفر کو بعد اسکی زیادہ کیا اونہون نی کفر کو ساتھ ثابت رہنی کی اوپر اوسکی تک
یہہ معنی حسن سی مروی ہین اور یہی معنی قول حق تعالی کی وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور چوتہا یہہ ہی کہ مراد اس سی منافقین ہین کہ ایمان لائی بعد اسکی مرتد
ہوتی بعد اسکی پہر ایمان لائی اور مرتد ہوئی تا اینکہ مرگئی کفر پر قوله تعالی آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا
وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ اس آیۂ سی تاکید ہمنشینی نکرنی ساتھ کافرونکی اور مستہزئین کی
معلوم ہوتی ہی خصوصا بنابر اسکی کہ ترا ہی قرآن اثبات کرہی ہو مجلس مین کہ حرمت کی ایسی ہی
چنانچہ عیاشی نی باسناد خود علی بن موسی الرضا صلوات اللہ علیہ سی تفسیر اس آیۂ مین نقل
کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ ہر گاہ سنی کہ کوئی شخص انکار حق کا کرتا ہی یا تکذیب اہل اسلام
کی کرتا ہی اور نوحت اونکی کرتا ہی پس چاہیئی کہ نزدیک اوسکی سی اوٹہہ کہڑا ہووی و از این
قبیل وہ حدیث ہی کہ کافی مین مسطور ہی کہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت لقمان نی فرزند
اپنی سی فرمایا کہ ای فرزند اگر چاہی تو ہمنشینی کرے بیچ کسی مجلس کی پس ملاحظہ کر کہ اگر اہل اوس
مجلس کی ذکر خیر مین مشغول ہین مثل اسکی کہ مباحثہ علم دین مین کرتی ہون یا ذکر حق

تعالی کا کرتی ہین یا ذکر فضائل انبیا اور اوصیا اور ارشاد اونکی مین مشغول ہین اوس مجلس
مین بیٹہ تو ساتہ اونکی کہ اگر تو عالم اونسی زیادہ ہی پس وہ تیری علم سی منتفع ہونگی اور
اگر وہ تجہسی عالم زیادہ ہین پس تو اونکی علم سی منتفع ہوگا اور شاید کہ حق سبحانہ تعالی
اپنی رحمت سی اونکو احاطہ کرلی پس تو بہی ساتہ برکت مجالست اونکی کی رحمت مین داخل ہوگا
اور اگر دیکہی تو کہ اہل مجلس ذکر خیر مین مشغول نہین ہین پس چاہیئی کہ اونکی ساتہ نہ بیٹہ تو
کہ اگر تو عالم زیادہ ہی نہ دیگا تیری علم سی نفع زیادہ دین کی اور اگر تو جاہل ہی صحبت اونکی باعث
زیادتی جہل کی ہوگی اور شاید کہ اون پر غضب الہی نازل ہو پس تجہی بہی لاحق ہو جاوی
کتاب کلینی مین جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی اون حضرت نی فرمایا کہ
سزاوار نہین ہی آدمی کو ایسی مجلس مین بیٹہنا کہ اہل اوس مجلس کی بار تکاب معصیت کی
مشغول ہون اور وہ شخص قدرت رکہتا ہو منع کرنیکی اور بہی اوس کتاب مین منقول ہی
کہ جناب امام علی نقی صلوات اللہ علیہ نی اوسکو فرمایا کہ کیا تجہکو کہ ساتہ عبد الرحمن بن یعقوب کی
ہمنشینی کرتا ہی جعفری نی کہا کہ وہ ماموں میرا ہی حضرت نی فرمایا کہ عقیدہ اوس کا بد
ہی چاہیئی کہ اوس سی ہمنشینی کر اور ہماری ملاقات سی کنارہ کر یا ہماری صحبت کو اختیار کر
اوس سی کنارہ کر پس جعفری نی عرض کی کہ ہر گاہ اقوال اوسکی کو مین قائل نہین ہون تو
کیا ضرر رکہتی ہی جناب معصوم نی فرمایا آیا تو نہین ڈرتا ہی کہ بلا اوس پر نازل ہوا اور
تجہی شامل ہو جاوی آیا تو نی نہین سنا ہی احوال اوس شخص کا کہ اصحاب موسی سی تہا
اور پدر اوسکا اصحاب فرعون سی تہا وقتی کہ گروہ سپاہ فرعون عقب حضرت موسی کی چلی
ہوا اور توقف کیا کہ پدر اپنی کو نصیحت کرکی ہمراہی موسی مین لاحق کری پس باپ اسکا

اودمین چلا جاتا تہا اور ساتہہ اوسکی ورزش کرتا تہا تا اینکہ کنارہ دریا پر پہنچی اور وہ
غرق ہوئی یہہ خبر حضرت موسی کو پہنچی فرمایا کہ وہ بیچ رحمت خدا کی ہی لیکن ہر گاہ بلا نازل ہوتی ہے
وہ شخص کہ نزدیک گنہگار کی ہی لی لیتی ہی اور بہی اوس کتاب مین جناب صادق صلوات اللہ
علیہ سی منقول ہی کہ فرمایا کہ عیسی بن مریم ساتہہ ایک قریہ کی گذری دیکہا کہ اہل اوس قریہ کے
تمام مرگئی ہین اور کسی شخص نی اونکو دفن نہین کیا ہی اور جانوران اور حیوانات بہی
بہی مرگئی ہین متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ یہہ گروہ نہین مرگئی مگر ساتہہ
غضب الہی کی بسبب شامت کسی گناہ کی کہ اوپر نازل ہوئی ہی اوسواسطی کہ اگر یہہ بتدریج مرتی البتہ
وہ سرکو دفن کرتا اصحاب حضرت نی عرض کی کہ ای روح اللہ درگاہ الہی مین دعا کرو کہ
اونکو زندہ کری تا ہم آگاہ ہوون اعمال اونکی سی اور آگاہ ہوون کہ کس گناہ سی یہہ عذاب
اوپر نازل ہوا ہی تا اوس گناہ سی ہم پرہیز کرین عیسی نی مناجات اونکا قبول کیا اور درگاہ
احدیت مین زندہ کرنی اونکی کی دعا کی ندا آئی کہ ای عیسی طلب کر اونکو یہہ تیرا جواب دینگے
پس حضرت عیسی نی اثنای شب وقت تصفیہ ہوا کی کدورت انفاس خلائق سی ستارہ و
ہوئی اور جای بلند اوس زمین پر آئی اور کہا کہ ای اہل اس قریہ کی ایک شخص نی اونمین
سی جواب دیا کہ لبیک ای روح اللہ عیسی نی کہا کہ رحمت ہم پر آگاہ کرو کہ عمل تمہارا کیا
کیا تہا اور کس سبب سی لائق اس عذاب کی ہوئی اوسنی کہا کہ عمل ہمارا اطاعت کرنا ہوئی کا اور
دوستی دنیا کی تہی اور نہایت غفلت مین بسر کرتی تہی عیسی نی پوچہا کہ دوستی تمہاری کس طرح
تہی کہا اونہون نی مثل دوستی طفل کی ساتہہ مادر کی عیسی نی کہا کہ اہل ضلالت کی اطاعت
کسطرح سی کرتی تہی کہا اونہون نی کہ اونکی معاصی مین شریک ہوتی تہی عیسی نی کہا کہ آخر کار

کار تمہارا کس طرح ختم ہوا کہا کہ ایک شب ہم عافیت سی سوئی گیا رکی دیکہا صبح کہ ہم ہاویہ
مین ہین حضرت عیسی نی پوچہا کہ ہاویہ کیا ہی کہا سجین پس پوچہا سجین کیا ہی کہا کہ کوہ آتشی
ہی کہ ہمارے جلانی کی واسطی تا قیامت روشن ہین عیسی نی کہا کہ تمنی کیا کہا اوسوقت ملائکہ عذاب نی
کیا کہا کہا اونہون نی کہ ہمکو پہر دنیا مین بہیجو کہ پہر عمل نیک کرین ہم اور تلافی اپنی تقصیر کی
کرین ہم ملائکہ نی کہا تم دروغگو ہو حضرت عیسی نی کہا کہ کیا باعث ہی کہ سوای تیری اور
اونمین سی نہ بولا کہا کہ ای روح اللہ اونکی منہون مین لگام ہای آتشی دی گئین اور مین
اگرچہ اونمین تہا لیکن مثل اونکی عمل نکرتا تہا مین ہر گاہ اوپر عذاب نازل ہوا مجکو بہی شامل کیا
اور اب مجکو ساتہہ ایک بال کی کنارہ دوزخ پر لٹکا رکہا ہی معلوم نہین کہ مجہی جہنم مین
ڈالین کی کہ نجات دین کی پس حضرت عیسی متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ ای
دوستان خدا معاش کرنا بنان خشک اور نمک کوفتہ اور استراحت کرنا مزبلہ ہا پر بہت
خوب ہی ہونی کہ ساتہہ عافیت دنیا اور آخرت کی ہو قولہ سبیلا اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک
یہہ ہی کہ نہین کردانا ہی خدا نی واسطی یہود کی اوپر مومنین کی نصر اور نہ غلبہ یہہ معنی ابن عباس
سی مروی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین کردانا ہی واسطی کافرون کی اوپر مومنین کی
حجت کی اگرچہ بقوت مومنین پر غالب ہون لیکن مومنین مرگئی ہین ساتہہ دلالت کی اور
حجت کی یہہ معنی سدی سی مروی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ حق تعالی نی
منع کیا ہی تسلط کافرکو مومن پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین کردانا ہی
واسطی کفارون کی خدا نی آخرتمین سبیل غلبہ کی اوپر مومنین کی اسواسطی کہ یہہ آیہ مذکور ہی
بعد قول حق تعالی کی فاللہ یحکم بینکم یوم القیمۃ تکملہ کوئی مقدم درس

ثم قوله الذين امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا

جیسے ابلیس عرف من زہر اوسکی بار ہزار ایک سی سخن بیس ہوتی میں نکلے

اوس سے یہ ... نزلت في ابي بكر والعتيق امنوا بالنبي اول

الامر وكفروا حين عرضت عليهم والايات في موتات

ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى

بدرستی کہ منافقین مکر کرتے ہیں ساتھ خدا کی اور وہ مکر اونکو دینے والا ہی اور جب کھڑے ہوتے ہیں طرف

الصلوة قاموا كسالى يراءون الناس ولا يذكرون الله الا قليلا

نماز کی کھڑے ہوتے ہیں درحالت کاہلی کی دکھاتے ہیں لوگون کو اور نہیں یاد کرتے ہیں خدا کو مگر تھوڑا اس

مذبذبين بين ذلك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء ومن يضلل

درحالیکہ متردد ہیں درمیان کفر و ایمان کی نہ ساتھ گروہ مومنوں کی ہیں اور نہ ساتھ گروہ کفار کی اور جس شخص کو [illegible]

الله فلن تجد له سبيلا يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين

خدا اوس کے واسطے ہرگز نہ پاوے گا تو کوئی راہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کرو تم کافروں کو

اولياء من دون المؤمنين اتريدون ان تجعلوا لله عليكم

دوست سوائے مومنوں کے کیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے خدا کے اوپر اپنے

سلطانا مبينا ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار

حجت ظاہر بدرستی کہ منافقین بیچ درجہ پائین کے ہیں دوزخ سے

ولن تجد لهم نصيرا الا الذين تابوا واصلحوا واعتصموا بالله و

اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اون کے کوئی مددگار مگر وہ لوگ کہ توبہ کیا ہی اونہوں نے نفاق سے اور اصلاح کی [illegible]

واخلصوا دينهم لله فاولئك مع المؤمنين وسوف يؤت الله

اور خالص کرتے ہیں دین اپنے کو واسطے خدا کے پس وہ گروہ ساتھ مومنوں کے ہیں اور قریب ہی کہ دیگا خدا

المؤمنين اجرا عظيما ما يفعل الله بعذابكم ان شكرتم و

مومنوں کو مزد بزرگ کیسا عذاب کریگا خدا عذاب تمکو اگر شکر کرو تم اور

امنتم وكان الله شاكرا عليما

ایمان لاؤ تم اور ہی خدا قدر دینے والا شکر کرنے والوں کو عالم ہی ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم

لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم

نہیں دوست رکھتا ہی خدا اظہار کرنے کو ساتھ بدی کی گفتار سے مگر وہ شخص کہ مظلوم ہوا

وكان الله سميعا عليما ان تبدوا خيرا او تخفوه او تعفوا

اور ہی خدا سننے والا دانا اگر ظاہر کرو تم نیکی کو یا چھپاؤ اوسکو یا عفو کرو تم

عن سوء فان الله كان عفوا قديرا ان الذين يكفرون بالله

برائی سے پس تحقیق ہی خدا بہت بخشنے والا توانا بدرستی کہ وہ لوگ کہ کافر ہوتے ہیں ساتھ خدا کے

ورسله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسله ويقولون

اور ساتھ پیغمبروں اوسکی کے اور چاہتے ہیں وہ یہہ کہ جدائی ڈالیں درمیان خدا کے اور رسولوں کی اور کہتے ہیں وہ

نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذلك

کہ ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ بعض پیغمبروں کی اور انکار کرتے ہیں ہم ساتھ بعضوں کی اور چاہتے ہیں کہ پکڑیں درمیان ایمان اور کفر کی

سبيلا اولئك هم الكافرون حقا واعتدنا للكافرين

ایک راہ یہہ گروہ وہی کافر ہیں یقینا اور مہیا کیا ہی ہمنے واسطے کافروں کے

ع

عذابا مهينا ﴿١٥١﴾ والذين آمنوا بالله ورسله ولم يفرقوا بين

عذاب خوار کنندہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھ خدا کی اور پیغمبرون اسکی کی اور نہ فرق کیا درمیان

أحد منهم أولئك سوف يؤتيهم أجورهم وكان الله غفورا رحيما ﴿١٥٢﴾

ایک کی اونمین سی یہہ وہ لوگ ہین کہ قریب ہی کہ دیگا ہم انکو مزد ان اونکی اور ہی خدا بخشنی والا مہربان

في الدرك الأسفل یعنی منافقین طبقہ زیرین دوزخ مین ہونگی اور کفار سی بھی عذاب

اونپر زیادہ ہوگا اسواسطی کہ بدل کافر ہین اور کفر کو بکرا درستہ اساتہ مسلمانون کی ملکر کیا اور

کافر دوسی ہونی اور کشاف مین منقول ہی کہ ہر کاہ منافقون کو دوزخ مین الجاوین کی تک طبقہ

اول کبھی کا کہ اوس آتش کو لیلی آتش کبھی کی کہ حکم میرا ظاہر پر ہی ہہ زبان سی کلمہ توحید کا پڑھتی تہی

انکو نہ جلاؤ نگی پس طبقہ آتش ہر طبقہ کی انکار کری کی تا اونکا طبقہ باطن ہو نہ کہ آتش

وس طبقہ کی کہی گی کہ حکم میرا دل پر ہی نہ زبان پر ہر کاہ دل کو انکی ملاحظہ کریگی سوا

نقشان شرک کی نہ پاویگی پس اوس طبقہ مین یہہ جلا کرین گی ابد الآباد تک فوائد

لا يحب الله الجهر الخ مروی ہی کہ ایک شخص نی ایک جماعت کو واسطی ضیافت

کی لیکیا اور کوئی طعام اونکی واسطی حاضر نہ کیا یہہ جماعت برخواستہ ہہ کہ بچی تہی بی مروتی اسکی

کا گلہ کرنی تہی لوگون نی اسکی حکایت کی عتاب کیا خدا تعالی نی اسکو انکی حق مین کہا لا يحب الله الجهر الخ

يسألك أهل الكتاب أن تنزل عليهم كتابا من السماء فقد

سوال کرتی ہین تجہسی ای محمد اہل کتاب یہہ کہ نازل کری تو اوپر اونکی ایک کتاب آسمان سی پس تحقیق

سألوا موسى أكبر من ذلك فقالوا أرنا الله جهرة فأخذ

سوال کیا اونہون نی موسی سی بزرگتر اس سی پس کہا اونہون نی کہ دکہا ہمکو خدا کو اسکارا پس لیا انکو

النساء

فأخذتهم الصاعقة بظلمهم ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتهم

بجلی نی آتش سی سبب ظلم اونکی کے پہر پکڑ لیا اونہون نی گوسالہ کو پس اسکی اوس چیز کی کہ آئی اونکو

البينات فعفونا عن ذلك وآتينا موسى سلطانا مبينا ﴿١٥٣﴾

معجزہ روشن پس عفو کیا ہمنی اس حرکت گناہ کو اور دیا ہمنی موسی کو تسلط ظاہر

ورفعنا فوقهم الطور بميثاقهم وقلنا لهم ادخلوا الباب

اور بلند کیا ہمنی اوپر اونکی کوہ طور کو سبب توڑنی عہد انکی اور کہا ہمنی واسطی انکی داخل ہو تم باب بیت المقدس

سجدا وقلنا لهم لا تعدوا في السبت وأخذنا منهم ميثاقا

درحالیکہ سجدہ کرنی والی ہو اور کہا ہمنی واسطی انکی تجاوز کرو تم بیچ روز شنبہ کی اور لیا ہمنی اون سی پیمان

غليظا ﴿١٥٤﴾ فبما نقضهم ميثاقهم وكفرهم بآيات الله وقتلهم

استوار پس سبب توڑنی اونکی عہد اپنی کی اور کافر ہونی انکی ساتہ آیات خدا کی اور سبب قتل کرنی اونکی

الأنبياء بغير حق وقولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها

انبیا کو ناحق اور سبب کہنی اونکی کہ قلوب ہمارے پوشش کی گئی ہین بلکہ مہر کی خدا نی اوپر اونکی

بكفرهم فلا يؤمنون إلا قليلا ﴿١٥٥﴾ وبكفرهم وقولهم على

بسبب کفر اونکی کی پس نہ ایمان لاوین گی مگر تہوڑی سی اور بسبب انکار کرنی اونکی کی عیسی کو اور سبب کہنی اونکی کی

مريم بهتانا عظيما ﴿١٥٦﴾ وقولهم إنا قتلنا المسيح عيسى ابن

مریم بہتان بزرگ اور بسبب گفتار اونکی کی کہ تحقیق ہمنی قتل کیا مسیح کو کہ عیسی بیٹا

مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم

مریم کا ہی پیغمبر خدا کا اور نہیں قتل کیا اسکو اور نہیں دار پر کہینچا اسکو ولیکن مشتبہ کیا گیا واسطی اونکی

[illegible]

وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ

اور یہ جو ہی کہ وہ لوگ کہ اختلاف کیا اونہوں نے بیچ باب عیسی کی البتہ بیچ شک کی ہین اوس سے نہین ہی واسطی اونکی ساتھ اوسکی کچھ علم

إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ

مگر پیروی کرنا گمان کا ہی اور نہین قتل کیا اونہوں نے عیسی کو تحقیق بلکہ اوٹھا لیا اوسکو خدا نے اپنی طرف اور ہی

اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ

خدا غالب اور حکم کنندہ اور نہ ہوگا کوئی اہل کتاب سی مگر البتہ ایمان لاوینگی ساتھ عیسی کی

قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِنَ

قبل از مرگ اوسکی کی اور روز قیامت مین عیسی ہوگی اوپر اونکی گواہ پس بسبب واقع ہونی ظلم

الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ

اون لوگون سی یہودی ہوئی حرام کیا ہمنی اوپر اونکی طعامہائی پاکیزہ کو کہ حلال کیا گیا تہا واسطی اونکی اور بسبب منع کرنی اونکی

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَ

راہ خدا سے بہت سی لوگونکو اور بسبب لینی اونکی کی سود کو حال آنکہ تحقیق منع کیا او نسی اور

أَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ

بسبب کہانی اونکی کی مالہائی مردمان کو ساتھ باطل کی اور مہیا کیا ہمنی واسطی کافرونکی اونمین سی

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ لَٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ

عذاب دردناک لیکن وہ لوگ کہ ثابت قدم ہین بیچ علم کی اونمین سی اہل کتاب سی اور مومن

يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ

ایمان لاتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی طرف تیری اور وہ چیز کہ نازل کی گئی پہلی تجہ سی

الْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

گذارندگان نماز کی اور دینی والی زکوۃ واجب کی اور وہ لوگ کہ ایمان لاتی ساتھ خدا کی اور روز

الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

قیامت کی یہ وہ گروہ ہین شتاب ہی کہ دینگی ہم اونکو اجر بزرگ

قوله کتابا من السماء یعنی کتاب آسمان سی نازل کر مثل توریت کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اون حضرت سی درخواست ایک کتاب کی کہ آسمان سی نازل ہوا ور ہم اوسکو دیکہین اور یا ساتھ نام ہر ایک شخص کی ایک کتاب نازل ہو کہ اوسمین لکہا ہو کہ محمد رسول خدا ہی ہر گاہ یہ سوالات بر وجہ عناد اور سرکشی کی تہی حق تعالی نی قبول نکیا اور واسطی تسلی آن حضرت کی فرمایا فقد سألوا موسی اکبر من ذلک الحاشیہ قوله اور کیفیت اسکی یہ ہی کہ یہودا نیس جو ہونیکا تہا اون نی اپنی قوم کو جمع کیا اس بات پر کہ عیسی کو قتل کیا چاہی حضرت عیسی ایک گہر مین پوشیدہ ہوئی کہ سقف اوسکی مین ایک روزن تہا حق تعالی نی جبرئیل کو حکم کیا کہ عیسی کو اوس روزن سی آسمان پر لاؤ بموجب فرمانکی حضرت جبرئیل عمل مین لائے بعد اسکی یہودانی ایک شخص کو کہ طیطیانوس نام رکہتا تہا اور رجلہ سرداران یہودیون سی تہا حکم کیا کہ اس گہر مین جا اور عیسی کو قتل کر ہر گاہ وہ اوس گہر مین گیا کسی کو نہ دیکہا ہر چند کہ ڈھونڈھا ئی خانہ مین جیسکو پایا اور وقتیکہ باہر آئی اوسکی مین دیر ہوئی یہودیون نی کہا کہ چہ درنگ کی سوائی عیسی سی کارزار مین ہی مگر نہین معلوم ہوئی یکبارگی اوس گہر مین داخل ہوئی اور حق تعالی نی صورت اوسکی شبیہ عیسی کی کی اوسکو گرفتار کیا اور قتل کیا اوسی اور ایک درخت پر لٹکا دیا اسکی بالکید یکر کہنی لگی کہ اس گہر مین عیسی تہا اور

صاحب ہمارا تہا اگرچہ بقول عیسی ہی ہیں صاحب ہمارا کیا ہوا اور وہب اور قتادہ و ابو
مجاہد سے اور سدی سے منقول ہی کہ عیسی ساتہہ سترہ صحابون اپنی کی اوس گہر مین تہی ہر گاہ یہود
گرد اوس کی آئی سب کی صورتین مشابہ عیسی کی اونکی نظر وں میں معلوم ہوئین سب دیکہکر متعجب
ہوئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو جادو کیا ہی تم نی سچ بتاؤ کہ عیسی تم مین سی کون ہی ورنہ
تم سبکو ہم قتل کرین گی عیسی نی کہا کہ کون شخص ہی کہ جان اپنی اوپر میری فدا کری ایک
اونمین سی کہ نام اوسکا سرجیس تہا کہا کہ اپنی تئین فدا آپ پر کرتا ہون پس او تہا اور کہا
کہ عیسی مین ہون اوسکو قتل کیا یہودیون نی اور اس جہت سی حال اوپر مشتبہ رہا اور یقین
تہا نا اونہون نی کہ وہ شخص عیسی تہا یا اور تہا اون اونمین سی وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ یعنی
وہ لوگ کہ اختلاف کیا اونہون نی بیچ شان عیسی کی اسطرح سی کہ بعضون نی کہا کہ وہ کذاب تہا
اس سبب سی اوسکو قتل کیا ہمنی اور ایک جماعت نی تردد کیا کہ اگرچہ عیسی ہی پس صاحب
ہمارا کہان ہی اور ایک گروہ نی کہا کہ مونہہ مقتول مونہہ عیسی کا ہی اور بدن اسکا بدن
صاحب ہمارا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہتی تہی کہ حق تعالی مجہکو تہا پر لیجائیگا پس وہ
آسمان پر گئی اور ایک قوم نی کہا کہ ناسوت اوسکی کو دار پر کہینچا اور لاہوت کو کہ روح کی
ہی آسمان پر لیگئی اور ایک جماعت کہتی ہین کہ وہ خدا تہی کسطرح سی وہ مقتول ہوجو الا جو
نی کہا کہ وہ پسر خدا ہین پس کسطرح سی اوپر تسلط قتل کا ہوا وقولہ فبیکل ... القیامۃ
الخ روایات صحیحہ متواترہ مین مخالف اور موافق سی معلوم ... ہی کہ عیسی ہر گاہ نازل
ہونگی اور دجال کو قتل کرینگی سب اہل کتاب ساتہہ اونکی ایمان لاوینگی
پس تمام طبقہائی متفرقہ مفقود ہوجائینگی اور سوائی ملت اسلام کی کوئی ملت باقی نرہیگی

کی اور عیسی تابع عہد سماں آل محمد ہونگی اور احکام اور شریعت اونکی پر عمل کرینگی اور چالیس
برس زمین پر رہینگی بعد اسکی وفات پاوینگی اور اہل ایمان اوپر نماز پڑہینگی اور
اوس وقت امنیت اس وجہ پر ہوگی کہ شیر اور پلنگ اونٹ گاو اور گوسفند اور گرگ باہم چرا
کرینگی اور اطفال ساتہہ حیوانات کی بازی کرینگی اور کوئی حیوان ضرر نہ پہونچاویگا
اور بعضون نی کہا ہی کہ ضمیر مَوْتِهِ کی راجع ہی طرف ہر ایک اہل کتاب کی یعنی کوئی اہل کتاب
سی نہوگا مگر یہہ کہ پیش از موت اپنی کی ہر گاہ عذاب الہی کو مشاہدہ کرینگی ایمان لاوینگی
ساتہہ عیسی کی لیکن ایمان اونکا مقبول نہوگا جیسا کہ ایمان فرعون کا حالت غرق مین مقبول نہوا
اسواسطی کہ ایمان حالت تکلیف مقبول ہی اور وقت مشاہدہ عذاب ... اوپر ... کی

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ

ہم نی وحی کی ہمنی طرف تیری ای محمد جسطرح سی کہ وحی کی ہمنی طرف نوح کی اور جو نبی ہوئی بعد اسکی

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

اور وحی کی ہمنی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق اور یعقوب اور دوازدہ فرزندان یعقوب

وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا

اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی اور دیا ہمنی

دَاوُودَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ

داود کو کتاب زبور اور وحی کیا ہمنی طرف رسولون کی کہ تحقیق اظہار کیا ہمنی قصہ اونکا اوپر تیری پہلی

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا

اور طرف رسولون کی کہ نہین اظہار قصہ کیا ہمنی اونکا اوپر تیری اور سخن کیا خدا نی ساتہہ موسی کی سخن کرنا

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى
اور حالیکہ رسول ہیں کہ بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں تاکہ نہو واسطے لوگوں کے اوپر
اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ لَّٰكِنِ
خدا کی دلیل بعد آنے پیغمبروں کی اور ہے خدا غالب محکم کار لیکن
اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ
خدا گواہی دیتا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ اوتاری ہے طرف تیری اوتارا اوسکو ساتھ علم اپنے کے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن
اور کافی ہے خدا گواہ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا انہوں نے لوگوں کو
سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
راہ خدا سے تحقیق گمراہ ہوئے ساتھ گمراہی نہایت کے دور تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے
وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝
اور ظلم کیا انہوں نے نہیں ہے خدا کہ بخشے واسطے اونکے اور نہ یہ کہ ہدایت کرے اونکو راہ کی
إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
مگر راہ جہنم کے درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اوسکے ہمیشہ اور ہے یہ اوپر خدا کے
يَسِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن
آسان اے لوگو تحقیق کہ آیا تمکو رسول ساتھ حق کے جانب
رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
رب تمہارے کی سے پس ایمان لاؤ تم بہتر واسطے تمہارے ہے اور اگر کفر کرو گے پس تحقیق واسطے خدا کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے

النساء

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا
اور زمین کے ہے اور ہے خدا دانا محکم کار اے اہل کتاب یہود و نصاریٰ نہ
تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ
زیادتی کرو تم بیچ دین اپنے کے اور نہ کہو تم اوپر خدا کی مگر بات سچی سوائے اسکے نہیں ہے کہ مسیح
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ
عیسیٰ بیٹا مریم کا فرستادہ خدا کا ہے اور کلمہ خدا کا ہے پہنچایا تھا اوس کلمہ کو طرف مریم کے
وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا
اور روح مخلوق اوس خدا کی ہے پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور رسولوں اوسکے اور نہ کہو تم کہ خدا تین ہیں باز رہو
خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ
کہ بہتر ہے واسطے تمہارے سوائے اسکے نہیں کہ خدا معبود ہے اکیلا پاک ہے اس سے کہ ہووے واسطے اوسکے فرزند واسطے اوسکے
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ ع
ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور وہ چیز کہ جو بیچ زمین کے ہے اور کافی ہے خدا کارسازی وکیل ہونے کے

وآتینا داؤد زبورا منقول ہے کہ داؤد علیہ السلام زبور کو لیکر صحرا کو جاتی تھی بعد علمائے بنی
اسرائیل پیچھے اونکی کھڑی ہوتی تھی اور مرد ان پیچھے اونکی اور صبیان پیچھے اونکی اور تمام درند صحرا
حیوان اور پرندہ بیچ ہوا کی پر کھولے ہوئے سایہ کیے ہوتے تھے اور خوش الحانی داؤد سے
بیہوش ہوتی تھی اکثر وہ رسول خدا منقبت حضرت امیر میں ایک حدیث طویل فرمائی بعد اسکی فرمایا
تم ہی کر دو قیامت میں حق تعالیٰ حضرت امیر کو قوت عطا کریگا مثل قوت جبرئیل کی اور نور دیگا مثل نور
آدم کی اور جمال دیگا مثل جمال یوسف کی اور آواز دیگا مثل آواز داؤد کی اور خطیب اہل جنت ہوینگے

قوله وروح منه یعنی وہ روح ہی کہ مخلوق حق تعالی ہی ... مجمع البیان ...

اس عیسی کی روح کہا کہ نفخہ جبرئیل سے جاوے گریبان مریم میں ... قوله ثلثة یعنی نصاری اسکے قائل ہیں

کہ خدا ایک عیسی ایک مریم بکلمہ رکوع سیوم سپارہ ششم قوله ان الذین کفروا ...

اوسکی تہ سی ... فی ولایة آل محمد حقهم جناب الحق من ربکم

کیا ... فی ولاء علی سید الاوصیاء

... قوله فان تؤمنوا ... علی وهو وصی النبی حدّا

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

نہیں ننگ کرتا ہے مسیح یہ کہ ہو بندہ واسطے خدا کے اور نہ ننگ کرتے ہیں ملائکہ

الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

مقربین ہیں اور جو شخص کہ ننگ کرے عبادت اوس خدا سے اور سرکشی کرے پس قریب ہے کہ برانگیختہ کریگا اونکو

اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

طرف اپنی سبکو پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک پس تمام دیگا خدا اونکو

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

اجرہ اونکا اور زیادہ کریگا اونکا فضل و اکرام اپنے سے اور لیکن وہ لوگ کہ ننگ جانا اونہوں نے

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ

اور سرکشی کی اونہوں نے پس عذاب کریگا اونکو ساتھ عذاب دکھ دینے کی اور نہ پاوینگے واسطے اپنے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ

ورای خدا کے دوست اور نہ مددگار ای وہ لوگ تحقیق کہ آیا تمکو

جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

تحقیق کہ آیا تمکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جانب رب تمہارے سے اور نازل کیا ہمنے طرف تمہارے نور ظاہر کو یعنی قران

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ

پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا کے اور دست آویز کیا ساتھ اوسکے پس قریب ہے کہ داخل کریگا اونکو

رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

رحمت کی جانب خدا سے ہی اور زیادتی نعمت کی اور ہدایت کریگا اونکو طرف اپنی راہ راست کو

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

طلب فتوی کرتے ہیں تجھسے کہہ محمد خدا حکم کرتا ہی تمکو بیچ میراث غیر فرزند و والدین کی اگر کوئی مرد مرے

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ

درحالیکہ نہو واسطے اوسکے فرزند اور واسطے اوسکی خواہر ہو پس واسطے خواہر کی نصف متروکہ ہی اور وہ

لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

نہو واسطے اوسکے فرزند پس اگر ہوویں دو بہنیں پس واسطے اونکی دو ثلث ہیں

تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

متروکہ سے اور اگر ہوں برادران و خواہران کہ مردان و زنان ہوں پس واسطے مرد کی مانند حصہ دو عورتوں

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع

بیان کرتا ہی حق واسطے تمہارے واسطے مکروہ جاننے اس بات کی کہ گمراہ ہو اور خدا ساتھ ...

قوله یستفتونک یعنی طلب فتوی کرتے ہیں تجھسے میراث کلالہ کی کہ غیر والدین مراد ہیں و از زمان

دیگر ہی منقول جابر سے کہ میں بیمار تھا پس آیا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واسطے عیادت کو آپ نے کہا

توضیح المجید فی تنقیح کلام اللہ المجید

اسم التفسیر: توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ المجید

حصۃ الاوّل

حصہ اول

مفسر علامہ سید علی نور اللہ مرقدہ

ابن فقیہ اعظم آیت اللہ العظمیٰ

سید دلدار علی نقوی المعروف

بہ حضرت غفران مآب رحمۃ اللہ علیہ